آغوشِ ستمگر

عائشہ نور

..وہ تیزی سے بھاگ کر لفٹ میں پہنچی اس سے پہلے کے لفٹ بند ہوتی لفٹ میں پہلے سے ہی ایک بہت ہی خوبرو ہینڈسم سوٹڈ بوٹڈ ٹائی شائی لگائی ہاتھ میں مہنگی ترین برینڈڈ رسٹ واچ پہنے سفید رنگت تیکھے نین نقوش کلین شیو..اپنی تمام تر مردانہ وجاہت لئے..اٹیٹیوڈ میں کھڑا تھا اس پہ محض سرسری سی نظر ڈال کر سامنے منہ کر دیا بلا کی سنجیدگی تھی چہرے پہ..

خود کو سنڈریلا کہنے والی بشری کو لگا جیسے وہ اس کے سپنوں کا راجکمار ہی ہے.. اپنی مسکراہٹ کو دباتے وہ اس شہزادوں جیسی آن بان شان رکھنے والے سے مخاطب ہوئی.. جس نے ایک غلط نگاہ تک بھی اس پہ نہیں ڈالی تھی ابھی تک..

تم میرا پیچھے کرتے یہاں بھی آ گئے." بریک سی کھنکتی آواز تھی

ایکس کیوزمی.. "یہ کیا بکواس کی آپ نے" وہ حیران ہوتے اس سے مخاطب ہوا..

وہ بھی کم حسین نہیں تھی.. چھوٹی سی ناک گول فیس گال پہ پڑتا ڈمپل باریک ہونٹ سلکی کھلے بال. ییلو ٹاپ جسکی ہالف آستین سے چھلکتے دودھیا رنگت بازو.. بلیک ٹائٹ جینس.. مقابل کے بھی شانے چت کر دینے والی

جی بالکل تم .. ابھی اپنی لینڈ کروزر سے مجھے ٹکر مارنے والے تھے امیر ہو تو کسی کی بھی جان لے لو گے .. "ایک ہاتھ میں فائلز پکڑے اور دوسری ہاتھ کی انگلی نچا نچا کر اس سے بہت ہی اٹیٹوڈ میں بات کر رہی تھی ..

تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا میری گاڑی کے آگے آج تو کوئی نہیں آیا .. "

اتنے میں لفٹ کا دروازہ کھل گیا ..
نکلتے سمے بشری کی ہیل نکل گئی تھی اسکے پاؤں سے "مگر اسے جلدی تھی ٹائم نکلا جا رہا تھا انٹرویو کا..

باران تو سر تھام کے رہ گیا تھا کیا بلا تھی ایوی گلے پڑ رہی تھی.. بلا تھی تو خوبصورت.. مگر اچانک سے لفٹ کے فلور پہ اسے ہیل نظر آئی.. میڈم کو اتنی جلدی تھی کہ جوتا بھول گئی.. "آفت کہیں کی ایک تو پہلے لیٹ ہوں اوپر سے اس لڑکی نے دماغ خراب کر دیا.. "

کچھ دن پہلے ہی باران اعوان نے یہ کمپنی خریدی تھی.. کچھ امپلوائے نیو رکھنے تھے.. آج وہ آفس ٹریفک جام کی وجہ سے لیٹ ہوا.ایک تو موڈ پہلے خراب تھا دوسرا اس لڑکی نے کر دیا ..

"تو مس.. "

سنڈریلا.. "آئی مین بشری ریاض.. "مسکرا کر جلدی سے درستگی کرتی بولی ..

جی تو مس بشری ریاض "آپکی جاب پکی ہوئی.. آپ اس کمپنی کے باس.. باران اعوان کی پرسنل اسسٹنٹ کے طور پر ہے.. اس کمپنی کے سی ای او نے باران کے کہنے پہ خود انٹرویو لیا تھا اور آج ہی فائنل کرنا تھا پی.اے ارجنٹ.. نیڈ تھی.. اسکی سر احمد نے اسکے تیزی اور ہوشیاری دیکھتے فائنل کر دیا

بشری تو انتہا کی بلندیوں پہ خوش تھی.. پہلے ہی انٹرویو میں پاس ہو گئی.. وہ.. بہت ہی پر جوش ہوتی نکلی تھی وہاں سے

@@@

احمد انٹرویوز ہو گئے مجھے آج ہی فائنل رزلٹ چاہیے.. اسسٹنٹ کی ارجنٹ نیڈ ہے.. کتنے کام ہے جو پینڈنگ پڑے ہے سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں کیا نا.. کروں

آپ بے فکر رہیں سر آپکی پی اے فائنل ہو گئی.. وہ کل سے ہی آپکو جوائن کرے گی..

باران نے اسے گھورا..

"اور آپ نے لڑکی ہی کیوں رکھی.. میل میں بھی رکھ سکتے تھے.." مجھے نہیں کمپنی کو..

"آج تو بس گرلز ہی تھیں انٹرویو کیلئے سو میں نے ایک بہت ہی تیز لڑکی لگی تھی..اور آپکے لئے بھی پرفیکٹ.. آئی مین کمپنی کیلئے.. اسکی گھوری پہ اپنی بات درست کرتا بولا..

اوکے کل دیکھیں گے.." کہتا وہ لیپ ٹاپ پہ متوجہ ہوا تھا..

..آپی..آپی

گھر آتے ہی بشری نے پورا گھر سر پہ اٹھالیا تھا

کیا ہو گیا ہے تمہیں کیوں شور ڈالا ہوا تم نے "اسکی بڑی بہن انوشہ بولی۔۔

آپی۔۔۔بشرا اپنی بہن کو کاندھے سے پکڑے گول گول گھمانے لگی۔۔

ارے چھوڑو مجھے "وہ خود کو اسکی گرفت آزاد کروایا اپنے چکراتے سر کو
"تھاما۔۔"کون سی خوشی میں یہ پاگل پن سوار ہے سر پہ

آپی میری جاب لگ گئی ہے کل سے ہی اسٹارٹ ہے" وہ خوشی سے چیخ کر بولی اور زور سے گلے لگا لیا انوشہ کو۔۔

کیا" پہلے ہی انٹرویو میں اسکی جاب لگ گئی یہ سن کر انوشہ بھی سچ میں حیران ہی ہوئی۔۔

تم سچ کہہ رہی ہو" یہ تو بہت ہی زیادہ خوشی کی بات ہے" انوشہ نے اسکا کاندھا تھامتے ہوئے بھیگے لہجہ میں کہا۔۔

آپی بہت بڑی کمپنی ہے" اور میری پرسنل اسسٹنٹ کی جاب لگی ہے ابھی تک تو میں نے باس نہیں دیکھا مگر میں خواہش کر رہی ہوں کہ باس بہت ہی زیادہ ہینڈسم اور ان میریڈ ہو" وہ پرجوش انداز میں بولی۔

پاگل واگل تو نہیں ہو ایسے باس نا فلموں ڈراموں یا ناول میں ہوتے ہیں "جو بہت ہینڈ سم ہوتے ہیں اور انہیں اپنی پی اے سے پیار ہو جاتا ہے "انوشہ اسکا مذاق اڑاتے بولی۔۔

ہاں بس تم بس میرا مذاق ہی اڑاتی رہنا دیکھنا کوئی شہزادہ ہی آئے گا"
شہزادے کے نام سے اسکی آنکھوں کے سامنے باران عکس لہرایا جس سے آج اسکا لفٹ میں ٹکراؤ ہوا تھا۔۔وہ تو جیسے اسکے خیالوں میں ہی کھو سی گئی اسکی پر کشش پرسنیلٹی سحر میں جکڑ گئی۔۔

ہیلو "کہاں چلی گئی ہو "اسے اچانک سے کھویا ہوا پا کر انوشہ نے اسکا کاندھا جھنجھوڑا۔۔

کہیں نہیں بھوک لگی ہے کھانا گرم کر دیں" کہتی وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

زندگی میں اتنی محرومیاں دیکھنے کے باوجود بھی وہ ایک زندہ دل لڑکی تھی۔۔ اس نے کبھی بھی حالات کے سامنے ہار نہیں مانی تھی۔۔

انوشہ اور بشرا دو بہنیں تھی دونوں ابھی چھوٹی سی ہی تھی جب انکے والدین اس دنیا سے رخصت ہو گئے وہ اپنے چاچا کے رحم و کرم پہ ہی پلی بڑی تھیں چاچا کا رویہ تو انکے ساتھ بہت شائستہ اور پر خلوص تھا مگر اسکی چاچی کو ہمیشہ ہی ان سے دقت رہتی تھی۔۔انوشہ نے بڑی بہن کا نہیں بلکہ ماں کا فرض نبھایا بشرا کا وہ بہت بڑا سہارا رہی تھی ہر تکلیف وہ خود پہ جھیل لیتی تھی مگر بشرا کو کبھی گرم ہوا نہیں لگنے دیتی تھی۔۔انوشہ نہیں پڑھ لکھ پائی مگر بشرا کی تعلیم کے لیے اس نے خود کی تعلیم قربان کر دی تھی۔۔بشرا میٹرک میں

تھی جب انوشہ کا رشتہ آیا۔۔انوشہ بشرا کی وجہ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی کہ اکیلی رہ جائے گی اور ساتھ ہی اسکی تعلیم بھی ادھوری رہ جائے گی۔۔

سلیم ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتا تھا رشتہ دار میں صرف اسکی ماں ہی تھی جو کہ کافی بوڑھی تھی۔۔اسکی چاچی کو تو بس اسے گھر سے نکالنے کی جلدی تھی اس لیے اس نے اسکے چاچا کی ایک نا چلنے دی اور اسے سلیم کے ہمراہ رخصت کر دیا۔۔

انوشہ لاکھ نا چاہنے کے باوجود بھی سلیم کے سنگ رخصت ہو گئی۔۔
شروع شروع میں انوشہ کا رویہ سلیم کے ساتھ بہت کھچا کھچا سا تھا۔۔اسے لگتا تھا وہ بشرا اسے اسکی وجہ سے دور ہو گئی ہے۔۔

مگر سلیم کے پیار اور خلوص نے اسکا دل موم کر دیا تھا۔وہ بشرا کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتی تھی جس پہ سلیم نے آمادگی ظاہر کر دی اور جلد ہی وہ بشرا کو بھی

اپنے گھر لے آئی اگرچہ انکے چاچا کو اعتراض تھا مگر انہوں نے پھر بھی بشرا کو اپنے ساتھ رکھ لیا اور اسکی چاچی ان سے جان ہی چھڑانا چاہتی تھی سو اس لیے بشرا کو وہ باآسانی سے اپنے گھر لے آئے۔۔

سلیم نے بشرا کو چھوٹی بہن کا ہی درجہ دیا اور اسکے تمام تعلیمی تراخراجات بھی اٹھائے بنا کسی عذر کے۔۔

وقت گزرتا رہا انکے حالات بھی سازگار ہوتے رہے پہلے سے بہت بہتر ہوگئے انوشہ کو اللہ نے دو بچوں سے بھی نوازا ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔۔اور بشرا نے بھی اپنی ایم اے کی ڈگری مکمل کرلی اب اسکا ارادہ کسی بڑی سی کمپنی میں جاب کرنے کا تھا جس کے لیے اس نے اخبارات میں ایڈ دیکھنا شروع کردیے اور فائنلی اسے ایک بڑی کمپنی کی جاب نظر آگئی اور آج ہی اس نے اپنا پہلا انٹرویو دیا اور فوراًہی سلیکٹ بھی ہوگئی۔۔

@@@

رات کے کھانے کے بعد بشرا اپنے کمرے میں تھی جاب کی خوشی اسے سونے نہیں دے رہی تھی کل کے لیے اچھے کپڑے نکال کر پریس کیے ساری تیاریاں کرنے کے بعد بستر پہ گری سونے کے لیے۔۔ پھر اسے اسکے سپنوں کا راجکمار اسکی آنکھوں کے سامنے آ گیا۔۔

اسکے خوابوں کا شہزادہ گھوڑا دوڑاتا دگڑ دگڑا اسکی طرف آرہا تھااور وہ سنڈریلا بنی خوبصورت سی فراک پہنے کھڑی تھی۔۔اسکا شہزادہ گھوڑے سے اتر کر اسکے پاس آتا ہے اور اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا ہے ایک سینڈل اسکے سامنے رکھتا ہے بشرا خود کو سنڈریلا تصور کیے ایک پیر میں سینڈل پہنے اور دوسرا پیر خالی لیے کھڑی تھی جیسے ہی وہ دوسری سینڈل پہنتی ہے دونوں سینڈل میچ ہو جاتی ہے وہ خوشی سے اس شہزادہ کی طرف دیکھتی شہزادہ سر اٹھا

کر اسے دیکھتا وہ ہو بہو باران کی شکل جیسا تھا وہ اٹھ اسے گلے سے لگا لیتا ہے

--

وہ خیالی پلاؤ بنا رہی تھی جب اسکے سر پہ انوشہ چت مار کر اسے حقیقی دنیا میں واپس کھینچ لاتی ہے--

اور اسکا سارا خیالی پلاؤ دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے--

بشرا انکل آؤ خوابوں کی دنیا سے حقیقت میں رہنا سیکھو "تمھاری نوکری کرنا سلیم کو زرا پسند نہیں ہے۔وہ چاہتے ہیں اب تمھارے ہاتھ پیلے کر دیں-- تمھیں اب اپنے گھر کی ہو جانا چاہیے--یہ نوکریاں کر کے کچھ نہیں حاصل ہونے والا--

آپی پلیز "یہ میری خواہش تھی پلیز پلیز سلیم بھائی سے کہیں نا" مجھے جاب کرنے دیں۔۔وہ رونی سورت بناتی بولی۔۔

میں نے بات کی ہے ان سے مگر وہ تمہاری شادی کے حوالے سے سوچ رہے ہیں جو بھی تمہارے خواب ہیں اپنے شہزادے کے گھر جا کر پورے کرنا" انوشہ نے اسکے پاس بیٹھتے اسے سمجھاتے کہا۔۔

میرے لیے نا میرے خوابوں کا ہی شہزادہ ڈھونڈنا ہے "خبر دار جو کوئی مڈل کلاس فیملی سے نہیں ہونا چاہیے "بشرا انگلی دکھاتی بولی۔

اچھا تو پھر اب تم چاہتی ہو تمہارے لیے محلوں کا شہزادہ کا تلاش کریں "انوشہ نے آنکھیں بڑی کرتے کیا۔۔

ہاں! اس نے بھرپور مسکراتے اور شرماتے کہا۔۔

پھر سے اسکی آنکھوں کے سامنے باران کا عکس لہرایا۔۔

آپی! ویسے آج میں ایک شہزادہ دیکھا تھا کمپنی میں "اتنا ہینڈسم اور ڈیشنگ تھا "اتنے مہنگے کپڑے پہنے ہوئے تھے اس نے اور ہاتھ میں اتنی قیمتی گھڑی پہنی اور اس کے جوتے" بشرا بہت ہی جوشیلے انداز میں بیان کر رہی تھی اور انوشہ تو بس پاگل پن دیکھ رہی اسکا حیرت سے۔۔

"وہ لفٹ میں میرے پاس کھڑا تھا

بس بس" بشرا یہ لوگ ہماری پہنچ سے بہت دور ہے اور تم بھی دور رہنا ان سے "یہ لوگ ہمیں اپنے گھر کی زینت نہیں بنا سکتے۔۔ہاں البتہ ہمارا فائدہ ضرور اٹھا سکتے ہیں۔۔ میری یہ بات یاد رکھنا تم دھوکہ نا کھا بیٹھنا ان امیر

زادوں سے۔۔یہ خوبصورت اور مڈل کلاس لڑکی کو صرف اپنے فائدے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔۔"انوشہ نے دور اندیشی سے اسے سمجھانا چاہا مگر اسکے کہاں پلے پڑنا تھا کچھ۔۔

اچھا نا بس اب بھاشن بند کریں میں یہ جاب کروں گی اگر سہی نا لگی تو چھوڑ دوں گی۔۔" مگر ابھی پلیز مجھے نا روکیں" بشرا نے معصومانہ انداز میں کہا۔۔
توانوشہ سر ہلاتی اٹھ گئی وہاں سے۔۔
بشرا اسکے جاتے ہی بیڈ پہ آڑی ترچھی ڈھیر ہو گئی۔۔
اور اپنے راجکمار کو سوچتے سوچتے نیند کی وادیوں میں چلی گئی۔۔

@@@
اگلے دن بڑے ہی نک سک تیار ہوئی آفس جانے کے لیے۔۔

اوف وائٹ کا ڈھیلا سا کرتا پہنے بالوں کی ان کی اونچی پونی ٹیل بنائے ہلکا سا سافٹ سا میک اپ کیے اور گلے میں اوف وائٹ ہی دوپٹہ ڈالے ہوئے۔۔

کچن میں جا کر بس ہلکا پھلکا سا ناشتہ کیا۔۔اچھا میں چلتی ہوں۔۔انوشہ کو کہتی وہ باہر نکل گئی۔۔

یہ کہاں گئی" انوشہ کی ساس نے اسے باہر جاتے ہوئے اور اس طرح سے یوں تیار دیکھ پوچھا۔۔

وہ اماں آج اسکا آفس کا پہلا دن ہے" انوشہ نے کہا۔۔

سلیم نے تو منع کر دیا تھا پھر بھی گئی ہے" اماں نے زرا برا مناتے کہا۔۔

اماں چار دن میں ہی اسکی عقل ٹھکانے آجائے گی" آپ اسے اسکے حال پہ ہی چھوڑ دیں نہیں سن رہی ہے میری بات۔۔انوشہ نے بے بس ہوتے کہا۔۔

ٹھیک ہی بھئی جیسے تم لوگوں کی مرضی" وہ برا سا منہ بناتی بولی۔۔

@@@

مس "بشرا آپکا کیبن ہے اور سامنے باران اعوان سر کا آفس ہے" یہ انکی ساری فائلز ہیں باقی کا کام وہ تمہیں خود ہی سمجھا دیں گے اگر پھر بھی کوئی پروبلم ہو تو مس حمیرا ہیں وہ سمجھا دیں گی۔۔آپکا کام باران سر کے ساتھ رہنا ہے انہیں کبھی بھی کسی فائلز کی ضرورت پڑھ سکتی ہے جو انہیں فوراً فراہم کرنی ہے" احمد نے اسے اسکا کام سمجھاتے کہا۔۔

یس سر آپ فکر ہی نا کریں باران سر کی اب سب میری ذمہ داری ہے۔۔
بشرا نے بڑے کونفیڈنٹ سے کہا۔۔

ویری گڈ" اب آپ جائیں باران سر کے آفس انہوں بلوایا ہے آپکو احمد نے کہا۔۔

اوکے سر" وہ مسکرا کر چل دی باران کے آفس وہ ابھی تک انجان تھی باران سے اور باران اس سے کے وہ کل ہی مل چکے ہیں لفٹ میں۔۔

وہ ناک کر کے آفس میں آئی۔۔ باران چیئر کو دوسری طرف گھوما کر کسی سے فون پہ بات کر رہا تھا اسکی آواز دھیمی تھی اس لیے اسکی باتوں کی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔

ہیلو سر میں "بشرا نے بولنا شروع کیا تو باران نے ہاتھ کے اشارہ سے اسے بات کرنے سے روک دیا تو وہ چپ کر گئی۔۔

کچھ دیر فون پہ باتیں کرنے کے بعد اس فون بند کیا اور اسکی طرف گھوم کر سیدھا ہوا۔۔

"تم

تم "بیک وقت دونوں کے منہ نکلا۔۔

@@@

تم "پھر سے آگئی اب کوئی نیا الزام لگانے آئی ہو "بتاؤ یا پھر سے میری گاڑی کے نیچے آئی ہو "باران نے اسے دیکھتے ہی پھٹ پڑا تھا اور بولتا ہی چلا گیا۔۔

بشرا کا تو سانس ہی حلق میں اٹک کر رہ گیا۔۔اس نے سیریس سا مسکین والی شکل بنالی اور بس نا کے انداز میں ہی سر ہلایا۔۔

آپ باران" وہ بمشکل بول رہی تھی کہ باران پھر سے بول پڑا۔

"ہاں باران ہوں اب ساری انفارمیشن لے کر آئی ہو اور آپ مس

بشرا ریاض" معصوم سے انداز میں اس نے اپنا نام لیا۔۔

واٹ" باران کے منہ سے بس یہی لفظ نکلا" وہ اسکی پی اے ہے"۔۔

تم بشرا ریاض ہو" اسنے درستگی کے لیے پوچھا۔۔"

اور اس نے ہاں کے انداز میں سر ہلایا۔۔ موٹی آنکھوں میں نمی گھلنے لگی تھی۔۔ وہ شہزادوں سی آن بان رکھنے والا اس وقت کسی ولن سے کم نہیں لگ رہا تھا وہ جسے اپنے خوابوں والا شہزادہ ہی تصور کیے بیٹھی تھی۔۔

"واٹ دا.. اگلا الفاظ اسکے منہ میں ہی رہ گیا" او کے لیٹ یو گو

ایم سوری سر کل کے لیے" وہ میری ٹکر کسی اور کی گاڑی سے ہوئی تھی مجھے لگا شاید وہ آپ ہو" میں پریشان تھی اس لیے آپ کو باتیں سنادی ایم سوری" بشرا کو لگا کہیں وہ اسے نوکری سے ہی نا نکال دیں اس لیے جلدی سے بولی۔۔

آپ پلیز ابھی جائیں میں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔ باران نے اب کے اس سے نرمی سے کہا۔۔

تو وہ پریشانی سے چلی گئی باہر۔۔

@@@

" احمد تم نے اس پاگل لڑکی کو رکھا تھا کل

احمد کو بلا کر باران اس پہ چڑھ دوڑا۔۔

یس باران سر یہی تو وہ لڑکی ہے مگر اس میں کیا خرابی ہے آپکو پسند نہیں آئی۔ ماشااللہ بہت خوب صورت ہے "آئی مین ٹیلنٹڈ ہے۔۔" احمد نے مسکراتے کہا۔۔

میں نے اسکی خوبصورتی کا اچار نہیں ڈالنا" یہ لڑکی انتہائی بد تمیز ہے۔۔اسکو بس زبان چلانی آتی ہے ٹیلنٹڈ تو کہیں سے بھی نہیں لگتی.. "

مگر اس نے کچھ کہا آپ سے "احمد تو اسکی بات سن شاک ہوا۔

ہاں کل ہی صبح لفٹ میں ملی تھی 'اور مجھ پہ الزام لگا رہی تھی کہ میں اسکا پیچھا کر رہا ہوں " باران نے کہا تو احمد کی بتیسی نکلی مگر اگلے ہی پل بتیسی اندر بھی کر لی اور تھوڑا سا سیریس موڈ میں ہوا۔۔

سر وہ کل کی بات ہے "اور خوبصورت لڑکیوں کو ہمیشہ یہی وہم رہتا ہے کہ کوئی نا کوئی انکا ہر وقت پیچھا کرتا رہتا ہے "احمد نے بات کو رفع دفع کرنا چاہا۔

اچھا اور جو دوسرا بڑا الزام لگایا تھا اس نے مجھ پہ کے میں نے اسے اپنی لینڈ کروزر سے ٹکر ماری تھی کل" جبکہ میری گاڑی کے آگے تو کوئی نہیں آیا" باران نے دانت پیستے کہا۔۔

باران سر اتنی سی بات پہ اتنا غصہ کرنے والی کیا بات ہے ہو سکتا ہے اسے غلط فہمی ہوئی ہو جس گاڑی سے اسکی ٹکر ہوئی ہو وہ کوئی اور ہو" احمد نے اپنی آنکھوں پہ لگے موٹے چشمے کو درست کیا اور پھر بولا۔۔

اور ویسے بھی اب اگر اسے نکال دیں گے تو پھر سے اشتہار دینے پڑیں گے اسکا الگ سے خرچہ پھر انٹرویو پھر سیلکشن یہ پروسس بہت لمبا ہو جائے گا" اگلا " بندا اس سے بھی بڑا جن نکل آئے گا تو پھر

پھر اسے نکالیں گے پھر اشتہار پھر انٹرویو" احمد بات کو مزید لمبا کھینچتا چلا گیا۔۔

بس "بس۔۔ باران نے سے مزید بولنے سے روکا۔۔

میں اسے نکالنے کا نہیں بول رہا ایسا کرو اسکی پوسٹ چینج کردو" باران نے کوفت زدہ کہا۔۔

اور کونسی پوسٹ سر وہ لڑکی کا کوئی جاب ایکسپیرنس نہیں اور کمپنی پہلے ہی "گھاٹے میں ہے

احمد نے بڑے آرام سے اپنے گول چشمے کو درست کرتے کہا

واٹ ! احمد تم نے ایسی لڑکی کو جاب میں کیسے رکھ لیا جس کے پاس ایکسپیرنس ہی نہیں" باران نے حیرت سے اسے دیکھتے کہا۔۔

سر ساری ہی لڑکیاں کل ایسی ہی تھی انٹرویو کے لیے مجھے یہ سہی لگی آپ کے لیے "آئی مین آپ کے کام کے لیے اور اسسٹنٹ کے لیے لڑکی خوبصورت بھی ہونی چاہیے "بندے کے حوصلے بلند ہوتے ہیں" وہ بتیسی دکھاتے بولا

احمد " باران نے دانت پیستے اسے مزید بولنے سے روکا۔۔

مجھے کام سے مطلب ہے بس " جاؤ اور اسے اچھے سے سمجھا دو میں کام میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا" باران کو شدید غصہ آرہا تھا مگر اس احمد پہ اور اس سے زیادہ بشرا پہ مگر صبر کا گھونٹ بھرنا تھا اب اسکے سوا چارا نہیں تھا وہ آل ریڈی کمپنی پہ بہت زیادہ انویسٹمنٹ کر چکا ہے اب اسے سمجھوتا کرنا ہی تھا۔۔

@@@

تومس بشرا ریاض" احمد نے بشرا کو اپنے آفس میں بلایا۔۔

بشرا پریشانی میں اپنے ناخن کتر رہی تھی۔۔

"یس سر

کل آپ لفٹ میں آپ کی اور باران سر کی تلخ کلامی ہوئی تھی۔۔اور آپ نے کیا کہا انہیں انہوں نے آپ کو اپنی لینڈ کروزر سے ٹکر ماری ہے اور تو اور وہ "آپ کا پیچھا کر رہے ہیں

سر وہ مس انڈرسٹینڈنگ ہو گئی تھی کچھ اور مجھے کیا معلوم تھا کہ اس کمپنی کے باس نکلیں گے" کہیں آج میری چھٹی تو نہیں کر دی پہلے ہی دن نوکری ختم"

۔۔

وہ رونی سورت بنا کر بولی۔۔

مس انڈر سٹینڈ نگ تو ہوئی ہے باران سر کے پاس لینڈ کروزر نہیں مرسڈیز

" گاڑی ہے" وہ بھی بھول بیٹھے ہیں شاید

اور فکر نا کریں۔آپکی نوکری بحال ہے" مگر۔۔

مگر۔۔کیا سر" وہ انکی بات کاٹ تی جلدی سے بولی

مگر" اب تمھیں بہت ہی زیادہ محتاط رہنا ہو گا" اب تمھیں اپنی نوکری خود ہی

بچانی ہے"۔۔

" باران سر کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دینا

وارن کرتے احمد نے کہا۔۔

ٹھیک ہے سر میں پوری پوری کوشش کروں گی" باران سر کو کوئی شکایت نہیں ہو گی مجھ سے" بشرا خوش ہوتی بولی۔۔

اسکی گال کا ڈمپل نمایا ہوا تھا مسکرانے سے۔۔

باران سر اس کمپنی کے نیو باس ہیں ان کے لیے بھی یہ کمپنی نئ ہے" بہت خسارے میں یہ کمپنی خریدی ہے انہوں نے۔۔

اس لیے انکا موڈ کچھ زیادہ خراب رہتا ہے" اور کل تم نے رہی سہی کسر نکال دی۔۔

ہاں تو ان سے کس نے کہا تھا کہ اس ڈوبتی ہوئی ناؤ میں پیر رکھنے کا" اشارہ کمپنی کی طرف تھا بشرا کا۔۔

انکے پاس کمی نہیں ہے کمپنیوں کی وہ مشہور بزنس ٹائیکون شوکت اعوان کے پوتے ہیں ترکی میں بہت بڑی کمپنی ہے انکی جواب یہ دونوں بھائی اون کر رہے ہیں" آبان اعوان بڑے بھائی ہیں باران اعوان کے .. آبان اعوان تو ابھی بھی ترکی میں ہی ہیں مگر باران اعوان کو اپنے دادا سے بہت پیار ہے اس لیے وہ انکے ساتھ پاکستان میں رہتے ہیں.."

اور یہاں بھی وہ اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے لیے یہ ڈوبتی ہوئی کشتی خرید لی جسے وہ اپنی محنت سے پروان چڑھانا چاہتے ہیں"
بشرا نے بڑے غور سے اسکی کہانی سنی تھی..

یس سر میں بہت محنت کروں گی" دیکھنا باران سر مجھ سے خوش ہو جائیں گے" بشرا نے ایکسائٹڈ ہوتے کہا اور چلی گئی..

دیکھنا کہیں بہت زیادہ ہی خوش نا کر دینا" اسکے جاتے احمد نے کہا۔۔

@@@

باران لیپ ٹاپ پہ بزی تھا جب دروازہ ناک ہوا۔۔

ییس کم ان" اس نے مصروف سے انداز میں کہا۔۔

سر یہ آپکی فائلز" جو آپ نے منگوائی تھی۔۔

" باران نے سر اٹھا کر دیکھا بشرا کو

میں نے مشی سے کہا تھا" گھوری سے نوازتے کہا۔۔

بٹ سر آئی ایم یور اسسٹنٹ" بشرا نے خود کو کول رکھتے کہا جبکہ اسکے اٹیٹیوڈ پہ جی بھر غصہ بھی آیا۔

آئی نو" مس۔۔

سنڈریلا" بشرا نے فٹ کہا مگر بولی" بشرا ریاض۔۔

سنڈریلا تو میں اپنی فرینڈز کے لیے ہوں" اس نے بڑے چلبلے انداز میں کہا۔۔

مس بشرا مجھے نہیں جاننا کہ آپ اپنی دوستوں کے لیے کیا ہیں مگر میرے لیے تو صرف امپلاوئے ہیں" مجھے جس سے کام ہو گا میں اسی سے کہوں گا۔۔ ٹکا سا جواب دے کر بشرا کو سلگا گیا مگر وہ صبر کا گھونٹ بھر کر رہ گئی۔

ایز یور وش سر "اسکے سامنے سے فائلز اٹھاتے باہر کی جانب قدم بڑھائے
--

اب فائلز کہاں لے جا رہی ہیں "اسے پھر فائلز واپس لے جاتا ہوا دیکھ باران بولا --

یہ مس مشی کو دینے کے لیے انکا کام ہے یہ اب وہی یہ فائلز آپ تک پہنچائے گی "-- دانت پیستے کہا تھا بشرا نے

کیا مصیبت ہے "باران نے کوفت زدہ کہا --

اب میرا ٹائم کیوں ویسٹ کر رہی ہو اگر لے ہی آئی ہو تو رکھ دو یہاں" اپنے غصہ کو کنٹرول کرتے کہا باران نے اسے تپ چڑھی تھی۔۔

تو پھر پہلے ہی آرام سے فائلز لے لیتے اتنی باتیں سنانے کی کیا ضرورت تھی" میرا ابھی تو ٹائم ویسٹ ہوا ہے آپ کو بس اپنے ٹائم کی فکر ہے میرے قیمتی وقت کی نہیں جو فارغ بیٹھے برباد ہو رہا ہے" بشرا ابھی نون سٹاپ بولے چلی گئی۔۔

اسکی پکاؤ باتیں سن کر باران کا دل کیا اپنا سر دیوار کے ساتھ دے مارے۔۔

اب تم کہاں جا رہی" اسے دروازے کی جانب بڑھتا ہوا دیکھ باران نے اسے پیچھے سے آواز دی۔۔

بشرا نے مڑ کر باران کی جانب دیکھا۔۔

میں نے تم سے کہا جانے کے لیے" باران چیئر سے کھڑا ہوتا اسکے سامنے آیا
۔۔

جی" بشرا نے بس اتنا کہا تھوڑا سا حیران بھی ہوئی۔۔

بیٹھو" کرسی کی جانب اشارہ کرتے اسے بیٹھنے کا کہا۔۔

تو وہ تھوڑا ہچکچاتے بیٹھ گئی۔۔اس سے تھوڑے سے فاصلے پہ کھڑا ہوتے ٹیبل سے پنک فائلز اٹھا کر اسکے سامنے رکھی۔۔

ایک نوٹ پیڈ اٹھا کر اسے تھمایا اور ساتھ میں پین بھی۔۔

فائلز میں کچھ چینجز کرنی تھی تمہیں کچھ اہم پوائنٹس لکھ وا رہا ہوں اس فائل کو دوبارہ سے ایڈیٹنگ کرنی ہے کل تک بغیر کسی مسٹیک کہ مجھے یہ فائلز چاہیے۔۔

اس نے بس ہاں میں ہی سر ہلایا۔۔اور باران نے بولنا شروع کیا ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈالا ہوا اور دوسرا ہاتھ وہ گھما گھما کر بول رہا تھا اور اسکے کرسی کے ارد گرد چکر بھی کاٹ رہا تھا۔۔

اوکے مس۔۔بشرا ریاض
کل تک مجھے یہ پروجیکٹ تیار چاہیے جو جو بھی پوائنٹس میں ڈکٹیٹ کروائیں ہیں وہ تمام اس میں ہونے چاہیے۔"

اسکے بہت قریب کھڑے ہوتے ایک ہاتھ ٹیبل پہ رکھے سیریس سے انداز میں اسے آرڈر دینے والے انداز میں کہا۔۔

اوکے سر" بشرا اچانک سے کھڑی ہوئی چونکہ وہ اس سے کچھ ہی فاصلے پہ کھڑا تھا۔۔ گمان تھا کہ دونوں ٹکرا جاتے مگر باران نے تیزی سے فاصلہ بناتے پیچھے ہٹا۔۔

آرام سے مس" پیچھے ہوتے اسے باہر جانے کا راستہ دیا۔

وہ چلی گئی پیچھے سے باران ہلکا مسکرایا" شرارتی انداز تھا۔۔ کیونکہ اس نے باران کو پکایا تھا اب باران نے اسے گھوما کر رکھ دیا۔۔

بشرا اپنے کیبن میں بیٹھی بس سوچے جا رہی تھی کہ اسے کرنا کیا ہے جو جو بھی باران نے پوائنٹس لکھوائے سب اسکے اوپر سے گزر رہے تھے نا ہی اسے فائل میں لکھا کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔پریشانی سے بس پیج ہی الٹ پلٹ رہی تھی۔۔

احمد سر سے پوچھ لیتی ہوں وہی میری ہیلپ کر دیں گے۔۔"پریشانی سے وہ احمد کے آفس کی طرف بڑھی۔۔

باران کی نظر بشرا پہ ہی تھی وہ آفس میں بیٹھے ہی اس پہ نظر رکھے ہوئے تھا ۔۔جیسے ہی وہ احمد کے آفس کی طرف بڑھی۔۔باران نے فٹ سے انٹر کام اٹھا کر احمد کو اپنے آفس میں بلایا۔۔

سر مجھے بات کرنی تھی آپ سے" بشرا نے احمد کو آفس سے نکلتے دیکھا تو اسکی طرف لپکی۔۔

اچھا میں پہلے باران سر کے آفس سے ہو آؤں انہوں نے ارجنٹ بلایا ہے آپ سے آ کر بات کرتا ہوں۔۔
احمد کہتے چلا گیا۔۔

افف باران سر کیا مصیبت ہے الجھا کر رکھ دیا ہے افف خدایا میں کیا کروں"
آفس فائلز کو سر پہ رکھے دوبارا سے اپنی جگہ پہ آ گئی۔۔

کافی دیر بعد احمد آفس سے باہر آیا تو۔۔ آبان نے بشرا کو اپنے آفس میں بلا لیا۔۔

یس سر "کوفت واضح تھی اس کے چہرے تھی جسے دیکھ باران کو ہنسی تو " آئی مگر دبا گیا۔۔

مس کل کا شیڈول بتادوں آپکو جو آپ کے کام ہیں" کل کی میٹنگز لنچ کام سب " کچھ اب آپ نے مجھے الرٹ رکھنا ہے

سر پہلے یہ فائلز تو بتادیں اس میں کیا کھچڑی پکانی ہیں" وہ منہ کے زاویہ بگاڑتی بولی۔۔

مس "آپ میرے کام کو کھچڑی کہہ رہی اگر آپ نے کام کرنے کی ایبلیٹی نہیں ہیں تو آپ بتادیں میں کسی اور سے کروالیتا ہوں۔۔وہ (ability) اسے مزید الجھا کر سکون سے بولا

نن۔۔ نہیں کرلوں گی میں "آپ اپنا بتائیں "آئی میں اپنا شیڈول" وہ اپنے سر پہ ہاتھ مارتی بات کو درست کرتی بولی۔۔

"آپ مس مشی کے پاس جائیں وہ آپ کو سمجھادیں گی۔۔

اگر مجھے مشی کے پاس جانا تھا تو آپ پہلے ہی کہہ دیتے اپنے پاس کیوں بلایا" اسے تپ چڑھی تھی باران پہ۔۔ دل چاہ رہا کچھ اٹھا کر اس کے سر پہ دے مارے۔۔

مس آپ میری اسسٹنٹ ہیں "یو نو ویل" تھوڑا سا لہجہ سخت کرتے کہا

یہ کیا آپ نے مس مس کی رٹ لگائی ہوئی ہے "میں سکول ٹیچر نہیں ہوں" اور تھینکس آپ نے مانا تو سہی کہ میں اسسٹنٹ ہوں ..

وہ تو باران پہ ہی چڑھ دوڑی۔۔ باران تو ہکا بکا رہ گیا وہ واقعی کسی ٹیچر کی طرح اسے ڈانٹ لگا رہی تھی۔۔

اسکے جاتے ہی باران نے سر پکڑ لیا

آج تو سر میں درد ہو گیا کونسی بلا پلے پڑ گئی یہ احمد بھی نا کبھی کوئی کام سیدھا نہیں کرے گا۔۔

@@@

بشرا اپنے کمرے میں سر پکڑ کر بیٹھی ہوئی تھی آج جتنا وہ خوش گئی تھی اتنا ہی آ کر پچھتا رہی تھی۔۔

انوشہ اسکے لیے چائے لائی تھی کھانا کھا کر وہ کمرے میں ہی چلی گئی۔۔

اسکا کمرہ چھوٹا سا تھا سنگل بیڈ ایک پورانے ڈیزائن کی دو پلوں والی الماری جس کے ایک باہری سائیڈ پر شیشہ لگا ہوا تھا ایک میز جس پہ کئی قسم کے ناولز اور بکس پڑی تھیں اور پاس ہی لکڑی کی کرسی تھیں۔۔

بشرا" اسے سوچوں میں گم پا کر انوشہ نے آواز دی۔۔

جج۔۔جی آپی" وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔اسکے پاس ہی انوشہ بیٹھ گئی چائے کی ٹرے اسکے سامنے رکھی۔
لگتا ہے کافی تھک گئی ہو"۔کل جتنی خوش نہیں لگ رہی تم مجھے آج۔"

ہاں تھک تو بہت گئی ہوں" پہلا دن ہی منحوس تھا۔۔
"میرا مطلب ہے تھکا دینے والا۔کام ہی بہت تھا آج۔

اچھا وہ شہزادہ ملا آج جس کے کل تم قصیدہ پڑھ رہی تھی۔۔

وہی تو میرا باس ہے "بشرا میں وہ پر جوش انداز نہیں تھا جو کل تھا بس بول "
دیا اور چائے کا کپ اٹھا کر منہ کو لگا دیا۔۔ یہ بات انوشہ نے نوٹ کی

واہ "یہی تو تم چاہتی تھی مگر اتنا پر جوش نہیں لگی جتنی بس کل اسے دیکھتی
ہوئی تھی۔۔

"ہاں تو کل اتنا لمبا چوڑا لیکچر بھی تو دیا تھا تم نے "دور کے ڈھول سہانے
بہت اکڑ ہے اس شہزادے میں "چائے کا کپ ٹرے میں رکھتے کہا۔۔
میں نے کہا تھا نا تم سے ہم جیسے کی کوئی اوقات نہیں ہوتی ان کے سامنے "
اس لیے بس تم اپنے کام سے ہی کام رکھنا "انوشہ کہتی اٹھ گئی۔۔

ہاں کام سے کام ہی رکھوں گی وہ سیر ہے تو میں سوا سیر "خالی کپ سائیڈ پہ رکھتے منہ بڑبڑائی۔۔ پھر اپنے سامنے پڑی اس پنک فائل جو اٹھایا جو اسکے سر سے اوپر کی تھی۔۔

مجھے نہیں پتا کیا کرنا ہے اسکا دفع دور کل منہ پہ ماروں گی اس مغرور شہزادے کے "کیا عذاب دے دیا ہے" برا سا منہ بناتے سائیڈ پہ فائل کو پٹخا۔۔

@@@

اسلام علیکم داد جی" باران نے گھر آتے اپنے جان سے زیادہ عزیز دادا کو گلے سے زور سے لگایا۔

داد جی جو صوفہ پہ بیٹھے نیوز چینل دیکھ رہے تھے

برخودار میری بوڑھی ہڈیوں میں اتنا دم خم نہیں جو تم زور سے جکڑ لیتے ہو" "تمہارا دادا ہوں محبوبہ نہیں

دادجی باران کا حصار توڑتے بولے۔۔

دم خم تو بہت ہے آپ میں دادجی " کہیں تو خوبصورت جوان نئ نویلی دادی دلہن بنا کر لے آئیں آپ کے لیئے "دادجی مسلز پہ ہاتھ رکھتے باران نے پھر سے چھیڑتے کہا۔۔دادجی جواب بھی چوڑی جسامت کے مالک تھے ستر سال کی عمر میں بھی تندرست وچست اور توانا تھے۔۔

او میری فکریں چھوڑو تم لوگ اپنی فکر کرو تم دونوں بڑا بھائی ہے کہ پتا نہیں "کونسا روگ پالے بیٹھا ہے شادی کا نام نہیں لیتا" دل جلے عاشق کہیں کا

" اور جو زنانی تو نے لی ہے اس سے تو کوئی امید نہیں

تیرے بہشت ماں باپ گر ہوتے تو وہی شوق پالے بیٹھے ہوتے جو میرے

" ہیں اپنے پڑپوتے کا منہ دیکھے بغیر ہی چلا جاؤں گا اس دنیا سے

کرتے رہنا اپنی من مرضیاں "۔۔ دادجی اسے ٹھیک ٹھاک جذباتی ہو گئے

باران تو ہولے سے اٹھ گیا ان کے پاس سے دادجی تو چھڑ چکے ہیں "

سیڑھیاں کی جانب نظر اٹھی تو وہ دشمن جاں سامنے ہی کھڑی تھی آنکھوں

میں آنسوں موتیوں کی طرح چمک رہے تھے دادجی کا انہیں دیا طعنہ

برداشت نہیں ہوا۔۔

دادجی نے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو

پھر بول پڑے۔۔

لڑکی چار پانچ سال چھوٹی ہی ہونی چاہیے" یہاں تو دس سے آگے کا بھی ہندسہ عبور ہو گیا گنگا ہی الٹی بہہ گئی"

زیبا کے تو لگا جیسے دل پہ تیر چلائے گئے ہوں وہ رک نا سکی مزید اور کمرے کی طرف دوڑ پڑی۔۔

اور دادجی بھی اٹھ کر چل پڑے۔

باران تو اتنی سی شکل صورت بنا کر رہ گیا ایک طرف بچپن کی محبت تھی جسے سو جتن کر کے حاصل کیا ایک طرف دادجی کی محبت تھی جنہوں ماں اور باپ دونوں بن کر پالا۔۔

@@@

باران تو اتنی سی شکل صورت بنا کر رہ گیا ایک طرف بچپن کی محبت تھی جسے سو جتن کر کے حاصل کیا ایک طرف دادجی کی محبت تھی جنہوں ماں اور باپ دونوں بن کر پالا۔۔

وہ بھی آہستگی سے سیڑھیاں چڑھنے لگا اسے زیبا کے لیے برا لگ رہا تھا وہ سب اسی کی وجہ سے برداشت کر رہی ہے وہ اسکی ضد تھی جو لا حاصل تھی مگر پھر بھی اس نے اسے حاصل بنا کر ہی چھوڑا۔۔

وہ شیشہ کے سامنے کھڑی تھی آنکھیں سرخی مائل ہو چکی تھی اور متواتر آنسوں موتیوں کی لڑیوں کی طرح بہہ جا رہے تھے۔۔

زیب پیچھے سے آتی پیار بھری آواز اسکے کان کانوں میں پڑی جسے سنتے اس نے زور سے آنکھیں میچ لی۔۔

پیچھے کھڑے ہوتے اسکے کاندھاموں سے تھاما تھا باران نے
ایک سسکی نکلی تھی اسکے منہ سے۔۔

پلیز باران چھوڑ دیں مجھے میرے حال پہ "رونے سے آواز بھاری ہو رہی
تھی۔۔

پلیز "ایسا نا کہاں کریں کیسے چھوڑ دوں میں آپکو آپکے حال پہ "مجھے احساس
ہے آپکو دادجی کے الفاظ سے اذیت پہنچی ہے" مگر آپ اندازہ نہیں لگا سکتی
" میرے دل میں آپکا کیا مقام ہے
میرے لیے تو آپ سب سے اوپر ہیں۔۔
یو آر آلویز مائن "کہتے اپنے تشنہ لب اسکی گردن پہ رکھے تھے۔۔وہ اپنے آپ
میں مزید سمٹی تھی۔۔

اسی وجہ سے تو میں آپ کے ساتھ جڑنا نہیں چاہتی تھی۔۔جب گھر کے لوگ ہی اذیت کا باعث ہیں تو باہر والوں کی باتیں اور کتنی زیادہ اذیت دیں گی میں تو آپ کے لیے بس باعث شرمندگی ہی رہوں گی" وہ اسکی طرف مڑتی اسکے سینے پہ سر رکھ گئی۔۔

آئی ڈونٹ کیئر زیب "مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔
مجھے لوگوں کی پروا نہیں ہے نا میں نے پہلے پرواہ کی تھی اور نا اب کروں گا"..
باران اسکے گرد بازو پھیلائے بولا۔۔

مگر فرق تو ہے نا" سر اٹھا کر باران کی جانب دیکھا۔۔

"باران نے بھی اسکی آنکھوں میں جھانکا" کیسا فرق

آپکی اور میری عمر کا" کہتی نظر جھکا گئی۔۔

میرا آپکے ساتھ کوئی جوڑ نہیں ہے آپ اپنے دادا جی کو خوش کرنے کے لیے کرلیں کسی ہم عمر لڑکی سے کرلیں شادی" ڈال دیں انکی جھولی میں وہ خوشیاں جو میں کبھی نہیں دے سکتی" دل پہ پتھر رکھ کر اس نے یہ بات کہی تھی۔۔

تو کیا آپ میرے ساتھ کسی اور کا ساتھ برداشت کرلیں گی اسے دیکھتے انتہائی سنجیدگی سے پوچھا تھا باران نے۔۔

نہیں" سختی سے آنکھیں بند کرتے کہا اسکی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔ وہ ہنوز اسکی باہوں میں تھی۔۔ باران ہلکا سا مسکرایا اسے اسی جواب کی امید تھی جس شدت سے وہ اسے چاہتا تھا اب وہ بھی اسے اتنی ہی شدت سے چاہنے لگی تھی۔۔

تو پھر ایسا کیوں کہا آپ نے "میں آپ کے ساتھ اپنی ساری زندگی ایسے ہی گزار سکتا ہوں" مجھے نہیں چاہئے وہ خوشیاں جو آپکی مسکراہٹ چھین لے" اسکی ٹھوڑی پہ انگوٹھا رکھتے اسکے چہرے کو اونچا کیا تھا۔۔اسکے آنسوں اپنے لبوں سے چنے تھے۔۔ باری باری اسکی آنکھوں پہ لب رکھتے اب باری اسکی لبوں کی تھی۔۔ جنہیں دیکھتے اسکی پیاس مزید بڑھ جاتی تھی وہ جنوں تھی اسکا ۔۔دیوانہ وار چاہا تھا سب سے ٹکرا گیا تھا وہ اسکی خاطر۔۔

پندرا سال کا تھا وہ جب اس نے زیبا کو دیکھا تھا وہ اسکی ٹیوٹر تھی۔۔اور ساتھ ہی اسکی پڑوسن بھی۔۔ نائن میں تھا جب اسکے گھر ٹیوشن پڑھنے جاتا تھا۔۔اس وقت وہ بھی اپنی جوانی کے عروج پہ تھی زیبا کی عمر اس وقت پچیس سال کے قریب تھی دبلی پتلی سی نرم و نازک گڑیا جیسی۔۔ باران کا دل اسے دیکھتے ہی الگ ہی رو میں دھڑکتا تھا۔۔دو سال تک وہ اسکے پاس پڑھتا رہا اور اب

میٹرک کر چکا تھا۔۔زیبا نے اسے بچوں کی طرح ہی سمجھا تھا مگر اسکے جذبات تو شاید اور ہی طرح تھے اسکے لیے۔۔

اسکے دادا ہی اس وقت ان دونوں بھائیوں کے لیے سب ہی کچھ تھے انکے والدین کار حادثہ میں اس دنیا سے کوچ کر چکے تھے
انہوں نے ان دونوں کی اعلیٰ تعلیم کے لیے انہیں لنڈن بھیجنے کا فیصلہ کیا مگر باران کو اعتراض تھا اسے لگا کہ وہ زیبا سے دور ہو جائے گا۔۔پاسپورٹ ویزا سب کچھ انکا ریڈی ہو چکا تھا۔سترہ سالہ باران بلکل ناخوش تھا۔۔

آبان اسکا بڑا بھائی بہت خوش تھا وہ اس وقت انیس سال کا تھا۔۔

باران تم اپنی پیکنگ نہیں کر رہے ایک ویک بعد ہماری فلائیٹ ہے۔۔میں تو بہت ایکسائیٹڈ ہوں کتنی ساری چیزیں ابھی لینی ہے مگر تم تو موڈ میں ہی ہو بتاؤ "کیا بات ہے

مجھے نہیں جانا'' بس ایک بات کہتے وہ منہ بناتا بیڈ پہ بیٹھ گیا۔۔

آخر کیوں نہیں جانا دادجی کو بھی پریشان کر رکھا ہے ایک ہی بات کی رٹ لگا کر'' نہیں جانا'' آبان کو بھی اس پہ غصہ آیا تھا اسکی خوامخواہ کی ضد پہ۔۔

نہیں تو بس کہہ دیا نہیں'' تکیہ فرش پہ پھینکتے وہ واش روم میں بند ہوا تھا۔۔

اور آبان تو بس اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

وہ زیبا کے گھر چلا آیا وہ بہت فرینڈلی تھا زیبا کے ساتھ اس لیے زیبا نے کبھی برا نہیں مانا۔۔ زیبا کے ساتھ صرف اسکی ماں رہتی تھی۔۔ زیبا کا اپنی ماں کے سوا کوئی نہیں تھا۔۔

باران کیا ہوا تم خوش نہیں ہو لنڈن جا رہے ہو اپنی مزید اسٹڈی کے لیے کتنے لکی ہو نا تم" وہ خوش ہوتی بولی۔۔

وہ کرسی پہ سر جھکائے بیٹھا تھا زیبا اسکے سامنے دونوں ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔۔ سر اٹھا کر زیبا کی جانب دیکھا میرون کلر کا سمپل سا سوٹ پہنے جسکی ہاف سلیو سے چھلکتی دودھیا رنگت بازو کھلے سلکی سیاہ بال جو کمر تک تھے باریک تیکھی ناک میں گولڈ کی نتھلی بہت ہی جچ رہی تھی۔۔

آئی مس یو" مس زیبا۔۔

مس یو ٹو بے بی" اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اسکے بال بکھیر دیے جس پہ وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔

آئی لو یو زیبا جی" جرات مندانہ انداز میں کہہ گیا۔۔

زیبا کے ایکسپریشن چینج ہوئے تھے۔۔

" اس لیے میں آپ سے دور نہیں جانا چاہتا
I extremely love u"

"زیبا نے ایک زوردار تھپڑ اسکے منہ پہ جڑ دیا
Get out of my house"
" دفع ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے چیپ گھٹیا انسان
پورے جوش سے زیبا نے چلاتے کہا تھا۔۔اور باران چپ چاپ چلا گیا۔۔

اور گھر جا کر خاموشی سے اپنی پیکنگ کی اسے بہت دکھ ہوا تھا زیبا کا اسکی انسلٹ کرنے پہ مگر وہ اس سے پیار بھی بہت کرتا تھا اس لیے ٹوٹے دل کے ساتھ بنا کچھ کہے وہ آگیا اور اسکی پرواز لنڈن کے لیے روانہ ہو گئی۔۔

باران نے بہت ہی سیریس ہو کر پڑھائی کی پانچ سال میں ان دونوں بھائیوں نے اپنی تعلیم مکمل کر لی تھی اور اپنے ہی فیملی بزنس کو پروان چڑھایا۔۔وہ دونوں ترکی میں شفٹ ہو چکے تھے۔۔

آبان کو بھی اسکی محبت مل چکی تھی۔۔

اور باران زیبا کی محبت کو اب تک اپنے دل میں پالے بیٹھا تھا وہ کبھی آٹھ سال میں پلٹ کر واپس نہیں آیا پاکستان۔۔

اسکے دادا جی تو پاکستان میں ہی ہمیشہ کے لیے آچکے تھے وہ کاروبار پوتوں کے حوالے کر کے کام سے ریٹائرمنٹ لے چکے تھے۔۔

باران چونکہ چھوٹا تھا اور اپنے دادا کے قریب بھی تھا۔۔ان سے ملنے کے اس نے آٹھ سال بعد پاکستان کی سرزمین پہ قدم رکھا تھا۔۔

یہاں آتے ہی پھر سے اس دشمن جان کی یاد ستانے لگی دل اسے دیکھنے کی خواہش کرنے لگا۔۔

انکے گھر کے ساتھ ہی انکا گھر ہوا کرتا تھا مگر وہ تو کب سے اس گھر کو خیر باد کر چکی تھی۔۔

" اسے لگا شاید وہ اپنا گھر بسا چکی ہو گی

چھبیس سالہ باران کے دل میں وقت کے ساتھ ساتھ اسکی محبت بھی جڑیں مضبوط کر چکی تھی۔۔

محبت کو پالینا بھی نعمت ہے مگر وہ شاید اس معاملے خود کو بد قسمت ہی تصور کرتا رہا تھا۔۔چاہ کر بھی وہ کبھی بھول نا پایا آج وہ اس مقام پہ ہے کہ جس چیز پہ بھی ہاتھ رکھ دے وہ اسکی ہو جائے۔۔

باران کس چیز کی کھوج میں رہتے ہو ایسی کونسی چیز ہے جو گم ہو گئی ہے "آخر کو اسکی تڑپ ڈھکی چھپی نا رہی اسکے دادجی سے آخر انہوں دو دہائیاں گزار دی ہے اس دنیا میں۔۔

دعا کریں دادجی بس مل جائے تو سکون آجائے میری روح کو چاہے وہ اور کے ہاتھ میں ہی نظر آجائے تسلی تو ہو جائے گی دل کو سمجھالوں گا پھر خود کو وہ میری نہیں ہے "ذو معنی کہتے وہ چلا گیا باہر۔۔

وہ اپنی ہیوی بائیک لیکر نکل پڑا تھا سنسان راستہ پہ آج سارا دن وہ یونہی در بدر پھرتا رہا۔۔

کہ اچانک سے ایک بزرگ خاتون اسکی بائیک کے سامنے آتے آتے بچی۔۔
باران نے جھٹ سے بائیک روک لی تھی۔۔اور بائیک سے اتر کر اس بزرگ خاتون کے قریب آیا جو بامشکل لاٹھی کے سہارے چل رہی تھی۔۔

آپ ٹھیک تو ہیں اماں جی" جلدی سے انکا ہاتھ تھامتے فکر مندی سے پوچھا تھا۔۔

اپنے موٹے موٹے گول چشمہ کے پار سے اس عورت نے اسے دیکھا۔۔
باران تو انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا وہ زیبا کی والدہ تھی۔۔

آنٹی آپ آپ ہیں بانو آنٹی ہیں نازیہ باجی کی ماما" باران نے حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے خوش ہوتے کہا۔۔

کون ہو تم اور مجھے کیسے جانتے ہیں" بزرگ خاتون نے بڑی مشکل اٹکتے اٹکتے الفاظ ادا کیے انکا وجود ہی کانپ رہا تھا چہرے پہ جھریاں مزید پڑ چکی تھی۔۔

میں میں باران شوکت اعوان کا پوتا آپ ہماری ہمسائی تھی

اچھا اچھا" تو تم شوکت کے پوتے ہو" انہوں نے مسکراتے کہا یعنی وہ پہچان گئی۔۔

اماں آپکا گھر کہاں ہے" میں چھوڑ دیتا ہوں۔۔

یہیں پاس ہی ہے "آؤ تم بھی گھر ہمارے" پیار سے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے بولی۔۔

زیبا اسکول سے گھر آئی کچن سے پانی کا گلاس بھر اماں کو آواز لگاتی باہر آئی۔۔

اماں" آوازیں دیتی ڈرائنگ روم میں پہنچی ہی تھی کہ سامنے باران کو کھڑا پایا اسے دیکھتی وہ دنگ رہ گئی اور ہاتھ میں پانی کا گلاس چھوٹ کر زمین بوس ہو چکا۔۔
اپنی دلکش پرسنیلٹی کے ساتھ لمبا چوڑا پر کشش باران کلین شیو چھوٹی براؤن آنکھیں ماتھے پہ بکھرے بھورے بال سفید رنگت براؤن جیکٹ پہنے بلیک پینٹ کے ساتھ وہ کسی شہزادہ سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔

پلک جھپکتے وہ اسے پہنچان گئی تھی

باران "حیرت سے اسکا نام پکارا تھا۔۔

زیبا پہنچانا کتنا بڑا پیارا ہو گیا باران بچہ "اماں لڑکھڑاتی آواز میں بولی تھی۔۔

باران صوفہ پہ بیٹھا تھا زیبا کو دیکھتے کھڑا ہوا تھا۔۔

اسکے تاثرات بھی حیرت اور خوشی کے تھے وہ تو بس اسے دیکھے ہی جا رہا تھا کتنا سکون اتر رہا تھا اسکے اندر زیبا کو دیکھتے۔۔
ایسے جیسے پیاسے کو کنواں مل گیا ہو جیسے دل کے ویرانے میں بہار آ جائے۔۔
دل کو قرار سا آ گیا۔۔

زیبا جی "تو پہچان ہی لیا آپ نے مجھے لگا شاید بھول بھال گئی ہوں گی کوئی پرانی چیز سمجھ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا ہو گا میری یاد کو مگر میں نے ہمیشہ آپکا مقام بلند رکھا تھا آپکی یادوں کو اونچے سنگھاسن پر ہی رکھا تھا۔۔

چاشنی تھی اسکے لب ولہجہ میں ہولے ہولے سے کہتا اسکے قریب آیا تھا۔۔

کیسے ہو باران "اور تم 'تم کیسے آئے یہاں تک۔۔ کافی بدل گئے ہو "ماشاللہ سے بہت خوبصورت بھی لگ رہے ہو "زیبا کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا اسکی سحر انگیز شخصیت دیکھ کر اٹک اٹک کر جملہ پورا کیا تھا۔۔

چلو کچھ تو نظر آیا آپکو مجھ میں پہلے کا پتا نہیں ہاں البتہ آپکو دیکھ کر جی ضرور اٹھا ہوں "بس دو قدم کا فاصلہ ہی رہ گیا تھا انکے درمیان میں۔۔

اسکی بے باک ہوتی باتوں پہ چپ سادھے رہ گئی تھی۔۔

" بیٹھو میں تمہارے لیے کچھ کھانے پینے کو لاتی ہوں مہمان ہو
مروتاپوچھا تھا زیبا نے۔۔

بیٹھنے نہیں ملنے آیا تھا آپ سے "سوچا تھا شاید آپ پیا گھر سدھار گئیں ہوں
گی" مگر اچھا لگا یہ دیکھ شاید آپ میرے انتظار میں ہی بیٹھی بوڑھی ہو رہی
ہیں"۔۔آنکھوں پہ سن گلاسز ٹکاتا وہ چلا گیا۔۔
اور زیبا بس اسے جاتا دیکھتی رہ گئی کہ کیا کہہ کر گیا ہے وہ۔۔

آج تو باران کی ہیوی بائیک ہی نہیں باران خود بھی اڑ رہا تھا ہواؤں میں بجلی کی
سی تیزی سے وہ بائیک بھگاتا ہوا لے جا رہا تھا۔۔

گھر پہنچتے ہی وہ بس اسی سوچ میں ڈوب گیا کہ داد جی سے کیسے بات کرے کیسے منائے وہ اسے یہ کام اسے تھوڑا نہیں بلکہ بہت مشکل لگ رہا تھا۔۔

@@@

زیبا خود کو کھڑی آئینہ میں ہی دیکھی جارہی تھی اب تو اسکی جوانی ڈھلتی جا رہی پینتیس وی بہار کو چھونے جارہی تھی وقت کے ساتھ ساتھ اسکی جوانی بھی معدوم پڑتی جارہی تھی۔۔ بالوں میں چاندی تھی آنکھوں کے نیچے ہلکی ہلکی سی جھریاں بھی نظر آتی تھی۔۔ جن پہ اس نے انگلیاں پھیری تھی۔۔ باران کا یوں اسکو دیکھنا گفتگو میں واضح چاہت ہونا اسے کسی خوش فہمی مبتلا کر رہا تھا۔۔ برسوں پہلے نو عمر اس نے اپنے پیار کا اظہار کیا تھا تو
بے حد اس پہ غصہ آیا تھا جس کا اس نے بری طرح اظہار کیا تھا مگر اب "اب کیوں برا نہیں لگ رہا تھا۔۔

یہی سوچتے سوچتے بستر پہ جا لیٹی تھی اور کروٹ کروٹ بدلتی رہی ہر سوچ پہ

"

کتنے ہی رشتہ تھے جو اس کے لیے آئے مگر کوئی بھی اپنے معیار کا نا لگا سب کو ہی انکار کرتی رہی تھی پھر بوڑھی ماں کو چھوڑنے کا دل نہیں چاہتا تھا اس لیے اب اس نے شادی کی آس یا امید کو ختم کرتے تنہا رہنے کا فیصلہ کر چکی تھی مگر اب باران نے آکر سوئی ہوئی امید جگا دی تھی۔۔ مگر یہ بھی نا ممکن ہے دنیا مذاق اڑائے گی انکا۔۔۔

' باران صبح ہوتے ہی پھر زیبا کے در پہ جا پہنچا تھا

" دروازہ بجنے کی آواز پہ دروازہ کھولا تو سامنے باران کو کھڑا پایا

" باران تم اتنی صبح

وہ اسکول پڑھانے جانے کے لیے تیار تھی" اسے اندر کا راستہ دیا۔۔

وہ ایک چھوٹے سے گھر میں رہتی تھی جو تین کمروں پہ مشتمل تھا۔۔ بڑا گھر چھوڑ کر چھوٹے گھر میں شفٹ ہو گئی تھیں وہ دونوں" اخراجات بڑھ گئے تھے جس وجہ اسے انہیں وہ کرایہ وقت پہ ادا نا کر پانا اس لیے وہ گھر چھوڑنا پڑا تھا۔۔

"زیبا جی بہت ضروری بات کرنی ہے اس لیے رہا نہیں گیا فوراً چلا آیا۔۔

گھر کے اندر آتا بولا۔۔

کیا بات" وہ اسے دیکھتے نا سمجھی میں بولی۔۔

اب تو نہیں ماریں گی" شرارتی تھی آنکھوں میں۔۔

کیا مطلب اب تم مار کھانے والے رہے ہو "اور پہلییاں کیوں بجھا رہے ہو جو بات ہے صاف صاف کہو".. زیبا نے تھوڑا سیر یس ہوتے بولا۔۔

شادی کرنا چاہتا ہوں میں آپ سے "وہ پھر سے بڑی جرات مندانہ انداز میں بول گیا۔

باران یہ تم کیا کہہ رہے ہو شادی کوئی کھیل نہیں ہے "زندگی بھر کا ساتھ ہے "۔۔

اور میرا اور تمہارا کوئی جوڑ نہیں "اور لوگ کیا کہیں گے ہمارے بارے "۔۔

اس بار اسکے چہرے پہ غصہ نہیں تھا بلکہ حیا کی لالی تھی۔۔

مجھے لوگوں کی پرواہ ہوتی تو میں یہ سب نہیں کہتا" اور مجھے پتا ہے کہ میں کیا کہہ رہا مجھے بس آپکا ساتھ چاہیے " وہ بہت ہی سیریس انداز میں بولا۔۔

مجھے جو کہنا تھا کہہ دیا" مجھے بس آپکا جواب ہاں میں چاہیے۔۔اب میں تب ہی آؤں گا جب آپ بلائیں گے " اپنا کارڈ نکال کر ٹیبل میں رکھ دیا جس میں اسکا نمبر پتا سب تھا۔۔اور چلا گیا وہاں سے۔۔

زیبا' کون آیا تھا اتنی صبح۔۔" اسکی ماں نکل کر باہر آئیں اسے آوازیں آ رہی تھی۔۔

باران آیا تھا" اسکا کارڈ ہاتھ میں لیتی بولی۔۔

کیا" کیا کہہ رہا تھا اور چلا بھی گیا۔۔" اسکی ماں نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا۔۔

" اماں" کہتا ہے شادی کرنا چاہتا ہے مجھ سے

کیا" اب بھی۔۔
یہ مرد بھی بڑی عجیب شہ ہے" صحیح کہتے انکی عقل گھٹنوں میں ہوتی ہے۔۔
جب یہ محبت کرتے ہیں تو دیکھتے نہیں کہ اسکی لیلہ گوری ہے یا کالی ہے" اماں مسکراتی ہوئی مڑی اور چارپائی پہ جا کر بیٹھ گئی۔۔

اماں تم میرا مذاق اڑا رہی ہو" وہ ذرا غصہ ہوئی

مذاق نہیں اڑا رہی رشک کر رہی ہوں تمھاری قسمت پہ۔۔ کی آٹھ سال گزر جانے کے بعد بھی وہ تم سے تعلق جوڑنے کا دعویٰ کیے بیٹھا ہے

جبکہ اسکی زندگی میں کئی مواقع آئے ہوں گے آگے بڑھ جانے کے مگر اسکی سوئی تو تم پہ ہی اٹک کر رہ گئی" اماں نے کہا

اماں میں نے بہانا تو بنایا تھا مگر وہ مانا ہی نہیں میری ہاں کا جواب سننا چاہتا ہے" وہ پریشان زدہ بولی۔

" کیوں انکار کر کے پیر پہ کلہاڑی مار رہی ہو
میری زندگی کا کیا بھروسہ ہے تم گھر بسا لو اپنا بس۔۔

" اماں یہ کیا کہہ رہی ہو

ایسے پیار کرنے والے قسمت سے ملتے ہیں لڑکے میں کوئی کمی نہیں ہے اور تم لوگوں کا بہانہ بنا کر اچھا رشتہ نا گنوا بیٹھنا "میری وجہ سے اپنی آنے والی زندگی نے تباہ کرو" اماں کہتی اٹھ کر چلی گئی۔۔

@@@

دو دن گزر گئے باران انتظار کرتا رہا شاید کوئی مثبت جواب آجائے۔۔

اسکا فون بجا جسے اٹھاتے اس نے کان کے ساتھ لگایا۔۔فون سنتے ہی بھاگ کھڑا ہوا۔۔

ریش ڈرائیونگ کرتا ہوا وہ زیبا کے گھر پہنچا تھا وہاں سوگ کا سماں تھا۔۔زیبا اپنی ماں کے جنازے کے پاس بیٹھی تو رو رہی تھی۔۔

تدفین کے بعد مہمانوں کے آنے جانے کا رش تھا جس وجہ باران زیبا سے مل نہیں پایا۔۔

دودن بعد زیبا نے اسے اپنے پاس بلایا ملنے کے لیے۔۔

باران میں تم سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں تمہیں میرے ساتھ "
نکاح آج ہی کرنا ہوگا" زیبا نے اپنا دوٹوک فیصلہ سنادیا

باران کی تو خوشی کی انتہا نا رہی تھی" نکاح اتنی جلدی یہ اسے مناسب نہیں لگا
.. ابھی تک تو اس نے اپنے داد جی سے بات تک نہیں کی تھی

زیبا جی نکاح آج اتنی جلدی بھی کیا ہے میں پہلے داد جی سے بات تو کرلوں "
باران نے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کی۔

باران تمہیں اگر مجھ سے شادی کرنی ہے تو آج ہی کرنی ہے" ورنہ تم صرف
"" اپنا دل ہی بہلانے آئے تھے یا پورانہ بدلہ لینے کے لیے۔۔

آنکھیں سرخی مائل تھی رونے کی وجہ سے تنہا زندگی گزارنا اسکے لیے بھی مشکل تھا اس لیے باران کو فوری نکاح کا مطالبہ کیا۔۔

ٹھیک ہے زیبا جی میں تیار ہوں" باران تو خوش تھا مگر اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ دادجی کے بغیر کرنا مناسب نہیں لگ رہا تھا۔۔

" چند بڑوں اور محلے والوں کی موجودگی میں نکاح ہوا
وہاں پہ کچھ لوگوں کی چہ گوئیاں بھی تھی جنہیں یہ عجیب سا لگ رہا تھا کچھ تو سمجھ رہے تھے کے بس ماں کے مرنے کی دیر تھی اور بیاہ بھی رچا لیا عاشق کے ساتھ اور کچھ تو خاموش تھے بس یہ انکا ذاتی مسئلہ ہے۔۔
خیر نکاح ہوا مبارکباد دی سب نے اور اپنے گھروں کی طرف چل دیے۔۔

باران کو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اسکا خواب مکمل ہوا وہ سچ میں اپنی محبت کو پا چکا ہے "اور اسکی محبت اسکی محرم بن چکی ہے جس سے وہ بلکل نا امید تھا۔۔

زیبا جی "اب چلیں گھر۔۔اب آگے کی کاروائی گھر جا کر مکمل کریں گے" اسکے آگے ہاتھ پھیلاتے شوخ لہجہ میں کہا زیبا نے مسکراتے ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے دیا۔۔

شوکت اعوان سخت غصہ میں تھے جب انکا لاڈلہ پوتا انہیں بغیر بتائے شادی کر کے اس لڑکی کو گھر لے آئے جوان سے عمر میں کافی بڑی تھی وہ زیبا کو جانتے تھے جب سے باران اسکے پاس پڑتا تھا وہ انکے ساتھ والے گھر میں کافی عرصہ سے رہائش پذیر بھی تھے۔۔

وہ سر جھکائے کھڑی تھی انکے سامنے باران بھی خاموش کھڑا تھا۔۔

باران مجھے تم سے اس حماقت کی امید نہیں تھی جو تم کر بیٹھے ہو "اتنا بڑا فیصلہ اکیلے کرتے تمہیں ہمارا خیال نہیں آیا۔۔

ناتم نے ہمارا معیار دیکھا نا اسکا خاندان دیکھا اور ناہی اپنی اور اسکی عمر کچھ تو برابری کی ہوتی "برسوں یہ عورتیں اکیلی رہتی ہیں ناجانے کتنوں کے ساتھ دل بہلایا ہو اور اب تمہیں پھانس لیا۔۔

دادجی کے بولے گئے سخت سے سخت الفاظ وہ چپ چاپ سن رہا تھا مگر انکا آخری بولا گیا جملہ اس سے برداشت نا ہو سکا۔۔

بس دادجی 'اگر آپ کے گھر زیبا جی کے لیے جگہ نہیں ہے تو کہہ دیں مگر یوں انکے کردار پہ انگلی نا اٹھائیں میں انہیں لیکر کہیں اور چلا جاتا ہوں "محبت کی ہے میں نے ان سے آج سے نہیں بچپن سے کی ہے "

میں جارہاہوں' کہتے ہی باران زیبا کا ہاتھ پکڑے باہر کی چل دیا۔۔

" رکو

دادجی نے گرج کر روکا۔۔

وہ رک انہیں دیکھنے لگا۔۔

" دفع ہو جاؤ اپنے کمرے میں " یہ دھمکیاں کسے لگا رہے ہو
گھر سے نکلنے کا نہیں کہا" جو منہ اٹھا کر چل دیے " دادجی غصہ میں کہتے اپنے کمرے کی طرف ہو لیے انکا خیال تھا کہ بس چار دن میں اسکا دل بھر جائے گا یہ بس اسکی دل لگی ہے۔" وہ باران کا رشتہ کی بات کہیں کر چکے تھے بس باران سے پوچھنا باقی تھا مگر باران کی یہ حرکت انہیں طیش دلا گئی تھی۔۔

دیکھادادجی مان جائیں گے وہ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں ایک دن وہ آپکو بھی ایکسیپٹ کرلیں گے بس زرا صبر کام لیناپڑے گا" باران زیبا کاہاتھ تھامے سیڑھیاں چڑھنے لگااپنے کمرے کی جانب جانے کے لیے۔۔

زیبا کے چہرے پہ حیا کی لالی بڑھتی جارہی تھی اسکی بے باک سرگوشیاں بڑھنے لگی تھیں۔۔

باران نے زیبا کو ہروہ عیش وعشرت دی جواسکی توقع سے بڑھ کر تھی۔۔

ساری دنیا گھومائی ورلڈ ٹور پہ رہے وہ دوماہ تک۔۔

کب دوماہ سے دو سال کا عرصہ گزرا پتاہی ناچلادادجی اور باران کے تعلقات بھی معمول پہ آچکے تھے مگر زیبا سے وہ کھچے سے ہی رہتے تھے اس لیے وہ کم ہی انکا سامنا کرتی۔۔

" آبان بھی شادی کے بندھن میں بندھنے جارہا تھا

.. جس کو لیکر دادجی بہت ہی خوش تھے

دادجی آبان کے لیے تو بہت ہی زیادہ خوش ہیں آخر وہ بھی اپنی پسند سے شادی کرنے جارہا ہے" باران نے طنزیہ جملہ کسا تھا۔۔

ہاں تو تم سے کئی گناہ زیادہ بہتر ہے اسکی پسند" تم تو پردادا بننے کا شرف نہیں دے سکتے ہاں البتہ آبان ضرور جلد ہی ہمیں اس عہدے پہ فائز کردے گا" دادجی بھی کہاں کم تھے دوبدو جواب دے ڈالا۔

باران تو خاموش ہی رہا مگر پاس بیٹھی زیبا کو ناگوار گزری تھی یہ بات اور وہ اٹھ کر چلی گئی وہاں سے۔۔

داد جی پلیز" باران نے دردمندانہ کہا۔۔

اس پھنڈر عورت کے پیچھے تم اپنی جوانی برباد نا کر دینا" یاد رکھنا تم میری بات
" داد جی نے سگار سلگاتے کہا۔۔

باران بس خاموش ہی رہا۔۔

اور دو سال کا عرصہ مزید بیت گیا اور داد جی کے طعنہ تو اب زور پکڑ چکے تھے
آبان اب شادی نہیں کرنا چاہتا تھا اور باران کسی طور بھی زیبا کو چھوڑنا یا اسے
کوئی دکھ تکلیف پہنچانا نہیں چاہتا

@@@

آج بشرا کی جاب کا دوسرا دن تھا صبح ہی باران نے اسے اپنے آفس بلا لیا۔۔

توجو فائل میں نے تمہیں کل بنانے کے لیے دی تھی وہ پروجیکٹ کمپلیٹ کیا

" باران نے کرسی پہ بیٹھے سنجیدہ لہجہ میں پوچھا۔۔

.. نہیں " بڑے آرام سے بشرا نے جواب دیا

" وائے

تمہارا کام کرنے کا ارادہ ہے یا نہیں " باران نے زرا سخت ہوتے کہا۔۔

ارادہ تو ہے مگر " جو کام آپ کروانا چاہتے وہ نہیں کرنا " بڑے ہی نڈر انداز

میں اسے دیکھتے کہا۔۔

"واٹ "مس بشرا سمجھتی کیا ہو خود کو

آپ میری امپلاؤے ہو "میرا کام کرنا آپ پہ فرض ہے ۔۔انڈر سٹینڈ "غصہ سے ٹیبل پہ پہن پٹختے وہ کھڑا ہوا اسکے پاس آتے غصہ اسے گھورتے بولا۔۔

جو فائل آپ نے مجھے دی تھی وہ ایک سال پرانی تھی تو میں اس پہ کیا کام کرتی "وہ تو اچھا ہوا اتنا کھپنے کے بعد مجھے فائل پہ لکھی ہوئی ڈیٹ نظر آ گئی ایک پل کے لیے اس کے غصہ سے خائف ہوئی مگر پھر سے اپنی ٹون میں آتے اسے کھرا جواب دیا۔۔

باران کا غصہ جھاگ ہوا تھا۔۔

یہ سب آپ نے مجھے تنگ کرنے کے لیے کیا نا؟اب اسکی آنکھوں میں جھانکتی دو بدو بولی۔۔

ان دونوں کے قد میں انیس بیس کا فرق تھا اس لیے چہرہ اسکے چہرہ تھوڑا سا برابر آرہا تھا۔۔

باران نے فوراً سے رخ بدل لیا جیسے کوئی چوری پکڑی گئی ہو

نہیں "۔۔آ۔۔ تمہارے ساتھ ایسے کوئی تکلفات نہیں ہے جو میں تمہیں تنگ کروں گا۔۔
وہ تو۔۔ میں تمہیں چیک کرنے کے لیے ایسا کیا تھا تاکہ تمہاری قابلیت کا پتہ چل سکے " باران نے تھوڑا اٹکتے اپنا جملہ مکمل کیا۔۔

وہ لڑکی تو اسکی سوچ سے بھی زیادہ ہوشیار نکلی تھی کوئی الگ ہی شاہکار نکلی ۔۔اتنا تو وہ بھی جان چکا تھا۔۔ مگر وہ بھی باران تھا کیسے ہار مانتا۔۔

اچھا قابلیت ایسے بھی چیک کی جاتی اگر مجھے ایکسپیرنس نہیں ہے تو آپ میرا عہدہ بھی چینج کر سکتے تھے کام سے نکال دیتے مگر یوں الٹے کام دینا کہاں کا رواج ہے"

وہ تو ایک کے بعد ایک گھڑ کر جواب دیے جا رہی تھی۔۔

بس" ہاتھ ہوا میں کھڑا کرتے اسکی ٹر ٹر کرتی زبان کو بریک لگائی کہ اب اور کوئی نیا شوشہ نا چھوڑ دے۔۔

کتنا بولتی ہو زبان نہیں تھکتی" وہ واپس آ کر اپنی کرسی پہ بیٹھا۔

زیادہ مشورے دینے کی ضرورت نہیں ہے مجھے پتہ ہے جس سے کیا کام لینا ہے اگر تمہیں میری پی اے کے طور پہ رکھا گیا ہے تو مینس کے پی اے ہی رہو گی"سخت لہجہ میں کہتے اسے باور کروایا۔۔

جاؤ پہلے میرے لیے بلیک کافی لاؤ" میں روز آفس آکر سب سے پہلے بلیک کافی پیتا ہوں اس کے بعد تم نے میرے آگے میرا شیڈول رکھنا ہے انڈرسٹینڈ "اب باقی کا کام بعد میں میرا سر دکھ رہا ہے

تو آپ اپنے انٹر کام کا استعمال کیجیے منگوا لے آفس میں چپڑاسی نہیں رکھے آپ نے "اسکے انٹر کام کی طرف اشارہ کرتی بولی۔۔

باران نے اسے آنکھیں دکھائی" تو وہ چپ چاپ کھسک گئی وہاں سے۔۔

باران نے تو اسکے جاتے ہی دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اپنا" اف سر دکھا دیا اس لڑکی نے میرا کون سی آفت پڑ گئی گلے۔۔

بلیک کافی پینی ہے اس لیے تو اتنے کڑوے ہیں" وہ بلیک کافی پکڑے خود سے بڑبڑاتی اسکے آفس میں انٹر ہوئی۔

سر کافی" اس کے سامنے مگ رکھتے کہا

تھینکس" مصروف سے انداز میں مگ اٹھاتے کہا اور وہ باہر کی طرف چل پڑی۔۔

"آپ کہاں چل دی

ابھی دروازے تک پہنچی تھی کہ پیچھے آواز دے کر پھر سے روکا۔۔

"کیا مصیبت ہے اب منہ میں بڑبڑاتے باران کی جانب مڑی" یئیس سر

پہلے مشی کے کاؤنٹر پہ جائیں اور مسٹر ایم.کے کی فائل لائیں پھر اس پہ ورک بتاؤں گا کیا کرنا ہے"کافی کا سیپ لیتے کہا۔۔

یس سر"کوفت زدہ لہجہ میں کہا۔۔

باران ہلکا سا مسکایا اسکے اس انداز پہ پھر لیپ ٹاپ پہ لگ گیا اور آج تو باران نے اسکی دوڑیں ہی لگوائیں رکھیں۔۔ کبھی یہ فائل تو کبھی وہ فائل کبھی پھر اس پہ لمبا چوڑا ایڈیٹنگ۔۔
بریک تک وہ ایک منٹ بھی سکون سے ٹک کر نہیں بیٹھی احمد یہ سب کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔

" باران سر کیوں معصوم سی بچی پہ اتنا کام کا بوجھ ڈالا ہوا ہے

"تھوڑا ہاتھ ہولا رکھیں سر
احمد اسکے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔۔

تم بڑے ہمدرد بن رہے ہو اسکے تم نے ہی رکھا تھا اسے" باران نے کام چھوڑتے اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔

تو باران سر آپ "احمد بولتے رک گیا جب باران نے گھور کر کڑے تیور سے دیکھا۔۔

"میرا آفس میرا اسٹاف میری مرضی
اپنی پرابلم" بڑے ہی ٹھاٹھ سے کہا تھا باران نے۔۔

اوکے باس"ایز یور وش۔۔وہ اپنا گول چشمہ درست کرتا کھڑا ہوا تھا۔۔

احمد تم اپنے کام پہ زیادہ توجہ دو اس لڑکی پہ نہیں" اور اپنی توند پہ بھی جو بیٹھ بیٹھ کر باہر نکل آئی ہے" اسکی بڑھے ہوئے پیٹ پہ ٹونٹ مارتے شرارت سے کہا باران نے۔۔

تو احمد نے سانس اندر کی طرف لیتے موٹے گول توند کو چھپانے کی ناکام کوشش کی۔۔

جس پہ باران کی ہنسی نکلی تھی۔۔

احمد برا منہ بناتے چلا گیا۔۔

@@@

بشرا تو آج صحیح معنوں میں تھکی تھی گھر آتے چینج کرتے کھانا کھا کر باہر صحن میں ہی بیٹھ گئی تھکاوٹ چہرے پہ واضح تھی۔۔

سلیم اسکے پاس والی چارپائی پہ بیٹھا تھا۔۔

گڑیا یہ کام تمہارے بس کی بات نہیں ہے" اس لیے کہتا ہوں رہنے دو" سلیم نے بڑے شفقت والے انداز میں کہا۔

نہیں سلیم بھائی وہ بس نیا نیا ہے نا کام کچھ دن میں عادت ہو جائے گی۔۔ بشرا نے مسکراتے جواب دیا۔۔

ارے کرنے دو نوکری اپنے جہیز کے لیے چار پیسے جوڑ لے گی کئی سالوں سے اسکا بوجھ لیے بیٹھے ہو" اماں نے حسب توقع اپنی جلی کٹی پھینکی جس پہ وہ ہمیشہ کی طرح صبر کا گھونٹ ہی بھر کر رہ جاتی تھی۔۔

اماں یہ کیسی باتیں کر رہی ہو" یہ میری بہن ہے اسکا جہیز میں خود ہی بناؤں گا "بوجھ نہیں ہے یہ مجھ پہ" سلیم نے شفقت سے بشرا کے سر پہ ہاتھ پھیرتے کہا۔۔

بشرا تم جاؤ آرام کر لو تھک گئی ہو گی" سلیم نے اسے جانے کو کہا تو وہ فوراً سے اٹھ کر کمرے میں آگئی۔۔

سچ تو تھا کہ اسے بہت برا لگا تھا۔۔

اماں کچھ تو سوچ سمجھ کر بول لیا کرو" سلیم اماں کو ٹوکتے کمرے میں چلا گیا۔۔
کچن سے انوشہ سب سن رہی تھی۔۔

جورو کا غلام کہیں کا" بس جورو اور اسکی بہن کا ہی ہو کر رہ گیا ہے"۔۔اماں
بھی کہاں چپ رہ سکتی تھی بھڑاس نکالنے بغیر۔۔

کمرے میں آتے لائٹ آف کر دی تھی اس نے ساری زندگی بس طعنوں"
"میں ہی گزاری تھی
پتا نہیں سکون کی زندگی کب میسر ہو گی" سوچتے آنکھیں زور سے میچیں"
تھی آنسوں پھر بھی نا رکے تھے جو بند آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔۔

اپنے آپکو سنڈریلا سمجھنے والی خوابوں میں ہی رہنے والی بن اپنے راجکمار کا
انتظار کرنے والی

پھر سے باران کا شہزادوں والا روپ اسکی آنکھوں کے پردے پہ لہرایا تو جھٹ سے آنکھیں کھول دی۔۔

" نو" وہ تو بہت اکڑو ہے کتنے کام کرواتا ہے مجھ سے تھکا دیا سارا دن مجھے یہ نہیں چاہیے "اس جیسا کوئی اور" خود سے ہی سوال جواب کرنے لگی۔۔ جیسے کوئی شہزادہ نا ہو بلکہ کوئی دکان پہ رکھی کوئی قیمتی چیز ہو جسے رد و بدل کر رہی ہو"..

آبان نے پاکستان آنے سے منع کر دیا تھا۔۔ دادجی کو تو بس اپنے بڑے پوتے کی فکر کھائے جا رہی تھی وہ اب اسکی شادی کروانا چاہتے تھے مگر وہ تو نام بھی نہیں لینے دیتا تھا۔۔

باران گھر کے کپڑوں ملبوس ٹی شرٹ ٹراؤزر پہنے انکے پاس آ کر بیٹھا۔۔

لگتا ہے دادی یاد آ رہی آج جو اتنے گم سم بیٹھے ہیں" حسب عادت انہیں "
چھیڑتے بولا۔۔

ہاں کرماں والی تم جیسے سپوتوں کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہونے کے لیے چھوڑ
" گئی مجھے
وہ پہلے تپے بیٹھے تھے۔۔

بس میرے لیے تو آپ ہمیشہ ڈریگن ہی بنے رہتے ہیں کسی دن تو لگتا ہے منہ
سے آگ ہی نکالنے لگیں گے "اور مجھے جلا کر بھسم کر دیں گے "یہی نیک
" خواہشات لیے بیٹھے ہیں
باران سیریس سا منہ بناتے ہوئے بولا۔۔

"دادجی نے اپنی لاٹھی اٹھا کر اسکے کمرے پہ دے ماری

آگ میں تو میں جل رہا ہوں میرے پوتے جی جو تم دونوں نے میرے ناک میں دم کر رکھا ہے "

اب میں نے کیا کیا دادجی " کہیں فوجی ٹریننگ تو نہیں لی جوانی میں میری کمر سیک دی اپنی لاٹھی سے " یاد نہیں رہا پہلے اس ہتھیار کو اپنے قبضے میں لے کر آپ کے پاس بیٹھا کروں " انکی لاٹھی اٹھاتے کہا جس کے سرے پہ سانپ کی سری بنی ہوئی تھی

تنگ مت کرو مجھے پہلے آبان کی وجہ سے پریشان ہوں " وہ اس وقت مذاق کے موڈ میں نہیں تھے سنجیدگی سے بولے

میں آپ سے کہہ رہا ہوں آپ اسے اسکے حال پہ چھوڑ دیں فلحال وہ کسی کی بات نہیں مانے گا

جب تک وہ خود اپنے ماضی کا پیچھا نہیں چھوڑے گا تب تک اسکا ماضی اسکا " پیچھا نہیں چھوڑے گا'

" یہی بات تو میں اسے سمجھا رہا ہوں سنے تب نا

اب اسے اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے وہ لڑکی اس کی قسمت میں نہیں تھی بچاری کی زندگی ہی اتنی لکھی تھی

" خود کو یا اپنی قسمت کو کیا دوش دینا پھر "

داد جی نے بے بس ہوتے کہا۔۔

" اچھا نا داد جی بس آپ پریشان نا ہوں میں کرتا ہوں پھر سے بات آبان سے

وہ انہیں حوصلہ دیتے انکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے بولا۔۔

دادجی نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا لاٹھی کی مدد سے کھڑے ہوئے

"تم بھی اسی کے ہی بھائی ہو کسر تو تم نے بھی نہیں چھوڑی ہے کوئی "

'اگر آبان ناماناشادی کے لیے تو تمہاری شادی کرواؤں گا میں یاد رکھنا

دادجی نے تو گویا دھمکی دے ڈالی تھی اسے باران کی تو آنکھیں ہی باہر آگئی

تھی دادجی کی گوہر فشانی سن کر

دادجی "دھمکی تو بہت اعلیٰ ہے مگر" یہ قابل قبول نہیں ہے۔۔ باران انکے

سامنے آتے بولا۔۔

میں دیکھتا ہوں کیسے قابل قبول نہیں یا تو ایک سال کے اندر اندر مجھے پوتا دو یا

پھر دھمکی میری قبول کرنی ہوگی" دادجی تنگڑی تڑی لگاتے چل دیے۔۔

زیبا کچن میں ہی تھی کک سے اپنی نگرانی میں کھانا بنوا رہی تھی دادا پوتا کی آوازیں سنتی باہر کو آئی تھی۔۔

اور انکی ساری باتیں سنتی سن سی کھڑی تھی دادجی کے جاتے ہی باران پیچھے کی جانب مڑا تو زیبا کو کھڑا پایا جو اسے شکوہ کناں نظروں سے دیکھتی وہاں سے چلی گئی۔۔

باران سر ہلاتا صوفہ پہ گرنے کے انداز میں ڈھیر ہو گیا۔۔

" پس کر رہ گیا تھا وہ دونوں میں

اتنے باران کے پاس دادجی کا خاص ملازم شکور آ کر بیٹھا جس کہ ذمہ دادجی کی تمام ذمہ داری تھی انکا کھانا پینا سونا جاگنا وہ کافی پرانا تھا سو وہ گھر میں ایک فرد کی ہی حیثیت رکھتا تھا۔۔

باران صاب جی "آپ نادادجی کی باتوں کا برا نامنا یا کریں بس عمر کے حساب سے ایسے ہو گئے ہیں "

باران نے سر موڑ کر شکور کی طرف دیکھا۔

میں سہی کہہ رہا ہوں سرکار اور اپنی محبت پا لینا کسی نعمت سے کم نہیں "اور وہ بھی خاص طور پہ ٹیچر ہو "

میرا بھی پہلا پیار میری کے جی جماعت کی ٹیچر ہی تھی "ویسے ہم سب لڑکوں کا پہلا پیار اسکی ٹیچر ہی ہوتی آپکو اور مجھے دیکھ کر میں نے حساب لگا لیا ہے۔۔

بڑی سوہنی ہوتی تھی وہ ماشااللہ نظر بد سے بچائے "شکور تو جیسے اپنے ماضی میں ہی کھو سا گیا بتیسی نکالتا وہ کھویا سا بول رہا تھا

مجھے نا اپنی گود میں بٹھا لیتی تھی ادھر چمی لے ادھر چمی لے اپنی گال پہ ہاتھ رکھتا بول رہا تھا۔۔

باران تو اس کی حرکتیں دیکھے جا رہا تھا سانولی رنگت چھوٹی آنکھیں گھنگریالے بال اسے تو ہنسی آئی تھی

خیر سے چھوٹی عمر میں ویاہ ہو گیا پھر پر اپنا سچا پیار نہیں ملا ابھی تک یاد آتی ہے' وہ کھویا کھویا سا بولا۔۔

عمر کیا ہے تمہاری اور کتنے بچے ہیں تمہارے" باران نے پوچھا لہجہ میں شرارت تھی۔۔

ماشاءاللہ سے چھ بچے ہیں" اور عمر بتیس سال۔۔ وہ اپنی باچھیں کھلارتے بولا۔۔

اور پاس کھڑے نوکر بھی اسکی گوہر فشانیوں پہ دانت نکال رہے تھے۔۔

"کمال ہے چھ بچوں کے بعد بھی تم اپنا پیار ڈھونڈ رہے ہو

باران ہنستا بولا

شکور نے ارد گرد دیکھا تو سب ہنس رہے تھے مطلب کے اسکا مذاق اڑایا جا رہا تھا تو وہ برا سا منہ بنا کر چلا گیا۔۔

باران نے سب پہ نگاہ ڈالی تو اسے دیکھتے سب اپنے کام میں لگ گئے۔۔

اب باران کا ارادہ اپنے کمرے کی جانب جانے کا تھا جہاں پھر سے وہ دشمن جاں روٹھی بیٹھی ہو گی" یہ تو بس اسکے لیے اب معمول ہی ہو کر رہ گیا تھا۔۔

حسب عادت اسے کمرے میں روتا ہوا ہی پایا تھا باران کو دیکھتے اس نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔

زیب کیوں رو رہی ہیں میں نے کتنی بار اکہا ہے کہ مجھے فرق نہیں پڑتا ان باتوں سے تو آپ بھی دل پہ مت لیا کریں دادجی بس آبان کو لیکر پریشان ہیں کہیں کا غصہ کہیں اور نکال دیتے ہیں" وہ اسے پیچھے سے حصار میں لیے بولا

۔۔

" ٹھیک ہی تو کہتے ہیں انکی جگہ کوئی بھی ہوتا تو یہی کرتا

بلیک قیمتی سوٹ کے ساتھ لال دوپٹا پہنے۔۔گلے میں قیمتی چین پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے ہلکا سا میک اپ کیے ہوئے وہ باران کے سامنے تیار ہی رہا کرتی تھی اپنی عمر کو قدرے چھپانے کی کوشش کرتی تھی اور اس کوشش میں کافی

کامیاب بھی تھی انتالیسویں بہار کو چھو رہی تھی وہ بہت توجہ دیتی تھی خود پہ مگر ایک کمی سے وہ ہمیشہ نشانہ پہ آجاتی تھی ۔۔

میں نے ایک نئی گائنی کالوجسٹ کو کنسلٹ کیا ہے "کاش کہ میں آپکی دادجی کی خواہش کو پورا کر پاؤں
ورنہ پھر دیکھ لیں جو آپ لوگوں کی مرضی آنسوؤں کو پیتی بمشکل بولی تھی وہ
۔۔

زیب پلیز مت کریں ایسا نا دیں خود کو یوں اذیت " باران نے تنگ آکر کہا
ناجانے یہ چار سالوں میں کتنی ہی دفعہ وہ گائنی کالوجسٹ بدل بدل کر دیکھ چکی تھی سب نے ہی ناامیدی ہی ظاہر کی تھی ۔۔

توکیا کروں باران نہیں کر سکتی آپ کو کسی کے ساتھ شیئر "دل کٹتا ہے میرا "۔۔ایک ڈر ہے دل میں جو بیٹھ چکا ہے

اسکی خوبرو شخصیت کو دیکھ کر کوئی اس پہ فدا نا ہو جائے اس لیے خود کو اسکے ساتھ مکمل کر لینا چاہتی تھی۔۔

میں صرف آپکا ہی ساتھ چاہتا ہوں "اور کچھ نہیں بس۔اور جو ڈر آپ کو لگا ہے نا اس ڈر سے بے خوف رہیں آپکو اس دل میں اونچے سنگھاسن پہ بٹھایا ہوا ہے" باران نے اپنے دل پہ ہاتھ رکھتے کہا پھر اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا..

@@@

ایک مہینہ ہو گیا تھا بشرا کو اب تو باران کا رویہ کافی حد تک اسکے ساتھ ٹھیک ہو گیا تھا۔۔

وہ جلدی سے باران کے آفس کی طرف بڑھ رہی تھی جب مشی اور کچھ لڑکیوں نے اسکا راستہ روک لیا وہ کافی دن سے نوٹ کر رہی تھیں کہ بشرا باران کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے یہی جیلسی میں آج اسکا راستہ روکے کھڑی تھی۔۔

بہت آؤ بھگت ہو رہی آجکل باس کی" مشی نے آگے بڑھتے کہا" وہ ہائی ہیل پہن کر بھی بشرا کے کاندھے سے تھوڑا اونچی ہی ہوئی تھی۔۔ چھوٹی سی شرٹ کیساتھ ٹائیٹ جینس پہنے بھری سی جسامت مشی کافی اتراتی کھڑی تھی ۔۔کھلے بال ڈارک میک اپ۔

کیا مطلب ہے تم لوگوں کا" میں صرف اپنا کام کرنے آتی ہوں نا کہ کسی کو متوجہ کرنے" بشرا کو بے حد غصہ آیا ان پہ۔۔

کل تک باران سر کے سارے کام میں کر رہی تھی اور اب تم نے آکر انکی

" ساری توجہ اپنی طرف کرلی ہے

مشی نے جیلس ہوتے کہا۔۔

حمیرا اب بشرا کی کافی اچھی دوست بن چکی تھی وہ بشرا کیساتھ کھڑی ہوئی

"دیکھو مشی تم خوامخواہ میں بشرا پہ الزام لگا رہی ہو وہ اپنا کام پوری ایمانداری

" سے کر رہی ہے اور تم لوگ اپنا کام کرو

دیکھو تم بیچ میں مت آؤ" مشی نے حمیرا کی جانب انگلی اٹھاتے کہا۔۔ "

کیا مسئلہ ہے تم لوگوں کے ساتھ" احمد کی بھی وہاں انٹری ہوئی تھی۔۔ "

اور بشرا آپکو سر بلا رہے ہیں 'انہیں کام ہے آپ سے جائیں ۔۔احمد نے بشرا کو جانے کا کہا

تو وہ سب پہ غصیلی نگاہ ڈالتی باران کے آفس چلی گئی ۔۔
اب احمد انکی طرف متوجہ ہوا ۔۔

کیا مسئلہ ہے مشی پتہ ہے تم لوگوں کو باران سر کا" کہ وہ کسی اور کے گلے کا ہار "ہیں 'تو وہ ہار زبردستی اپنے گلے میں کیوں ڈال رہی ہو

آئی نو سر میرڈ باس کے افیئرز بہت ہوتے ہیں" مشی نے اپنے بالوں پہ اترا کر ہاتھ پھیرا ۔۔

ہاہاہا" احمد بے سرا سا ہنسا تھا ۔۔

تو وہ اپنی پرسنل سیکرٹری کے ساتھ ہوتے ہیں جو اس وقت بشرا ہے ڈمپل گرل "احمد ہنستا ہوا بولا۔۔

سر بشرا ایسی لڑکی نہیں ہے اور نا ہی اسکا ایسا کوئی ارادہ ہے یوں خوامخواہ اسے آفس میں بدنام نا کریں' حمیرا بشرا کے حق میں بول پڑی۔۔

ارے حمیرا میں تو مذاق کر رہا ہوں چلو سب اپنے اپنے کام میں لگو "احمد نے بات کو رفع دفع کرتے سب کو اپنے کام پہ لگایا۔۔

@@@

" بشرا ناک کر کے آفس میں آئی یس سر

باران موبائل پہ ہولے ہولے لگا ہوا باتوں پہ لگا ہوا تھا" سامنے بشرا کھڑی تھی اسے اسکی کھسر پھسر کی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی بات بات پہ وہ مسکرا بھی رہا تھا۔۔

ہمم پتا نہیں کیوں بلایا ہے" اگر گرل فرینڈ سے بات کرنی اتنی ہی ضروری تھی تو بعد میں بلا لیتے" وہ ادھر ادھر کی چیزوں پہ نظریں ڈالتی دل ہی دل میں بس کڑھ رہی تھی اوپر سے مشی نے الگ غصہ دلایا ہوا تھا۔۔

موبائل بند کر کے سائیڈ پہ رکھا اور بشرا کی جانب متوجہ ہوا جو بیزار سی کھڑی تھی۔۔

جی تو بشرا مسٹر ظفر کی کمپنی سے لنچ کا انویٹیشن آیا ہے ابھی آدھے گھنٹے بعد میرے ساتھ چلنا ہے تو ریڈی رہنا "

جی میں آپ کے ساتھ" وہ پریشانی سے بولی ابھی تو مشی پہ اسی بات پہ تکرار ہو رہی تھی اب اسے مزید بات کرنے کا موقع ملے گا۔۔

جی کیوں "اس میں پریشان ہونے والی کیا بات ہے اسکے تاثرات سے اندازہ لگاتے کہا۔۔

مم۔۔میں پریشان نہیں ہوں آپ کسی اور کو ساتھ لے جائیں" وہ جلدی سے بولی۔۔

واٹ لیکن کیوں" دیکھو بشرا یہ کمپنی کا انویٹیشن ہے اور میرے ساتھ تم ہی چلو گی کیونکہ وہاں پروجیکٹس کو لیکر اہم میٹنگ بھی ہونی ہے" لہٰذا تمہارا ساتھ جانا بھی لازمی ہے۔۔

بٹ سر میں' اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے بات سمجھائے اپنی۔۔

بشرا بزنس کے سلسلے میں تمہیں ساتھ لے جا رہا ہوں ڈرو نہیں ڈیٹ پہ نہیں لیکر جا رہا" اپنا لیپ ٹاپ کھولتے بڑے آرام سے بولا' باران کی آخری بات پہ اسکا منہ کھلا تھا۔۔

باران نے اسکے ایکسپریشن دیکھے تو اسے ہنسی آئی مگر دبا گیا۔۔

"بشرا یو کین گو ناؤ

یس سر" کہتی وہ باہر کو چلی گئی۔۔

اسکے جاتے ہی وہ ہنسا تھا۔۔ پاگل ہے کوئی اور آدھا پاگل ساتھ مجھے بھی کردے گی۔۔ خود سے بڑبڑاتے وہ اپنے کام میں جت گیا۔۔

تمہیں کیا ہوا ہے تم کیوں منہ لٹکائے بیٹھی ہو" بشرا

اپنیتعرھرھعید جد جکرر جعجڈ جڈ جڈ کپڈ سہسہسہسعرررررددررر چیئر پہ پریشان سی آکر بیٹھی تھی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔ پاس بیٹھی حمیرا نے نوٹس کرتے اس سے پوچھا

کچھ نہیں باس کے ساتھ جانا ہے لنچ پہ" وہ منہ لٹکائے بولی۔۔

کیا مطلب" حمیرا کو حیرات ہوئی۔۔

مسٹر ظفر کی کمپنی سے انویٹیشن آیا ہے انہوں نے بلایا ہے لنچ پر بزنس میٹنگ کے لیے "

اسکی درستگی کی جو کچھ اور سمجھ بیٹھی تھی۔۔

اوو" اچھا" میں تو کچھ اور ہی سمجھی تھی "اس میں پریشانی والی کیا بات ہے یہ تو چلتا رہتا ہے وہ کونسا تمہیں ڈیٹ پہ لیکر جارہے ہیں" شرارت سے کہا تھا۔۔

ہاں تو مشی اور اسکی چمچیوں نے ناک میں دم کر دینا ہے" وہ اپنی پریشانی بیان کرتے بولی۔۔

اسکی پرواہ مت کرو" جلتی ہے وہ تم سے اور جلنے والے کو مزید جلاؤ بڑے ہی ایٹیوڈ سے جانا تم سر کے ساتھ جل کر رہ جائے گی" جل ککڑی۔۔

حمیرا کی باتوں سے حوصلہ ملا تھا اسے۔۔

آدھے گھنٹے میں باران آفس سے باہر نکلا آنکھوں پہ سن گلاسز ٹکائے اور بشرا کے کیبن تک آیا۔۔

" چلیں مس "

یس سر" وہ جو لیپ ٹاپ کی سکرین پہ نظریں ٹکائے بیٹھی تھی باران کی آواز پہ چونک کر بولی۔۔

" باران کہتا باہر کی طرف بڑھ گیا

اور وہ بھی اسکے پیچھے پیچھے باہر کو چل دی

مشی اور باقی کے اسٹاف نے بھی انہیں ایک ساتھ باہر اور وہ بھی لنچ ٹائم میں نکلتا دیکھ ایک دوسرے کو دیکھا کہ کیا چل رہا ہے۔۔

گھنی میسنی کہیں کی "ابھی تو بہت پارسا بن رہی تھی۔۔اب باہر چل دی باران سر کے ساتھ "مشی نے حسد سے انہیں باہر جاتا ہوا دیکھ کر کہا۔۔

.." حمیرا بس سر ہلاتی رہ گئی انکی جیلسی دیکھ کر
وہ بھی بشرا کیسا تھ۔۔

وہ دونوں آگے پیچھے باہر نکلے تھے۔۔
گاڑی کی بیک سیٹ کا دروازہ کھولتے باران نے اسے بیٹھنے کا کہا وہ ہچکچاتے بیٹھ گئی پہلی بار وہ اسکی گاڑی میں بیٹھ رہی تھی اور پہلی بار ہی وہ اتنی بڑی گاڑی میں بیٹھ رہی تھی ایسی گاڑیاں تو بس دور سے آتی جاتی دیکھی تھیں۔۔

باران خود دوسری سائیڈ آ کر اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوٹل کے رستہ پہ ڈالی تھی۔۔

وہ تھوڑا نروس فیل کر رہی تھی۔۔ باران موبائل نکال کر اس پہ لگ گیا تھا اور وہ بس کھڑکی کے پار دیکھنے لگی تھی۔۔

اس طرح کا لائف اسٹائل تو اسکا خواب تھا بڑی بڑی گاڑیوں میں گھومنا پھرنا ۔۔ بڑے بڑے ہوٹلوں میں کھانا کھانا۔۔

ابھی سوچوں میں گم بیٹھی ہی تھی کہ گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی بڑے سے ہوٹل کے سامنے۔۔

باران اتر گیا وہ بھی دوسری سائیڈ سے اتری تھی۔۔اتنا بڑا ہوٹل وہ بس اسکی اونچی منزل دیکھتی رہ گئی۔

پھر اندر انٹری ہوئی تو اتنا شاندار فائیو اسٹار ہوٹل اسنے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی اور ہی دنیا میں آگئی ہو۔۔

وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک کوٹ اور پینٹ پہنے بالوں کو طریقہ سے سیٹ کیے کلین شیف صاف شفاف رنگت سن گلاسز کو اتار کر کوٹ کے سامنے پاکٹ میں ڈال چکا تھا شہزادوں جیسی چال چلتے وہ آگے بڑھ رہا تھا

اسکے ساتھ نیوی بلو کلر کا شارٹ کمیز کے ساتھ وائٹ پاجامہ پہنے کاندھے میں شفون کا بلو دوپٹہ ڈالے چھوٹی ہیل پہنے سنہری بالوں کو کھلا چھوڑے ہوئے میک اپ کے نام پہ بس آنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پہ پنک لپ گلوز ہی تھا جو اسے خوبصورت بنا دینے کے لیے کافی تھا۔۔

وہ اسکے عقب میں تھوڑی گھبرائی سی چل رہی تھی۔۔

وہ اپنے ہی دھیان میں چل رہی تھی جب باران نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف جھٹکا تھا اور وہ اسکے کاندھے کے ساتھ جا ٹکرائی۔۔

کہاں دھیان ہے تمہارا" وہ ہلکی آواز میں دانت پیستے بولا۔۔اگر وہ ایسا نا کرتا تو یقیناً وہ ویٹر کے ساتھ ٹکرا جاتی اور سب کے سامنے انکا تماشہ الگ بننا تھا۔۔

سو" سوری سر میں نے دھیان نہیں دیا" اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے فوراً سے کہا ہاتھ ابھی اسکی گرفت میں تھا۔۔

سامنے ہی مسٹر ظفر اور اسکا مینیجر انہیں نظر آ گیا۔۔

" ہیلو

باران نے سامنے دیکھتے اسکا ہاتھ چھوڑا اور مصافحہ کرنے کے لیے آگے ہاتھ بڑھایا۔۔

ہیلو میم" مینیجر نے اسکی طرف دیکھتے کہا اسکی خوبصورتی دیکھ اسکا جی للچایا حالانکہ وہ خاصی عمر کا لگ رہا تھا۔۔

وہ بس مسکرا اسکی اسے ٹھیک سے دیکھا تک نہیں" اور وہ چاروں ایک ٹیبل پہ بیٹھ گئے..

اور بزنس میٹنگ کو لیکر ڈسکشن شروع ہوئی تھی وہ ہنوز خاموش ہی تھی مینیجر کی غلیظ نظروں سے انکمفرٹیبل ہو رہی تھی

وہ اپنے ہی دھیان میں چل رہی تھی جب باران نے اسکا پکڑ کر اپنی طرف جھٹکا تھا اور وہ اسکے کاندھے کے ساتھ جا ٹکرائی۔۔

کہاں دھیان ہے تمہارا" وہ ہلکی آواز میں دانت پیستے بولا۔۔اگر وہ ایسا نا کرتا تو یقیناً وہ ویٹر کے ساتھ ٹکرا جاتی اور سب کے سامنے انکا تماشہ الگ بننا تھا۔۔

سو"سوری سر میں نے دھیان نہیں دیا"اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے فوراً سے کہا ہاتھ ابھی ابھی اسکی گرفت میں تھا۔۔

سامنے ہی مسٹر ظفر اور اسکا مینیجر انہیں نظر آگیا۔۔

" ہیلو

باران نے سامنے دیکھتے اسکا ہاتھ چھوڑا اور مصافحہ کرنے کے لیے آگے ہاتھ بڑھایا۔۔

ہیلو میم" مینیجر نے اسکی طرف دیکھتے کہا اسکی خوبصورتی دیکھ اسکا جی للچایا حالانکہ وہ خاصی عمر کا لگ رہا تھا۔۔

وہ بس مسکرا اسکی اسے ٹھیک سے دیکھا تک نہیں" اور وہ چاروں ایک ٹیبل پہ ..بیٹھ گئے

اور بزنس میٹنگ کو لیکر ڈسکشن شروع ہوئی تھی وہ کنوز خاموش ہی تھی مینیجر کی غلیظ نظروں سے ان کمفرٹیبل ہو رہی تھی۔۔

باران نے ایک دو بار اس پہ نگاہ ڈالی اسکی کیفیت دیکھتے سامنے نگاہ ڈالی جو للچائی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔اور بال درست کرتی کبھی ادھر دیکھتی کبھی

" ادھر

باران نے یہ بات کافی دفعہ نوٹس کی بالآخر بول اٹھا۔۔

ظفر صاحب ڈیل تو اچھی ہے مگر ایم سوری میں آپ کے ساتھ یہ پروجیکٹ "کنٹینیو نہیں کر پاؤں گا

مگر باران اعوان ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ" مسٹر ظفر نے پریشانی سے کہا۔۔

ایک دم سے چونک کر باران کی جانب دیکھا بشرا نے کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔۔

کیونکہ آپکا اسٹاف میمبر میری فیمیل اسٹاف کی عزت نہیں کر سکتا اس لیے "
" پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ ہراس کر رہا ہے میری پی اے کو
ایک دم سے باران نے کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔ مینیجر تو حیرت کے غوطہ
کھانے لگا تھا اسکی اس بات پہ۔۔

وہیں بشرا بھی شاک ہوئی تھی اور خوش بھی۔۔

چلو بشرا" اور مزید انکی بات سنے وہ وہاں سے چل دیا اور بشرا بھی اسکے پیچھے
" چل پڑی

مسٹر ظفر تو منہ تکتا رہ گیا اور مینیجر بس ادھر ادھر دیکھتا رہ مارے شرمندگی
کے۔۔

جہاں بشرا کو خوشی ہوئی تھی باران کے اس عمل پہ وہیں غمگیں بھی کیونکہ اتنے اچھے سے ہوٹل سے لنچ کا موقع نکل گیا۔۔

باران سر آپکو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا میری وجہ آپ کا کتنا لاس ہو جائے گا" گاڑی میں بیٹھتے بشرا نے کہا۔۔

مجھے ایک اچھے ماحول میں کام کرنا پسند ہے "اس طرح کے ماحول مجھے قطعی نا پسند ہے "جو کسی عورت کی ریسپیکٹ نہیں کرتا میں اسکے ساتھ کبھی بھی ناکام کروں"۔۔

دانت پیستے کہا تھا باران نے اسے اس وقت شدید غصہ آ رہا تھا۔۔

تھوڑی سی گاڑی آگے بڑھی تھی بشرا بولی۔۔

" باران سر ہم آفس جا رہے ہیں

ہمم " تمہیں کہیں اور جانا ہے " اسکی طرف منہ موڑتے سنجیدگی سے کہا تھا باران۔۔

نن " نہیں تو چلیں آفس چل کر ہی لنچ کے کر لیں گے " بھوک لگ رہی تھی صبح ناشتہ بھی نہیں کیا۔۔

" بھن بھن کرتی بول رہی تھی

ابھی کچھ دیر گزری ہی تھی گاڑی رکی تھی باہر کا منظر دیکھا تو حیرت سے باران کی جانب دیکھا۔۔

آؤ لنچ کریں" مسکرا کر کہتا گاڑی سے اتر گیا۔۔

اسکی مسکراہٹ میں کشش تھی جسے بشرا نے متوجہ کیا وہ بھی مسکرائی تھی۔۔

وہ بھی ایک بڑا سا فائیو اسٹار ہوٹل ہی تھا۔۔

وہ دونوں ٹیبل پہ بیٹھے ہوئے تھے بشرا نے سارا مینیو کارڈ دیکھ لیا اسے تو کچھ بھی سمجھ نہیں آیا ان ڈشیز کے کبھی نام بھی نہیں سنے تھے جو اس کارڈ میں درج تھے۔۔

تم نے بتایا نہیں کیا لینا ہے" باران نے اسے دیکھتے پوچھا۔۔

کچھ بھی منگوا لے چلے گا۔۔" مینیو کارڈ رکھتے بولی۔۔

ہاں مگر تم بھی تو بتاؤ کچھ "اس حساب سے ہی منگوا لیتا۔۔

جو کچھ اس میں لکھا ہوا ہے میری سمجھ سے باہر ہے آپ جو کھانا چاہیں منگوا لیں" میں ایک مڈل کلاس فیملی سے ہوں یہ عالیشان ہوٹل اور یہ کھانے ہماری پہنچ سے بہت دور ہے" بشرا نے سنجیدگی سے سادہ سا جواب دیا۔۔

باران نے پھر کچھ بھی کہے بغیر ویٹر کو بلا کر اپنی مرضی سے آرڈر دے دیا۔۔

@@@

رات کو بشرا کو نیند ہی نہیں آ رہی تھی۔۔ وہ بستر پہ لیٹی بس کروٹیں ہی بدلی جا رہی تھی۔۔

باران کا اسکے لیے ظفر کمپنی سے کانٹریکٹ ختم کر دینا اس مینیجر کی نظروں سے اسے بچا لینا" اسے اتنی عزت دے دی آج باران نے کے جو توقع سے

بھی بڑھ کر تھی۔۔ایک مہینہ میں جو بھی اسکے لیے اندازہ لگا سکی کہ وہ ایک سادہ انسان ہے ٫

اور آج کا واقع اسے کسی خوش فہمی میں مبتلا کر رہا تھا۔۔
اور آفس میں مشی کے ساتھ ہوئے معاملہ کا تو وہ بھول ہی گئی اسے یاد رہا تھا تو صرف باران اور اسکے ساتھ کیا گیا لنچ۔۔

ایسے لائف اسٹائل ایسی زندگی اور ایسا ہی تو ہمسفر وہ چاہتی تھی۔۔
" بلکل اسکے خوابوں جیسا شہزادہ

.." شاید وہ زیادہ ہی خوش فہم ہو رہی تھی باران کو لیکر

@@@

اگلے دن آفس میں بشرا کل باران کی بات حمیرا کو بتا رہی تھی کہ کیسے باران نے اسکے لیے مسٹر ظفر سے کانٹریکٹ ختم کر دیا تھا اور اسے دوسرے ہوٹل میں بہت ہی عمدہ لنچ بھی کروایا اور یہ بات مشی ایک خاص چمچی نے سن لی اور اس نے یہ ساری بات مصالحہ لگا کر بڑھا چڑھا کر مشی کو بتائی۔۔

اور مشی کے تو مانوں کانوں سے دھوئیں ہی نکل گئے ہوں اور یہ بات پورے آفس میں جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔۔

اور سب ہی بشرا کو عجیب عجیب سی نظروں سے دیکھے جا رہے تھے جسے بشرا کو کوفت ہو رہی تھی۔۔

" ساری بات کی سمجھ تب آئی جب مشی کے ساتھ سامنا ہوا بشرا کا

کل بہت مزا آیا تھا نا باران سر کے ساتھ "کل تمہارے لیے انہوں مسٹر ظفر " کمپنی کا کانٹریکٹ ختم کر دیا اور اسکے بعد سیر و تفریح بھی کروائی کمال ہے نا کسی کو کمپنی میں لاس ہو جائے اور بجائے پریشان ہونے کے سیر سپاٹے کرے "مشی نے بڑی لگا کر بات کی بشرا سے۔۔

تمہیں جو سمجھنا ہے نا مشی تم سمجھ لو "مجھے تمہیں کوئی صفائی پیش نہیں کرنی ہے "بشرا بھی ٹکا سا جواب دے کر اس کے پاس سے گزر گئی۔۔

ہم جو سمجھنا ہے سمجھ لو آئی بڑی "مشی اسکی نکل اتارتی ناک چڑھاتے بولی۔۔

بشرا پریشانی میں تیزی سے چلتی جا رہی تھیں اسے بہت غصہ آ رہا تھا مشی پہ دل چاہ رہا تھا اسکا منہ توڑ دے۔۔

ہاتھ میں تین چار فائلز اکٹھی پکڑی ہوئی تھی غصہ میں بے دھیانی سے چلتی جا رہی سامنے ہی باران احمد کے ساتھ اہم گفتگو کرتا آہستہ آہستہ چلتا آ رہا تھا۔۔ دونوں نے ٹرن لینا تھا اور آمنے سامنے آ گئے بشرا کی تو بریک ہی فیل ہو چکی تھی سیدھا باران کے ساتھ جا ٹکرائی۔۔

دونوں زمین بوس ہو جاتے مگر باران نے اسکی کمر دونوں ہاتھ ڈالتے اسے بھی سنبھال لیا اور خود کو بھی اور اسکے ہاتھ ساری فائلز چھوٹ کر گری اور سارے پیج ادھر ادھر بکھر گئے۔۔

اور یہ منظر سارا اسٹاف دیکھ رہا تھا۔۔ سنبھلتے ہی باران نے اسے چھوڑ دیا تھا۔۔

بشرا کن خیالوں میں گم چلتی آ رہی تھی آرام سے نہیں چل سکتی پاؤں میں ٹائر فٹ کروائے ہیں کیا"۔۔ باران نے جھڑکا تھا

شکر ہے میرے ساتھ نہیں ٹکرائی" احمد خیر مناتے بولا نہیں تو فلور کا اور بشرا کا دیوالیہ نکل جاتا اگر انکی ٹکر ہو جاتی اور وہ گر جاتا تو۔۔

سوسوری سر میں جلدی میں تھی میں نے نہیں دیکھا" اپنے بالوں کو کان کے پیچھے اڑیستے فلور پہ بیٹھ کر پیپر زا کٹھے کرنے لگی" بے ساختہ بشرا کی دل دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھیں۔۔

باران بھی اسکی ہیلپ کے لیے نیچے بیٹھا مگر وہ تیزی سے صفحہ چن رہی تھی تو " باران کے سر کے ساتھ اسکا سر ٹکرا گیا اسکا

افف 'کیا کر رہی ہو یار" باران سر پہ ہاتھ رکھتا بولا۔۔
بشرا نے بھی سر پکڑ لیا تھا۔۔

سوری سر" بیچارہ سا منہ بناتی وہ بولی۔۔

کتنی بار ٹکراؤ گی اور کتنی بار سوری بولو گی" چنے گئے پیج اسے تھماتے کھڑا ہو گیا کورٹ درست کرتے آگے بڑھ گیا۔۔

" باران کے جاتے تھوڑی ریلکس ہوئی تھی

واؤ کیا سین تھا" آئی ہوپ سب نے انجوائے کیا ہو گا۔۔
مشی نے موقع کا فائدہ اٹھاتے اسکے سر پہ کھڑی بولی۔
وہ فائل اکٹھی کرتی اٹھی تھی

شٹ اپ "بکواس بند رکھا کرو جو منہ میں آتا ہے بولتی چلی جاتی ہو کسی کی " بھی عزت اچھالنے سے پہلے سوچ لیا کرو' بشرا کو اس پہ بے حد تپ چڑھی تھی۔۔

مشی وہ ایکسیڈینٹ لی ٹکرائی تھی باران سر سے یوں خوامخواہ ڈرامہ کریٹ مت کرو "احمد انکے بیچ میں آتا بولا

ڈرامہ ہی تو تھا "اور اسکا ٹارگٹ تو باران سر ہی تھے ورنہ آپ بھی تو ساتھ ہی تھے "وہ طنزیہ کہتی چل دی۔۔

بشرا نے بھی اسے کوئی جواب دینا مناسب نا سمجھا اور دوسری طرف چلی گئی۔

اور احمد بس سر ہلاتا رہ گیا۔۔

" نمونیا کہیں کی "کونسا ٹیلنٹ لیکر پیدا ہوئیں ہیں
مجھ سے بھلا کون ٹکرانے لگی" اپنی بڑھی توند پہ ہاتھ پھیرتا بولا۔۔

@@@

گھر آکر کھانا کھانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگئی تھی آنکھیں بند کر کے گہری سانس اندر کو کھینچی دل کی اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرنے کی کوشش کی تھی جو باران کے سحر میں جکڑتی جا رہی تھیں۔۔

" نہیں بشرا روک لو خود کو تم اپنے نام کی طرح ہی عام سی لڑکی ہو
" وہ شہزادہ تو تمہاری پہنچ سے بھی بہت دور ہے
خود کو سمجھاتے اپنے آپ سے بولی۔۔

اس میں حرج کیا ہے اگر وہ بھی تمہیں پسند کرنے لگ جائے کمی ہی کیا ہے تم میں خوبصورت ہو نوجوان ہو" دوسری طرف اسکا دل اسے اکسانے لگا

مگر" وہ تو بہت امیر ہے اور میں عام سی مڈل کلاس لڑکی" پھر سے خود کو سمجھایا۔۔

نہیں اگر تم اسکی چاہت بن گئی تو تم عام سے خاص ہو جاؤ گی" بڑا سا شیش " محل نما گھر ، لمبی بڑی بڑی گاڑیاں" باہر بڑے بڑے ملکوں کا ٹوور " ترکی تو تمہارا پسندیدہ ملک ہے
اسکا اندر کا ضمیر اسے وہ خواب دکھانے لگا جو محض خواب ہی رہیں گے۔۔

ہاں اگر ایسا ہو گیا تو" وہ اپنے ضمیر کے بہکاوے میں آ گئی۔۔

مگر انوشہ کی اسے سمجھائی گئی باتیں ذہن میں امڈ آئیں۔۔

" یہ لوگ ہمیں اپنے گھر کی زینت کبھی نہیں بنائیں گے "

اسکی سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے باران کی شخصیت اسکے سر پہ سوار ہوتی جا رہی تھی۔۔

اور آفس ان دونوں کے بارے میں بننے والی باتیں الگ پریشان کیے ہوئے تھے۔۔

آج تو مشی پہ جی بھر کر غصہ آیا تھا جی تو چاہا تھا منہ توڑ دیتی اسکا

@@@

بشرا باران کے آفس میں تھی جب وہ دونوں بہت اہم پروجیکٹس کو لیکر پریزینٹیشن تیار کر رہے تھے۔۔

باران اپنی کرسی پہ براجمان بیٹھا تھا۔۔اور اسے اہم پوائنٹس ڈکٹیٹ کروا رہا تھا اور وہ سب نوٹ پیڈ پہ لکھ رہی تھی اچانک باران کا انٹر کام بجا۔۔

یس اوکے بھیج دیں"۔۔

اچھا میرے مہمان آئے ہیں تم جاؤ ابھی اتنے پہ ورک کرو باقی کا کام بعد میں بتاؤں گا۔۔

ابھی باران بول ہی رہا تھا جب دروازہ کھلا اور ایک سمارٹ سی ماڈرن دوشیزہ آفس میں انٹر ہوئی۔۔

" ہیے باران
باران بھی اسے دیکھتے کھڑا ہوا اور وہ اسکے گلے سے ہی چپک گئی۔۔

اور انگلش میں اسکے ساتھ ٹر ٹر کرنے لگی باران بھی مسکراتے اسکا جواب دیے جارہا تھا۔۔

بشرا کی تو آنکھیں پھٹی تھی۔۔تو نہیں آپس میں اتنا فری دیکھ۔۔غصہ سے اپنی فائلز پٹخ کر اٹھاتے تیزی سے نکلی تھی وہاں سے۔۔

ہواس شی "بشرا کو نکلتے ہوئے دیکھ اسکی دوست نمرہ نے پوچھا۔۔وہ باران کی دوست اور کلاس فیلو نمرہ تھی جو لندن میں یونیورسٹی میں اسکے ساتھ پڑھتی تھی۔۔

میری پی اے ہے تم بیٹھو "اور کیسے آنا ہوا یہاں۔۔باران نے مسکراتے پوچھا۔۔

اپنے ڈیڈ کے ساتھ آئی ہوں پاک انہیں یہاں کام تھا" تمہارا خیال آیا تو تم سے ملنے چلی آئی تم تو بھول ہی گئے مجھے "

شادی تو نہیں کرلی کہیں تم نے" وہ بیٹھتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بڑے ہی اٹیٹیوڈ والے انداز میں بولی۔۔

"ہاں شادی تو کرلی ہے" باران نے گویا کی اسکی امیدوں پہ پانی پھیر دیا ہو

اوہ رئیلی تم تو بڑے چھپے رستم نکلے "تم نے تو میرا دل ہی توڑ دیا" وہ اپنے دل پہ ہاتھ رکھتے اداس ہونے کی ایکٹنگ کرتی بولی۔۔۔۔

" تو وہ ہنس پڑا

" لنچ ٹائم ہونے والا ہے چلو باہر چل کر لنچ کرتے ہیں

وہ اسکے ساتھ آفس سے باہر نکلا بشرا کے کیبن کے پاس آیا وہ جو فائل میں سر دیے بیٹھی تھی۔۔

باران نے چابی سے اسکی ڈیسک بجائی۔۔

اسنے سر اٹھا کر باران کی جانب دیکھا جو اسی لڑکی کیساتھ کھڑا تھا۔۔

سنو "تم میں باہر جا رہا ہوں کچھ دیر کے لیے تم تب تک اچھی سی پریزینٹیشن تیار کر لینا۔۔"

اوکے سر "میں وہی کام کر رہی ہوں" دانت پیستے کہا تھا بشرا نے۔۔ باران کو اسکی تیور عجیب سے لگے

چلیں باران" نمرہ نے اسکے بازو میں ہاتھ ڈالتے کہاتو باران آگے بڑھ گیا۔۔

شدید کوئی تپ چڑھی تھی بشرا کو اس لڑکی پہ۔۔
وہ اسے باران کی کوئی گرل فرینڈ سمجھ رہی تھی۔۔

@@@

کھانا کھانے کے بعد بشرا گھر کے صحن میں بیٹھی تھی چاند کی پوری رات تھی اور چاند اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا وہ اپنے مستقبل کے بارے میں سوچ رہی تھی آخر کیا ہے" باران" یا کوئی اور

باران کے کسی عمل سے نہیں لگتا تھا کہ وہ اسے کسی طرح چاہتا ہے" یہ تو بس اسکے ہی فہم تھے۔۔

مگر وہ اس طرح کی لڑکی نہیں تھی کہ اسکے ساتھ خود سے کوئی پیش قدمی کر سکے اسے اپنی طرف کسی طرح متوجہ کر سکے۔۔

کیا ہوا کن سوچوں میں گم بیٹھی ہو" انوشہ اسکے ساتھ چارپائی پر بیٹھتی بولی جو بہت ہی گہری سوچوں میں گم تھی۔۔

نہیں تو بس ایسے ہی سیدھی ہو کر بیٹھی بولی۔۔

کوئی تو بات ہے" کوئی پریشانی ہے تو بتا دو" آج کل کھوئی کھوئی سی رہتی ہو زیادہ بات بھی نہیں کرتی آفس سے گھر آتے ہی کمرے میں چلی جاتی ہو۔۔
"

اب وہ کیا بتائے اسے کہ اسکی پریشانی کیا ہے" پھر بھی اسے ٹال دیا

آپی آپ پریشان نا ہوں میرے لیے بس جاب کی وجہ سے مصروفیت زیادہ" ہے اور اس وقت تھکاوٹ ہو جاتی ہے "اس لیے آپ سے زیادہ بات چیت نہیں ہو پاتی۔۔"

اچھا ٹھیک ہے "نا بتاؤ تو تمہاری مرضی میں بچوں کو دیکھ لوں سوئے ہیں یا نہیں "
' اور یہ ہاں کسی خوابوں کے شہزادے کے چکر کوئی حماقت نا کر بیٹھنا انوشہ نے جاتے جاتے کہا۔۔

تو وہ کچھ بول ہی نا سکی تھی جواب میں۔۔سچ ہی تو تھا اسے اپنے جذبات قابو میں رکھنے چاہیے۔۔

" پھر وہ کمرے میں آگئی اسنے آج جو پریزینٹیشن تیار کی تھی اسکا جائزہ لینے لگی

کچھ اہم پوائنٹس تھے جو اسکے ذہن سے نکل رہے تھے۔۔

موبائل اٹھایا سوچا اسے کال کر لے۔۔ مگر اس وقت باران کو کال کرنا اسے مناسب نا لگا۔۔

۔واٹس ایپ پہ اسکا نمبر نکال لیا مگر سوچ میں ڈوبی تھی کال کرے یا نا کرے ۔۔ڈی پی پہ باران کی ہی پک لگی ہوئی لنڈن کی کلاک بلنڈنگ کے آگے کھڑے ہوئے وہ مغرور شہزادہ ہی لگ رہا تھا ڈی پی اوپن کیے وہ کافی دیر اسکی پک کو حسرت سے تکتی رہی بل آخر ایک وائس میسج کر ہی دیا ڈرتے ڈرتے۔۔

@@@

دادجی کے ساتھ باران کے تعلقات سنگین ہی ہوتے جارہے تھے۔۔

وہ دادجی کی خواہش پہ فلحال تو پورا نہیں اتر سکتا تھا

کیونکہ ڈاکٹرز نے ناامیدی ظاہر کر دی تھی زیبا کا ماں بننا مشکل ہے اگر وہ کامیاب ہو بھی جاتے ہیں تو اسکی صحت اور زندگی خطرے میں پڑ جائے گی اس لیے باران ایسا کوئی رزق ہی نہیں لینا چاہتا تھا۔۔

دادجی کے ہاتھ زیبا کی رپورٹس لگ چکی تھی اس لیے اب وہ سخت موڈ میں ہوتے تھے ہر وقت۔۔

دادجی پلیز جب مجھے لگے گا کہ مجھے اولاد کی ضرورت ہے تو کر لوں گا میں کچھ نا کچھ اولاد کی خاطر فلحال تو مجھے ایسی کوئی خواہش نہیں ہے آپ پلیز ابھی یہ ضد چھوڑ دیں۔۔

بس تم نکموں سے یہی امید کی جاسکتی ہے "تم لوگوں نے بس یہ طے کر لیا ہے کہ "اپنے اس بدنصیب دادے کو کسی طرح بھی سکون سے نہیں رہنے دینا

دفع ہو جاؤ جو مرضی کرنا ہے کر لو۔۔

دادا جی سخت جلالی موڈ میں بولے۔۔

دادا جی ایسے تو نا کہیں آخر کو آپ نے ہمارے لیے بہت کچھ کیا ہم کیسے آپ کو سکون میں رہنے دے سکتے ہیں" میرا مطلب سکون میں نہیں رہنے دیں گے۔۔

فلحال تو دادا جی کے مزید غیض و غضب سے بچنے کے لیے وہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا۔۔

واہ کیا پوتے ملے ہیں اوپر والے نے بھی چن کر نمونے میری گود میں ڈالے ہیں" اپنی لاٹھی پہ گرفت مضبوط کرتے بولے تھے دادا جی۔۔

شکور" زور سے آواز لگائی تھی اپنے خادم کو جو پاس ہی کھڑا دادا پوتے کی ایکشن فلم دیکھ رہا تھا۔۔

میں یہی ہوں داد جی۔۔انکو سہارا دیتے کھڑا کیا تھا شکور نے۔۔

یہاں تھے تو پاس کیوں نہیں آئے "اب شکور کی شامت تھی۔۔
میں آ رہا تھا۔۔" انہیں انکے کمرے کی لے جاتا ہوا بولا۔۔

بہت کام چور بنتے جا رہے ہو کوئی کام بھی وقت پہ نہیں کرتے بس بچہ پیدا "کرنا آتا ہے "اور کچھ مت میرے پوتے کو بھی دے دو

داد جی اب سب کام وقت پہ ہی تو کر رہا ہوں اور آپ اپنے پوتوں کا غصہ مجھ پہ نکال دیتے ہو" وہ برا مناتے ہوئے بولا۔۔

@@@

باران کمرے میں آیا تو ایسا لگا کہ جیسے کوئی خواب گاہ میں آگیا ہو زیبا اسے رجھانے کے فل موڈ میں تھی" وہ اس وقت بلیک نائٹی میں ملبوس اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔ باران جسکا موڈ دادجی سے الجھ کر خراب ہو چکا تھا مگر زیبا کو دیکھتے جیسے فریش ہو گیا ہو"..
آہستہ آہستہ چلتے بیڈ تک آیا تھا۔اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا زیبا نے شرمسار ہوتے سر جھکا لیا۔۔

" وہ اسکے قریب بیٹھتے اسکا ہاتھ تھام کر کہا
آج ارادے کچھ نیک نہیں لگ رہے بیگم صاحبہ کے۔۔

کہتے اسکے ہاتھ پہ لب رکھے تھے۔۔ وہ مزید پیش رفت کرتا کہ اسکے وٹس ایپ کی ٹون بجی تھی۔۔ موبائل نکال دیکھا تو بشرا کا وائس نوٹ تھا جسے اس نے زیبا کے سامنے ہی اوپن کر لیا۔۔

ایم سوری باران سر آپکو اس ٹائم ڈسٹرب کر رہی ہوں ایکچولی سر کل نو بجے میٹنگ ہے تو آپ نے تو آدھی پریزینٹیشن تیار کروائی تھی اسکے بعد "آپکی جو " فرینڈ آئی تھی آپ اسکے ساتھ گھومنے چلے گئے اسکے بعد واپس نہیں آئے آبان نے تو فوراً سے فون بند کر دیا۔۔

زیبا کے تو رنگ اڑے تھے وائس نوٹ سن کر۔۔

کون سی فرنڈ آئی تھی آفس جس کے ساتھ سارا دن گزار کر آئے ہیں" زیبا نے تپ کر کہا

باران کے بھی سہی معنوں میں رنگ اڑے تھے اس نے آج نمرہ کے ساتھ ہوئی ملاقات کا ذکر زیبا کیساتھ کیا ہی نہیں تھا اور بشرا پہ شدید غصہ بھی آیا۔۔

" نن۔۔ نہیں زیب آپ غلط سمجھ رہی ہیں

تو یہ لڑکی جھوٹ بول رہی تھی۔۔ زیبا نے زرا تیز آواز میں کہا۔۔ اسی بات کا تو ڈر تھا اسے کہیں باران افئیر نا چلا لے۔۔

بشرا تمہیں تو میں کل چھوڑوں گا نہیں۔۔ وہ تو بس دل ہی دل میں بشرا کو ملامت کیے جا رہا تھا۔۔
اور زیب کو منانے کی کوشش کرنے لگا جسکا موڈ سخت اوف ہو چکا تھا

کون سی فرینڈ آئی تھی آفس جس کے ساتھ سارا دن گزار کر آئے ہیں" زیبا نے تپ کر کہا

باران کے بھی سہی معنوں میں رنگ اڑے تھے اس نے آج نمرہ کے ساتھ ہوئی ملاقات کا ذکر زیبا کیساتھ کیا ہی نہیں تھا اور بشرا پہ شدید غصہ بھی آیا۔۔

" نن۔۔ نہیں زیب آپ غلط سمجھ رہی ہیں

تو یہ لڑکی جھوٹ بول رہی تھی۔۔ زیبا نے زرا تیز آواز میں کہا۔۔ اسی بات کا تو ڈر تھا اسے کہیں باران افئیر نا چلا لے۔۔

بشرا تمہیں تو میں کل چھوڑوں گا نہیں۔۔وہ تو بس دل ہی دل میں بشرا کو ملامت کیے جا رہا تھا۔۔

اور زیب کو منانے کی کوشش کرنے لگا جسکا موڈ سخت اوف ہو چکا تھا۔۔

جیسے تیسے کر کے باران نے زیب کو منا ہی لیا تھا مگر اگلے دن بشرا کی شامت بھی لگنی تھی۔۔

بشرا انتظار کرتی رہی باران کے جواب کا مگر وہ میسج سین کر کے اوف لائن ہو گیا تھا پھر اس نے اپنی مدد آپ کے تحت ہی آگے کی پریزینٹیشن تیار کر لی ۔۔

@@@

اگلے دن جب آفس پہنچا تو بشرا لیٹ تھی۔۔

نو بجنے میں بس پانچ منٹ ہی رہ گئے تھے میٹنگ حال میں سب موجود تھے
۔۔

باران کو اب بشرا پہ مزید غصہ آرہا تھا اگر بشرا اگلے دو منٹ میں نا پہنچی تو آج اسکی آفس سے ہمیشہ کے لیے چھٹی کر دے گا۔۔

کیونکہ میٹنگ کی ساری ڈیٹیلز اور پریزینٹیشن سب بشرا کے پاس ہے اسے سب سے پہلے موجود ہونا چاہیے تھا۔۔

مسٹر باران اعوان آپ میٹنگ کب شروع کریں گے ہمیں بتائیں کہ آپ کی " کیا رائے ہے اس پروجیکٹ کو لیکر

کلائنٹس نے اپنی بات شروع کر دی مگر باران کو جی بھر کر غصہ آرہا تھا بشرا پہ جو ابھی تک نہیں پہنچی۔۔

" اسلام علیکم ! افرا تفری میں بشرا پہنچی تھی وہاں پہ وہ بہت بری طرح آج پھنسی تھی ٹریفک میں۔۔

وعلیکم السلام "سب نے کہا۔۔

بشرا کلائنٹس بیٹھے ویٹ کر رہے ہیں تم پریزنٹیشن شروع کرو۔۔ باران نے کڑے تیوروں سے اسے گھورتے کہا۔

جی "بشرا نے لیپ ٹاپ پہ یو ایس بی لگائی اور بورڈ پہ اسکرین شو ہونا شروع ہو گئی۔۔

بشرا نے ایک ایک ٹاپک اچھے سے ڈسکس کیا۔۔

باران کا غصہ قدرے کم ہو چکا تھا بلکہ اتر چکا تھا کیونکہ وہ بہت اچھے سے ایکسپلین کر رہی تھی سب۔۔

واؤ فینٹیسٹک "ویری امپریسو" کلائنٹس بہت ہی خوش ہوئے تھے۔۔
اور انہوں نے ڈیل ڈن کر دی اور یہ بہت بڑی کامیابی تھی باران کے لیے۔۔

Well done! Bushra Keep it up ..
U doing well job .. "

باران نے خوش ہوتے سب کے سامنے تعریف کی تھی بشرا کی۔۔

اب اسکی کلاس لینے کا ارادہ کینسل کر دیا تھا۔۔
اور اسے اپنے آفس میں آنے کہا۔۔
وہیں کئی لوگ بشرا کی تعریف پہ غش کھاتے رہ گئے۔۔

"مے آئی کم ان سر" وہ فائلز اٹھائے آفس میں انٹر ہوئی۔۔

"ییس کم ان" باران اپنی چیئر پہ بیٹھے بولا۔۔

"بشرا تم اتنی لیٹ کیوں پہنچی ہو تمہیں پتا تھا آج کی میٹنگ کتنی امپورٹنٹ ہے" باران نے زرا سنجیدگی سے کہا۔۔

آئی نو سر "میں ٹائم سے ہی آفس سے نکلی تھی لیکن راستہ میں بس کو حادثہ پیش آگیا تھا سر بہت مشکل سے بس ڈرائیور نے اپنی مہارت سے بس کو بچایا۔۔

" ورنہ آج تو میرے جنازے کا اعلان ہو جانا تھا سر "

آخری جملہ بشرا نے دکھیا انداز میں کہا وہ کچھ سہم بھی گئی تھی حادثہ کو یاد کرتے۔۔

اوہ مس بشرا تم ٹھیک ہو تمہیں کوئی چوٹ تو نہیں لگی۔۔

لگی نا سر پہ بس کی چھت لگی سیٹ نہیں ملی تھی بیٹھنے کے لیے "اپنے سر پہ ہاتھ رکھتے بولی۔۔

چلو سر پہ چوٹ لگنے کا کوئی تو فائدہ پہنچا" کم از کم کلائنٹس خوش ہو گئے
".. باران نے اسکا مذاق اڑاتے کہا۔۔

"سر آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں" آپکو اپنی پڑی ہے اگر مجھے کچھ ہو جاتا تو
وہ غصہ سے آنکھیں چھوٹی کیے بولی۔۔

ڈونٹ وری میں تمہارا جنازہ پہلی صف میں پڑتا اور تمہارے نام کی خیرات
" بھی کرتا غریبوں میں تمہاری آتما کی شانتی کے لیے
باران نے شرارتی انداز میں کہا تھا۔۔

میں نے بھوتنی بن کر آپکو شانت نہیں رہنے دینا تھا" وہ چڑتے بولی تھی اور
آفس سے چلی گئی۔۔

پیچھے سے باران کو ہنسی آئی تھی اسکے اس انداز پہ۔۔

باران نے اسکے پک اینڈ ڈراپ کے لیے گاڑی کا بندوست کروا دیا تھا

@@@

انکا پروجیکٹس کافی کامیابی سے چل رہا تھا۔۔اسکی کمپنی ترقی کی منزلیں طے کر رہی تھی۔۔

اس لیے باران نے ایک بڑی سے پارٹی آرگنائزر کی ایک بڑے ہوٹل میں۔۔

جہاں بڑے بڑے بزنس ٹائیکون انوائٹڈ تھے۔۔

بشرا پارٹی کو آج تم لیڈ کرو گی۔۔سب گیسٹ کا بہت اچھے سے ویلکم ہونا چاہیے کہیں کسی چیز کی کمی پیشی نا رہے کھانا وغیرہ سب کچھ گیسٹ کو ٹائم سے

ملنا چاہیے۔۔ویسے ہوٹل والوں کی سب ذمہ داری ہے وہاں پورا اسٹاف ہوگا مگر تم نے سب اپنی نگرانی میں کروانا کسی چیز کی کمی پیشی نا رہے۔۔

آپ فکر نا کریں سر سب بہت اچھے سے ہوگا۔۔"بشرا نے کہا۔۔

اور تم" باران نے اسے سادہ سے حلیہ میں سر تا پیر دیکھتے کہا۔۔

میں کیا سر "وہ نا سمجھی سے بولی۔۔

آج تمہیں بھی خاص لگنا چاہئے "خود پہ بھی توجہ دے دینا ویسے تو خوبصورت ہو مگر آج زرا اچھا سا تیار ہونا باران اعوان کی پی اے ہو" اسے دیکھتے باران نے مسکرا کر کہا۔۔

اس کے اس انداز پہ بشرا ابھی مسکرائی تھی اسکے گال کا ڈمپل نمایا ہوا تھا۔۔
جسے شاید آج باران نے پہلی بار دیکھا تھا۔۔جو کافی پر کشش لگا تھا۔۔

اوکے سر"میں کوشش کروں گی"وہ کہتی چلی گئی۔۔"

@@@

بشرا آفس کے بعد مال میں گئی تھی اپنے لیے خوبصورت سا جوڑا لینے کے لئے

جو کافی مشقت سے اسے ملا تھا اس نے سب پہلے ہوٹل پہنچنا تھا اس لیے سب جلدی جلدی میں کرنا تھا۔۔اس نے پارلر سے تیار ہونے کا ارادہ کیا اس لیے گھر جانے بجائے وہ سیدھا اپنی دوست کے پارلر چلی گئی اور انوشہ آپی کو گھر اطلاع کر دی۔۔

واؤ جوڑا تو بہت خوبصورت ہے "اسکی دوست نے جوڑا دیکھتے کہا۔۔ "

ہاں تو پارٹی بھی تو امیروں کی ہے نا اپنی ساری سیونگ اس جوڑے پہ لگا دی میں نے "بشرا نے چائے پیتے کہا وہ تھوڑا سا ریلیکس کرنا چاہتی تھی خود کو۔۔

ہم لگتا ہے تمہارے باس نے ساری ذمہ داری تم پہ لگا دی ہے آج کی۔۔" اسکی دوست نے کہا۔۔

اور کیا" پتا ہے۔۔ انہوں آج خاص ہدایت کی ہے مجھے کہ آج میں بہت اچھی نظر آؤں سب کو" بہت اچھے سے تیاری کروں اپنی۔۔" وہ خوش ہوتے بولی۔۔

سب کو اچھی نظر آؤ یا صرف باس کو" اسکی دوست نے اسے چھیڑتے کہا۔۔

تو مسکراتے سر جھکا گئی۔۔

دیکھنا تم آج تمہیں تو میں کوئی پری ہی بنادوں گی" باس کی نظریں تم سے ہٹ ہی نا پائیں گی "یہ ہی نا ہو کہ سب کے سامنے پرپوز کر ڈالیں تمہیں۔۔

مذاق مت کرو شروع ہو جاؤ جلدی سے مجھے ٹائم سے پہلے پہنچنا ہے "۔۔بشرا نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا

وہ تیار ہو کر جب آئینہ کے سامنے کھڑی ہوئی تو واقعی میں کوئی پری ہی لگ رہی تھی خود کو ہی پہچان نہیں پا رہی تھی۔۔

رائل پنک کلر کی لانگ فرش کو چھوتی فراک پہنے جس پہ موتی اور نگوں کا ہلکا سا کام تھا جس کے ہالف سلیو سے جھلکتے دودھیا بازو۔۔

ہلکا سا سافٹ میک اپ لائٹ پنک ہی کہ لپسٹک لگائے۔۔ہلکا سا پنک بلش اون پلکوں کو آرٹیفیشل لیشز سے مزید گھنا کیا ہوئے جس سے آنکھیں مزید پرکشش ہو گئیں۔۔

سنہری بالوں کو کھلا ہی چھوڑے نیچے سے تھوڑے سے کرل کیے ہوئے تھے ۔۔ہلکا نیٹ کا دوبٹہ بازوؤں میں ڈالا تھا۔۔جیولری کے نام پہ بس ایک ہاتھ میں بریسلیٹ۔۔گلے میں آرٹیفشل ڈائمنڈ نیکلس اور کانوں میں چھوٹے چھوٹے ائیر رنگز تھے۔۔

زبردست یہ تو تم نے کمال کر دیا" بشرا نے خوش ہوتے اپنی دوست سے کہا تھا۔۔

اور پھر کمپنی کے ڈرائیور کو کال کی کے وہ ٹائم سے پہنچ جائے۔۔

وہ ٹھیک سات بجے ہوٹل پہنچ گئی تھی وہاں کی سب ڈیکوریشن اور اور انتظامات کا جائزہ لے رہی تھی آہستہ آہستہ مہمان بھی آنا شروع ہو گئے تھے

۔۔

ایک سامنے لگے بڑے سے شیشہ پہ اسکی نگاہ ٹک گئی۔۔

خود کو دیکھنے لگی تھی۔۔آج کی اسکی تیاری خاص اپنے شہزادے کے لیے تھی

۔۔

آج تو واقعی وہ خود کو کوئی سنڈریلا ہی سمجھ رہی تھی۔۔
ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اسکے چہرے پہ ساتھ ہی ایک ڈمپل بھی نمودار ہوا چہرے پہ جو کہ اسکی کشش تھا۔۔

آج وہ باران کی منتظر تھی اسے یہ وہم تھا کہ شاید باران بھی اسے پسند کرتا ہے جو اس نے آج اسے تیار ہونے کی خاص ہدایت کی تھی۔۔امیدوں کا چراغ تھا جو روشن تھا اسکے دل میں۔۔

مگر شاید آج اسے معلوم نہیں تھا کہ باران کچھ دیر میں اسکی ساری امیدوں پہ پانی پھیر دے گا وہ آج ہواؤں میں اڑ رہی تھی جو اسے لازمین پہ پٹخے گا۔۔

اسکے خواہشوں کے سارے مینار آج زمین بوس ہو جائیں گے۔۔

آج اس ستمگر کی آغوش میں سب خواب بکھرنے والے تھے۔۔

@@@

تقریباً آٹھ بجے تک سب مہمان ہی آچکے تھے اور کچھ کی آمد کا سلسلہ ابھی تک جاری تھا۔۔اور آفس کا سارا اسٹاف بھی پہنچ چکا تھا۔۔

تقریباً آج تو سب ہی اسکی تعریفیں کر رہے تھے۔۔

واؤ بشرا آج تو واقعی سنڈریلا ہی لگ رہی ہو" حمیرا نے اسے سر تا پیر بغور دیکھتے کہا۔۔ وہ ہمیشہ سمپل لک میں ہی دیکھی تھی مگر آج تیار ہو کر آفت ہی لگ رہی تھی۔۔

تیار تو ایسے ہو کر آئی ہے جیسے باران سر کی پی اے نہیں وائف ہے" مشی حسب عادت بشرا سے حسد میں کہا تھا پاس کھڑی لڑکی نے اسے ٹوکا۔۔

تم چھوڑ بھی دیا کرو اسکا پیچھا" پاس والی نے اسے ٹوکا تھا۔۔

"باران سر آگئے

باران کی بڑی مرسڈیز کار ہوٹل کے باہر ریڈ کارپٹ پہ آ کے رکی تھی۔۔ تقریباً سب مین دروازے کی جانب متوجہ ہوئے تھے بشرا ابھی بلکل سامنے آ کھڑی ہوئی تھی۔۔

بلیک تھری پیس سوٹڈ بوٹڈ میں ملبوس باران بیک سیٹ سے باہر نکلا تھا۔۔ وہ واقعی کسی ریاست کا شہزادہ ہی معلوم ہو رہا تھا۔۔ بشرا جو عین دروازے کے بیچوں بیچ سامنے کھڑی تھی اسے یوں لگا جیسے وہ شہزادوں سی دھیمی چال چلتا اسکے سامنے آئے گا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکے سامنے ڈائمنڈ کی رنگ پیش کرے گا اور شرماتے ہاتھ بڑھائے گی۔۔

مگر اگلے ہی لمحہ اسکے خیالی پلاؤ کا گھڑا گر کر چکنا چور ہو گیا جب باران نے گاڑی سے نکلتے اپنا ہاتھ آگے پھیلایا اور گاڑی میں سے اسکے ہاتھ تھامے کالی خوبصورت چمکتی دمکتی ساڑھی میں ملبوس ایک عورت باہر نکلی تھی۔۔

وہ اپنی جگہ کھڑی ساکت ہی رہ گئی تھی جب باران زیبا کا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گیا تھا۔۔

وہ بہت خوش خوش سا سب سے مل رہا تھا۔۔ تقریباً وہاں سب ہی لوگ باران اور زیبا کو جانتے تھے۔۔

زیبا بھی سب سے ہنس کر مل رہی تھی۔۔ وہ سلک کی بلیک ساڑھی پہنے ہوئے پرکشش لگ رہی تھی۔۔ ڈارک ریڈ لپ اسٹک لگائے۔۔ میک اپ سے عمر چھپانے کی بھرپور کوشش کی گئی تھی۔۔ سیاہ بالوں کا خوبصورت جوڑا بنایا ہوا تھا۔۔ ایج گیپ ہونے کے باوجود بھی وہ مکمل نظر آرہے تھے۔۔
بہت سے لوگ انکی عمر کو لیکر چہ گوئیاں بھی کر رہے تھے۔۔
مگر وہ ایک دوسرے کے ساتھ بے حد خوش لگ رہے تھے۔۔

بشرا واش روم میں آگئی تھی اپنی بھڑاس نکالنے کے وہ دوسروں کے منہ سے سن چکی تھی کہ وہ باران کی بیوی ہے۔۔

نہیں بشرا تم کیوں رو رہی ہو۔۔ کنڑول یور سیلف "واش روم میں لگے " شیشہ میں خود کو دیکھتے تسلیاں دلا سے دے رہی تھی۔۔
نہیں میں نہیں روؤں گی ٹشو سے اپنے آنسوں کو صاف کرتی بول رہی تھی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی ضبط سے۔۔
انوشہ آپی ٹھیک کہتی تھی مجھے اسکی بات مان لینی چاہیے تھی۔۔

یہ امیر زادے ہماری پہنچ سے بہت دور ہیں" یہ ہمیں اپنے گھر کی زینت نہیں بنا سکتے۔۔

کافی دیر بعد خود کو نارمل کرتے واش روم سے باہر نکلی تھی اور مسکراتے سب مہمان کو دیکھ رہی تھی۔۔

واؤ بشرا "اوسم۔۔ تم نے سب بہت اچھے سے مینیج کیا ہے۔۔ آئی لائک اٹ۔۔ باران نے اسکے سامنے آتے کہا وہ ابھی اکیلا ہی تھا زیبا کسی اور کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔۔

تھینکس سر "آپ کو اچھا لگا سب "بشرا نے مسکرا کر کہا۔۔

ہاں سب اچھا ہے اور تم بھی بہت اچھی لگ رہی ہو "اسکے کاندھے پہ ہلکا سا ہاتھ رکھ کر اسکی تعریف کرتے ہاتھ ہٹا لیا۔۔

وہ مسکرائی تھی۔۔

تھینک یو سو مچ سر "آنکھوں میں موتی جگمگانے لگے تھے۔۔"

زیبا کی نظر اچانک باران پہ پڑی تھی جو کسی لڑکی سے خوش ہو کر بات کر رہا تھا۔۔ بشرا کی پیٹھ تھی زیبا کی طرف اس لیے وہ سہی سے دیکھ نہیں پا رہی تھی اسے۔۔

اپنی ساڑھی سنبھالتی باران تک پہنچی اسکے بازو میں ہاتھ ڈالتی بولی۔۔

باران کہاں تھے آپ "سامنے کھڑی بشرا پہ نظر ڈالی جو خوبصورتی کی مورت تھی۔۔

" زیبا یہ میری پی اے ہے "بشرا ریاض

اور بشرا میٹ مائے وائف زیبا".. باران نے زیبا کے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا۔۔

گڈ ایوننگ میم ہیو آ گڈ ڈے" بشرا نے مسکراتے کہا۔۔

ہمم "گڈ ایوننگ" زیبا نے تھوڑا سا مسکراتے کہا جبکہ اس نے حسد سے دیکھا تھا بشرا کو۔۔اسکے شوہر کی پی اے اتنی خوبصورت ہو سکتی۔۔

بشرا کا انکے پاس مزید کھڑے رہنا محال تھا اب تو وہ چلی گئی وہاں سے۔۔۔

پارٹی میں ڈانس کا بھی فارمیٹ رکھا گیا تھا اسکے ایک سٹیج کے طور پہ بھی فلور سجایا گیا تھا جہاں ڈسکو لائٹس جل رہی تھی اور بیک گراؤنڈ میں رومینٹک سانگ چل رہے تھے۔۔

بشرا اپنا دل بہلانے اس جانب آ گئی تھی

مشی نے شرارت سے بشرا کو دھکا دیا تھا اور وہ ڈانس فلور پہ گرتے گرتے بچی اگر کوئی مہربان اسے وقت پہ تھام نا لیتا۔۔

اسکا ہاتھ کسی کے ہاتھ میں آگیا تھا وہ عین فلور پہ ٹکرانے کے نزدیک تھی۔۔ ڈسکو کی چلتی بجھتی رنگین لائٹس بیک گراؤنڈ میں چلتا رومینٹک سانگ۔۔

اسکا ہاتھ جھٹکے سے کھینچا تھا اپنی طرف اور وہ کٹی ڈور کی پتنگ کی طرح اسکی جانب کھینچی چلی گئی۔۔ اسکے سینے پہ ہاتھ رکھتے اپنے اور اسکے بیچ کا فاصلہ قائم کیا تھا کجا کہ اسکے سینے کے ساتھ ٹکرا ہی جاتی۔۔

لمبی چوڑی مضبوط جسامت کا حامل شخص دونوں آمنے سامنے ایک ہی پوزیشن میں کھڑے تھے بشرا اس انجان شخص کے اتنا قریب ترین اسکے

سینے پہ ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔۔بیک گراؤنڈ میں چلتا رومینٹک میوزک ڈسکولائٹس ایک رومانوی ماحول بنارہے تھے۔۔

" آبان

باران انکے قریب آیا تھا بشرا نے جھٹکے سے پیچھے ہٹی اور منٹوں سیکنڈوں میں غائب ہوئی۔

باران اور آبان وہاں سے نکلتے دوسری جگہ آئے۔۔

آہی گئے آخرکار تم بھی" باران اسکے گلے لگتا بولا۔۔

ہاں آنا ہی تھا تمہارے لیے پارٹی بہت شاندار ہے" ویٹر کے ہاتھ سے سوفٹ ڈرنک لیتا بولا۔۔

کیسے ہو آبان'' زیبا بھی انکے قریب آتے بولی۔۔

''بس آپ کے سامنے ہوں جیسا بھی ہوں

بشرا نے اس شخص کو دیکھا تھا جو باران کے ساتھ کھڑا تھا اسکی طرف پیٹھ کیے ہوئے تھا۔۔

رات بارا بجے اس پارٹی کا اختتام ہوا بشرا ڈرائیور کے ساتھ گھر کی طرف چل دی سارے راستہ اسکے آنسوں تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔
آج کیا گزر رہی تھی اسکے دل پہ'' یہ تو کبھی سوچا ہی نا تھا۔۔
شاید اپنی حیثیت سے زیادہ چیز کی توقع کر بیٹھی تھی۔۔

@@@

کل اتوار تھا اس لیے وہ دیر تک صبح سوتی رہی۔۔

" انوشہ نے اسکے ناشتہ بنایا

اس نے چپ چاپ ناشتہ کر لیا بنا کچھ بولے۔۔انوشہ اسکی خاموشی نوٹس کر رہی تھی وہ کچھ زیادہ ہی گم سم سی تھی۔۔

بلآخر انوشہ نے اس سے پوچھ ہی لیا۔۔

بشرا کیا ہوا ہے "تم اتنی چپ چپ کیوں ہو "تم تو بہت ایکسائیٹڈ تھی اس پارٹی کے لیے "

کوئی حال احوال بھی نہیں سنایا پارٹی کا کیسی تھی امیروں کی پارٹی کیا کیا تھا وہاں تم نے کیا انجوائے کیا۔۔"انوشہ نے اسے ٹٹولا وہ کچھ بولے

امیروں کی پارٹی بہت بڑی تھی ۔۔ہماری کوئی حثیت نہیں انکے آگے "وہ کہیں کھوئی سی بولی تھی ۔۔

کیا مطلب "انوشہ نے استفسار کیا۔

کچھ نہیں بہت اچھی بہت بڑی اور شاندار پارٹی تھی بہت بڑے بڑے بزنس ٹائیکون تھے وہاں اپنی مسز کے ساتھ اپنی موج میں مگن "
جہان مجھے کون پوچھتا میں تو بس ایک نوکر ہی تھی وہاں 'ایک شکوہ سا تھا اسکی آنکھوں میں

چارپائی سے اٹھ کر کھڑکی میں آکر کھڑی ہو گئی ۔۔

انوشہ کو اسکی باتوں کی سمجھ نہیں آرہی تھی وہ ایسا کیوں کہہ رہی ہے۔۔اس لیے مزید اس سے کچھ نہیں پوچھا۔۔

@@@

باران کافی کے سیپ لیتا ساتھ اپنا موبائل پہ رات کی پارٹی کی پکس دیکھ رہا تھا جو بہت ہی شاندار رہی تھی۔۔

" باران

زیبا اسکے قریب بیٹھتی بولی۔۔

ہم 'بولیں.. سیپ لیتا بولا۔۔

تمہاری پی اے کا کیا نام ہے" زیبا نے پوچھا۔۔

بشرا" سارا دھیان اسکا موبائل میں تھا۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی تھی رات "اسکے ذہن میں ابھی بشرا ہی گھوم رہی تھی۔۔

ہمم" وہ بس ہنکارا وہ پوری طرح تصویریں دیکھنے میں مگن تھا۔۔

تم نے کبھی ذکر نہیں اسکا" اسکی یہ باران کو بے تکی ہی لگی

کیا مطلب ہے اس بات کا وہ بس آفس کی حد تک ہی ہے اتنی اہم نہیں جو اسکا ذکر کرتے پھروں" موبائل پاکٹ میں رکھتے کمرے سے باہر نکلا۔۔

@@@

باران کافی کے سیپ لیتا ساتھ اپنا موبائل پہ رات کی پارٹی کی پکس بھی ہم دیکھ رہا تھا جو بہت ہی شاندار رہی تھی۔۔

"باران

زیبا اسکے قریب بیٹھتی بولی۔۔

ہمم 'بولیں.. سیپ لیتا بولا۔۔

تمہاری پی اے کا کیا نام ہے" زیبا نے پوچھا۔۔

بشرا "سارا دھیان اسکا موبائل میں تھا۔۔

بہت خوبصورت لگ رہی تھی رات "اسکے ذہن میں ابھی بشرا ہی گھوم رہی تھی۔۔

ہمم "وہ بس ہنکارا وہ پوری طرح تصویریں دیکھنے میں مگن تھا۔۔

تم نے کبھی ذکر نہیں کیا اسکا "اسکی یہ بات باران کو بے تکی ہی لگی

کیا مطلب ہے اس بات کا وہ بس آفس کی حد تک ہی ہے اتنی اہم نہیں جو اسکا ذکر کرتے پھروں "موبائل پاکٹ میں رکھتے کمرے سے باہر نکلا۔۔
زیب بھی اسکے پیچھے باہر آئی

باہر آیا تو دادجی نے آبان کی کلاس لگائی ہوئی تھی۔۔

آبان پتر اب چھوڑ دے اپنی ضد اور مان لو میری بات آ جاؤ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر یہاں ہم اکٹھے رہیں گے جیسے پہلے رہتے تھے اپنا گھر بساؤ اب "

داد جی پلیز میں نے آپ سے کہا ہے نافلحال یہ گھر بسانے والی بات تو نا مجھ سے کیا کریں ابھی مجھے ایسا کچھ نہیں سوچنا کوفت ہونے لگتی ہے" وہ چڑ کر بولا تھا --

باران بیٹے سمجھاؤ اسے نا ستائے اپنے بوڑھے دادا کو سکون سے مرنا چاہتا ہوں" وہ ایموشنل ہوتے کھڑے ہوئے تھے اور لاٹھی کے سہارے چل دیے --

شکر ہے آبان تم آگئے دادجی کی توپو کارخ تمہاری طرف ہو گیا ورنہ تو میرے پیچھے ہی پڑے رہتے ہیں "

ہاں تو تم ہی انکی توپوں کا رخ اپنی طرف ہی رکھو میں آج ہی واپس جارہا ہوں" آبان نے سنجیدگی سے کہا تھا ہنسنا تو وہ بھول ہی چکا تھا۔۔

واٹ یار پلیز ایسا نا کرو کچھ دن اور رہ لو" اتنے عرصے بعد آئے ہو اور بس ایک دن میں ہی واپس جارہے ہو" ناٹ فیئر۔۔

وہ بیچارہ سا منہ بنا کر بولا تھا

میں جارہا ہوں وہ اٹھ کر چل دیا اور باران بس ہاتھ ملتا رہ گیا۔۔

کیا ہوا زیبا اسکے پاس آتے بولی۔

واپس جارہے ہیں جناب عالی" وہ مسکین سی سورت بناتے بولا۔۔

مگر کیوں" وہ اتنی جلدی کیوں جارہے ہیں۔۔دادجی کی بات نہیں سنی انہوں نے "

زیبا نے کہا

نہیں سن رہا وہ کسی کی بھی تو کیا کر سکتے ہیں آخر اسے ایک دن اپنا ماضی بھولنا ہی پڑے گا "

وہ کہہ کر چلا گیا۔۔

@@@

آبان وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آگیا۔۔

وہ اپنی محبت کبھی بھی نہیں بھول سکتا تھا۔۔

''آبان آئی لو یو

لو یو'' سوچ

'' میرال لو یو سوچ

میرال پہاڑیوں کی بلند و بالا چوٹی پہ کھڑی زور زور سے چلا رہی تھی اسکی آواز پلٹ کر ہی اسکی طرف واپس آتی تھی پہاڑیوں میں گونج سن کر تو وہ خوشی سے جھوم اٹھتی تھی۔۔

میرال پلیز زرا پیچھے کھڑی ہو کر کھڑی ہو اتنا آگے مت بڑھو'' آبان نے اسے مزید آگے بڑھنے پہ کہا جو وہ آواز لگاتی دو قدم آگے ہو جاتی تھی۔۔

آبان کو بلند و بالا چوٹی سے ڈر لگتا تھا مگر میرال اتنی ہی نڈر تھی اسے بہت پسند تھی یہ پہاڑیاں۔۔

اوہو آبان تم ایویں ہی ڈر رہے ہو " یہ دیکھو یہ پہاڑیاں ہماری محبت کی گواہی دے رہی ہیں "..

" آبان آئی لو یو
میرال نے اپنا رخ آبان کی جانب کر لیا اور ہاتھ پھیلا کر زور سے کہا۔۔
اور دو قدم پیچھے کی جانب لے لیے۔۔

"آبان آئی لو یو

وہ دوسری بار پھر پرجوش انداز میں بولی مگر آبان کی جانب ہونے اور پیچھے کھائی کی جانب دیکھ نا سکی اور ایک پتھر پہ اسکا پاؤں آگیا اور پاؤں پھسل گیا۔۔

آاااابان۔۔۔

ایک زوردار چیخ میرال کی نکلی مگر اس سے ہی زیادہ چیخ آبان کی تھی جو اسے بچانے اسکی جانب لپکا تھا۔۔

میراااال۔۔۔

وہ بھی اسکے پیچھے کھائی میں جا گرتا اگر وہاں کھڑے مقامی لوگ اسے پکڑ نا لیتے۔۔

اتنی اونچائی سے گرنے کے بعد میرال کا بچنا ناممکن تھا اسکی لاش ہی ملی تھی

۔۔

اور یہ غم آبان سہہ نا پایا انکی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں" اور وہ یوں اس طرح ہمیشہ کے بچھڑ جائیں گے۔۔

کافی مہینہ آبان اس صدمہ سے باہر نا نکل سکا سوتے ہوئے چیخ اٹھتا تھا میرال کا نام لیتے ہوئے۔۔

دو سال گزر گئے تھے میرال کو بچھڑے ہوئے مگر اسکے بچھڑ جانے کا زخم اب بھی تازہ تھا۔۔

معلوم تھا دادا جی کی ضد کا مگر وہ فلحال اس بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا کہ کسی اور کو اسکی جگہ دے سکے۔۔

رہنا تو وہ چاہتا تھا دادا جی کے ساتھ باران کے ساتھ مگر دادا جی کی ضد وہ پوری نہیں کر سکتا تھا اسکی لائف میں کوئی سپیس نہیں ہے کسی کے لیے لہٰذا کسی کی لائف اسکی وجہ سے بلاوجہ برباد نا ہو جائے۔۔

اس لیے ایسا اسٹینڈ لینا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔

میرال کی آوازیں ابھی بھی اسکا پیچھے کرتی ہیں ابھی بھی وہ سوتے ہوئے اسے "پکارنے لگ جاتا ہے۔۔

وہ ٹراما سے نکل نہیں پا رہا تھا اس لیے اکیلا رہ کر خود کو ہی اذیت پہنچا رہا تھا۔۔

اس لیے آبان نے جلد ہی جانے کا ارادہ کر لیا وہ دادا جی کو مزید دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا اپنی وجہ سے مگر وہ بھی مجبور اور بے بس تھا خود کے ہی ہاتھوں۔۔

دادجی اداس بیٹھے تھے آبان جا چکا تھا۔

باران انکے پاس آکر بیٹھا۔۔

دادجی پلیز اداس نا ہوں آپ بس اسے تھوڑا ٹائم دیں وہ خود آپکی بات مانے گا

"ابھی وہ ذہنی طور پر تیار نہیں ہے کسی کا بھی ساتھ قبول کرنے کے لیے۔۔

دادجی نے جھکا سر اٹھا کر باران کی جانب دیکھا۔۔

" میں اسکا دادا ہوں جانتا ہوں اپنے پوتے کی حالت کو جانتا ہوں وہ اذیت

میں ہے اسے میں اس اذیت سے نکالنا چاہتا ہوں اکیلے رہ رہ کر وہ خود کو اندر

سے کھوکھلا کر رہا ہے "

"چاہتا ہوں وہ زندگی میں آگے بڑھے

وہ دکھی ہوتے بولے تھے۔۔

باران کو دونوں ہی اپنی جگہ درست لگ رہے تھے۔۔

@@@

باران کمرے میں آگیا داد جی کو انکے کمرے میں پہنچا کر انہیں نیند کی دوائی دے کر تاکہ وہ پر سکون کی نیند سو سکے۔۔

باران آپ کیوں پریشان ہیں" اسے اداس دیکھ زیبا نے کہا۔۔

" باران اور داد جی کو لیکر پریشان ہوں
ایک طرف بوڑھے داد جی ہیں جو آبان کے مستقبل کو لیکر پریشان ہیں اور دوسری طرف آبان ہے جو اپنے ماضی کے خول سے باہر نہیں نکل رہا۔۔

آپ فکر نا کریں سب ٹھیک ہو جائے گا" زیبا نے اسے تسلی دیتے اسکے کاندھے پہ سر رکھ لیا۔۔

@@@

بشرا آج کافی سیریس موڈ میں تھی۔آفس میں بس لیا دیا ہی سب سے بات چیت کر رہی تھی۔

حمیرا اسکے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

بشرا" وہ اپنے کام میں بزی تھی جب حمیرا نے اسے پکارا۔۔

"ہمم بولو

باران سر کی وائف کیسی لگی تمہیں میں نے بس انکے بارے میں سنا تھا۔۔

حمیرا نے کہا

مجھے تو کل ہی پتا لگا کہ وہ میرڈ ہے" بشرا حمیرا کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

اچھا" یہ بات تو پورے آفس کو معلوم ہے۔۔" اچھا تو تم نے زرا دیر سے جوائن کیا ہے اس لیے نہیں پتا ہم تو پرانے ہیں۔۔ باران سر کے کمپنی خریدنے سے بھی پہلے سے۔۔

ایک بار آئی تھیں انکی مسز آفس میں نے نہیں دیکھا تھا' سنا تھا وہ اتیج میں بڑی "ہیں باران سر سے اور انکی لو میرج ہے

حمیرا نے ساری تفصیل اسے سنائی۔۔

وہ بس خاموش رہی" اسکے دل پہ کیا گزر رہی تھی یہ سب وہی جانتی تھی۔۔

باران سر نے آپکو بلا یا ہے آفس مس بشرا"۔۔

ہم اچھا" وہ فائل اٹھائے باران کے آفس کی طرف چل دی۔۔

مے آئی کم ان سر" وہ آفس میں انٹر ہوئی۔۔آف وائٹ کا سادہ سا سوٹ پہنے سنہری بالوں کو کھلا چھوڑے۔۔ سیریس سا انداز میں بھی پر کشش لگ رہی تھی

" یس
" کہاں ہے آپ آج

یہیں ہوں "آپ کے سامنے۔۔ کہاں جانا ہے میں نے۔۔

روکھا پھیکا سا لہجہ جیسے کوئی ناراضگی ہو۔۔

ہم پارٹی میں بہت پیاری لگ رہی تھی" مسکراتے کہا۔۔

" تھینکس آپکی وائف زیادہ پیاری ہے بائے داوے
وہی نروکھے پن سے کہا جیسے کوئی ٹونٹ مارا ہو۔۔

" ہم وہ تو ہے" تمہارا موڈ کس بات کو لیکر خراب ہے
باران نے اسے بغور دیکھتے کہا جو آج سے پہلے کبھی اتنی سیریس نہیں لگی تھی۔۔

آپ میرڈ ہیں" اور آپ نے کبھی اس بات کا ذکر ہی نہیں کیا" وہ سیدھا بولی لہجہ میں سنجیدگی تھی۔۔

میں یہاں بس سب سے کام کی حد تک ہوں بس "اور جہاں تک نا بتانے کا سوال ہے۔۔ تو میں نے چھپایا بھی نہیں ہے۔۔

کہ میں کوئی فائدہ حاصل کر سکوں کسی سے۔۔

اور تمہیں بتانا کیا بہت ضروری تھا اگر نہیں بھی بتایا تو اس میں حرج ہو گیا۔۔"

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا جس کے تاثرات کافی سنجیدہ تھے۔۔

حرج ہی تو ہو گیا" وہ دونوں باندھے بولی اور نظریں دوسری طرف جمالی۔۔

کیوں کیا تمہیں مجھ پیار ہو گیا تھا" باران شرارتی انداز میں مسکراتے کہا۔۔

بشرا نے نظریں گھماتے اسکی جانب دیکھا۔۔

ہم مڈل کلاس لڑکیاں خواب بہت دیکھتی ہیں۔۔
اپنے خوابوں میں خود کو سنڈریلا تصور کرتی ہیں۔اپنے شہزادے کا انتظار کرتی ہیں جو انہیں ڈھونڈتے ہوئے انکے پاس آئے گا اور انہیں اپنی شہزادی بنا کر اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔

میں بھی خود کو سنڈریلا ہی تصور کرتی رہی "آپکا عکس میرے خوابوں کے شہزادے جیسا تھا۔۔
اور کیا کیا خواب سجا لیے "شادی کا۔۔"بچوں کا"۔۔

وہ تو جیسے خیالوں میں گم بے لگام ہوتی بولتی چلی گئی۔۔

باران اسکی باتیں بہت دلچسپی سے سن رہا تھا۔۔

اسکے آخری کہے گئے جملے پہ اسکا زوردار قہقہہ گونجا تھا جس پہ ہوش میں آئی۔۔

ہاہاہا" بشرا اواؤ۔۔

" توتم نے میرے بچے بھی پیدا کر لیے خیالی پلاؤ میں

پھر ہنسا اور پھر بولا

" ایم سوری! میری وجہ سے تمہارا دل ٹوٹ گیا ہو گا

انداز صاف مذاق اڑانے والا تھا۔۔

وہ کافی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔ ور پھر بولی۔

" میں نے کہا تھا میرے شہزادے کا عکس آپکے جیسا تھا آپ نہیں

" اور مجھے آپ سے پیار ہی نہیں ہوا تو دل کیسے ٹوٹا

اور آپکے بچے نہیں کہا میں نے "جو اتنے خوش ہو رہے ہی۔
میرے بچے ہیں "شکر ہے۔۔ "
انکا باپ آپ سے زیادہ پیارا ہینڈ سم اور امیر ہو گا۔۔
بشرا کو بہت زیادہ غصہ آیا تھا باران پہ جو اسکا مذاق اڑا رہا تھا۔۔آنکھیں ضبط سے لال سرخ ہو رہی تھی۔۔

لو جی باپ ہی بدل گیا" باران کو پھر ہنسی آئی تھی۔۔

"آپ میرے ایموشن کا مذاق اڑا رہے ہیں سر
"کیونکہ آپ نے اپنی محبت کو پالیا ہے "آپکے خوابوں کی تکمیل ہو چکی ہے بلکہ آپکو تو زیادہ قدر ہونی چاہیے تھی "آپ نے تو مذاق ہی بنا دیا میرا۔۔

وہ کہتی رکی نہیں تھی فوراً نکلی تھی وہاں سے۔۔

باران کو واقعی احساس ہو رہا تھا کہ اس نے کچھ زیادہ ہی مذاق اڑا دیا اسکا۔۔جو اسے نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔
ہاں اسے واقعی قدر ہونی چاہیے ایسے لوگوں کی جن کے خواب اور خواہشات لاحاصل رہتی ہیں۔۔

کیا بشرا واقعی اسکو چاہتی تھی۔۔ناجانے کیوں یہ بات اسکے ذہن میں امڈ آئی اسکا کہا گیا جملہ اسکے کانوں میں نے ٹکرایا
میں بھی خود کو سنڈریلا ہی تصور کرتی رہی "آپکا عکس میرے خوابوں کے" شہزادے جیسا تھا۔۔
اور کیا کیا خواب سجا لیے "شادی کا۔۔"بچوں کا"۔۔

پھر سر جھٹک دیا اور فائلز کھول کر اسے چیک کرنے لگا۔۔

@@@

بشرا غصہ سے اپنی سیٹ پہ آگے بیٹھی تھی اور اپنا سر پکڑ لیا جو اس شخص نے مزید دکھا دیا۔۔

" کتنا گھمنڈی شخص ہے "
مجھے ایسے شخص سے کبھی محبت نہیں ہو سکتی جو اس قدر گھمنڈی ہو " جسے کسی کے جذبات کی قدر نا ہو "
" مگر میں نے بھی تو اپنا مذاق خود بنوا لیا اسکے سامنے
" کیا ضرورت تھی اسکے سامنے یوں سب کچھ اگلنے کی

آریواوکے 'حمیرا نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا۔۔

نہیں سر دکھ رہا ہے "لال سرخ آنکھیں نمکیں پانیوں سے بھری ہوئی تھی ۔۔

اچھا میں تمہارے چائے کے ساتھ ٹیبلیٹ منگوادیتی ہوں "حمیرا نے کہا۔۔

نہیں میں گھر جارہی ہوں "وہ اپنا بیگ اٹھاتی بولی۔۔

"اچھا تم نے پرمیشن لی سر سے

نہیں لی پرمیشن میں جارہی ہوں کیا کرلیں گے سر مجھے کام سے نکال دیں گے تو نکال دے "وہ نکل گئی آفس سے۔۔اور حمیرا حیران پریشان سی ہوگئی۔۔

باس واقعی غصہ کریں گے۔۔

مشی یہ آج بشرا کو کیا ہو گیا ہے" بشرا کو آفس سے نکلتا ہوا دیکھ ایک لڑکی نے کہا۔۔

پتا نہیں تم اپنا کام کرو مشی نے لاپرواہی سے کہا۔

حمیرا یہ بشرا کہاں چلی گئی۔۔'احمد نے بشرا کی خالی سیٹ دیکھتے کہا۔۔

سر وہ گھر چلی گئی ہے" اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی سر میں درد ہو رہا تھا اسکے۔۔

اچھا" کہتے احمد چلا گیا باران کے آفس میں۔۔

باران اس سے کچھ ضروری فائلز کے متعلق ڈیٹیلز دے رہا تھا۔۔

باقی بشرا سے پوچھ لینا۔۔" باران نے کہا۔۔

مگر باران سر وہ تو گھر چلی گئی ہے" احمد نے کہا

گھر مگر کیوں کس سے پوچھ کر" باران کو حیرت ہوئی اور غصہ بھی آیا۔۔

پتا نہیں مجھے لگا آپ سے پوچھ کر گئی ہو گی" احمد نے کہا۔۔

مجھ سے کب پوچھا ہے اس نے۔۔

اس لڑکی کا دماغ کچھ زیادہ ہی خراب ہو گیا ہے" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا جو احمد سن نا پایا۔۔

" جی سر

"کچھ نہیں ابھی تم جاؤ میں بعد میں بات کرتا ہوں

اوکے سر۔۔ کہتا احمد چلا گیا۔۔

باران کو غصہ آرہا تھا بشرا پہ وہ خوامخواہ میں اوورری ایکٹ کر رہی تھی۔۔

باران نے بشرا کو کال لگائی۔۔

بشرا رکشہ میں بیٹھی ہوئی تھی آنسوں تھے جو مسلسل بہہ جارہے تھے۔۔

ہیلو۔۔"بنا نمبر دیکھے کال اٹھالی بشرا نے۔۔

کہاں ہو تم "اور بنا بتائے کیسے چلی گئی تم آفس سے۔۔باران نے دانت پیستے کہا۔۔

میری مرضی میں کسی سے بھی پوچھ کر نہیں گئی۔۔آپ کو نکالنا ہے نا مجھے نکال دیں کام سے"رونے سے آواز بھاری ہو رہی تھی اسکی۔

تم رو رہی "اسکی بھاری ہوتی آواز سے اندازہ لگایا۔۔

آپ کو کیا"اس سے۔۔

"اب ایسا بھی کیا کہہ میں نے جو تم اتنا بگڑ رہی ہو

آپ نے مذاق اڑایا ہے میرا میرے جذبات کا میرے احساسات کا۔۔"بشرا کو غصہ آیا تھا بار ان پہ جیسے اسکے لیے کوئی بات ہی نا ہو۔

بشرا میں نے کوئی مذاق نہیں اڑایا تھا تم خوامخواہ میں جذباتی بن رہی ہو"
ہمارے ایسے کوئی تکلفات نہیں تھے۔۔
آج تم ریسٹ کرو اور کل سے ریلیکس ہو کر آنا آفس۔۔"اپنی غلطی تسلیم کرو پہلے۔۔کسی اگلے بندے کی رائے جانے بغیر اپنے جذبات قابو میں رکھنے چاہیے۔۔
اس اذیت سے میں آٹھ سال گزرا ہوں۔۔اگر کوئی آپ کی محبت کو لات
" مار کر ٹھکرا دے تو کیسا محسوس ہوتا ہے
"اور بقول تمہارے تمہیں مجھ سے محبت نہیں تھی

کہتے ہی باران نے کال کٹ کر دی۔۔

بشرا کے بھی اسکی بات پلے پڑ ہی گئی تھی۔۔شاید وہ ٹھیک ہے" یہ اسکی یک طرفہ جذبات تھے جس کا اظہار کبھی باران نے اپنے کسی عمل سے بھی نہیں دیا تھا۔۔

@@

باران گھر تھکا ہارا سا لوٹا تھا بشرا کے نا ہونے سے کام کا بوجھ تو جیسے بڑھ گیا تھا۔۔

فریش ہو کر کھانا کھانے کے لیے وہ ڈائننگ ٹیبل پہ آیا تھا۔۔
کچھ دیر بعد دادجی نے بھی اپنی سربراہی کرسی سنبھالی تھی۔۔

اسلام علیکم داد جی۔۔ باران نے خوش ہوتے کہا۔

مگر شاید داد جی اسے تندرست نا لگے تھے ہلکی سی آواز میں جواب دیا تھا۔۔

زیبا نے کھانا لگوایا اور باران کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

داد جی آپکی طبیعت ٹھیک ہے" چاول اپنی پلیٹ میں ڈالتے کہا باران نے۔۔

داد جی تھوڑا سا کھانسے۔۔ شکور انکے ملازم جو انکے پاس کھڑا تھا اس نے فٹا فٹ پانی ڈالا گلاس میں عین اسی وقت باران نے بھی پانی کا گلاس آگے بڑھایا ۔۔

مگر داد جی نے شکور کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیا باران کا ہاتھ ہوا میں رہ گیا اس نے گلاس رکھ دیا۔۔

ہاں اللہ کا شکر ہے ٹھیک ہے "تم دونوں نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی خیر زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے "طنزیہ انداز تھا دادجی کا۔۔

زیبا کو اچھا نہیں لگتا تھا دادجی کا یوں اسے بار بار طعنہ مارنا۔۔

دادجی ایسا تو نا کہیں ماما پاپا کے بعد آپ ہی ہمارا سہارا ہیں "آپ کے لیے تو جان بھی حاضر ہے حکم کریں بس آپ" باران جذباتی ہوا تھا دادجی کی باتوں سے۔۔

رہنے دو میاں بس تم یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔۔ میرا حکم تو تم کبھی بھی نہیں مان سکتے۔۔ ابھی تو تم جوان ہو "اور تمہیں نہیں خیال اپنے مستقبل کا ۔۔

پر مجھے ہے میں بھی چاہتا ہوں آج جس کرسی پہ میں بیٹھا ہوں کل کو میری عمر میں تم بھی یہاں بیٹھے ہو دادا بنے ہوئے اور جہاں تم بیٹھے ہو وہاں تمہارا پوتا بیٹھا ہو۔۔

جوانی تو عیش میں گزر جائے گی مگر بڑھاپا نہیں گزرتا۔۔
داد جی اپنی جذباتی تقریر کرتے چل دیے۔۔

باران کسی سوچ میں پڑ چکا تھا۔۔اسکے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا تھا۔۔
اسکے ذہن میں آج بشرا کے ساتھ ہوئی تکرار آئی تھی۔۔

زیبا نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔

باران "آپ کھانا کھائیں دادجی کا تو بس اب یہ روز کا معمول بن گیا ہے" زیبا نے اپنے جذبات چھپاتے باران کے سامنے نارمل ہوئی۔۔

ہمم باران بھی کھانے میں مصروف ہو گیا تھا مگر اسکا دھیان بھٹک کر دادجی کی باتوں پہ جا رہا تھا۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ کمرے میں آگیا تھا زیبا اسکے لیے کافی بنا کر لائی تھی۔۔

وہ لیپ ٹاپ کی سکرین پہ نظریں جمائے ہوئے بیٹھا تھا۔۔

"باران کافی

تھینکس 'کافی کا مگ تھام لیا۔۔ زیبا اسکے برابر میں بیٹھی تھی۔۔

" باران کیوں نا ہم بچہ اڈوپٹ کر لیں تو

مگر کیوں" باران کو یہ بات پسند نا آئی اسے دیکھتے کہا۔۔

وہ اس سے ہماری لائف میں جو کمی ہے وہ پوری ہو جائے گی۔۔

زیبا میں دوبارہ یہ بات نا سنوں مجھے اڈوپٹ بچہ نہیں چاہیے مجھے اپنی ہی اولاد چاہیے ورنہ میں ساری زندگی ایسے ہی رہ سکتا ہوں مگر کسی دوسرے خون کو نہیں پال سکتا اور نا ہی پیار کر سکتا ہوں جو اپنے خون سے ہوتا ہے"

تو کیا آپ داد جی کی بات مان لیں گے" وہ اسے دیکھتے پریشانی سے بولی۔۔

ہو سکتا ہے '' مگر آپ کی بات نہیں مان سکتا '' لیپ ٹاپ سکرین پہ نظریں جمائے بولا۔۔

عین اسی وقت باران کا فون بجنے لگا '' موبائل سکرین پہ بشرا کا نام کی جگمگا رہا تھا۔۔

جسے سننے کے لیے باہر کا رخ کیا۔۔

زیبا کی آنکھیں نمکیں پانیوں سے بھر آئیں تھیں۔۔ وہ بہت ہرٹ ہوئی تھی باران کی باتوں سے

تو کیا آپ دادا جی کی بات مان لیں گے '' وہ اسے دیکھتے پریشانی سے بولی۔۔

ہو سکتا ہے" مگر آپ کی بات نہیں مان سکتا" لیپ ٹاپ سکرین پہ نظریں جمائے بولا۔۔

عین اسی وقت باران کا فون بجنے لگا" موبائل سکرین پہ بشرا کا نام کی جگمگا رہا تھا۔۔

جسے سننے کے لیے باہر کا رخ کیا۔۔

زیبا کی آنکھیں نمکیں پانیوں سے بھر آئیں تھیں۔۔ وہ بہت ہرٹ ہوئی تھی باران کی باتوں سے۔۔

بشرا کی کال دیکھتے وہ باہر لان میں چلا آیا۔۔

کال کٹ چکی تھی دوبارہ کال لگائی بشرا کو جو اس نے جلد ہی اٹھالی۔۔

اسلام علیکم "بشرا نے فٹ سے کہا۔۔

وعلیکم اسلام "کال کی خیریت۔۔

جی خیر ہے وہ میں نے سوری کہنے کے لیے کال کی تھی۔۔
ایم سوری شاید میں کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گئی تھی" وہ شرمندگی سے بولی تھی

۔۔

" ہمم تم کچھ زیادہ نہیں بلکہ بہت زیادہ جذباتی ہو بشرا کنڑول یور سیلف

اور خواب کم دیکھا کرو کام پہ دھیان دو "آج تمہاری وجہ سے کتنا تنگ ہوا

ہوں آفس میں۔۔

ایم سوری سر" وہ پھر سے شرمندگی سے بولی۔۔
مگر میرے خوابوں پہ میرا اختیار نہیں جب بھی سوتی ہوں خود با خود آجاتے ہیں۔۔ ساری زندگی محرومیوں میں گزاری ہے اس لیے شاید خواب بڑے بڑے آجاتے ہیں" وہ احساس کمتری سے بولی۔۔

اچھا یہ بتاؤ خواب میں بچے کتنے پیدا کر لیے ہیں" اسکا موڈ چینج کرنے کے لیے کہا جو شاید واقعی محرومی کا شکار لگی جو اتنی جذباتی ہو گئی تھی۔۔

بچے تو وہی اچھے ہوتے ہیں' مگر یہ خواب تو نہیں ہے میرا میں نے بس یونہی خیال ہی خیالوں میں سوچا تھا بس" بڑی ہی معصومیت میں وہ کیا کیا بول گئی۔۔

ہاہاہا" باران کی پھر ہنسی چھوٹی تھی۔۔

سر آپ پھر میرا مذاق اڑا رہے ہیں" وہ خفگی سے بولی۔۔

وہ اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے بولا۔۔

ارے نہیں میں مذاق نہیں اڑا رہا بس ویسے ہی ہنسی آ گئی تم نے بس میرے دو ہی بچے پیدا کیے تین چار تو کر لیتی تو دو میں تم سے لے لیتا" ویسے خیالوں ہی " میں بھی بچے تم نے سوچ کیسے

اور یہاں میں حقیقت میں ناکام بیٹھا ہوں "آخری بات پہ اس نے سر اٹھا کر اپنے کمرے کی جانب دیکھا جہاں زیبا اس پہ نظریں جمائے کھڑی تھی۔۔

سر پلیز" اپنا مزید مذاق اڑانا نہیں چاہتی تھی اور کال کاٹ دی۔۔

زیبا کھڑکی پہ کھڑی باران کو ہی دیکھ رہی تھی جو کب سے فون پہ کسی سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔۔

جب باران نے اسکی جانب دیکھا تو پردے آگے کر دیے اور بیڈ پہ آ کر لیٹ گئی سونے کے لیے۔۔

باران وہیں لان میں ہی کرسی پہ بیٹھ گیا۔۔

۔

ایک طرف دادا جی تھے تو دوسری طرف زیبا" دونوں سے ہی اسے محبت تھی ۔۔ مگر وہ دادا جی کو بھی دکھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔

@@@

بشرا نے کال کٹ کر دی تھی اور اپنی بے وقوفانہ باتوں پہ غصہ بھی آیا جو باران کے سامنے خود ہی اپنا مذاق بنوا بیٹھی تھی۔۔

اسے سمجھ آگئی تھی کہ یہ اسکی یک طرفہ جذبات ہیں وہ ایسے بٹے ہوئے شخص کا ساتھ کبھی قبول نہیں کرے گی۔۔

اس لیے جلد ہی خود کو سمجھانے میں کامیاب ہو گئی۔۔

اور اس بات کا بھی احساس ہو رہا تھا کہ باران کے سامنے اسے بے وقوفوں کی طرح سے اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرنا چاہیے تھا وہ کیا سوچ رہا ہو گا اس کے بارے میں۔۔

مجھے کنڑول کرنا چاہیے خود پہ اس طرح اچھی زندگی کے لالچ میں کہیں ٹھوکر ہی نا کھا بیٹھوں۔۔

@@@

اگلے دن بشرا آفس آئی تو اسکا موڈ پہلے سے فریش تھا۔۔

باران آفس آیا تو بشرا کو اپنے جگہ پہ بیٹھے پایا اس کے کیبن میں جا کھڑا ہوا۔۔

گڈ مارننگ سر" وہ اسے دیکھتی فٹ کھڑی ہوئی۔۔۔

گڈ مارننگ ہیو آ گڈ ڈے "اچھا لگا تمہیں دیکھ کر۔۔" وہ مسکرا کر بولا۔۔

تھینکس سر" وہ بھی مسکرائی۔۔ جس سے اسکی گال کا ڈمپل نمایا ہوا۔۔

وہ اسے ایک نظر دیکھتا اپنی آفس کی جانب بڑھ گیا۔۔

وہ دیکھو کیسے سر عام ہی ہنس ہنس کر باتیں ہو رہی ہیں۔۔
مشی کو اسکے ساتھ کھڑی لڑکی نے کہا تھا جسکا بھی دھیان وہیں ہی تھا۔۔

ہاں دیکھ رہی ہوں میں بھی۔۔
اسنے حسد سے کہا تھا۔۔

کچھ دیر میں بشرا کافی کا مگ اٹھائے باران کے آفس میں داخل ہوئی تھی۔۔

" اس بشرا کو تو آج میں سبق سکھا کر رہوں گی۔۔

کیا کرو گی تم" پاس کھڑی لڑکی نے کہا۔

" اسے آفس سے باہر آنے دو پھر دیکھنا تم

" پورے آفس کے سامنے اسکی اوقات یاد دلاؤ گی

دیکھو مشی تم رہنے دو کچھ بھی نہیں کرنا" ہمیں اس سے کیا جو مرضی کرتی پھرے" دوسری لڑکی نے کہا جسے مشی کی جیلسی خوامخواہ ہی لگتی تھی۔۔

تم نا چپ رہو مشی بلکل ٹھیک کر رہی ہے بشرا کے ساتھ" پہلی لڑکی نے اسے چپ کروایا۔۔

میرا کیا لگے رہو" ویسے وہ اپنا کام ہی کر رہی ہے کسی سے ہنس کر بات کر لینا

" عاشقی معشوقی نہیں کہلاتی

اسے کرارا جواب دے کر وہ اپنے کام میں لگ گئی۔۔

مشی نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔۔
بس وہ موقع کا انتظار کرنے لگی۔۔ باقی دوسری لڑکیوں نے بھی اسکا ساتھ دیا کیونکہ وہ چاہ رہی تھی کوئی تماشا لگے۔۔

بشرا ویری گڈ تم بہت اچھا کام کر رہی ہو "کلائنٹس ہم سے بہت خوش ہیں" اس کمپنی کی کامیابی میں تمہارا ابھی پورا ہاتھ ہے" باران نے خوش ہوتے کہا تھا بشرا سے۔

تھینکس سر" بشرا نے جواباً مسکراتے کہا۔۔

تم ایسے ہی مسکراتی اچھی لگتی ہو" باران نے اسے اسکی حوصلہ افزائی کے لیے کہا۔۔

تھینکس سر اب زیادہ تعریف کر کے میرا دماغ ناخراب کر دینا آپ" بشرا کہتے آفس سے باہر نکلی۔۔
پیچھے سے باران مسکرایا۔۔

بشرا ابھی مسکراتے ہوئے آفس سے نکل رہی تھی۔۔

جب اسکا سامنا مشی سے ہوا تھا۔۔

" واہ بڑا مسکرایا جا رہا آج کیا کوئی خاص بات ہوئی ہے

مشی کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا جو یوں میرے پیچھے پڑی ہو میرے تم "

"نہیں مسئلہ تو کوئی نہیں بس تمہارے خوش ہونے کی وجہ جاننی ہے
کل تم سر کو بنا بتائے آفس سے بغیر کوئی چھٹی لیے منہ اٹھا کر چلی گئی۔۔
اور باس نے تمہیں کچھ نہیں کہا صبح ہی ہنس ہنس کر باتیں ہو رہی تھی۔۔
اگر تمہاری جگہ یہ سب کوئی اور کرتا تو اب تک یقیناً اسکی آفس سے ہمیشہ کے لیے چھٹی ہو چکی ہوتی۔۔

مشی نے بھی بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا وہاں تقریباً پورا اسٹاف متوجہ ہوا تھا انکی طرف۔۔

"مشی تم خوامخواہ میں میرا اور اپنا تماشا بنا رہی ہو

بشرا کو بہت برا لگ رہا تھا

اچھا میں تماشا بنا رہی ہوں اور تم میر ڈ باس کے ساتھ سر عام کیا کرتی پھر رہی ہو" اتنی تو معصوم نہیں ہو تم پورا آفس جانتا ہے کہ کیا تماشا تم نے لگایا ہوا ہے "مشی بے لگام بولتی چلی گئی۔۔بشرا تو رونے کو تھی۔۔آنکھیں لال سرخ ہو رہی تھی آنسوں چھلکنے کو بے تاب ہو رہے تھے۔۔

مشی "ایک روب دار آواز عقب سے آئی تھی مشی سمیت سب نے اس سمت دیکھا

مشی ابھی اور بولنے کے لیے منہ کھولنے لگی تھی کہ باران دھاڑا تھا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اتنا گھٹیا الزام لگانے کی" مجھ پہ۔۔بشرا پہ۔۔

مشی کی تو سٹی گم ہوئی تھی وہ تو سہم کر رہ گئی تھی۔۔
سو سوری سر میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔

تمہارا مطلب کیا تھا مجھے سب سمجھ آگیا ہے "میرے آفس میں گھٹیا سوچ کے لوگوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔۔

ایم سو سوری سر پلیز سر ایسا نا کریں "مشی تو رو دی تھی۔۔

" باران سر پلیز ایسا مت کریں
بشرا بیچ میں آتی بولی تھی۔

"میں نے تم سے نہیں پوچھا مجھے کیا کرنا ہے "یو آر فائر ناؤ
باران بشرا کو دیکھتے کہا اور پھر مشی کو دیکھتے کہا اور چلا گیا اپنے کیبن میں۔۔

مشی روتے ہوئے نکلی تھی وہاں سے۔۔

منع بھی کیا تھا کہ مت کرے تماشا مگر یہ لڑکی حسد کی آگ میں خود ہی جل گئی۔۔وہ جو اسے پہلے ہی وارن کر چکی تھی یہ تماشا لگانے سے وہ بولی۔۔

باران کو شدید غصہ آرہا تھا اسکے آفس میں یہ سب چل رہا تھا اور وہ اس سب سے بے خبر رہا۔۔

سب ہی پھر سے اپنے کام میں جت گئے بشرا بھی اپنی جگہ پہ آکر بیٹھ گئی۔۔ اسے یہ سب اچھا نہیں لگ رہا تھا اسکی وجہ سے مشی کی جاب چلی گئی۔۔ایسے تو وہ اور آفس میں بدنام ہو جائے گی۔۔

شام کو چھٹی کے ٹائم وہ باہر نکل رہی تھی باران بھی اسی وقت اپنی گاڑی میں نکل رہا تھا اسکی نظر بشرا پہ گئی۔۔

تو وہ گاڑی اسکے پاس لے آیا۔۔

بشرا گاڑی میں بیٹھو مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔

سوری سر وہ ڈرائیور آنے والا ہے بس کل بات کرلیں گے ابھی مجھے گھر جانا ہے۔۔ آس پاس نگاہ دوڑاتی بولی۔۔ آفس کے ہی سب لوگ موجود تھے وہاں۔۔

بشرا کم "ہری اپ۔۔ باران نے زرا سختی سے کہا۔۔ وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا تھا۔۔

توبشرا ہچکچاتے بیٹھ گئی اسکے ساتھ۔۔

وٹ ہیپنڈ بشرا" تم گھبرا کیوں رہی ہو میں نے جسٹ تم سے بات کرنی تھی۔۔

کچھ نہیں سر بولیں آپ" بشرا نے آہستگی سے کہا اسے واقعی میں گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔

کب سے مشی تمہیں تنگ کر رہی تھی اور تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں۔۔
گاڑی ڈرائیو کرتے باران نے کہا۔۔

وہ تو کب سے سلسلہ جاری تھا۔۔آج تو حد ہی کر دی تھی اس نے جاب شروع ہونے کے کچھ دنوں بعد ہی اس نے مجھے تنگ کرنا شروع کر دیا تھا۔۔

"وہ سمجھتی تھی آپ مجھے سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔۔
مگر سر آج آپ نے اچھا نہیں کیا مشی کے ساتھ پلیز اسکی جاب بحال کر دیں
"

اس نے التجایا کہا۔۔

واٹ اس نے تمہارے ساتھ اتنا کچھ کیا تمہیں ابھی بھی اس سے ہمدردی
ہو رہی ہے" باران نے حیرت سے کہا۔

کیونکہ سر وہ بھی میری طرح مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتی ہے جاب
"ہماری مجبوری ہے شوق نہیں
ہو سکتا ہے وہ سپورٹ کر رہی ہو اپنے گھر والوں کو اور آج کے دور میں
نوکری ملنا کوئی آسان نہیں ہے پلیز سر" معاف کر دیں اسے۔۔

اچھا ٹھیک ہے صرف تمہارے کہنے پہ اسے واپس بلا لیتا ہوں۔۔ورنہ ایسے لوگوں کی میری کمپنی میں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔

اچھا گھر کہاں ہے تمہارا تمہیں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔

اٹس اوکے سر آپ مجھے یہیں اتار دیں میں خود ہی چلی جاؤں گی گھر۔۔

بشرا کو مناسب نا لگا اس نے انکار کر دیا۔۔

بشرا کم آن اتنا کیوں گھبراتی ہو مجھ سے "میں نے کہا نا چھوڑ دیتا ہوں تمہیں گھر "

کیونکہ سر ہمارے بارے میں غلط باتیں بناتے ہیں اکیلی مشی نہیں تھی بلکہ پورا آفس کا اسٹاف بھی شامل ہے "سب کو یہی لگتا ہے کہ ہمارا کوئی چکر ہے "

وہ سر جھکائے بولی۔۔

میں سب کو دیکھ لوں گا" ڈونٹ وری۔۔وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ایک نظر اسے دیکھتا بولا۔۔

کس کس کو دیکھیں گے آپکا کچھ نہیں جائے گا مگر میرا کریکٹر تو خراب ہو گیا نا "

ایسا فضول مت سوچا کرو" یہاں سب کو اپنے مطلب سے مطلب ہے"
لوگوں کا تو بس کام ہے باتیں کرنا اگر لوگوں کی سنتے رہے تو پھر زندگی میں
آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔۔

یونہی باتوں میں بشرا کا گھر آگیا۔۔
سر یہیں روک دیں آگے میں خود چلی جاؤں گی۔۔

باران نے گاڑی روکی اور وہ جھٹ سے اتر کر گلیوں میں غائب ہوئی تھی۔۔

وہ ایک کچے پکے مکانوں کا چھوٹا سا علاقہ تھا۔۔ باران ایسی جگہ پہ پہلی بار آیا تھا
۔۔
سرسری سی نگاہ آس پاس ڈالتا گاڑی نکالی تھی وہاں سے۔۔
@@@

باران آگیا۔۔"دادجی مگر آج آپ نے کھانے کے باہر نہیں جانا۔۔

اچھا"دادجی نے کہا۔۔

بس بڑھیا سی بیمار ہونے کی ایکٹنگ کرنی ہے"کل بھی آپ نے کافی اچھی ایکٹنگ کی تھی۔۔

بس ایسے ہی جذباتی تقریر کرنی ہے"شکور نے دادجی کو مشورہ دیا۔۔

"ہاں ہاں پتا ہے مجھے نا سکھا۔۔

یہ سب میں اپنے پوتوں کے لیے کررہا ہوں آبان سے زیادہ باران کی فکر ہوتی ہے مجھے"

اس عورت کی محبت میں ساری زندگی خراب کر دے گا کوئی نام لینے والا نہیں ہو گا اسکا۔۔

اولاد جیسی نعمت نا ہو زندگی میں میں بھلا تو زندگی ویران لگتی ہے "بس اس عورت کی وجہ سے وہ دوسری شادی نہیں کر رہا۔۔

" باران کمرے میں آیا

آ گئے آپ زیبا اسکی طرف لپکی تھی.. اسکا کوٹ اتارا۔۔ پیچ کلر کا سوٹ پہنے ہونٹوں پہ لال لپ اسٹک سجائے آنکھوں میں کاجل ڈالے سفید رنگت میں بچ رہا تھا۔۔ مگر آنکھوں کے گرد پڑتی ہلکی جھریاں اسکی بڑھتی عمر نمایاں کر رہی تھی۔۔

آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگاتی ہوں۔۔

الماری سے سوٹ نکال کر اسکے حوالے کرتی چلی گئی۔۔

کھانا لگ چکا تھا جب باران ٹیبل پہ آیا۔۔

دادجی نہیں آئے۔" باران نے کھانا اپنی پلیٹ میں ڈالتے کہا۔

زیبا اسکے ساتھ ہی کرسی پہ بیٹھتی بولی۔۔

نہیں وہ شکور انکا کھانا کمرے میں ہی لے گیا۔۔

" کیوں

" پتا نہیں میں نے پوچھا تو کہنے لگا دادجی نے کہا ہے وجہ تو نہیں بتائی اس نے

تو آپ جا کر پوچھ آتی " باران نے کھانا کھاتے کہا۔۔

میں کیسے جاؤں وہ تو پہلے ہی مجھے پسند نہیں کرتے انکے سامنے جا کر خود کی بے عزتی ہی کروانا ہے " زیبا نے زرا غصہ سے کہا۔۔

باران کھانا فنش کرتا اٹھا تھا۔۔

" میں دادجی کے پاس جارہا ہوں

دادجی باران صاحب ادھر آرہی ہیں " شکور نے دادجی کو الرٹ کیا۔۔

جیسے ہی وہ کمرے میں انٹر ہوا دادجی نے کھانسنا شروع کر دیا۔۔

دادجی آپ ٹھیک ہیں" باران نے پریشانی سے پوچھا۔۔

ہاں ٹھیک ہوں بس" وہ کھانسی کرتے بولے۔

باران نے پانی کا گلاس انکی طرف بڑھایا دادجی نے ہاتھ سے پرے کر دیا۔۔
" نہیں چاہیئے

" دادجی پلیز ضد نا کریں" شکور کھانا کھایا انہوں

بس تھوڑا بہت ہی کھایا" آج صبح سے ہی طبیعت ایسے ہی ناساز ہے" شکور نے ہاتھ باندھے کہا۔۔

تو مجھے بتانا تھا نا تم نے "ڈاکٹر کو بلا لینا تھا" حد ہے تمہاری لاپرواہی کی۔۔

باران شکور پہ چڑھ دوڑا

اسے کیا سنا رہے ہو" تمہیں اپنی لاپرواہی کا نہیں پتا" داد جی بولے۔۔

کیا مطلب ہے آپکا" باران نے کہا۔۔

"تم نے میری کونسا کوئی بات مان لینی ہے جو تمہیں مطلب سمجھاؤں۔۔
جاؤ تم اپنی بیوی کے پاس اسے نا کوئی تکلیف پہنچے بوڑھے دادا کی خیر ہے"
داد جی تھوڑا جذباتی ہوئے۔۔

داد جی پلیز اس وقت آپ امپورٹنٹ ہے میرے لیے" وہ انکا ہاتھ پکڑتے بولا
۔۔

ایسی باتیں نا کیا کریں میرے ساتھ آپ میرا واحد سہارا ہیں" وہ انکا ہاتھ تھام کر بولا۔۔

اور تمہارا سہارا کون ہو گا میرے بعد۔۔میں تمہارے بھلے کی ہی بات کر رہا "ہوں' تمہاری ٹینشن ہی مجھے بیمار کر رہی ہے۔۔

دادجی شاید آپ بھول رہے ہیں آپ نے پورے ایک سال کا وقت دیا تھا مجھے'

باران ہاتھ جھاڑتا کھڑا ہوا تھا۔۔

ہاں تو ایک سال میں میں سے تین ماہ کا وقت بھی تو چلا گیا۔۔" دادجی نے کہا۔۔

پورا ایک سال" اسکے بعد میں سوچوں گا اپنا دامن چھڑاتے نکلا تھا وہ دادجی کے کمرے سے۔۔

واہ دادجی کمال کر دیا" آپ دادا ہے تو دوسرا ابھی پوتا آپکا پوتا ہے۔۔
"ایک سال بعد ہی یہ ڈرامہ دوبارہ شروع کیجئے گا
شکور نے تقریباً مذاق ہی اڑایا تھا۔۔

تو دادجی نے اپنی لاٹھی اٹھا کر اسکی کاندھے پہ دے ماری۔۔

یہ تو میں نے اسے وارننگ دی تھی" مگر میں ایک سال کا انتظار نہیں کر سکتا۔۔
ناجانے کتنی زندگی رہ گئی ہے میری" وہ آہ بھرتے بولے۔۔

اتنی جلدی نہیں جانے والے آپ بے فکر رہیں" شکور نے کہا تو داد جی نے اسے آنکھیں دکھائی تو وہ سر جھکا گیا۔۔

@@@

باران داد جی کے کمرے سے نکلتا باہر لان میں آگیا تھا۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے داد جی کی ضد بچوں کی طرح پکی ہوتی جا رہی تھی۔۔

تکلیف وہ زیبا کو بھی نہیں دینا چاہتا تھا اور داد جی کو بھی نہیں۔۔

اب اسے ہی کوئی تیسرا راستہ نکالنا ہوگا سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نا ٹوٹے

@@@

سلیم ہاتھ میں اپنی میڈیکل رپورٹس پکڑے ناامید سا بیٹھا تھا۔۔
اسکے ساتھ ہی انوشہ بیٹھی تھی۔۔وہ بھی پریشان سی تھی اپنے شوہر کے لیے
۔۔

مگر کیا کرتی پھر بھی اسے ہمت کرنی تھی شوہر کی ڈھارس بندھانی تھی۔۔
سلیم آپ پریشان نا ہوں انشاللہ آپ جلد ہی صحت یاب ہو جائیں گے۔۔

مگر کیسے پیسے نہیں ہیں علاج کے اتنا مہنگا علاج کہاں سے ہو گا آدھی سے زیادہ تنخواہ تو ان ٹیسٹوں میں چلی گئی ہے پورا مہینہ کیسے گزارا ہو گا" وہ پریشان زدہ بولا

بشرا ہے نا اسے بھی سیلری مل ہو گی۔۔

خود ہی وہ مجھے آدھی سیلری دے دیتی تھی اپنی میں نے گھر خرچ نہیں کی بلکہ
"اور بچت بھی کر کے کچھ پیسے اکٹھے کر لیے تھے۔۔

آپ فکر نا کریں بس اچھے سے ڈاکٹر کا پتہ کریں جو آپکا علاج اچھے سے کرے
اور آپ کو جلد ہی ٹھیک کر دے "انوشہ نے پھر بھی اسکا حوصلہ افزائی کی۔۔

جگر کا کینسر ہے انوشہ کوئی عام بیماری نہیں جو بس دوائیوں سے ٹھیک ہو
جائے گی لاکھوں روپے کا علاج ہے "جمع پونجی میں بس یہ گھر ہے اور اگر یہ
" بھی بیچ گنوایا اور جان بھی نا بچی تو کیا کرو گے تم لوگ

بس مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو انوشہ بس جتنی زندگی تھی جی لی مت دو مجھے
جھوٹے دلاسے۔۔

سلیم تو تقریباً ہمت ہار چکا تھا۔۔

انوشہ نے آگے بڑھتے اسے گلے سے لگالیا تھااور رونے لگی "مت کریں سلیم
" ایسی باتیں نا کیا کریں گے ہم آپ کے بغیر
آپکو کچھ نہیں ہو گا "میں بشرا سے بات کرتی ہوں۔۔۔وہ سیلری ایڈوانس "
میں لے لی گی آپ کا علاج جلد سے جلد شروع کروانا ہے آپ انشاللہ بلکل
"ٹھیک ہو جائیں گے۔۔

"بشرا تمہیں سیلری مل گئی۔۔

بشراا بھی آفس سے آئی ہی تھی "چینج کر کے وہ باہر آکر بیٹھی جب انوشہ نے
اس سے پوچھا۔۔

" جی آپی آج ہی ملی ہے ابھی لیکر آئی ہوں
شوپنگ کا موڈ ہے لگتا ہے "بشرا نے زرا شرارت سے کہا۔۔

نہیں کام ہے اور مجھے پوری سیلری چاہیے "انوشہ نے سنجیدگی سے کہا۔۔

پوری لے لیں آپ خیریت ہے "بشرا بھی زرا پریشان ہوئی۔۔

خیریت ہی تو نہیں "انوشہ کے آنسوں نکل آئے۔۔

" کیا ہوا آپی بتائیں مجھے
وہ انوشہ کے پاس بیٹھتی بولی۔۔

سلیم کی طبیعت کافی خراب رہنے لگی تھی کچھ دنوں سے "کھانسی بہت زیادہ ہوتی جا رہی تھی۔۔

جب جب کھانستے تھے ساتھ میں خون کی الٹی بھی آجاتی تھی۔۔بہت کہنے کے بعد انہوں نے ٹیسٹ کروائے ہیں اپنے مگر جو رپورٹس آئیں ہیں ء کہتی کہتی اسکے رونے میں مزید اضافہ ہو گیا

" آپی کیا آیا ہے رپورٹس میں

انہیں جگر کا کینسر ہے " ہچکیوں سے بتایا تھا انوشہ نے۔۔

کیا " شاک سے کہا تھا بشرا نے۔۔

بشرا پلیز دعا کرو سلیم کو کچھ نا ہو وہ ہمارا واحد سہارا اس رپورٹ کے بعد تو وہ " ٹوٹ چکے ہیں

انہیں جینا ہے ہمارے لیے " کہتے ہیں علاج بہت مہنگا ہے۔۔ نہیں ہو سکتا کچھ۔۔

وہ روتے ہوئے بولی۔۔

آپی پلیز حوصلہ رکھیں میں ہوں نا ہم کروائیں گے بھائی کا علاج وہ یہ جلد ہی صحت یاب ہو جائیں گے۔۔

بشرا واقعی میں پریشان ہو گئی تھی۔۔

اس نے سب سے پہلے اپنی سیلری اور سیونگ انوشہ کے حوالے کی۔۔

گھر کا خرچہ بھی چلانا تھا اور ساتھ ساتھ سلیم کا علاج بھی کروانا تھا یہ اس کے لیے ایک بڑا چیلنج تھا۔۔

سلیم کا علاج شروع کروا دیا گیا تھا ان کے پاس جو بچت تھی وہ تو شروع میں ہی دوائیوں اور ٹیسٹوں میں اڑ گئی تھی۔۔

بشرا باقی کا پیسہ کہاں سے آئے گا پندرہ سے بیس لاکھ کا خرچہ بتا رہے ہیں یہ ڈاکٹر یہ بھی ابھی انہوں نے کم بتایا ہے اس سے زیادہ کا بھی خرچہ بھی آسکتا ہے کیا کریں اب "انوشہ پریشانی سے بولی تھی۔۔
سلیم کو مزید اچھے ٹریٹمنٹ کی ضرورت تھی اسکی طبیعت دن با دن بگڑتی جا رہی تھی۔۔

آپی فکر نا کریں میں آفس سے لان کی بات کرتی ہوں شاید زیادہ نہیں تو دس لاکھ تک تو دیں گے یا پھر پانچ لاکھ بھی مل جاتے ہیں تو علاج تو اچھے سے شروع ہو گا "

باقی تھوڑا تھوڑا کر کے کہیں نا کہیں سے مل ہی جائیں گے۔۔"بشرا بھی پریشانی سے بولی رہی تھی دو ماہ کی سیلری ویسے ہی وہ ایڈوانس لے چکی تھی مگر اسکا بھی کچھ نہیں بنا پچھلے ایک ماہ میں سلیم کی ادویات اور روز کے ٹریٹمنٹ میں بھاری رقم لگ چکی تھی۔

" اور گھر کے اخراجات الگ سے تھے بچوں کی تعلیم کا خرچ
سلیم کی بیماری کی وجہ سے اسکی نوکری بھی چلی گئ کیونکہ وہ اب نوکری کے قابل ہی نہیں رہا تھا۔۔

انوشہ کو اپنے سہاگ کی فکر کھائے جا رہی تھی"ساری زندگی محرومی سے گزاری تھی سلیم کی محبت نے اسکے زندگی سے اس احساس کو بھی ختم کر دیا تھا
۔۔

بشرا آفس آگئ مگراب پریشان تھی کیسے اتنا بڑالان مانگے گی"ہمت کرتی احمد کے آفس چلی گئ۔۔

" مے آئی کم ان سر

ییس آؤ"احمد نے اجازت دی۔۔

سر مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی۔۔

ہاں کرو"لیپ ٹاپ سے توجہ ہٹا کر اسکی جانب متوجہ ہوا۔۔

سر مجھے لان چاہیے "بہت ہمت کر کے اس نے کہا۔۔

لان" احمد نے زرا شاک ہوتے کہا۔۔

جی" وہ سر جھکائے بولی۔۔

" مگر بشرا آلریڈی تم دو ماہ کی سیلری ایڈوانس کے طور پہ لے چکی ہو

" آئی نو سر اٹس ارجنٹ نیڈ" گھر میں سخت ضرورت ہے

" کتنا چاہیے

" دس" دس لاکھ۔۔ بمشکل اٹکتے کہا

احمد شاک ہو گیا تھا۔۔

اچھا تم جاؤ میں باران سر سے بات کرتا ہوں" احمد نے کہا تو وہ چلی گئی۔۔

اسے پہلے ہی بہت شرمندگی ہو رہی تھی مگر اب باران سے بات کرنے کا نام
" لیا تو وہ مزید شرمندہ ہوئی تھی کیا سوچیں گے وہ اسکے بارے میں
کیسے بتائے گی وہ اسے اپنے حالات کے بارے میں اسکی مجبوریوں کے بارے
" میں

" باران سر" وہ بشرا آئی تھی ابھی میرے آفس میں سر اسے لان چاہیے

بہت بڑی رقم کا مطالبہ کر رہی ہے حالانکہ ابھی پچھلے ایک ماہ میں وہ دو بار اپنی
سیلری ایڈوانس لے چکی ہے۔۔" احمد نے اسے انٹر کام کے ذریعہ اطلاع دی
تھی۔۔

" اچھا

" تم ایسا کرو اسے میرے آفس میں بھیجو میں بات کرتا ہوں اس سے

باران ایک گہری سوچ میں ڈوب چکا تھا" کیونکہ اسکے دماغ میں کچھ اور ہی چل رہا تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں بشرا اسکے آفس میں آئی کافی نروس لگ رہی تھی۔۔

بلو کلر کا پلین سوٹ پہنے سنہری سلکی بالوں کو کھلا چھوڑے سفید رنگت میک اپ کے نام پہ بس ہونٹوں پہ پنک لپ گلوز سجائے معصوم سی لگی تھی۔۔

بشرا نے باران کی جانب دیکھا تو وہ اپنے کرسی پہ براجمان اسے ہی بغور دیکھے جا رہا تھا۔۔

سر "وہ مجھے ارجنٹ لان کی ضرورت ہے "میں احمد سر سے بات کی تھی

انہوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے "آئی نو کے رقم بہت زیادہ بڑی ہے

" بٹ سر مجبوری ناہوتی تو میں نا مانگتی

وہ سر جھکائے بمشکل اٹکتے اپنے الفاظ ادا کیے تھے ۔۔

" ہاں "یہ رقم تو معمولی ہے میرے لیے ۔۔ مگر تمہارے لیے بہت بڑی ہے

بشرا میں تو تمہیں دس نہیں بیس لاکھ دوں گا لان نہیں بلکہ ایسے ہی "تمہاری

" یا تمہارے گھر والوں کی جو بھی ضرورت ہو وہ پوری ہو سکتی ہے

"مگر میری بھی ایک ضرورت ہے جو صرف تم پوری کر سکتی ہو

باران نے لیپ ٹاپ بند کرتے کرسی پہ بیٹھے ہی نہایت سیریس انداز میں کہا تھا اس سے۔۔

بشرا نے حیرت سے باران کی جانب دیکھا تھا

کک۔۔کیا مطلب۔۔ہے۔۔آپکا" اس نے جھجھکتے پوچھا۔۔

مطلب یہ" وہ اٹھ کر اسکے پاس آیا دونوں ہاتھ پاکٹ میں ڈالے ہوئے تھے نظریں اسکے چہرے پہ تھی۔۔

مطلب یہ ہے کہ تمہیں میرے ساتھ کانٹریکٹ میرج کرنی ہوگی دو سال کے لیے" وہ اسے بغور دیکھتے بول رہا تھا۔۔

وہ اسے پھٹی پھٹی سی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی کہ وہ کہہ کیا رہا ہے۔۔

مجھے اولاد چاہیئے اور زیبا یہ نعمت مجھے دے نہیں سکتی ۔۔ مگر میرے دادا جی کو پوتا چاہیے ۔۔
میں دونوں سے بہت محبت کرتا ہوں اس لیے ان دونوں کو کوئی دکھ دینے کا سوچ نہیں سکتا۔

اس لیے میں تمہیں یہ آفر کر رہا ہوں "ایک سال میں بے بی ہو جائے دوسرے سال اسے فیڈ کروانا ہے اور پھر بس تمہارا کام ختم اس کے بعد تم آزاد ہو جب کہو گی میں تمہیں ڈیوورس دے دوں گا اور تم اور اچھی جگہ شادی کر لینا "
بشرا کو نہایت برا لگ رہا تھا اس وقت باران نے جیسے اسکی مجبوری جاننا ضروری ہی نا سمجھی ہو "اور بڑے آرام سے سب کہہ دیا۔

سر آپ نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ میں آپ کے ساتھ اپنی عزت کا سودا کروں گی "اگر اس وقت مجھے پیسوں کی ضرورت ہے تو یہ میری مجبوری ہے "مگر میری مجبوری میری عزت سے بڑھ کر نہیں ہے

میں نے تو آپکو ایک شریف انسان سمجھا تھا۔۔آپ نے تو میری وجہ سے ڈیل کینسل کر دی تھی کہ وہ مینیجر مجھے حراساں کر رہا تھا۔۔

مگر آپ.. آپ خود کیا کر رہے ہیں۔۔مجھے افسوس ہو رہا آپ پہ۔۔

ایم سوری اب میں یہاں جاب بھی نہیں کر سکتی "بولتے ہوئے اسکی زبان لڑکھڑانے لگی تھی آنکھوں سے مسلسل بہتے آنسوں اسکا چہرہ بھگو رہے تھے۔۔

یہ تو تم صرف جذباتی ہو رہی ہو سوچ لو ہر ماہ سیلری بھی ملے گی وہ بھی ڈبل" باران نے اسکے آنسوں کو نظر انداز کرتے پھر سے پیش کش کی تھی۔۔

اور تم میرے ساتھ اس ملک سے باہر رہو گی 'ہر عیش و عشرت ملے گی تمہیں جس کے تم نے اب تک اتنے خواب دیکھیں ہیں" وہ اپنی بے حسی کی انتہا کو پہنچا تھا۔۔

میرے خواب اتنے سستے نہیں ہیں جسے آپ چند ٹکوں کے عوض خرید لیں گے" وہ اپنے آنسوں صاف کرتی نکلی تھی اسکے آفس سے۔۔

آفس سے نکلتے ہوئے اسکا سامنا مشی سے ہوا تھا مگر وہ اسے نظر انداز کرتی نکل گئی تھی وہاں سے مشی نے اسے کچھ نہیں کہا تھا بلکہ وہ تو اب اسکی احسان مند ہو گئی تھی کہ اس نے اسکی نوکری بچالی تھی۔

اسکی روئی ہوئی سرخ آنکھوں کو دیکھتی وہ بھی پریشان ہوئی تھی۔۔

بشرا آفس سے نکلتے رکشہ میں بیٹھی تھی آنسوں تھے کہ بے قابو ہو گئے تھے رکنے کا نام تک نہیں لے رہے تھے۔۔

اسے باران کی باتوں پہ افسوس ہو رہا ہے تھا اس نے اسے کیا سمجھ لیا تھا دل بہلانے کے لیے کوئی کھلونا اسکے جذبات اسکے خواب اسکے سامنے بکاؤ بن گئے تھے۔۔

مگر وہ بکاؤ چیز تو نہیں ہے انسان ہے ایک " مگر شاید باران آج انسانیت سے گر گیا تھا۔۔

وہ اسکی لاحاصل محبت تھی جسے کبھی اس نے چاہا تھا اسے پانے کی خواہش کی تھی مگر وہ کسی اور کا تھا اس لیے اسے پانے کی حسرت کو دبا لیا تھا۔۔

مگر آج وہ اس مقام سے بھی گر چکا تھا وہ جو کبھی اسکے دل کے کسی کونے میں بستا تھا۔۔

@@@

باران کو جب احمد نے بتایا تھا کہ بشرا کو لان چاہیے تب ہی اسے موقع مل گیا اس نے اپنی بات بشرا کے آگے رکھی تھی۔۔
مگر وہ تو اسکے پیش کش ٹھکرا کر جا چکی تھی۔۔

اسکا دماغ میں تو کب سے یہ کھچڑی پک رہی تھی مگر صحیح موقع تو اسے آج ملا تھا۔۔

مگر اسے یقین تھا کہ بشرا کی لالچ اسے ضرور اسکے پاس کھینچ لے آئی گی۔۔
وہ اپنی بے حسی کی انتہا کو پہنچ چکا تھا اسکی مجبوری کو اسکی لالچ سمجھ لیا تھا۔

@@@

بشرا کو اتنی جلدی گھر آتا دیکھ انوشہ اسکی طرف لپکی۔۔

"کیا ہوا بشرا تم ٹھیک ہوا بھی تو بارا بجے ہیں دن کے اور تم آ بھی گئی۔۔

جی آپی وہ بس طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے آگئی گھر "اس نے بہانہ گھڑا تھا

۔۔

اچھا تم چینج کر لو میں تمہارے لیے چائے بناتی ہوں تم ساتھ میں کچھ میڈیسن لینے لینا "

انوشہ اس سے پیسوں کا پوچھنا چاہتی تھی مگر اسکی طبیعت کے پیش نظر چپ رہی

شام کو کھانے کے بعد پھر انوشہ اسکے پاس گئی۔۔

بشرا کیا بنالان کا "تم نے پوچھا"۔۔

بشرا اسے دیکھتے خاموش رہی۔۔اسکا دل کٹ رہا تھا۔۔

انوشہ نے پھر استفسار کیا۔۔
"بشرا تم بول کیوں نہیں رہی

"وہ آپی مشکل ہے زرا" دو منتھ کی سیلری بھی تو ایڈوانس لے چکی ہوں

وہ زرا اٹکتے بولی۔۔

مگر بشرا تمہیں معلوم ہے اس وقت کتنی اشد ضرورت ہے "ہمارے پاس اور کوئی آسرا ابھی تو نہیں ہے "انوشہ کو بھی مایوسی ہوئی تھی اور وہ اٹھ کر چلی گئی اسکے پاس سے۔۔

بشرا کی آنکھوں سے پھر آنسو جاری ہوئے تھے وہ مجبور تھی۔۔
پیسے تو جھٹ سے ہی مل جائے گے مگر اس وقت اسکی عزت نفس زیادہ ضروری تھی۔۔

@@

باران اپنے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا ہاتھ میں ریموٹ پکڑے ٹی وی کے چینل سرچ کر رہا تھا مگر اسکی سوچ میں بشرا ہی اٹکی ہوئی تھی۔۔

ابھی بھی دادا جی نے اس سے ڈھنگ سے بات تک نہیں کی تھی وہ ایک ہی رٹ لگائے بیٹھے۔۔

مختلف سوچیں اسکے ذہن سے آ جا رہی تھی۔۔

وہ سب پلین کر چکا تھا" بشرا مڈل کلاس لڑکی ہے اسکی خواہشات یہ اسائیشات ہے اچھی زندگی ہے" اسکے مطابق وہ اسے اتنا لالچ دے چکا ہے "کہ وہ سوچنے پہ مجبور ہو جائے گی اور جلد ہی ہاں کر دے گی وہ فوراً ہی کورٹ میرج کر لے گا اس سے اور اسے اس ملک سے باہر لے جائے گا "

دو سال کی کنٹریکٹ میرج ہو گی اسکے بعد وہ دونوں اس رشتہ سے آزاد ہوں گے بشرا اسے بچہ لیکر وہ اسے زیبا کی جھولی میں ڈال دے وہ بچہ اسکا اور زیبا کا

ہو گا اس طرح انکی زندگی میں جو کمی ہے وہ پوری ہو جائے گی اور اسے وارث مل جائے گا۔۔

وہ اتنا بے حس ہو چکا تھا بس صرف اپنے ہی بارے میں سوچ رہا تھا۔۔

وہ زیبا سے کچھ نہیں چھپانا چاہتا ہے اسے ہر معاملے سے آگاہ رکھے گا مگر پہلے بشرا سے ڈیل ڈن ہو جائے۔۔
وہ سب سچ بتادے گا زیبا کو مگر دادجی کو انجان ہی رکھے گا اس معاملے سے۔۔

@@@
دو دن سے بشرا آفس نہیں گئی تھی۔۔گھر سے تو وہ آفس کا ہی کہہ کر نکلتی تھی مگر وہ کہیں اور جاب کی تلاش میں تھی مگر اسکے نصیب میں دھکے کھانے

ہی لکھے تھے۔۔ان دو دنوں میں بے بس ہو گئی تھی کہیں بھی نوکری نہیں مل رہی اور جو ملتی بھی تھی تو وہ بہت ہی کم سیلری پہ تھی۔۔

باران کی کمپنی میں تو اسکی ٹھیک ٹھاک سیلری مل رہی تھی۔۔

اور باہر کا کاٹ کھانے کا ماحول اسکا دم گھٹتا تھا۔۔

شام کو در بدر بھٹکتی گھر پہنچی تو سلیم کی طبیعت کافی بگڑ گئی تھی۔۔

اسے لیکر فوراً ہسپتال پہنچی جہاں ڈاکٹرز نے اسے ایڈمٹ کر کے اسکا ٹریٹمنٹ شروع کر دیا۔۔

بشرا پلیز تم اپنے باس سے بات کرو وہ رحم کھا لیں ہم پہ سلیم کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی "دیکھو میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں بچا لو میرے سہاگ کو" انوشہ نے بے بسی سے کہا تھا بشرا سے۔۔

آپی پلیز" وہ اسکے جڑے ہاتھ پکڑتی بولی۔۔

آپ فکر نا کریں سمجھیں کے اب حالات بدل گئے سلیم بھائی کا اچھے سے علاج بھی ہو گا اور ساری فکریں ختم" کسی سوچ میں ڈوبے ہوئے کہا تھا بشرا نے۔۔

کیا سچ میں "تم نے بات کی تھی اپنے باس سے "انوشہ کی آنکھوں میں امید کی چمک سی نظر آئی۔۔

ہاں "بس وہ اتنا ہی بولی کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی۔۔

@@@

اگلے دن باران اپنے آفس میں انٹر ہوا تو بشرا کو اپنی جگہ بیٹھا پایا جہاں وہ دو دن سے غائب تھی ۔۔

اسے دیکھتے ہلکی سی فاتحانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی اسکے چہرے پہ ۔۔

بشرا نے نظریں اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تو وہ اسے ہی دیکھ مسکرا رہا تھا ۔۔ گو " کہ جان چکا ہو وہ کس مقصد سے آئی ہے
ایک ٹیس سی اٹھی تھی دل میں اندر سے جیسے ٹوٹ گئی ہو " شکست خوردہ " نظریں جھکا گئی ۔۔

باران آفس میں آگیا تھا آفس آتے کھل کر مسکرایا تھا جیسے کوئی جنگ جیت لی ہو " جیسے اسے یقین تھا وہ آئے گی '

تمہیں آنا ہی تھا بشرا" میرے پاس۔۔ تمہارے تمام راستہ مجھ پہ ہی تو ختم ہوتے ہیں۔۔

بشرا تم کہاں غائب تھی آفس سے" اسکے ساتھ بیٹھی حمیرا نے پوچھا۔۔
وہ بس خاموش رہی کیا جواب دیتی جواب تو تھا ہی نہیں اسکے پاس۔۔

" کچھ دیر گزر جانے کے بعد اسکا بلاوہ آگیا
مس بشرا آپکو باران سر نے بلایا ہے آفس" کچھ دیر سوچنے کے بعد اٹھ ہی گئی بوجھل قدموں سے چلتے اسکے آفس میں گئی۔۔

باران آفس کی ونڈو کے پاس کھڑا باہر کا منظر دیکھ رہا تھا۔۔ بشرا جب اندر انٹر ہوئی تو اسکی جانب مڑا۔۔

کم بشرا میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا" مجھے یقین تھا تم ضرور آؤ گی۔۔ وہ اسکی طرف آہستہ آہستہ قدم بڑھائے بولا۔۔

وہ نظریں جھکا گئی۔۔ چہرے پہ بلا کی سنجید گی تھی۔۔ بلیک کلر کا سوٹ پہنے بالوں کو کیچر سے قید کیے دو آوارہ لٹیں چہرے کو چھو رہیں تھیں۔۔ دودھیا رنگت پہ بلیک کلر اٹھ رہا تھا شفون کا بلیک ہی دوپٹہ آگے اچھے سے پھیلایا ہوا تھا۔ انتہائی معصوم سی لگی باران کو

تمہاری خاموشی کو تمہارا اقرار سمجھوں" کچھ قدم کے فاصلے پہ کھڑا اسکا چہرہ بغور دیکھتے بولا۔۔

ایک بار آنکھیں زور سے میچ کھولیں پھر باران کی جانب دیکھا اور آہستگی سے بولی۔۔

" ہمم" مجھے آپکی شرط منظور ہے

باران بھرپور مسکرایا تھا اسے دیکھ کر۔۔

مجھے پتا ہے تمہیں سب منظور ہی ہوگا" اسکے چہرے پہ جھولتی آوارہ لٹوں کو ہاتھ لگاتے پیچھے کرنا چاہا تھا مگر وہ ایک دم سے پیچھے ہٹی تھی اسکا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا تھا۔۔

ٹھیک ہے کل تم آفس آجانا ہم کل ہی کورٹ جائیں گے کورٹ میرج کرنے کے لیے" باران نے ایک دم سے اسے چونکا دیا تھا۔۔

کل" وہ بے ساختہ بولی۔۔"

ہاں کل ہی میں ٹائم ویسٹ کرنا نہیں چاہتا تم آلریڈی دو دن ویسٹ کر چکی ہو"۔۔آؤٹ اوف کنٹری جانا ہے تمہارے سارے پیپرز بھی تو ریڈی کرنے ہیں جس میں ایک ویک بھی لگ سکتا ویزا پاسپورٹ سب کچھ"

مگر میں گھر کیا کہوں گی"پریشان کن سی بولی۔

" یہ میرا پرابلم نہیں ہے"چاہو تو سب سچ بتادو ورنہ جھوٹ بول دو کچھ بھی

جھوٹ وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔ہاں وہ جھوٹ ہی بول سکتی تھی سچ کیا بتاتی کہ خود کا سودا کر آئی ہے "

اسے کسی سوچ میں کھویا سا دیکھ باران نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔

"بشرا

بشرا ایک دم سے ہوش میں آئی اسکا ہاتھ اپنے کاندھے پہ رکھا ہوا دیکھ پیچھے کو ہوئی۔۔

گھبراؤ نہیں مجھ سے اب تم سمجھو کہ شوہر ہوں تمہارا" وہ مسکرایا۔۔

مگر اسکی مسکراہٹ بشرا کو تڑپا گئی تھی۔۔اسکی آنکھوں میں نمی گھلنے لگی تھی کتنی بے بس ہو چکی تھی اسکے آگے اسے لگا جیسے وہ مسکرا نہیں رہا بلکہ اسکا مذاق اڑا رہا ہو۔۔

جاؤ ابھی تم گھر "ریسٹ کرو۔۔

"کل آنا پھر اب تمہاری یہ جاب ختم بلکہ دوسری جاب شروع ہو جائے گی

پیسے بھی تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو جائیں گے "۔۔ بڑی ہی بے حسی کا مظاہرہ کیا تھا باران نے۔۔

وہ بنا کچھ بولے نکل گئی تھی وہاں سے۔۔

باران نے آج ہی زیبا کو بھی بتانا تھا کہ وہ کیا قدم اٹھانے جارہا ہے "سب کچھ ہی اسکی سوچ کے مطابق چل رہا تھا۔۔ جانتا تھا وہ تھوڑا دکھی ہو گی اسکے بات سے مگر سب وہ اسی کے لیے ہی تو کر رہا ہے۔۔

@@@

کتنا بے حس شخص تھا وہ" وہ سڑک پہ پیدل چل رہی تھی۔۔
اسے صرف اپنے مقصد سے غرض تھا نا کہ اس سے" بنا اسکی کوئی بات سنے بس اپنا ہی مطلب نکالا۔۔

آج باران اعوان اسکی نظروں سے بھی گر چکا تھا۔۔
وہ تو بس خود کو ایک زندہ لاش ہی تصور کر رہی تھی۔۔
.." ہر طرف بے بسی ہی بے بسی تھی

پھر اپنے آنسو صاف کرتی رکشہ پہ بیٹھی تھی گھر جانے کے لیے "گھر بھی
" سوچ چکی تھی کہ کیا جھوٹ بولنا ہے

اور تو کیا تھا بیچنے کے لئے
اپنی آنکھوں کے خواب بیچے ہیں

کتنا بے حس شخص تھا وہ" وہ سڑک پہ پیدل چل رہی تھی۔۔

اسے صرف اپنے مقصد سے غرض تھا کہ اس سے "بنا اسکی کوئی بات سنے بس اپنا ہی مطلب نکالا۔۔

آج باران اعوان اسکی نظروں سے بھی گر چکا تھا۔۔
وہ تو بس خود کو ایک زندہ لاش ہی تصور کر رہی تھی۔۔
.." ہر طرف بے بسی ہی بے بسی تھی

پھر اپنے آنسو صاف کرتی رکشہ پہ بیٹھی تھی گھر جانے کے لیے "گھر بھی
" سوچ چکی تھی کہ کیا جھوٹ بولنا ہے

گھر پہنچی تھی اسکا چہرہ اترا ہوا تھا نوشہ اسکی طرف لپکی تھی۔۔

بشرا آگئی تم" جلدی ہی آگئی۔۔اسے پانی کا گلاس دیتی بولی۔۔

بشرا ایک ہی سانس میں پانی پی گئی سارا جیسے کسی تپتی صحرا سے آئی ہو۔۔

ہاں وہ کام جلدی ختم ہو گیا اس لیے" اسے دیکھتے بولی۔۔

وہ تم نے بات کی تھی اپنے باس سے" وہ اسے دیکھتی بولی۔۔

ہاں کرلی" اس نے زرا تیز لہجہ میں کہا۔۔

" بشرا مجھے معاف کردو میری وجہ سے تم بھی مجبور ہو ہاتھ پھیلانے کے لیے

بشرا نے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔ کیا بتاتی اسے کہ اس نے ہاتھ نہیں پھیلائے بلکہ خود کو ہی اسکے آگے بچھا دیا ہے۔۔

وہ منہ موڑ گئی بنا بات کا جواب دیے۔۔

میں جانتی ہوں "تم پریشان ہو میری وجہ سے سلیم نے تو سوچا تھا تمہاری شادی کر دیں گے تمہارے فرض سے سبکدوش ہو جائیں گے مگر تمہیں ہی اپنے ساتھ آزمائش میں ڈال دیا ہے" وہ مایوسی سے بولی۔۔

آزمائش تو بہت بڑی ہے آپی" وہ پر سوچ انداز میں بولی۔۔

کل پیسے مل جائیں گے "بیس لاکھ" ایک ساتھ۔۔

اور اسکے ساتھ آفس میں ایک نیا پراجیکٹ بھی آیا ہے وہ باہر کی کمپنی ہے کچھ لوگوں کو باہر بیرون ملک اپنے ساتھ لے کر جا رہی ہے کام کے سلسلے میں اس

میں میرا نام بھی آیا ہے اور اگر میں باہر چلی گئی تو سیلری بھی باہر کے پیسے کے مطابق ملے گی۔۔انوشہ کو بڑی صفائی سے جھوٹ بولا تھا۔۔

" کیا باہر ملک "تم اکیلے کیسے جاؤ گی اور کونسا ملک ہے
انوشہ نے انتہائی معصومانہ سوال کیا۔۔

وہ"وہ ترکی ہے۔۔وہاں کا روپیہ پاکستانی روپیہ سے زیادہ ہے۔۔
بشرا کو تو خود نہیں معلوم تھا کہ وہ کس ملک جائے گی باران کے ساتھ اس لیے اپنے پسندیدہ ملک کا نام لے لیا۔۔

اچھا تو جب پیسے مل رہے ہیں تو تمھیں کیا ضرورت ہے باہر جانے کی "انوشہ .. کو صیحح نہیں لگا اسے یوں اکیلے وہ بھی ملک سے باہر

آپی ضرورت ہے ناوہ جو پیسہ مل رہا ہے وہ تو سارا علاج پہ خرچ ہو جائے گا گھر کیسے چلے گا میری اتنی تھوڑی سی تنخواہ پہ "جہاں پچاس ہزار آنے ہیں وہاں دو لاکھ مہینہ کا آئے گا تو۔۔

بشرا نے انوشہ کو منانا تھا۔۔

ہاں یہ تو تم ٹھیک کہہ رہی ہو مگر لوگ کیا کہیں گے۔۔" وہ سوچ میں پڑ گئی۔

ارے لوگ کیا کہیں گے لوگوں نے تھوڑی ہمارا گھر چلانا ہے کسی نے ایک پائی نہیں دی سلیم کے لیے" سلیم کی ماں کو انکی باتیں سن رہی تھی فٹ سے ان کے سر پہ آتے بولی۔۔

مگر اماں" سلیم نہیں مانے گے۔۔

سلیم کی فکر تم مت کرو" بشرا بچے مجھے معاف کردو میں نے تمہیں بوجھ ہی سمجھا تھا مگر مشکل وقت میں تم ہی ہمارے کام آئی ہو" اگر تو تم جانا چاہتی ہو تو بے شک جاؤ۔۔ اگر نہیں جانا تو نا جاؤ۔۔ مگر آج کا دور آزاد خیال ہے مجھے تم پہ پورا بھروسہ ہے "

اماں بھی اپنے لالچ میں ہی بول رہی تھی کہ اسکے بیٹے کا اچھے سے علاج ہو پائے گا اور انوشہ خاموش رہی تھی۔۔

@@@

باران کھانا کھانے کے بعد کمرے میں آچکا تھا۔۔

وہ زیبا کا انتظار کر رہا تھا وہ ابھی تک کمرے میں نہیں آئی تھی۔۔

وہ اسے بھی آگاہ کر دینے والا تھا کہ کل وہ شادی کرنے جارہا ہے۔۔ جانتا تھا اسے بہت برا لگے گا شاید لڑپڑے گی اسکے ساتھ۔۔

زیبا کمرے میں آئی تھی باران کی نظریں اس پہ ہی جم گئی تھیں۔۔

اس نے زیبا کو اپنی طرف بلایا وہ بیڈ پہ تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔زیبا اسکے سامنے آکر بیٹھ گئی اسے مسکراتے دیکھنے لگی۔۔

"جی

زیبا مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے" اسکے لیے مشکل ہو رہا تھا بتانا مگر بتانا تو تھا۔۔

جی بولیں" وہ نارمل انداز میں بولی

زیبا آپکو پتا ہے دادا جی کیا ضد لگائے بیٹھے ہیں میرے ساتھ۔۔' وہ اتنا کہتے رک گیا۔۔

تو کیا کہیں آپ انکی بات تو نہیں مان لیں گے " زیبا کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔

ہمم " وہ بس سر ہلا سکا۔۔

پلیز باران آپ ایسا مت کریں میرے ساتھ مجھ میں حوصلہ نہیں ہے کہ آپ کو کسی کے ساتھ شیئر کر سکوں۔۔ وہ اسکے گلے لگتی بولی تھی۔۔

آئی نو زیبا " یہ میں آپکے لیے ہی کر رہا ہوں' وہ اسے گلے سے لگائے بولا زیبا کے آنسو اسکی شرٹ بھگو رہے تھے۔۔

جھوٹ کہہ رہے ہیں آپ" وہ سر اٹھا کر اسے دیکھتے بولی۔۔

زیبا میری بات دھیان سے سنیں آپ۔۔میں کسی اور کی اولاد پالنے کے بجائے اپنی ہی اولاد کو پالنے کو ترجیح دوں گا اور میں دوسری شادی داد جی سے سیکرٹ رکھ کر کروں گا "

میں نے سوچا ہے کہ میں کسی ایسی لڑکی سے شادی کروں جس سے بس مجھے اولاد مل جائے اور بس دو سال بعد میں اس سے اپنی شادی ختم کر دوں گا اور جو بے بی ہو گا وہ آپکا اور میرا ہو گا "

باران نے اسے اپنی بات سمجھانا چاہی۔۔

باران میں کیسے آپکو کسی اور کے حوالے کر دوں" وہ روتے ہوئے بولی۔۔

باران نے اسے اپنے گلے سے لگالیا۔۔

زیب یہ سب میں آپ کے لیے ہی تو کر رہا ہوں' اگر میں دادجی کی مرضی سے شادی کروں گا تو وہ لڑکی ہمیشہ ہمارے درمیان میں رہے گی اور اسے مجبوراً دادجی کی وجہ سے مجھے ایکسیپٹ کرنا پڑے گا۔۔

اور اگر میں اپنی مرضی سے جس لڑکی سے شادی کر رہا ہوں وہ کانٹریکٹ میرج ہو گی صرف دو سال کے لیے" باران اسے اپنے سینے سے لگائے بڑے پیار سے سمجھاتے بولا۔۔

باران آپ نے شادی کے لیے لڑکی ڈھونڈ بھی لی" زیبا اس سے الگ ہوتی بولی آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئیں تھیں۔۔

جی" وہ بس اتنا ہی بولا۔۔

کب کر رہے ہیں شادی" ایک اور سوال سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔

کل" کہتے وہ نظریں چرا گیا۔۔

تو آپ مجھے کیا بتا رہے ہیں کریں اپنی مرضی پھر لے آئیں اسے گھر" پھر کچھ دنوں میں وہ مجھے آپ کے دل سے اور اس گھر سے نکال دے گی۔۔ وہ طنزیہ بولی تھی۔۔ آنسوں جھڑیوں کی طرح جاری تھے۔

نہیں زیب وہ نا تو یہاں 'نا آپ کے سامنے آئی گی بس وہ میرے ساتھ رہے گی بے بی ہونے تک" باران کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ زیبا کو کیسے کنوینس کرے۔۔

اگر باران یہ کمی آپ میں ہوتی تو تب آپ کیا کرتے۔۔"زیبا نے اسے دیکھتے پوچھا۔۔

زیب ابھی آپکو میری بات سمجھ میں نہیں آئے گی مگر آپ جلدی سمجھ جائیں گی"وہ بات ہی بدل گیا مرد تھا کیسے خود پہ بات آئی برداشت نا کر سکا۔۔
اور موضوع ہی بدل گیا۔۔

میں آپکو دکھ نہیں دینا چاہتا کیونکہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں"اس لیے آپ کی محبت میں میں نے ہی یہ قدم اٹھایا ہے۔۔

نہیں باران"زیبا اٹھ گئی اس کے پاس سے۔۔

میری محبت میں نہیں بلکہ خود کے لیے آپ اپنی اولاد پالنا چاہتے ہیں۔۔آپ میری محبت میں یہ قربانی نہیں دے سکے۔۔

" آپ اپنے داد جی کی باتوں میں آ گئے ہیں

کریں آپ جو مرضی "وہ بہت ہرٹ ہوئی تھی اس وقت اس لیے وہ کمرے سے ہی نکل گئی۔۔

باران تو اسے تکتا رہ گیا۔۔وہ سمجھ رہا تھا کہ وہ آسانی سے منا سکتا ہے زیبا کو شاید وہ اسکے جذبات کو بہت بری طرح مجروح کر گیا۔

@@@

صبح باران آفس جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔۔

نیوی بلو کلر کا تھری پیس پہنے کلین شیو کیے شیشیے کے سامنے بال بنا رہا تھا۔۔

زیبا خاموش خاموش سی تھی وہ اسکے پاس سے گزرنے لگی تو اسکا ہاتھ پکڑ لیا
۔۔

" زیب پلیز ناراض تو مت ہوئیں مجھ سے

میں ناراض نا ہوں اتنا بڑا قدم اٹھانے جا رہے ہیں " اسکی آنکھوں میں نمی
تیرنے لگی تھی۔۔

زیب میں صرف آپ سے پیار کرتا ہوں آپ یہ کبھی بھی نہیں سوچئے گا کہ
" میں آپ کے علاوہ کسی اور کو اپنی دل میں جگہ دوں گا
دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ تھامتے پیار بھرے لہجہ میں کہا۔۔

اگر سچ میں پیار کرتے ہیں تو مت کریں ایسا پلیز" کہتے اسکی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوئے تھے۔۔

باران اسکے ماتھے محبت کی مہر ثبت کی تھی۔۔

میں دادجی سے بھی بہت پیار کرتا ہوں ورنہ مجبوراً مجھے انکی بات ماننی پڑے گی۔۔اس لیے میں یہ انتہائی قدم اٹھانے جارہا ہوں۔۔
کہتے اس نے بیڈ سے اپنا بیگ اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

زیبا وہیں بیڈ پہ بیٹھ گئی۔۔
ہچکیوں سے رونے لگی تھی۔۔اپنی قسمت پہ ماتم کناں تھیں۔۔جس چیز کا اسے ڈر تھا وہی ہوا باران اسے چھوڑ کر کسی اور کا ہونے جارہا تھا آج۔۔

@@@@

بشرا نے آج آف وائٹ رنگ کا سوٹ پہنا تھا۔۔ جس پہ آف وائٹ اور لائٹ پنک پھولوں والی کڑھائی ہوئی تھی۔۔وائٹ نیٹ کا دوپٹہ جسکے کناروں پہ جھالروں والی لیس لگی تھی۔۔

کتنے چاہوں سے اس نے یہ سوٹ بنایا تھا مگر آج ایسے لگ رہا تھا جیسے کفن "پہن رہی ہو

صاف شفاف رنگت ہونٹوں پہ پنک لپ گلوز لگائے سنہری بالوں کی پونی بنائی۔۔

سر پہ اچھے سے دوپٹہ اوڑھ کر وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

ارے واہ بہت پیاری لگ رہی ہو" یہ تو تمہارا فیورٹ سوٹ ہے" انوشہ نے اسکی تعریف کی تھی مگر اس نے کوئی ری ایکشن نا دیا بس چائے کا کپ اٹھا کر منہ کو لگا لیا۔۔

انوشہ نے اسکے لیے ناشتہ تیار کر کے بیٹھی تھی۔۔

انوشہ نے کچھ نا کہا پھر۔۔

وہ چپ چاپ گھر سے نکل گئی۔۔اس وقت نو بج رہے ہے۔۔
ہاتھ کے اشارے سے رکشہ روکا۔۔اور بیٹھ گئی تھی۔۔

" گھر والے بے خبر تھے کہ وہ کتنا انتہائی قدم اٹھانے جا رہی ہے

باران آفس سے باہر ہی بشرا کا انتظار کر رہا تھا اس نے بشرا کو مسیج کر دیا تھا کہ وہ آفس کے باہر ہی اسکا ویٹ کرے گا۔۔

آفس میں کسی کو پتہ نا چلے کے وہ دونوں ایک ساتھ نکلیں ہیں" ایسے میں پھر سو طرح کے سوال اٹھے گے۔۔اسی بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے وہ آفس کے باہر ہی موجود تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں بشرا ابھی پہنچ گئی تھی وہاں رکشہ سے اترتے اسکی باران کی گاڑی پہ نگاہ گئی۔۔

وہ سیدھا اسکی گاڑی تک گئی اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے بیٹھ گئی۔۔

اتنی لیٹ آئی ہو تم کتنی دیر سے انتظار کر رہا ہوں۔۔انکھوں پہ کالا چشمہ لگائے ہوئے سفید رنگت کلین شیو نیوی بلیو کلر کا سوٹ بوٹ پہنے ہوئے وہ کافی پر کشش لگ رہا تھا۔۔

مگر آج بشرا کو اس میں کشش محسوس نہیں ہوئی جو پہلی بار میں محسوس ہوئی تھی۔۔

اپنے دوپٹہ کا سنبھالے ہوئے جو سر پہ اوڑھا ہوا تھا سامنے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ ٹریفک بلاک ہو گیا تھا اس وجہ سے تھوڑی سے دیر ہوئی اسکے لیے معذرت" سامنے دیکھتے سنجید گی سے کہا۔۔

ہمم" اسنے گاڑی اسٹارٹ کردی تھی

تھوڑی ہی دیر میں وہ کورٹ میں پہنچے تھے۔۔
وکیل کے آفس میں بیٹھے تھے جہاں وکیل پہلے سے ہی سب کاغذات تیار کئے ہوئے بیٹھا تھا اب بس دستخط ہونا تھے۔۔

وکیل نے پہلے باران کی جانب پیپرز بڑھائے باران ایک پل کے رکا تھا زیبا کا بھیگا سا چہرہ اسکی آنکھوں کے گرد لہرایا۔۔اگلے ہی پل اپنی تمام تر سوچوں کو جھٹکتے فٹ سے سائن کرنے لگا اور سارے کاغذ پہ سائن کر دیے۔۔
اب باری بشرا کی تھی جو باران کے ساتھ صوفہ پہ بت بنی بیٹھی تھی۔

میم اب آپ سگنیچر کریں' وکیل نے کہا تو وہ جیسے بہری بنی بیٹھی تھی اسے سنا ہی نا ہو" کہیں کھوئی سی بیٹھی تھی۔۔
"باران نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا" بشرا

' بشرا نے چونک کر اسکی طرف دیکھا
سائن " پین اسکی جانب بڑھاتے کہا۔۔

اور وکیل نے اسکے آگے پیپر رکھ دیے۔۔ بڑی مشکل سے اس نے ہاتھوں کی کپ کپاہٹ پہ قابو پاتے ان پیپرز پہ سائن کر دیے تھے۔۔

اب وہ بشرا ریاض سے بشرا باران اعوان ہو گئی تھی۔۔
آنکھوں سے دو قیمتی موتی نکل کر بے مول ہوئے تھے۔۔

باران اٹھ گیا تھا اور وکیل سے ہاتھ ملاتے وہ باہر نکلا تھا بشرا بھی چپ چاپ اسکے پیچھے نکلی تھی۔۔ وہ اسکے پیچھے چل رہی تھی گاڑی تک پہنچتے باران نے اسکے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا نظریں اسکے سراپہ پہ تھیں جو آف وائٹ میں نازک سا سراپہ لیے اسکی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

باران نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔۔

@@@

زیبا اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی باران کے جانے بعد سے ورنہ تو وہ سارے گھر کا کام اپنی زیر نگرانی میں ہی کرواتی تھی۔۔

ایک ایک پل اسکا سولی پہ گزر رہا تھا جیسے۔۔ باران کسی اور کا ہونے جا رہا تھا کہاں برداشت ہو پا رہا تھا اس سے۔۔

باران تو جیسے اسکا کوئی قیمتی سرمایہ تھا۔۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے اس نے کوئی پرانا بدلہ لیا ہو " جیسے برسوں پہلے اس نے اسے ٹھکرایا تھا ویسے ہی آج باران اسے "ٹھکرا کر گیا ہو۔۔

@@@

کچھ ہی دیر میں گاڑی ایک شاندار ہوٹل کے آگے رکی

تھی سارے راستہ دونوں میں خاموشی ہی رہی تھی۔۔

باران نے گاڑی سے اترا اسکی طرف کا دروازہ کھولا تھا۔۔

"آجاؤ مسسز

وہ چپ چاپ اتر گئی اور اسکے پیچھے پیچھے سر جھکائے چل دی۔۔

وہ اسے ہوٹل کے ایک روم میں لے آیا تھا۔۔ کمرے کا دروازا کھولتے اسے اندر آنے کا راستہ دیا اور دروازہ لاک کر دیا۔۔

کمرہ بہت بڑا اور خوبصورت تھا اور قیمتی فرنیچر تھا کمرے میں وائٹ وال اور وائٹ پردے اور بیڈ پہ وائٹ ہی بیڈ شیٹ تھی۔۔
اسے بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی اس کمرے میں۔۔

باران نے اپنا کورٹ اتار کر بیڈ پہ رکھا تھا۔۔اور اسکی طرف مڑا وہ جو کمرے کے بیچوں بیچ نروس کھڑی تھی۔۔

ریلکس ہو جاؤ بشرا" بات کرنی تھی کچھ ضروری تم سے اس لیے یہاں لایا ہوں۔۔کہتے وہ واش روم میں بند ہوا تھا۔۔

اسکی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی تھی۔۔گہری سانس لیتی وہ بیڈ کے کنارے پہ بیٹھی تھی ایسے میں اسکا دوپٹہ اسکے سر سے سرک کر گلے میں آ چکا تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں باران بھی واش روم سے نکل آیا تھا۔۔

بشرا کو بیڈ کے کونے میں بیٹھا پایا اسکے ساتھ ہی جا بیٹھا تھا وہ جو خیالوں میں گم سم سی بیٹھی تھی اسکے یوں اتنا قریب بیٹھنے پہ چونک گئی تھی۔۔

کیا ہوا" ڈر کیوں رہی مجھ سے مسسز باران۔۔
وہ مسکرا کر بولا تھا نظریں اسکے چہرے پہ تھیں اسکے دیکھنے کا زاویہ بدل چکا تھا
۔۔

بشرا گھبراہٹ کے مارے کھڑی ہو گئی تھی اسکے پاس سے۔۔

باران نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔

بات کرنے کے لیے لایا ہوں یہاں شرمانے کا ابھی ٹائم نہیں آیا۔۔

"بیٹھو

تو وہ چپ چاپ جھجھکتے اسکے ساتھ بیٹھ گئی۔۔

وہ واقعی میں باران سے گھبرا رہی تھی اسکے اتنا قریب ہونے سے۔۔

ایک ویک میں تمہارے سارے پیپرز ریڈی ہو جائیں گے اور ٹکٹس بھی"

"کنفرم ہو جائیں گی۔۔ لہذا تم اپنی تیاری مکمل رکھنا۔۔

یہ تو میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ تمہارے ساتھ شادی کا مقصد کیا ہے

۔۔

ایک سال میں ہمارا بے بی اس دنیا میں آجائے گا بچے کے لیے مدر فیڈ بھی ضروری ہے ایک سال تم اسے فیڈ کرواؤ گی یہ دو سال کی کانٹریکٹ میرج ہے "

اسکے بعد ہم دونوں اس رشتہ کی قید سے آزاد ہوں گے "جب چاہو گی تب ہی ڈیوورس دے دوں گا میں تمہیں۔۔

یہ بچہ پہ پہلا حق صرف زیبا کا ہے وہی اسکی ماں ہو گی تم اپنے جذبات قابو میں رکھنا کہیں بچے کو دیکھتے پھر نا جانا اپنی بات سے۔۔"

وہ ستمگر انتہا کو پہنچا تھا ستم ظریفی کی۔۔

جی میں سمجھ گئی ہوں" وہ اسکے پاس سے اٹھ گئی تھی دو قدم آگے بڑھ کر بولی تھی۔۔

کیا سمجھ گئی ہو" وہ اسکے بلکل پیچھے جا کھڑا ہوا تھا۔۔

یہی کہ مجھے اپنے تمام تر جذبات کو مار دینا ہو گا" جیسے میں کوئی انسان نہیں

"کوئی ربڑ کی گڑیا ہوں

وہ اسکی جانب مڑتی بولی تھی۔۔

مڑتے وہ اسکے چوڑے سینے سے ٹکراتے ہوئے بچی تھی۔۔

وہ ایک قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔

ہاں گڑیا تو تم واقعی ہو" وہ ایک قدم کا بھی فاصلہ مٹاتے اسکی تھوڑی سے

پکڑتے اسکا چہرہ اونچا کیا تھا۔۔

بشرا کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔۔دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں۔۔

صاف شفاف رنگت چھوٹی سی تیکھی ناک باریک پتلے لرزتے ہونٹ گھنی

پلکوں کے جھالر گرائے۔۔

باران کا دل گستاخی کرنے پہ مجبور ہو رہا تھا۔۔

@@@@

ہاں گڑیا تو تم واقعی ہو" وہ ایک قدم کا بھی فاصلہ مٹاتے اسکی تھوڑی سے پکڑتے اسکا چہرہ اونچا کیا تھا۔۔

بشرا کی نظریں جھکی ہوئی تھی۔۔دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں۔۔

صاف شفاف رنگت چھوٹی سی تیکھی ناک باریک پتلے لرزتے ہونٹ گھنی پلکوں کے جھالر گرائے۔۔

باران کا دل گستاخی کرنے پہ مجبور ہو رہا تھا۔۔

بشرا نے دھیرے سے آنکھیں کھولیں تو وہ اسکے بے حد قریب کھڑا تھا اسکی گرم سانسوں کی حرارت وہ اپنے چہرے محسوس کر پا رہی تھی۔۔وہ مزید

فاصلہ مٹاتا کہ بشرا نے ایک قدم پیچھے لیا تھا تیزی سے مگر اتنی ہی تیزی سے باران نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔
بشرا کا ننھا سا دل پھڑ پھڑانے لگا تھا اسکی اتنی سی قربت سے۔

شوہر ہوں تمہارا" کوئی غیر یا اجنبی نہیں سوڈنٹ ڈو دزا گین۔۔

کہتے ساتھ ہی جھٹکے سے اسے آزاد کیا تھا۔۔

اور بیڈ پہ پڑا کورٹ اٹھا کر پہنا تھا۔ شیشہ کے سامنے جاتے بال بنانے لگا۔۔

بشرا نے دوپٹہ درست کرتے سر پہ اوڑھ لیا اچھے سے۔۔

باران اسکی جانب مڑا تھا۔۔

چلو لنچ کر لیتے ہیں ویسے بھی صبح ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کیا" اسے زیبا کا خیال آیا تھا پتہ نہیں اس نے بھی کچھ کھایا ہو گا کہ نہیں۔۔
ایسے ہی اتنا جذباتی ہو رہی تھی۔۔

وہ سوچتا ہوا کمرے سے باہر نکلا تھا بشرا بھی اسکے پیچھے باہر نکلی تھی۔۔ایسے جیسے سکھ کا سانس لیا ہو اسکی تو جان پہ بن آئی تھی۔۔

لنچ کرنے کے بعد وہ دونوں ہوٹل ایک ساتھ باہر نکلے تھے۔۔

مم۔۔میں چلی جاؤں گی۔۔آپ جائیں" باران گاڑی پہ بیٹھنے لگا تو بشرا بولی۔۔

کیوں ؟آنکھوں پہ سن گلاسز ٹکائے وہ بولا۔۔

مجھے کہیں اور جانا ہے آپ جائیں" وہ ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پیوست کرتے بولی۔۔

کہاں جانا ہے تمہیں میں چھوڑ دیتا ہوں' آنکھوں سے سن گلاسز ہٹاتا اسے دیکھتے بولا۔۔

میری مرضی میں آپکو کچھ بتانے کی پابند نہیں ہوں" وہ منہ دوسری طرف کیے بولی۔۔

باران نے اسکا ایٹیٹیوڈ دیکھ کر آئبرو اچکائی۔۔

' واہ مسسز باران اعوان "ابھی ابھی ہی مسز بنی ہو اور اتنا اٹیٹیوڈ
ابھی کچھ دیر پہلے ہی کمرے میں تو بھیگی بلی بنی ہوئی تھی اور باہر نکلتے ہی شیر بن
گئی"

جو مرضی سمجھ لیں" وہ تو جیسے اپنی ٹون میں واپس آئی تھی۔۔

چلیں پھر پہلے کمرے میں پورے دن کی بکنگ تھی' وہ تو ضائع نہیں ہو گی
۔۔ باران نے اسکا بازو پکڑتے اسکے قریب آتے آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے
کہا تھا باران نے شاید وہ اسے ڈرانا چاہتا تھا۔۔

بشرا کو اسکی گھٹیا سوچ پہ تُف آئی۔۔

اپنا بازو اسکی گرفت سے نکال کر اسے گھور کر دیکھا تھا واقعی میں وہ شیرنی ہی لگ رہی تھی۔۔

مجھے بینک جانا ہے" دانت پیستے کہا تھا۔۔

اوہ تو جیب میں پیسے آتے ہی عیاشیاں شروع" وہ طنزیہ مسکرایا تھا۔۔

وہ غصہ سے گھورتے پیدل چلنے لگی تھی۔۔

باران بھی آنکھوں میں سن گلاسز ٹکائے گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی دوسری سمت موڑ لی۔۔

بشرا تیز تیز چلتی جارہی تھی آنکھوں میں آتی نمی کو ہتھیلی کی پشت سے صاف کرتی جارہی تھی۔۔

اپنی توہین کا سخت احساس ہورہا تھا نا جانے اور کتنا اس شخص کے ہاتھوں ذلیل ہونا پڑے گا۔۔

بینک پہنچی تھی اسکے اکاؤنٹ میں پیسے آچکے تھے۔۔
بھاری رقم نکلوائی تھی بینک سے اور پھر ہوسپٹل کی طرف چلی گئی۔۔

ہوسپٹل پہنچتے ہی کائونٹر پہ بل جمع کروایا تاکہ سلیم کا علاج جاری رہ سکے۔۔

بشرا تم آگئی" انوشہ اس وقت سلیم کے پاس موجود تھی۔۔جب بشرا ہوسپٹل کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

جی"میں نے بل پہ کر دیا ہے"بشرا نے کہا سلیم بیڈ پہ لیٹا ہوا تھا بیماری کے باعث آنکھیں زرد پڑ چکی تھی صاف رنگت بھی سانولی ہو گئی تھی۔۔

بشرا مت کرو مجھ پہ احسان میں نے کونسا بچ جانا ہے اتنا مہنگا علاج ہے"کیوں دوسروں کے احسان تلے خود کو دبا رہی ہو"سلیم نے کمزوری کے باعث لرزتی آواز میں کہا۔۔

سلیم بھائی آپ تو میرے محسن ہیں"آپ نے اور آپی نے جو مجھ پہ احسان کیے ہیں اس کے آگے تو یہ کچھ بھی نہیں ہے"بشرا کی آواز بھرا گئی تھی کہتے ہوئے۔۔

میری اگر سگی بہن بھی ہوتی تو شائد وہ بھی نا میرا اتنا ساتھ دے پاتی جتنا تم کر رہی ہو"اور تم بہن نہیں بلکہ بیٹیوں سے بھی بڑھ کر اگر زندگی نے موقع

دیا تو تمہارے احسان کا بدلہ ضرور دوں گا' سلیم کی آنکھیں بھر آئی تھیں وہ بشرا کے چہرہ کی تھکن دیکھ چکا تھا۔۔

احسان نہیں ہے یہ اس احسان کا بدل ہے جو آپ نے میری ذات پہ کیے اپنے گھر میں پناہ دی اچھی تعلیم اور زندگی دے کر۔۔

" بشرا آنسوں پہ قابو نا رکھ سکی تھی اس لیے کمرے سے ہی نکل گئی

انوشہ مجھے سکون سے مرنے دو مت کرنے دو اسے یہ احسان مجھ پہ اگر زندگی نا رہی تو میں ایسے سینے ہی بوجھ لیکر اس دنیا سے چلا جاؤں گا" سلیم نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔

پلیز سلیم ایسی باتیں نا سوچا کریں آپکا علاج اب اچھے سے ہو گا اور آپ ضرور تندرست ہو جائیں گے اور بشرا کی ایک ایک پائی چکا دیں گے اس کے لیے "محلوں کا شہزادہ ڈھونڈ کر اسکے سنگ رخصت کریں گے

انوشہ نے اسے دلاسہ دیتے اسکے آنسو پونچھے تھے۔۔

@@@

شام کو باران گھر آیا تھا۔۔

تو گھر خالی سا لگ رہا تھا" ورنہ تو اسے زیبا دروازے پہ ہی مل جاتی تھی اور دادجی حال میں بیٹھے ہوئے نظر آجاتے۔۔

شکور" باران نے صوفہ پہ بیٹھتے آواز لگائی۔۔

وہ پانی لیکر حاضر ہوا تھا اسکے سامنے۔۔

'' گھر میں کوئی نظر کیوں نہیں آ رہا دادا جی کدھر ہے

زیبا جی صبح سے کمرے میں بند ہیں اور دادا جی ویلے نکمے ''آ میرے مطلب فارغ انسان ہیں تو کبھی یہاں تو کبھی وہاں ابھی کمرے میں ہیں ''اور اس گھر ''میں تیسری کوئی رونق نہیں ناچی چاں ''ناپی پاں
شکور بنا بریک لگائے بولتا چلا گیا۔۔

بس بس '' مجھے اس سے زیادہ رونق چاہیے بھی نہیں۔۔ کھانا لگواؤ اور دادا جی کو '' بھی باہر لاؤ کھانے کی ٹیبل پہ ''کچھ زیادہ ہی ضدی بنتے جا رہے ہیں
میں آتا ہوں فریش ہو کر۔۔
باران کھڑے ہوتے بولا۔۔

" جی باران صاحب جی آپ جائیں اپنی ٹیچر کے پاس
میرا مطلب بیگم صاحبہ "شکور ہولے سے کھسک گیا باران نے اسے آنکھیں دکھائی۔۔

وہ جانتا تھا کہ ناراض بیٹھی ہو گی۔۔

اور کمرے میں پہنچا تو زیبا بیڈ پہ اداس گم سم سی بیٹھی تھی۔۔

زیب آپ باہر کیوں نہیں آئی۔۔ وہ اسکے سر پہ کھڑا بولا۔۔

زیب نے لال ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا اور پھر نظریں جھکا لیں۔۔
"کون ہے میرا یہاں اب "کوئی بھی تو نہیں رہا
وہ بھرائی سی آواز میں بولی۔۔

زیب ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں 'میں ہوں نا آپکا باران۔۔

میرے کہاں رہے ہیں آپ کر آئے ہیں کسی اور کے نام خود کو" وہ نظریں جھکائے بولی تھی آنسو پہ اختیار نہیں رہا تھا۔۔

میں صرف اور صرف آپکا ہوں اور رہوں گا بس" میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں آپکے اور میرے درمیان کوئی نہیں آئے گا۔۔
" میری پہلی محبت آپ ہی ہیں اس میں کوئی تیسرا حصہ دار نہیں بنے گا
وہ اسکے سامنے بیٹھتا اسکا ہاتھ تھام کر بولا۔۔

زیبا نے اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال لیا۔

تیسرا آ بھی چکا ہے "اور حصہ دار بھی بن چکا ہے "اور رہی بات محبت کی تو وہ بھی ہو جائے گی یقیناً۔۔

" مجھے جھوٹے دلاسے یا تسلیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے

یہ میرے بس میں نہیں کہ میں اپنی محبت میں کسی کو کھلے دل سے حصہ دار شریک بناؤں۔۔

آپکے جو دل میں آتا ہے کریں "بس مجھ سے یوں خوامخواہ میں جھوٹے دعوے نا کریں "زیبا نے بھیگے لہجہ میں کہتے منہ موڑ لیا۔۔

یہ بات وقت ہی ثابت کرے گا "میں نے جو بھی کیا آپ کے لیے ہی کیا ہے " باران اسکے پاس سے کھڑا ہوتا بولا اور واش روم میں بند ہوا تھا۔۔

زیبا کے آنسو پھر سے بے اختیار ہوئے تھے۔۔

باران باہر آیا فریش ہو کر تو زیبا کمرے میں نہیں تھی۔۔

@@

" دادجی باران سر جی آگئے ہیں انہوں نے آپکو بلایا ہے کھانے پہ

شکور باران کے پاس سے ہوتا سیدھا دادجی کے پاس آیا تھا۔۔

زیادہ نخرے نا دکھائے کھانے کی میز پہ پہنچے وہ بھی آرہے ہیں" یہ آرڈر

دے کر گئے ہیں وہ۔۔ شکور نے کہا۔۔

" نہیں جانا میں نے میرا کھانا یہیں لے آؤ

کیسے دادا ہیں آپ ایک پوتے پہ بھی زور آزمائی نہیں ہوتی" شکور نے کہا تو دادجی نے اسے آنکھیں دکھائی۔۔

جاؤ میرا کھانا یہیں لاؤ" وہ زرا روب دار لہجہ میں گویا ہوئے۔۔

بس مجھ پہ ہی زور چلتا ہے ہر طرف" شکور بڑبڑاتے چلا گیا۔۔

ایک سے بڑھ کر ایک ہیں سب" دادجی نے غصہ سے کہا۔۔

@@@

باران کھانا کی میز پہ بیٹھا دادجی کا انتظار کر رہا تھا۔۔

زیبا کھانا لگا رہی تھی چہرے کے تاثرات ہنوز سنجیدہ تھے باران اسی پہ ہی نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔

جب شکور دادجی کا کھانا اٹھا کر لے جانے لگا تو باران بول اٹھا۔

یہ کیا کر رہے ہو جب میں نے کہا ہے کہ داد جی باہر ہمارے ساتھ کھانا کھائیں گے تو پھر انکا کھانا کیوں لے جا رہے ہو "

اگر میں یہ کھانا نا لیکر گیا تو وہ مجھے کھا جائیں گے " شکور کہتے ہی کھانا لیے چل دیا۔۔

زیبا بھی ٹیبل پہ کھانا لگا کر جانے لگی تو باران نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔
آپ کہاں جا رہی ہیں کھانا کھائیں بیٹھ کر میرے ساتھ اب کیا میں اکیلا " کھاؤں گا "

مجھے بھوک نہیں ہے " سامنے دیکھتے کہا تھا زیبا نے اور اپنا ہاتھ چھڑانے کی " کوشش کی تھی جو اسکی مضبوط گرفت میں تھا۔۔

ہر گز نہیں جانے دوں گا میں آپکو بیٹھیں کھانا کھائیں میرے ساتھ ۔۔
چیئر کھینچ کر اپنے ساتھ بیٹھایا تھا باران نے اسے ۔۔

اور خود نوالے بنا کر اسے بچوں کی طرح کھلانے لگا ۔۔

اور وہ منہ کے زاویہ بگاڑتے نوالے اپنے اندر اتارنے لگی ۔۔

بس کریں" تھوڑا سا زبردستی کھانے کے بعد وہ اٹھ گئی ۔۔

اچھا ٹھیک ہے "میں دادجی کے پاس سے ہو کر روم میں آؤں گا اور آپ مجھے وہیں نظر آؤ اور اگر آپ مجھے کمرے میں نہیں نظر آئیں تو ۔۔
اچھا نہیں ہو گا پھر آپکے ساتھ اگر میں خود لایا تو ۔۔

کھڑے ہوتے سیدھا دھمکی دے ڈالی تھی جیسے ۔۔ داد جی کے کمرے کی طرف چل دیا۔۔

" زیبا کو بھی اس پہ غصہ آیا تھا" ایک چوری اور سینہ زوری

وہ داد جی کے کمرے میں آیا تو وہ کھانا کھا چکے تھے اور شکور برتن اٹھا کر باہر لے جا رہا تھا۔۔

داد جی میں نے آپکو کھانے پہ بلایا اور آپ ہیں کے آپ کے ڈرامے ہی ختم نہیں ہو رہے " وہ انکے قریب بیڈ پہ بیٹھتا بولا ۔۔

تم جیسے نکمے پوتوں کے بجائے اچھا ہوتا کہ میں ایک بلی پال لیتا" وہ غصیلے لہجے میں بولے۔۔

"یہ تو بہت اچھا آئیڈیا ہے میں کل ہی ایک پیاری سی بلی لا کر دوں گا آپکو اس سے آپ کا جی بھی بہل جائے گا۔۔"

ہاں اب پالتو جانوروں سے ہی جی بہلانا پڑے گا تم تو میرے کسی کام کے نہیں رہے۔۔"

ہاہاہا" گڈ جوک دادجی۔۔

ویسے آپ فکر نا کریں ایک سال کا وعدہ ہے آپ سے بہت جلد ہی آپ خوشخبری بھی سن لیں گے"

باران کہتے چلتا بنا۔۔

,اور دادجی کو سوچ میں ڈال گیا

ہاں دیکھتا ہوں"تم سنانے لگے بھلا مجھے خوشخبری۔۔

@@@

باران کمرے میں آیا تو اسکی دھمکی کام کر گئی تھی زیبا کو کمرے میں ہی پایا۔۔

زیبا واقعی کمرے موجود تھی۔۔زیب ادھر آئیں میرے پاس وہ بیڈ پہ تکیہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور زیبا کو اپنی طرف اشارہ کرتے بولا یا مگر وہ اسکی بات ان سنی کرتی صوفہ پہ بیٹھ گئی چہرے پہ ناراضگی کے آثار نمایا تھے۔۔

زیبا ادھر آئیں میرے پاس"اب باران نے سختی سے کہا تھا۔۔

مگر زیبا نے صوفہ پہ تکیہ سیدھا کیا جو اسنے پہلے سے رکھ لیا تھا اور دوسری طرف منہ کیے لیٹ گئی۔۔

" زیبا آپ کو میری بات نہیں سن رہی نے میں کیا کہہ رہا ہوں

باران اٹھ کر اسکے سر پہ جا کھڑا ہوا تھا۔۔

آج جسے اپنی زندگی میں شامل کر آئیں ہیں بہتر یہی ہوتا کے آج کی رات اسی کے ساتھ ہی گزارتے "یوں میرے سر پہ کھڑے ہو کر کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں "بہت مخلص ہیں سب کچھ مجبوری میں کر رہے ہیں۔۔

نہیں "مرد کبھی مجبوری نہیں ہوتا وہ جو کچھ بھی کرتا ہے اپنی مرضی سے کرتا ہے۔۔

زیبا اٹھ کر بیٹھی تھی اور اسے دوٹوک جواب دیتے بولی۔۔

" جی ہاں بلکل ٹھیک کہا۔۔تو پھر چلیں بیڈ پہ
اسکے بازو سے اسے کھڑا کرتے بیڈ کی جانب بڑھا۔۔

باران چھوڑیں مجھے اپنا بازو اسکی سخت گرفت سے چھڑاتی وہ چلائی تھی۔۔

چھوڑنے کے لیے نہیں اپنایا تھا آپکو۔۔اسے بیڈ پہ دھکیلتے کہا۔۔اسکا پارا چڑھ چکا تھا

اس سے پہلے کا وہ اٹھتی اتنی ہی پھرتی سے وہ اسکے اوپر آیا تھا۔۔اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا اور اسکی چلتی ٹانگوں کو اپنی ٹانگوں سے گرفت میں لے چکا تھا۔۔

اس لمبے چوڑے مضبوط جسامت کے مالک سے وہ زیادہ مزاحمت نہیں کر پائیں تھی اور اپنا وجود ڈھیلا چھوڑ دیا۔۔

نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ "روتے ہوئے بے بسی سے کہا تھا

کون ہے آپکا میرے علاوہ اس دنیا میں " جہاں جائیں گی "اسے دیکھتے شریر سے لہجہ میں کہا۔۔

اسی بات کا تو فائدہ اٹھایا ہے آپ نے "اسکے سینے پہ مکے برساتے بولی تھی۔۔

اسکے ہاتھ کو قابو کرتے باران نے زرا سخت لہجہ میں تنبیہ کی تھی۔۔

آپکو میرے تابع ہی رہنا ہو گا "یہ حقیقت ہے کہ میں دوسری شادی کر چکا

" ہوں "ایسا میں نے حالات کو دیکھتے ہوئے کیا ہے

"مگر جو مقام آپکا میرے دل میں ہے وہ ہمیشہ بلند ہی رہے گا

کہتے ساتھ ہی اسکے نرم گلابی ہونٹوں پہ جھکا تھا۔۔

وہ اسکی روح بھی چھلنی کر رہا تھا اور اسکے وجود پہ اپنی محبت کی مہر بھی لگا رہا تھا ۔۔اسکے ہر انداز میں محبت بھی تھی مگر آج وہ محبت گھائل کر رہی تھی۔۔ اسکا دل زخمی ہو رہا تھا اسکا اندازِ محبت بھی قابل نفرت لگ رہا تھا۔۔

@@@

باران فون پہ ایجنٹ سے ساری معلومات لے رہا تھا بشرا کے ویزے پاسپورٹ کے متعلق بات کر رہا تھا اسے جلد از جلد بشرا کے سارے پیپرز ریڈی چاہیے تھے۔۔

دو دن گزر چکے تھے بشرا سے دوبارا اسکی کوئی بات کوئی رابطہ نا ہوا تھا۔۔

سر کیا بشرا یہ جاب چھوڑ چکی ہے جو آپ نے ایک اسسٹنٹ رکھنے کے لیے کہا ہے "احمد اسکے آفس میں انٹر ہوتا بولا۔۔

" چھوڑ چکی ہے تو کہا ہے

مگر کیوں ایسی کیا وجہ ہوئی بشرا نے تو نہیں بتایا" احمد نے مزید سوال کیا۔۔

احمد مجھے بتا دیا ہے کافی ہے "آپکو معاملات کی تہہ تک جانا ضروری ہے " باران نے زرا سنجیدگی سے کہا۔۔

.. تو احمد کھسک گیا چپ چاپ وہاں سے

احمد کے جاتے ہی باران نے بشرا کو کال لگائی تھی۔۔

بشرا اس وقت کچن میں تھی جب اسکا فون بجا انوشہ ہسپتال تھی اور اماں اپنے کمرے میں بچے سکول گئے ہوئے تھے۔۔

"بھاگ کر موبائل اٹھایا کہیں انوشہ نا ہو
کال دیکھی تو باران کا نمبر جگمگا رہا تھا۔۔

اسکا کال اٹھانے کا دل نہیں چاہا تھا۔۔اتنے میں کال کٹ گئ۔۔اور شکر کیا کٹ گئ وہ بات نہیں کرنا چاہتی تھی اس سے۔۔
پھر سے کال آنے لگی تھی۔۔
مرتا کیا کرتا کال اٹھانی پڑی اب۔۔
"ہیلو

کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی تم "کب سے کال کر رہا ہوں۔۔

یہ مت سوچنا کہ اب شادی ہو گئی ہے تو تمہارے نخرے اٹھاؤں گا۔۔"فون اٹھاتے وہ تو منہ سے جیسے آگ برسانے لگا تھا۔۔

میں باہر تھی موبائل کمرے میں تھا اس لیے پتا نہیں چلا"کوئی کام تھا آپکو۔۔ بشرا کو سخت غصہ آیا تھا اس پہ۔۔

دو دن سے کوئی بات نہیں کی تم نے سوچا تمہیں یاد دلا دوں تمہارا ایک عدد شوہر بھی ہے اب"نا جانے وہ اسے کیا جتانا چاہتا تھا۔۔

جی مجھے اچھے سے یاد ہے"اور کال کرنے کی کوئی وجہ نہیں تھی میرے پاس "بشرا نے دانت پیستے کہا اپنا لہجہ قدرے نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔

" تمہیں اب مجھ سے بات کرنے کے لیے وجہ کی ضرورت نہیں ہے

تمہیں آگاہ کرنا تھا چار دن ہیں تمہارے پاس تیاری کرلو اب میرے سنگ "

" رخصت ہونے کی

تین دن تمہارا ویزا پاسپورٹ ریڈی ہو جائے گا۔۔

بس ضرورت کی کچھ چیزیں اور چند اچھے سے کپڑے رکھ لینا باقی تمہیں میں

" بعد میں خود شاپنگ کرواؤں گا اچھے سے

جیسے کوئی احسان کر رہا ہو اس پہ۔۔

ٹھیک اور کچھ " بشرا نے بھی بات ختم کرنا چاہی۔۔

بہت جلدی ہے تمہیں فون بند کرنے کی " باران جان بوجھ کر بات کو طول

دے رہا تھا۔۔

ایسی بات نہیں ہے باران سر آپکو آرڈرز دینے کی بہت عادت ہے "آخر کو آپ نے مجھے ہائیر ہی کیا ہے چاہے پی اے کی حیثیت سے ہو یا بیوی کی حیثیت سے بات ایک ہی ہے "

بشرا نے بھی دوٹوک جواب دیا تھا۔۔

" بہت بھاری معاوضہ بھی تو دیا ہے میرا آرڈر تو سر آنکھوں پہ ہونا چاہیے "

باران اسے سلگا گیا تھا اسکی دکھتی رگ پہ ہاتھ کر۔۔

بہت شکریہ آپکا اسکے لیے " کہتے ہی بشرا نے کال کاٹ دی۔۔ آنسو بن توڑ کر نکلے تھے باہر کہاں برداشت ہو رہا تھا اسے یہ سب جیسے وہ اسکی زر خرید غلام بن گئی ہو "

@@@

" اور آخر کو وہ دن بھی آن پہنچا تھا۔۔جب بشرا کو جانا تھا باران کے پاس

ایک چھوٹا سا ہی بیگ تیار کیا تھا اس نے اپنے لیے پہننے کے لیے چار پانچ سوٹ
اور کچھ دیگر ضروری سامان تھا بس۔۔

انوشہ نے اسے گلے سے لگایا تھا۔۔
تمہیں خود سے دور کرنے کا دل نہیں چاہ رہا" عجیب سے وسوسہ آرہے ہیں
" دل میں 'کیسے اکیلی رہو گی پردیس میں

آپی آپ فکر نا کریں وہ ایک آزاد خیال ملک ہے جہاں عورتوں کو بہت تحفظ
" فراہم ہوتا ہے "اور کمپنی کی طرف سے گھر بھی ملا ہے
بشرا نے اسے دلاسہ دیا اور گھر سے باہر نکل گئی۔۔

چلتی ہوئی وہ سڑک پہ آگئی جہاں باران پہلے سے ہی اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔

@@@@

" اور آخر کو وہ دن بھی آن پہنچا تھا۔۔ جب بشرا کو جانا تھا باران کے پاس

ایک چھوٹا سا ہی بیگ تیار کیا تھا اس نے اپنے لیے پہننے کے لیے چار پانچ سوٹ اور کچھ دیگر ضروری سامان تھا بس۔۔

انوشہ نے اسے گلے سے لگایا تھا۔۔

تمہیں خود سے دور کرنے کا دل نہیں چاہ رہا" عجیب سے وسوسہ آرہے ہیں

" دل میں 'کیسے اکیلی رہو گی پردیس میں

آپی آپ فکر نا کریں وہ ایک آزاد خیال ملک ہے جہاں عورتوں کو بہت تحفظ
" فراہم ہوتا ہے "اور کمپنی کی طرف سے گھر بھی ملا ہے
بشرا نے اسے دلاسہ دیا اور گھر سے باہر نکل گئی۔۔

چلتی ہوئی وہ سڑک پہ آگئی جہاں باران پہلے سے ہی اسکا انتظار کر رہا تھا۔۔

باران پچھلی سیٹ پہ بیٹھا ہوا تھا۔۔
بشرا بھی اسکے ساتھ ہی پچھلی سیٹ پہ آکر بیٹھ گئی۔۔

"ڈرائیور ائیر پورٹ چلو

باران نے کہا تو ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ائیر پورٹ کے راستہ پہ ڈالی۔

بشرا کے دل کو کچھ ہوا تھا بلیک سوٹ پہنے بلیک ہی چادر سر پہ اوڑھے ہوئے تھی۔۔اپنے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھ کر زور سے آنکھیں میچیں تھیں ایک پل کے سب کا چہرہ آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا۔۔انوشہ کا سلیم کا اپنے مرحوم ماں باپ کا "آج کے دن وہ دونوں بہت یاد آرہے تھے۔۔

یہ کیسی شادی تھی نا دلہن بنی تھی نا کوئی بارات تھی "بس ماتم کا سماں تھا۔۔ ہر سو فضا سوگوار ہو رہی تھی۔۔ مجبوری انسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچا دیتی ہے۔۔

کبھی جو خواب تھا وہ پالیا ہے
مگر جو کھو گئی وہ چیز کیا تھی

ایک دم سے گاڑی رکی تھی۔۔ بند آنکھیں کھولیں تو وہ ائیر پورٹ کی حدود میں تھی۔

چلو مسسز اترو گاڑی سے ائیر پورٹ آگیا ہے۔۔
باران کہتے گاڑی سے اترا تھا۔۔

تو وہ کالی چادر سنبھالتی ہوئی اتری تھی گاڑی سے۔۔

اسے کافی عجیب سا لگ رہا تھا ائیر پورٹ کی حدود میں داخل ہوتے ہوئے۔۔
ہر طرح کے لوگ وہاں آجا رہے تھے وہ بس باران کے پیچھے پیچھے ہی چل رہی تھی۔۔
اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ جا کہاں رہی ہے
کونسے ملک میں اس نے باران سے پوچھنا بھی مناسب نا سمجھا تھا۔۔

وہ دونوں پلین میں بیٹھ چکے تھے۔۔
آج سے پہلے بشرا نے کبھی بھی پلین کا سفر نہیں کیا تھا سفر کی تو کبھی نوبت بھی نہیں آئی تھی اپنے شہر سے کبھی باہر بھی نہیں نکلی تھی اور آج ملک سے باہر جا رہی ہے یہ تو کبھی اسکا خواب ہوا کرتا تھا۔۔
مگر آج جب وہ خواب پورا ہونے کو ہے تو خوشی زرا سی بھی محسوس نہیں ہوئی۔۔

جب جہاز نے رن وے پہ دوڑا اور اڑان بھرنے کے لیے اونچا ہوا تو بشرا کی تو چیخ نکلتے بچی تھی ساتھ بیٹھے باران کا ہاتھ اس نے زور سے پکڑ لیا تھا باران نے بھی چونک کر اسکی جانب دیکھا تھا اسنے زور سے خوف سے آنکھیں میچیں ہوئیں تھیں۔۔ تو باران نے اپنا ہاتھ نہیں ہٹایا تھا اسکی پشت پہ زور سے

ہاتھ رکھے ہوئے تھی کہ اسکے ناخن باران کو اپنے ہاتھ کی پشت پہ دھنستے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔۔

جب فضا میں جاتے جہاز اسٹیبل ہوا تو بشرا نے آنکھیں کھولیں تھی۔۔ پاس بیٹھے باران پہ نگاہ گئی تھی۔۔ پھر اپنے ہاتھ پہ نگاہ گئی جو باران کے ہاتھ پہ رکھا ناخن گاڑے ہوئے تھے فٹ سے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔۔
ناخن کے نشان پڑ چکے تھے بلکہ ہلکی سی خون کی بوند بھی نمودار تھے۔

آہ "ایم سو سوری" اسکے ہاتھ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑتے بولی تھی۔۔

اٹس او کے " باران نے ٹشو پیپر رکھتے ہاتھ کھینچ لیا تھا اسے واقعی بہت جلن ہو رہی تھی۔۔ بشرا بھی شرمندہ سی ہوئی تھی اپنی اس حرکت پہ۔۔

@@@

زیبا کا تو آج دل کٹ کر رہ گیا تھا کیسے اسکے پاس سے وہ گیا تھا کسی اور کی آغوش میں۔۔

یہ وہی باران تھا جس نے اسکے ساتھ شدت سے محبت کی تھی۔۔ ہر حد پار کر دی تھی اس نے اسکے لیے۔۔
آج اسے اسکا رونا سسکنا گڑ گڑانا کچھ نظر نا آیا۔۔

وہ عورت چھین لے گی آپکو باران مجھ سے مت جائیں اسکے پاس" میں ہاتھ جوڑتی ہوں آپکے آگے۔۔
زیبا نے اسکے آگے ہاتھ جوڑے تھے جب وہ اپنا سامان پیک کر رہا تھا۔۔

" پلیز زیبا مجھے مت روکیں میں نے بہت سوچ کر یہ فیصلہ کیا ہے

اور جیسا آپ سوچ رہی ہیں ایسا کچھ نہیں ہونے کے والا ہے" یہ جسٹ
" کانٹریکٹ میرج ہے
میری رئیل لائف پارٹنر صرف آپ ہیں" یقین کریں میرا۔
وہ اسکے چہرہ پہ ہاتھ رکھتے بہت پیار سے بولا تھا۔۔

اور اپنا اٹیچی کیس اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا نیچے حال میں ہی داد جی بیٹھے
تھے۔۔

داد جی میں بزنس ٹور پر آؤٹ اوف کنٹری جا رہا ہوں ایک ویک یا اس سے
" زیادہ دن بھی لگ سکتے ہیں

ٹھیک ہے اکیلے ہی جا رہے ہو" داد جی نے کہا

"جی کچھ اور لوگ بھی ہیں میرے ساتھ اس لیے فیملی نہیں لے جا سکتا ہوں اختلاف ناراضگی اپنی جگہ مگر اپنی بہو کا خیال رکھیے گا" باران نے سامنے دشمن جاں کو دیکھتے کہا جو بھیگتی آنکھوں سے دیکھے جا رہی تھی۔۔

اتنا بھی کم ظرف نہیں ہوں اب جیسے بھی ہے اس گھر کی عزت ہے" تم بے فکر ہو کر جاؤ" دادا جی نے کہا۔

باران دادا جی سے پیار لیتا گھر سے باہر نکل گیا اور گاڑی کی بیک سیٹ پہ جا بیٹھا تھا۔۔

زیبا کے لیے یہ سب برداشت کرنا کتنا مشکل ہو رہا تھا کاش کہ باران سمجھ سکتا "ایک عورت کے لیے کتنا مشکل ہوتا ہے دوسری عورت کو برداشت کرنا

۔۔

اس سے اچھا تھا کہ باران اسے اپنی زندگی میں شامل ہی نا کرتا اتنے سال اس نے تنہا زندگی گزاری تھی۔۔

ایسا لگتا تھا جیسے باران نے اسے اندھیرے سے نکال کر روشن دنیا میں لے آیا تھا۔ مگر اب ایسے لگ رہا ہے جیسے پھر سے اس نے اندھیرے میں ہی دھکیل دیا پرانی دنیا میں لوٹ آئی ہو" آج اسی تنہائی کا احساس ہو رہا ہے مگر اب یہ تنہائی اذیت سے کم نہیں لگ رہی۔۔

@@@

طویل سفر تہہ کر کے وہ دونوں لنڈن پہنچے تھے تھکا دینے والا سفر تھا۔ اور اس پورے سفر ان دونوں کے درمیان کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی بس لیا دیا ہی بولا تھا۔۔

۔۔ائیرپورٹ کی حدود سے باہر نکلتے بشرا کو سخت سردی لگ رہی تھی ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے مارے سردی کے۔۔ باران نے تو جیکٹ پہن رکھی تھی مگر بشرا نے تو صرف چادر سے گزارا کیا ہوا تھا۔۔ باران نے نوٹس کیا وہ سردی سے ہلکی ہلکی سی کانپ رہی ہے "

ناک سرخ ہو چکی تھی اور ہونٹ نیلے ہو رہے تھے۔۔ باران نے اپنی جیکٹ اتارتے اسکے کاندھے پہ پھیلائی تھی۔۔

یہ لنڈن کی سردی ہے اس لیے زیادہ لگے گی۔۔ تھوڑی دیر میں بس گاڑی پہنچنے والی ہے۔۔

بشرا نے ارد گرد سے جیکٹ کو پکڑتے اچھے سے پکڑ لیا تھا جیکٹ کافی گرم لگی تھی اسے۔۔

تھوڑی دیر میں گاڑی انکے سامنے آرکی تھی۔۔

اور وہ ٹھٹھرتی گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔
کچھ ہی دیر میں گاڑی ایک گھر کے سامنے جارکی تھی۔۔

یہاں ایک لائن میں تین چار گھر تھے جو باہر سے ایک ہی طرز کے بنے ہوئے تھے۔۔

باران نے دروازہ کھولا اور وہ گھر میں انٹر ہوئی تو حیران رہ گئی گھر کی بناوٹ دیکھ کر۔۔

باران گاڑی سے سامان نکال رہا تھا۔۔

گھر بہت ہی اعلیٰ اور خوبصورت بنا ہوا تھا اندر سے ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی شیش محل ہو فرش پہ لگی سفید ماربل اتنی چمک رہی تھی کہ اپنا عکس اس میں دکھائی دے رہا تھا۔۔دیواروں پہ نصب بڑے بڑے شیشہ جہاں سے باہر لان کا منظر صاف نظر آرہا تھا خوبصورت ڈیزائن کے صوفہ لاؤنج میں پڑے ہوئے تھے۔۔سامنے ہی اوپن کچن نظر آرہا تھا جو جدید طرز کا بنا ہوا بلیک ماربل اور بلیک ہی چمکتے کیبن بنے تھے۔۔

گھر اندر سے گرم تھا اس لیے اب اسے سردی نہیں لگ رہی تھی باران کی جیکٹ اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔۔

اتنے میں باران سامان اندر کھینچ لایا تھا۔۔

گولائی میں۔سیڑھیاں اوپر کی طرف جا رہی سیڑھیوں کی دیوار میں نصب بڑے بڑے خوبصورت فریم۔۔

باران سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا۔۔

بشرا اپنی جگہ پہ ہی کھڑی تھی۔۔ باران نے اسکی طرف دیکھتے کہا۔۔

آجاؤ بیگم صاحبہ تم بھی اوپر ہے ہمارا کمرہ" اور پھر آگے بڑھنے لگا بشرا بھی اسکے پیچھے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔

اس فلور پہ بس دو ہی کمرے تھے آمنے سامنے تھے۔
یہ کمرہ میرا ہے اور یہ میرے بھائی کا ہے۔۔ ہم یہیں رہ کر سٹڈی کرتے تھے تب۔۔ کہتے ساتھ وہ اپنے کمرے میں انٹر ہوا

کمرے میں داخل ہوئی تو کمرہ اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھا۔۔

باران نے سامان سائیڈ پہ رکھا اور ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔

بشرا تو کمرے کو ہی دیکھتی رہ گئی وہ کمرہ تو اسکے گھر سے بھی زیادہ بڑا لگ رہا تھا ۔۔اتنا کھلا اور نئے طرز کا فرنیچر خوبصورت دیواریں اور اسکے ساتھ لگے بڑے بڑے پردے ۔۔

ایک پل کے لیے تو رشک آیا تھا کہ یہ سب تو اسکا خواب تھا جو کہ آج حقیقت لگ رہا تھا ۔۔

باران فریش ہو کر باہر آیا تھا ۔۔

تم فریش ہو جاؤ کھانا آرڈر کر دیا ہے میں نے کچھ دیر میں آجائے گا ۔۔
باران وہیں صوفہ پہ اپنا موبائل نکال کر بیٹھ گیا ۔۔

زیبا کا خیال آیا تھا ایک پل کے لیے "ابھی تو وہاں آدھی رات ہو رہی ہو گی سو گئی ہو گئی شاید یا پھر نہیں اسکا رو یا سا بھیگا چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا تھا۔۔

اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا اتنا تو بے حس نہیں تھا مگر یہ سب حالات اور وقت کا تقاضا تھا۔۔

بشرا اپنا بیگ اٹھائے اسی سمت گئی جہاں باران گیا تھا۔۔

وہ ڈریسنگ روم تھا جہاں بڑی بڑی الماریاں بنی ہوئیں تھی جس میں صرف باران کے ہی کپڑے موجود تھے اپنے لیے بیگ سے آرام دہ سوٹ نکالا تھا ۔۔ ساتھ ہی ایک دروازہ تھا جو واشروم تھا۔۔

واشروم بھی بہت بڑا تھا وائٹ ماربل سے بنا ہوا۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ بھی فریش ہو کر باہر نکلی تھی۔۔

باران کمرے میں موجود نہیں تھا۔۔

ٹاول سے بالوں کو رگڑ صاف کیا تھا ہلکا سا برش پھیر
کمرے سے باہر آئی تھی۔۔آف وائٹ شارٹ فراک پہنے ہوئے ساتھ میں
ٹائٹ پاجامہ اور شفون کا دوپٹہ گلے میں ڈالے بال گیلے تھے انہیں کھلا ہی
چھوڑا ہوا تھا۔۔

نیچے آئی تو کچن سے آوازیں آ رہی تھی۔
کچن میں آئی تو باران پیکٹ سے کھانا نکال رہا تھا۔۔

میں کر دیتی ہوں اسکے قریب آتی بولی تھی۔۔

باران نے پلٹ کر اسکی طرف دیکھا اسکا نکھرا نکھرا سا وجود دیکھ کر ایک پل کے لیے تو ٹھٹکا تھا۔۔

نہیں رہنے دو "تم بیٹھو میں نکال دیتا ہوں کھانا" باران نے اسی وقت اس سے نظریں ہٹالی تھیں۔۔

چاول پیکٹ سے نکال کر پلیٹ میں ڈالتے کہا تھا۔ میں ہیلپ کر دیتی ہوں" پلیٹ اٹھا کر ٹیبل پہ رکھی تھیں۔۔

باران بھی ٹیبل پہ آ بیٹھا تھا دونوں آمنے سامنے ہی بیٹھے تھے۔۔ بشرا کی تو بھوک جاگ اٹھی تھی۔۔ گرم گرم کھانا تو بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔

باران کی نظریں بھٹک کر اس پہ ہی جا رہی تھی جو کھانے کے ساتھ بھرپور انصاف کر رہی تھی۔۔

پتہ نہیں کب کی بھوکی ہے" اسکو یوں کھاتا دیکھ وہ بس سوچ سکا۔۔

اچھا میں باہر جا رہا ہوں کچھ کام ہے" اپنا کھانا ختم کرتے وہ اٹھا تھا۔۔اور اپنی جیکٹ پہنتے وہ گھر سے باہر نکل گیا تھا۔۔
بشرا ابھی کھانا کھا ہی چکی تھی۔۔اس نے سارے برتن سمیٹے انہیں دھو کر رکھ دیا اب اسے چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی۔۔فرج میں دودھ بھی پڑا ہوا تھا شاید ابھی باران نے منگوایا تھا۔۔

اور چائے کا سامان بھی موجود تھا اپنے لیے ایک جگہ چائے کا مگ بنایا اور پورے گھر کا جا جائزہ لینے لگی۔۔اس گھر کی خوبصورتی سے کافی متاثر ہوئی تھی۔۔

اور پھر سیڑھیاں چڑھتے اپنے کمرے کی طرف بڑھی سامنے والا کمرے کی جانب نگاہ گئی جو باران نے اسکے بھائی کا بتایا تھا بس وہی کمرہ نہیں دیکھا اس نے اور اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔

کمرے میں لگے بڑے سے شیشہ کے پار باہر کا منظر صاف نظر آرہا تھا۔۔اس وقت شام ہورہی تھی۔۔

کافی دیر کھڑی رہی وہاں کافی سوچیں اسکی ذہن میں آجارہی تھی۔۔

ایک پل کے لیے گھر والوں کا خیال آیا سوچا انہیں بتادے مگر خیال آیا انہیں کیا اس سے انہیں تو بس پیسوں سے ہی غرض ہے انکی خاطر اس نے اپنی زندگی اپنا مستقبل داؤپہ لگادیا۔۔

وہ جو جسے چاہتی تھی جس سے محبت ہوگئی تھی وہی بےحس نکلا تھا۔۔اب آنے والے وقت میں کیا ہونے والا ہے یہی سوچتے سوچتے گھبراہٹ سی ہونے لگی۔۔

۔۔سفر کی تھکان تھی شاید اس لیے نیند جلدی ہی آنے لگی تھی۔۔نرم ملائم بستر پہ آ کر لیٹ گئی۔۔اپنے اوپر بلینکٹ اوڑھا اور لیٹتے ساتھ ہی جلد نیند نے آن گھیرا تھا۔۔

@@@

بشرا کی خیر خبر آئی ہے کہ نہیں کب تک پہنچے گی۔۔
پہنچ گئی ہے کہاں ہے "اماں انوشہ سے بولی تھی۔۔

" میں بھی اسی کا ہی انتظار کر رہی تھی اس نے کوئی خیر خبر نہیں دی ابھی تک سلیم بہت ناراض ہو رہے تھے بشرا کے پردیس جانے کا سن کر۔۔
انوشہ نے فکرمندی سے کہا۔۔

ارے ہونے دو اسے ناراض اسی کے لیے ہی تو گئی ہے کوئی چار پیسے بھیجے گی تو " یہ گھر چلے گا

اماں نے بھی اپنے لالچ کے تحت کہا تھا۔

بس اللہ کرے میری بشرا خیریت سے ہو انوشہ کے دل میں سو طرح کے وہم آرہے تھے۔۔

ناجانے وہ کہاں ہو گی انکے کیلیئے ہی اسنے اتنی بڑی قربانی دی ہے اسکا صلہ وہ کیسے دے گی اسے۔۔ کس طرح اسکے احسان کا بدلہ اتارے گی۔۔

@@@

رات کے آخری پہر بشرا کی آنکھ کھلی تھی کمرے میں مدھم سی روشنی جل رہی تھی۔۔

اسے احساس ہوا کہ وہ بیڈ پہ اکیلی نہیں ہے'' کسی اور کی مدھم سی سانسیں چل رہی تھیں۔۔

دوسری سائیڈ کروٹ لی تھی تب اسکی آنکھیں پوری کھلیں تھیں باران اسکے عقب میں اسکے بلکل نزدیک سویا ہوا تھا وہ بہت گہری نیند میں سو رہا تھا۔۔
بشرا کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا وہ اسکے بے حد نزدیک سو رہا تھا۔۔

اسکا چہرے سے تھوڑے فاصلے پہ اسکا چہرہ تھا سوتے ہوئے وہ کوئی معصوم بچہ ہی لگ رہا تھا۔۔

ایک پل کے لیے بغور اسکا چہرہ دیکھا تھا۔۔ پھر چہرہ موڑ لیا اپنا۔۔ کیا کرے
" اٹھے یا نا
اسی کشمکش میں تھی کہ باران نے اپنا بھاری بھر کم ہاتھ نیند میں اسکے اوپر رکھ دیا۔۔

اور مزید اسکی طرف کھسک گیا۔۔وہ تو مزید گھبرائی تھی وہ تو وہاں سے نکلنے کے چکر میں تھی اور وہ اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا اگر وہ ہلے گی تو اسکی آنکھ کھل جائے گی۔۔اور پھر آگے کیا ہوگا یہ وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی

۔۔

بس پھر کیا تھا یونہی لیٹی رہی اس کے ہاتھ ہٹانے کا انتظار کرتی رہی نیند کیا آنی تھی نیند تو اسکی پر لگا کر اڑ چکی تھی۔۔

باران جب گھر آیا تو رات ہو چکی تھی رات کا کھانا بھی وہ ساتھ لایا تھا مگر جب کمرے میں آیا تو بشرا کو سوتا ہوا پایا۔۔تھکاوٹ تو اسے بھی بہت ہوئی تھی مگر ضروری کام کے سلسلے میں اسے جانا پڑا تھا اب وہ بھی آرام کی غرض سے ہی گھر لوٹا تھا اور بشرا بڑے آرام سے اسکے بستر پہ قبضہ کیے لیٹی تھی۔۔

وہ بھی اپنی جیکٹ اتارتے اسکے عقب میں ہی آن لیٹا تھا۔۔وہ اسی کی جانب کروٹ لیے لیٹی تھی۔۔

نظریں اسکے چہرے پہ ہی جمی ہوئی تھی بڑے غور سے وہ اسکے ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اسی کی تو تھی پورے حق کے ساتھ مگر وہ اسکے سونے کا فائدہ نہیں اٹھانا چاہتا تھا اس لیے اس نے تمام تر سوچوں پہ لعنت بھیجتے آنکھیں میچ لیں تھیں۔۔

نیند میں ہی جب اسنے دوسری کروٹ لی تو بشرا کی جان میں جان آئی اور فوراً سے اسکے پاس سے کھسکی تھی۔۔

صد شکر کیا کہ اسکی آنکھ نہیں کھلی تھی۔۔

صبح کافی دیر سے باران کی آنکھ کھلی تھی۔۔

فریش ہو کر نیچے آیا تھا جہاں بشرا لاؤنج میں چائے کا مگ لیے بیٹھی تھی اور ٹیوی کے چینل سرچ کیے جارہی تھی۔۔

اکیلے ہی چائے پی جارہی ہے" وہ اسکے ساتھ آتے بیٹھا تھا بشرا سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔

جی۔جی وہ آپ سو رہے تھے آپ کے لیے بنادوں چائے" وہ تھوڑا اسے دیکھ گھبرائی مگر پھر اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے بولی۔۔

ہاں بنادو پھر باہر چلتے ہیں" شاپنگ پہ".. ریموٹ اٹھا کر ٹیوی پہ چینل چینج کرتا بولا۔۔

کیوں" بشرا نے اسے دیکھتے کہا۔۔

تمہارے لیے شاپنگ کرنی ہے" تمہارے کپڑے اس موسم کے لیے ناکافی ہیں کچھ گرم کپڑے بھی ہونے چاہیے۔۔

اور تم اب مسسز باران ہو تو کچھ اور کپڑے پہنے کو بھی ہونے چاہیے" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔
دیکھنے کا انداز کچھ الگ سا تھا۔۔

" ٹھیک ہیں میرے پاس کپڑے ابھی ضرورت نہیں ہے
وہ کھڑی ہوئی تھی اسکی پاس سے۔۔

میں تم سے پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں "پہلے تو چائے بنا دو بریک فاسٹ باہر ہی جا کر کریں گے۔۔

سامنے ٹی وی پہ نگاہ جماتا بولا تو وہ چپ چاپ کچن کی طرف چل دی۔۔
اسکا بلکل بھی موڈ نہیں تھا اسکے ساتھ باہر جانے کا۔۔
@@@

تمہارے لیے شاپنگ کرنی ہے "تمہارے کپڑے اس موسم کے لیے ناکافی ہیں کچھ گرم کپڑے بھی ہونے چاہییے۔۔

اور تم اب مسسز باران ہو تو کچھ اور کپڑے پہنے کو بھی ہونے چاہییے" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔
دیکھنے کا انداز کچھ الگ سا تھا۔۔

" ٹھیک ہیں میرے پاس کپڑے ابھی ضرورت نہیں ہے
وہ کھڑی ہوئی تھی اسکی پاس سے۔۔

میں تم سے پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں" پہلے تو چائے بنا دو بریک فاسٹ باہر ہی جا کر کریں گے۔۔

سامنے ٹی وی پہ نگاہ جماتا بولا تو وہ چپ چاپ کچن کی طرف چل دی۔۔
اسکا بلکل بھی موڈ نہیں تھا اسکے ساتھ باہر جانے کا۔۔

باران اسے پانچ میں تیار ہو کر باہر آنے کا آرڈر دیتا گھر سے باہر نکل کر گاڑی میں جا بیٹھا تھا۔۔

بہت کوشش کی تھی اس نے کہ کسی طرح ٹال ہی ہو جائے اور وہ نا جائے اسکے ساتھ باہر اسکا بلکل بھی موڈ نہیں تھا باران کے ساتھ یوں باہر جانے کے لیے۔۔

لائٹ پنک سادہ سی فراک پہنے سر پہ چادر اوڑھے وہ باہر نکلی تھی۔۔

اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پہ جا بیٹھی تھی۔۔

باران نے اسے گھور کر دیکھا اور سر پہ لی ہوئی بڑی سی چادر کم تنبو زیادہ لگ رہا تھا جس میں خود کو اچھے سے پیک کیا ہوا تھا۔۔

اس فارمیلٹی کی ضرورت نہیں یہاں" کہتے ہی ساتھ ہی اسکے سر سے چادر کھینچ کر اتار دی اور ہاتھ سے چادر رول کر کے بیک سیٹ پہ پھینک دی۔۔

یہ کیا کیا آپ نے" یہاں عجیب طرح کے لوگ ہیں.. مجھے نہیں اچھا لگتا اس طرح سے۔۔ بشرا کو اسکی اس حرکت پہ غصہ آیا تھا گلے میں لیا شفون کا دوپٹہ ٹھیک کیا تھا آگے سے۔۔

ضرورت تو ویسے اسکی بھی نہیں ہے" اب اشارہ دوپٹہ کی طرف تھا.. مگر بالوں میں لگا کیچر اتار دیا تھا جس میں اس کے سنہری بال قید کیے ہوئے تھے کیچر کھلتے ہی سارے کمر پہ آبشار کی طرح بکھر گئے تھے۔۔

" بشرا نے اسے گھور کر دیکھا تھا اسکی ایسی حرکت پہ
اب ٹھیک لگ رہی ہو" اور یہ ڈریسنگ بھی اب چینج کرنی ہے ایسے چیپ
" کپڑوں میں نا دیکھوں میں تمہیں اب
اسکے ٹھیک ٹھاک کپڑوں کو چیپ کہہ دیا تھا۔۔

یہ میرے بہت اچھے کپڑے ہیں مانا کہ آپ کی طرح برینڈڈ نہیں ہے مگر بہت بہتر ہیں" دانت پیستے کہا تھا بشرا نے۔۔

میں تمہارے ڈریسنگ سینس کی بات کر رہا سکرٹ جینس ٹاپ وغیرہ ماڈرن " ڈریسز پہنو گی اب میرے ساتھ رہو گی تو میرے طریقہ سے ہی چلو گی گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے سامنے دیکھتے کہا۔۔

میں ایسا کچھ نہیں پہننے والی جیسے ہوں ٹھیک ہوں مجھے کسی کے لیے نہیں بدلنا "بشرا تو اسکی ایسی باتیں سن کر سٹپٹا گئی تھی۔۔

لیٹس سی" گاڑی سپیڈ بڑھاتے بولا تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ مال میں پہنچے تھے۔۔

" تم میرے لیے آئی ہو یہاں تو جیسا میں چاہوں گا تمہیں ویسا ہی کرنا ہوگا مجھے تمہیں بار بار یہ بات ریمائنڈ کروانا اچھا نہیں لگے گا کہ۔۔" اگلا جملہ وہ جان بوجھ کر ادھورا چھوڑ گیا۔۔اور گاڑی سے اتر گیا۔۔

مگر بشرا کو یہ بات بہت تلخ گزری تھی دبے سے انداز میں وہ اسے باور کرواگیا تھا کہ وہ اسے خرید چکا ہے اس لیے اسکا ہر حکم ماننا اسکے اوپر لازم ہے۔۔
آنکھوں میں آتی نمی کو پرے دھکیلا تھا۔۔

اور گاڑی سے اتر کر اسکے پیچھے چل دی۔

پرایا دیس انجان لوگ۔۔ارد گرد چلتے موڈرن اور فیشنی لوگ عجیب و غریب سے حلیہ۔۔

لڑکے لڑکیاں حد سے زیادہ آزاد۔۔لڑکیوں کی پہنی ہوئی شارٹس آدھی آدھی برہنہ پنڈلیاں۔۔ چھوٹے چھوٹے پہنے سکرٹس کپڑوں پہ احسان کیا ہوا تھا جیسے۔۔
سب اپنے آپ میں مگن۔۔

باران اسے لیے ایک شاپ میں گھسا۔۔

وہ اپنی مرضی کے کپڑے سلیکٹ کر رہا تھا۔۔وہ بس خاموشی کا مجسمہ بنی ہوئی تھی کسی بات پہ اعتراض نہیں اٹھایا۔۔وہ اسکے لیے ٹی شرٹس اور جینز

بھی لے رہا تھا اور سلیو لیس ٹاپ بھی۔۔ جسے پہننے کا اسے بے حد شوق ہوا کرتا تھا۔۔

پھر اسے لیے نائٹ ویئر شاپ پہ آیا ہے جہاں بہت ماڈرن نائٹ ڈریس تھے۔۔ بشرا تو بس ان ڈریسز کو دیکھتی رہ گئی۔۔

باران اسکے لیے یہ سب بھی لے رہا تھا اسے تو دیکھ کر ہی شرم آ رہی تھی اور وہ ڈھیٹ بے شرم بنا ہوا اسکے لیے انڈر گارمنٹس تک خود لے رہا تھا۔۔ وہ تو شرم سے پانی ہوئی جا رہی تھی جو چیزیں اس نے خود کے لیے خود نہیں خریدی تھی وہ کتنے آرام سے لے رہا تھا اس کے لیے۔۔

تمہارا اسائز یہی ٹھیک ہے آئی تھنک "اس نے بڑے آرام سے کہا اور وہ تو مارے شرم کے کچھ بول ہی نا پائی۔۔

''تم تو ایسے شرما رہی ہو جیسے تم نے کبھی پہنی ہی نہیں ''تم تو ننھی سی بچی ہو
بشرا تو اسکی ڈھٹائی اور بے شرمی پہ حیران تھی۔۔

اوہ کم آن بے بی ''کونسی صدی سے آئی ہو ''بیوی ہو میری تم۔۔یہاں تو موسٹلی لوگ گرل فرینڈز کو ساتھ لے کر یہ سب لے رہے ہوتے ہیں۔۔
اسکی شرم سے سرخ ہوتی رنگت اور خاموشی کو دیکھ بولا تھا۔۔
اور وہ بنا کچھ بولے اس شاپ سے باہر آگئی۔۔
بے شرم بدتمیز کہیں کا'' باہر آتے القابات سے نوازنے لگی۔۔ ''

اور وہ کاؤنٹر پہ جا سب سامان پیک کروا کر باہر آیا۔۔

کمال ہے "تمہارے لیے اتنا کچھ لے رہا ہوں اور تم ہو کہ بجائے ہیلپ " کروانے کے باہر آگئی ہو" ابھی تو تم نے یہ سب پہن کر بھی دکھانا ہے اسکے کان کے قریب ہوتے بے باک سرگوشی کی تھی۔۔

اسکے گال دھک اٹھے تھے اور وہ کان کی لو تک سرخ پڑی تھی۔۔

مجھے نہیں کرنی ایسی شوپنگ مجھے گھر جانا ہے" وہ سٹپٹا کر ادھر ادھر دیکھتی بولی۔۔

اتنی جلدی ہے تمہیں یہ سب پہننے کی مزید شوخا ہوتا اسکے سامنے آتا بولا۔۔ حیا سے چہرے پہ لالی بکھری تھی۔۔ جسکے رنگ باران نے غور سے دیکھے تھے۔۔ بشرا نے لال ہوتی آنکھوں سے غصہ سے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔

باران کو اس وقت وہ بہت ہی پیاری لگی تھی۔۔

چلو پھر کچھ اور ہی بھی لے لیتے شاید تمہیں پسند آجائے۔

اسے لیے پھر وہ جیولری شاپ پہ آیا تھا۔۔

واقعی اسے جیولری بہت پسند تھی وہ بھی ڈائمنڈ کی مگر وہ سب تو اسکی پہنچ سے دور تھی۔۔

مگر آج اسکی پہنچ میں سب کچھ تھا مگر ایسے جیسے شوق ہی نا رہا ہو۔۔

مگر وہاں پڑی قیمتی اور خوبصورت جیولری اسے بار بار خود کی طرف متوجہ کر رہی تھی۔۔

باران نے اسکے لیے ایک قیمتی بریسلیٹ لیا وہیں اسکے ہاتھ کی زینت بنا دیا تھا

۔۔

مال سے وہ دونوں باہر نکل رہے تھے جب ایک ماڈرن ڈریس پہنے لڑکی نے آتے باران کو گلے سے لگالیا ہئے باران واٹ آ سرپرائز۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو

بشرا تھوڑا پیچھے تھی باران کے جب وہ لڑکی تھوڑا پیچھے ہوئی تو بشرا نے دیکھا یہ وہی لڑکی ہے جو ایک بار ا باران کے آفس بھی آئی تھی اس سے ملنے کے لیے تب بھی وہ اس سے اتنا ہی فری ہو کر مل رہی تھی۔۔

تب ہی نمرہ کی نظر بھی بشرا پہ پڑی۔۔

باران یہ تو لڑکی تمہاری پی اے ہے نا" یہ تمہارے ساتھ۔۔ وہ اسے دیکھتے مشکوک انداز میں بولی تھی۔۔

یہاں میں اپنی بزنس میٹنگ کے سلسلے میں آیا ہوں اس لیے بشرا بھی میرے ساتھ ہے" باران نے جھٹ سے جھوٹ گھڑا۔۔

اچھا ویسے یہ اتنی شوپنگز وہ بھی پی اے کے ساتھ۔۔

ہاں تو بیچاری پہلی بار آئی ہے لنڈن اسکا اتنا حق تو بنتا ہے نا اور ویسے بھی میں نے اپنے لیے بھی شوپنگ کی ہے۔۔ باران کہتے ساتھ اپنی گاڑی میں سامان رکھا۔۔

خود کو بیچاری کہے جانے پہ بشرا کو بے انتہا غصہ آیا تھا۔۔ وہ چپ چاپ غصہ سے بھری فرنٹ سیٹ پہ جا بیٹھی۔۔

اسکا ایسا اٹیٹیوڈ نمرہ کو عجیب سا لگا۔۔

باران اس لڑکی کا بیہیو تو پی اے والا نہیں ہے "نمرہ نے بھی صاف منہ پہ کہا تھا اور مال میں چلی گئی۔۔

باران بھی گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا۔۔

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ "وہ گاڑی اسٹارٹ کرتے بولا۔۔

" مسئلہ میرا نہیں آپکا ہے
میں اتنی بھی گئی گزری نہیں کہ آپ مجھے اس لڑکی کے آگے مجھے بیچارہ ثابت کر رہے ہیں"
بشرا نے غصہ سے بھرے انداز میں کہا تھا۔۔

اوہ "ہونٹوں کو گول گھماتے کہا اور تھوڑا سا ہنسا تھا کہ اسے برا لگا ہے۔۔

اور گاڑی چلانے لگا تھا کچھ دیر میں گاڑی روکی۔۔

چلو آؤ میرے ساتھ " کہتے گاڑی سے اترا تھا وہ بھی کوفت سے اتری تھی۔۔

اور وہ ایک بڑے سے بیوٹی سیلون میں داخل ہوئے تھے۔۔

اف کیا نئ مصیبت ہے "اسنے ارد گرد دیکھتے سوچا۔۔"

ہم یہاں کیوں آئے ہے "بشرا نے باران سے کہا۔۔

تمہیں اندازہ تو ہو گیا ہو گا یہ کونسی جگہ ہے " یہ سیلون ہے اور یہاں تمہارے لیے آئیں ہیں " باران نے اسے دیکھتے کہا۔۔

کیا مطلب "بشرا نے کہا۔۔

تمہارا حلیہ درست کرنا ہے "اس پہ سر تا پیر نگاہ ڈالتے بولا۔۔

اپنے آپ کو سیلون میں لگے بڑے سے شیشہ میں دیکھا تھا بشرا نے اسے تو اپنے آپ میں کوئی کسر نہیں نظر آئی۔۔

ہائے باران۔۔ایک عورت نے آتے باران کو گلے سے لگایا تھا۔۔
اور باران بھی خوش ہوتے ہوئے اس سے ملا تھا۔۔
بشرا نے جھر جھری سی لی تھی۔۔
اف کتنی سہیلیاں بنا رکھی ہے اس نے یہاں۔۔"
وہ دونوں انگیزی میں کھٹ پٹ کیے جا رہے تھے حلیہ سے وہ اس سیلون کی کوئی کام والی ہے لگ رہی تھی۔۔

ہواز شی ''بشرا کو دیکھتے اس عورت نے کہا تھا۔۔ جسکا گورا سا رنگ تھا گولڈن ڈائی بال کرلی کیے ہوئے ہوئے تھے۔۔

'' شی از مائے بی ہالف
اسکو چینج کرنا ہے ''کیسے کرنا ہے یہ تم پہ ہے ''بشرا کو دیکھتے کہا باران نے۔۔

تم فکر ہی نا کرو ''بیوٹی فل تو یہ ہے مگر ایسا چینج دوں گی کہ تم بھی نہیں پہنچان پاؤ گے ''ہیری نے انوکھے انداز میں کہا اس نے۔۔

اوکے پہلے تو بالوں کو کٹنگ کی ضرورت ہے اسکے بالوں کو ہاتھ لگا کر دیکھتے کہا۔۔

''نو ''میں بال نہیں کٹواؤں گی ''بشرا نے دو قدم پیچھے لیے

بشرا جیسا یہ کہہ رہی ہے ویسا ہی کرو" باران نے زرا سا سیریس انداز میں کہا۔۔

تو وہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔۔

" ٹوم بہت اچھا کٹنگ کرتا ہے میں اسکو بلاتی ہوں
ٹوم پلیز کم ہئیر۔۔

ایک عجیب و غریب سی مخلوق نکل کر آئی خد و خال تو سارے مردانہ والے تھے مگر انداز بول چال سب زنانی تھا باریک سی داڑھی اور منہ پہ میک اپ آئیز میک اپ ہونٹ پنک تھے۔۔

ٹوم اس لڑکی اچھا سا ہیئر کٹنگ کرو جو اس پہ بہت سوٹ کرے۔۔

نہیں میں اس سے کٹنگ نہیں کرواؤں گی خبردار جو اس نے میرے بالوں کو ہاتھ لگایا" بشرا تو بدک کر چیئر سے کھڑی ہوئی تھی اور باران کے پیچھے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔

بشرا وہ جسٹ کٹنگ ہی کرے گا اس میں ڈرنے والی کیا بات ہے" باران کو اسکی حرکت عجیب سی لگی اور وہیں وہ دونوں بھی حیران ہوئے تھے۔۔
ٹام اور ہیری نے ایک دوسرے کی جانب دیکھتے منہ کے زاویہ بنائے۔۔

باران سر وہ لڑکا ہے اور میں نہیں چاہتی کوئی لڑکا میرے بالوں کو ہاتھ لگائے ۔۔بشرا نے صاف انداز میں کہا۔۔

اوکے۔۔ہیری کوئی فی میل سے کہہ کر کٹنگ کرواؤ بشرا کی ورنہ رہنے دو"

باران نے بشرا کی بات سمجھتے کہا۔۔

بٹ وائے ہی از سو جینیئس" بہت اچھا کٹنگ کرتا ہے"اوکے پھر میں کسی اور کو بول دیتا"ہیری نے کہا تو ٹوم منہ بنا کر چل دیا۔۔

کوئی اور لڑکی آئی اور اسنے بشرا کی بالوں کی کٹنگ شروع کر دی۔۔

بشرا اپنے بڑے بالوں کو زمین بوس ہوتے دیکھ منہ کے زاویہ بگاڑنے لگی تھی۔۔پھر اسکے بالوں کو کلر لگایا گیا اور فیس پہ بھی مختلف قسم کے ماسک لگائے گے۔۔اور اس طرح اسکی فل باڈی ٹریٹمنٹ دیا تھا۔۔

اور واقعی اسکا تو حلیہ ہی چینج ہو گیا تھا۔۔

اسکے حسن کو مزید چار چاند لگا دیئے تھے انہوں نے بشرا نے وہی پنک کلر والی فراک ہی پہن رکھی تھی۔۔

بالوں کی سٹیپ کٹنگ کی گئ تھی اور بالوں کو کلر بھی بہت اچھا دیا مزید سنہرے رنگ کے ہو گئے تھے چہرہ کی رنگت بھی کھل اٹھی تھی ہلکا سا بلش اون پنک لپ گلوز لگا یا تھا۔۔

اب تو واقعی ہی اس میں مزید نکھار آ گیا تھا آج سے پہلے اتنی توجہ اپنے آپ پہ کبھی اس نے دی ہی نہیں "

ہیلو باران" باہر بیٹھا بشرا کا ہی انتظار کر رہا کافی وقت سے وہ اندر تھی اب تو شام بھی ہو گئ تھی۔۔

ہیری نے اسکے سامنے آتے کہا۔۔

اور بشرا کو آگے کر دیا۔۔

باران تو بشرا کو دیکھتے واقعی چونک گیا تھا۔۔

کیسا لگا میرا کمال" ہیری نے کہا۔۔

بیوٹی فل" باران نے کی نظریں بشرا پہ ہی جمی ہوئی تھیں۔۔

ویسے کمال تو اس لڑکی کی بیوٹی کا ہے میں نے بس پالش کیا ہے" ہیری نے کہا۔۔

بشرا تو بس نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔اسے باران سے شرم آ رہی تھی جو اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔

باران نے بل پہ کیا اور بشرا کو لیے نکلا تھا وہاں سے۔۔

" اب بہت بھوک رہی ہے تمہارے چکر میں صبح سے بھوکا ہوں

" اچھا ساڈنر کرتے ہیں اور پھر گھر چلتے ہیں

باران نے گاڑی میں بیٹھتے کہا۔۔

بشرا نے اسے نظرانداز ہی کیا۔۔اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔

باران اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا کھانا کھانے کے دوران بھی وہ بس چپ ہی رہی تھی۔۔

" کھانا کھانے کے بعد انہوں نے گھر کی راہ لی تھی

سارا دن باہر گزرانے کے بعد بشرا کو تھکان سی ہو رہی تھی وہ بس سونا چاہتی تھی۔۔

مگر باران کی اس پہ آر پار ہوتی نظریں اسے نروس کر رہی تھی۔۔

باران کمرے میں ہی تھا بشرا نے ڈریسنگ روم سے باہر آئی تو بشرا نے چینج کر کے اپنے ہی دوسرے کپڑے پہنے تھے۔۔

باران کو غصہ آیا تھا اس پہ کہ آج اسے اتنی ڈھیروں شاپنگ کروائی اور وہی پرانے کپڑے پہن کر باہر آئی تھی۔۔

وٹس رانگ ود یو بشرا" وہ اسکے سامنے آتا بولا وہ پیچ کلر کی فراک پہنے ہوئے تھی۔۔

وہ اسکے سامنے آتا بولا تھا" جبکہ وہ امید کر رہا تھا بشرا اسکے دلائے ہوئے کپڑے ہی پہن کر آئے گی۔۔

کیا ہوا سر "اب کیا کر دیا میں نے "وہ انجان بنتی بولی۔۔

" پہلی بات میں اب تمہارا سر نہیں ہوں "تو اب مجھے یہ سر سر کہنا بند کرو
" اور دوسرا یہ کہ اب تم یہ کپڑے دوبارا نا پہنو
وہی پہنو گی جو میں نے آج تمہیں دلائے ہیں جاؤ جلدی چینج کر کے آؤ ابھی
کے ابھی "وہ اسے آرڈر کرتا بولا۔۔

" پلیز سر مجھے بہت نیند آ رہی ہے میں تھک گئی ہوں
سونا ہے مجھے "وہ کوفت سے بولی تھی اور بیڈ کی طرف بڑھنے لگی۔۔

کل سہی "وہ بھی کہاں ماننے والے۔۔

کیا کہا تم نے "کل" میں ابھی کی بات کر رہا ہوں۔۔
تمہیں میرا ذرا سا بھی خیال نہیں حلیہ دیکھو ذرا اپنا کیا سے کیا بنا دیا ہے تمہیں

۔۔تم ذرا بھی اپنی کیئر نہیں کر سکتی۔۔اسکا بازو پکڑے پھر سے اپنے سامنے کرتا بولا

اور زیبا کتنی کیئر کرتی ہے اپنی کتنا خیال رکھتی ہے اپنا۔۔ایوری ٹائم وہ میرے سامنے تیار رہتی ہیں" وہ اسے زیبا کی مثال دیتے بولا۔۔

بیکوز آئی ڈونٹ نیڈ" مجھے ضرورت ہی نہیں ہے ابھی اس طرح کی کیئر کرنے کی آئی ایم جسٹ ٹوینٹی فائیو ائیرز۔۔
شی از بی کم اولڈ لیڈی" فورٹی ائیرز میں بہت ضرورت ہوتی ہے کیئر کرنے " کی خاص طور پر ہسبنڈ اتنا ینگ ہو" اور وہ آنٹی ٹائپ عورت ہو

بشرا" باران نے سختی سے اسے مزید بولنے سے ٹوکا۔۔

ہاؤ ڈئیر یو" تم نے زیبا کے بارے میں ایسی بکواس کی بھی کیسے۔۔

بشرا تو ایک منٹ کے لیے اسکے تیز غصہ سے گھبرا گئی تھی۔۔ وہ بھی بنا بریک لگائے بولتی چلی گئی

میں بہت عزت کرتا ہوں انکی" اور محبت تو بے پناہ ہے مجھے زیبا سے" مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ کتنے اتیج کی ہے میری پہلی محبت اور آخری محبت وہیں ہیں۔۔

تم اپنی اوقات میں رہو بس۔۔ تمہارا کوئی کمپیر زن نہیں ہے انکے ساتھ۔۔
تم صرف ایک ہی مقصد کی وجہ سے میری زندگی میں شامل ہوئی ہو" اسکے بعد تمہارے اور میرے راستہ الگ ہیں۔۔

غصہ سے اسکی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں۔۔

باران ایک منٹ بھی نہیں رکا تھا وہاں اور کمرے سے نکل گیا۔۔

بشرا تو ساکت کھڑی تھی اپنی جگہ اسکے الفاظ تھے کہ تیر جو اسکا دل چیرتے چلے گئے۔۔آنسوں جاری ہوئے تھے اسکی آنکھوں سے وہ سسکیوں سے رونے لگی تھی۔۔اور زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔۔
وہ کسی کی محبت کے لائق نہیں ہے۔۔اور نا رہے گی باران کی زندگی میں شامل ہونے کے بعد۔۔یہ شیشہ جیسا محل یہ تمام تر آسائشات اسکا دل اچاٹ ہو رہا تھا سب سے دل چاہ رہا تھا ابھی کہ ابھی بھاگ جائے وہاں سے۔۔

@@@

باران تو کمرے سے ہی باہر نکل آیا تھا۔۔نیچے لاؤنج میں آ کر بیٹھ گیا۔۔

اسے بشرا پہ بے حد غصہ آرہا تھا اسے زیبا کے لیے ایسے لفظ استعمال نہیں کرنے چاہیے تھے۔۔

وہ اس کی طرف مائل ہو رہا تھا۔۔

مگر اسکی ایسی حرکت اسے دور کرنے لگی تھی اسے۔۔

چاہتا تو ابھی اسکی ٹھکانے لگا دیتا مگر وہ اتنا بھی گیا گزرا مرد نہیں ہے۔۔اس لیے کمرے سے باہر نکل آیا ورنہ غصہ میں کچھ کر گزرتا اسکے ساتھ۔۔وہ اپنے اعصاب پر قابو پانا جانتا ہے۔۔

اور اوپر سے دو دن سے زیبا اسکی کال نہیں اٹھا رہی تھی۔۔

آج بھی دن کوئی ہزار بار وہ اسکا نمبر ملا چکا تھا مگر مجال ہے جو اس نے ایک بھی کال اٹھائی ہو۔۔

صوفہ پہ ہی کشن سیٹ کرتا وہ دراز ہوا تھا دن بھر تھکن کے باعث نیند حاوی ہونے لگی تھی۔۔

اور آنکھیں میچ لیں۔۔

بشرا کو آدھی رات پانی پینے کے احساس سے آنکھ کھلی تھی۔۔
اٹھ کر کمرے سے باہر آئی سیڑھیاں اترتے ہوئے سامنے دیکھا تو باران لاؤنج میں ہی صوفہ پہ سو رہا تھا سردی کے باعث سمٹا ہوا پڑا تھا ایک پل کے لیے اسے اسکا احساس آیا اسکے سر پہ جا کھڑی ہوئی سوچا اسے اٹھا دے کہ کمرے میں چلا جائے مگر اسے اٹھانا پھر سے اپنی شامت کو دعوت دینا تھا۔۔

دو منٹ تک کھڑی سوچتی رہی تھی کہ کیا کرے۔۔
وہ جو سردی کے باعث سو نہیں پا رہا تھا اب اسکا یوں سر پہ سوار کھڑے ہونا سمجھ نا آیا مگر جان بوجھ کر آنکھیں بند کیے سونے کا ڈرامہ کر رہا تھا۔۔

کیا بات ہے اب کیوں سر پہ کھڑی ہو' وہ جو انگلیاں مروڑ تروڑ رہی تھی آنکھیں کھولے پوچھ بیٹھا۔۔

وہ ایک دم سے گھبرا گئی اسکے یوں اچانک آنکھیں کھول لینے پہ۔۔

کک۔۔کچھ نہیں وہ آپ یہاں کیوں لیٹے ہیں" وہ بمشکل اٹکتے بولی تھی۔۔

میری مرضی تمہیں اس سے کیا" جاؤ یہاں سے۔۔
کہتے وہ دوسری طرف منہ موڑ کر لیٹ گیا۔۔

بھاڑ میں جائیں میری بلا سے میں ہی پاگل ہوں" بشرا کو غصہ آیا تھا اس پہ اس لیے ہاتھ جھٹکتے نکل گئی تھی وہاں سے۔۔

ہمم "کہاں پھنس گیا ہوں" وہ بس سوچ سکا اور سر پہ کشن رکھتے سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔

کچھ ہی دیر میں اسے اپنے نرم گرم چیز کا احساس ہوا دیکھا تو بشرا اسکے اوپر بلینکٹ اوڑھا رہی تھی۔۔

اور بنا کچھ بولے چلی گئی۔۔

باران تو جیسے سکون میں آ گیا تھا۔۔
اور پھر باآسانی نیند آ گئی۔۔

اگلی صبح باران چپ چاپ سے تیار ہو کر گھر سے باہر نکل گیا۔۔
بشرا جب سو کر اٹھی تو باران گھر موجود نہیں تھا۔۔

سارا دن ایسے ہی گزر گیا وہ گھر نا آیا۔۔

اچھا ہے وہ گھر نہیں ہے اس لیے سکون میں تھی۔۔
سارا دن گزر گیا تھا باران گھر نہیں آیا تھا۔۔

اب تو اسے فکر ہونے لگی تھی "اب اتنی بھی کیا ناراضگی ہو گئی کہ یوں لاپرواہی برتنے لگا ہے۔۔

وہ اپنے کمرے میں ہی تھی جب وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔اسے اگنور کیے ڈریسنگ روم میں گھسا تھا۔۔

شاور لیکر فریش سا باہر آیا تھا۔۔
ٹاول سے اپنے بال رگڑ رہا تھا بشرا کی نظریں اسی پہ ہی تھی۔۔

بلیک ہاف سلیوٹی شرٹ پہنے ہوئے جس میں سے نمایا ہوتے سفید مسلز --بلیک ہی ٹراؤزر پہنے ہوئے وہ شیشہ کے سامنے کھڑا بالوں میں برش کر رہا تھا--

اس نے مڑ کر بشرا کی جانب دیکھا تو اس نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا--

آپ نے کھانا کھایا" جب کوئی بات نہیں تھی کرنے کو تو کھانے کا پوچھ لیا--

ہاں کھا لیا تھا تم نے کھایا" سر سری سا جواب دے کر بیڈ پہ بیٹھ گیا--بشرا اس وقت صوفہ پہ بیٹھے ہوئے تھی--

کافی لیں گے" وہ سامنے آتے بولی--

نہیں شکریہ 'بڑی سہولت سے انکار کر دیا جبکہ موڈ تو کافی پینے کا ہی تھا--

" میں بنا دیتی ہوں

کیوں؟ جب کہہ دیا ہے کہ نہیں تو کوئی زور زبردستی ہے" سنجیدہ سا چہرہ بناتے کہا۔۔

نہیں تو آپ کی مرضی میں نے بس ویسے ہی پوچھا ہے" بشرا تو کڑوا گھونٹ بھر کر رہ گئی اسے بے حد غصہ آیا تھا باران کے اس انداز پہ۔۔

میری مرضی کی کیا اہمیت ہے تمہارے سامنے" آجاؤ میرے پاس۔۔ یہی میری مرضی ہے۔۔" وہ بیڈ پہ سیدھا ہو کر بیٹھا تھا اور ہاتھ سے اشارہ کرتے اپنے پاس آنے کی دعوت دی تھی۔۔

بشرا کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔ کس ڈھٹائی سے وہ اسے اپنے پاس بلا رہا تھا

۔۔

ایک پل کے لیے تو شاک ہوئی تھی اور وہ بڑا محفوظ ہوا تھا اسکی حالت دیکھ کر

۔۔

مم۔۔مجھے نیند آرہی تھی رات بھی سو نہیں سکی تھی۔۔
جلدی سے صوفہ کی طرف لپکی تھی۔۔

دیکھتا ہوں کب تک بھاگو گی" منہ میں بڑبڑاتے وہ بھی بیڈ پہ بلینکٹ اوڑھے لیٹ گیا تھا۔۔
اسے بھی بہت نیند آرہی تھی۔۔ کل رات ٹھیک سے سو نہیں پایا تھا۔۔

بشرا نے صوفہ پہ لیٹتے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھ لیا ابھی دل کی دھڑکنیں کانوں میں سنائی دے رہی تھی۔۔اور وہ بڑے سکون سے جہازی سائز بیڈ پہ اکیلا براجمان لیٹا تھا۔۔

اسکا سکون غارت کر کے خود بڑے سکون سے لیٹا تھا بشرا کو اسے دیکھ کر ہی غصہ آرہا تھا۔۔

دو دن یونہی گزرے کھانے کے ٹائم باران نے بولا۔۔

کل میں پاکستان جارہا ہوں ایک ویک بھی لگ سکتا ہے۔۔" کھانا کھاتے وہ بولا تھا۔

کیوں؟ بشرا نے اسکے اچانک جانے کا سن کر کہا۔۔

میرا کام ہے وہاں اتنے دن تمہارے پلو سے بندھ کر بھی تو نہیں رہ سکتا۔۔
کھانا کھاتے بڑے آرام سے بولا۔۔

مم۔۔ مگر میں اکیلی رہوں گی یہاں۔۔ وہ پریشان سی ہوئی۔۔

تمہیں اکیلے رہنے کا ہی شوق ہے تو رہو پھر ہو سکتا ہے تمہارا دماغ سیٹ ہو اور تمہارا ابھی کوئی موڈ بنے۔۔
کہتے وہ اٹھ گیا تھا اور اوپر کمرے کی طرف چل دیا۔۔

بشرا کو واقعی پریشانی ہوئی پرایا دیس اور وہ بھی تن تنہا اکیلی گھر پہ کیسے رہے گی۔۔

اگلے ہی صبح باران جانے کی تیاری کر رہا تھا اور بشرا پریشان سی اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔

کیا ہوا مسسز میں جا رہا ہوں تمہیں تو خوش ہونا چاہیے۔۔ جان چھوٹ رہی ہے مجھ سے کچھ دنوں کے لیے۔۔

آپ مجھے بھی ساتھ ہی لے جاتے" وہ پریشانی کا حل نکالتے بولی۔۔

ہر گز نہیں" سوچنا بھی مت فلحال تو۔۔
اور ٹینشن نہیں لو تم اکیلی نہیں رہو گی میڈ کا انتظام کر دیا ہے جو تمہارے ساتھ رہے گی چوبیس گھنٹے" اس نے بھی اسکی پریشانی کا حل نکال رکھا تھا۔۔

مجھے میڈ کے ساتھ نہیں رہنا" وہ منہ بسورتی بولی۔۔

رہنا تو میرے ساتھ بھی نہیں ہے تمہیں" اسنے بھی ٹونٹ مارتے کہا اور کمرے سے بیگ اٹھائے باہر آیا۔۔

بشرا بھی اسکے پیچھے باہر آئی سیڑھیاں اترتے ہوئے۔۔

آپ سچ میں جا رہے ہیں" انتہائی معصومانہ سوال تھا۔۔

وہ مڑا اور اسکی طرف بڑھا۔۔

ایک ہاتھ سے اسکی گال کو چھوا اور دوسری طرف اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔ بشرا اپنی جگہ ساکت کھڑی تھی۔۔اسکے لمس سے اندر تک سرسراہٹ سی دوڑ گئی تھی۔۔

جی میری جان" جارہاہوں مگر کچھ دنوں بعد آجاؤں بہت ضروری ہے جانا
۔۔خیال رکھنا اپنا۔۔اب یہ
آنا جانا تو چلتا رہے گا۔۔ بزنس بھی نہیں چھوڑا جاسکتا۔۔اور گھر والیاں
بھی۔۔ماشاللہ سے دو ہیں۔۔ مسکراتے ہوئے کہا اور گھر سے باہر نکل گیا۔۔

اور وہ اسے یونہی پرائے دیس میں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا۔۔
وہ اسکے جانے سے خود کو تنہا محسوس کر رہی تھی۔۔
اسکا دل مسوس کر رہ گیا تھا۔۔
@@@

دادجی باہر حال میں بیٹھے تھے جب زیبا انکے پاس سے گزر رہی تھی۔۔

انہوں نے نوٹس کیا تھا جب سے باران گیا ہے زیبا مرجھائی مرجھائی سی ہے پہلے بھی وہ جاتا رہتا ہے مگر اس بار تو کچھ زیادہ ہی مرجھا سی گئی ہے۔۔

بہو' انہوں آواز دے کر اسے روکا۔۔

جی" وہ انکے پاس آتی بولی۔۔

باران کا کچھ اتا پتا ہے کہ نہیں کب واپس آئے گا ایک ہفتہ کا کہہ کر گیا تھا اب تک تو آجانا چاہیے تھا۔۔

پتا نہیں میرا رابطہ نہیں ہوا ان سے" وہ سرسری سا جواب دے کر چل دی۔۔

داد جی بس خاموش رہے مزید کچھ نا بولے جبکہ وہ جانتے تھے کہ آج باران آ رہا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ زیبا کو نا پتہ ہو۔۔
انہوں نے اندازہ لگایا کہ ضرور ان دونوں میں کوئی بات ہوئی ہے۔۔

@@@

" اسلام علیکم داد جی کیسے ہیں
باران نے آتے داد جی کو گلے سے لگایا تھا وہ حال میں ہی بیٹھے تھے اس وقت شام ہو رہی تھی۔۔

وعلیکم اسلام آ گیا میرا بچہ " انہوں نے اسے خوش ہوتے پیار دیتے کہا۔۔

" ہاں جی آپ کے سامنے ہوں۔۔

ایک دو اور باتیں کرنے کے بعد اس نے اپنے کمرے کی راہ لی تھی۔۔

زیبا الماری میں سے کچھ نکال رہی تھی جب باران نے اسے پیچھے سے آن گھیرا تھا۔۔

ایک پل کے لیے تو وہ اچانک اس افتاد پہ گھبرائی مگر جلد ہی باران کو محسوس کرتے سنبھل گئی۔۔

آپ "آنسوں گال پہ پھسلے تھے۔۔

جی "آپ نے یاد نہیں کیا مجھے اتنی بھی ناراضگی کہ بات کرنے کا ہی بائیکاٹ کر دیا آئی مس یو سو مچ مائے سویٹ ہارٹ" وہ اسے پیچھے سے ہی گلے سے لگائے اسکے کان کے پاس سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔۔

ہمم "آپکو فہرست ہی نہیں ملی ہو گی اپنی نئی نویلی بیوی سے "میری کہاں یاد آنی ہو گی اب تو میری وہ ویلیو ہی نہیں رہی.. قرب سے کہا تھا زیبا۔۔

باران نے اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا۔۔

کیوں سوچتی ہیں ایسا میرے بارے میں میں کیسے یقین دلاؤ آپکو کہ آپکو یقین آجائے میری محبت پہ۔۔

میری بات مان لیتے نا جاتے تو میں کر لیتی آپکی محبت پہ یقین " مگر آپ نے میری ایک نا سنی۔۔

اب جو مرضی کر لیں میرا تو اعتبار ہی اٹھ گیا محبت پہ سے۔۔

اسکا حصار توڑ کر اسکی بانہوں سے نکلی تھی صاف ظاہر تھا کہ شدید ناراضگی ہے۔۔

اس وقت آپ بلکل نہیں سمجھیں گی مجھے اور میں کیا کر رہا ہوں یہ بات آپکو آنے والا وقت ہی سمجھائے گا۔۔آپ اس بات سے انسیکیور ہیں کہیں میں بشرا کی وجہ سے آپ کو نا چھوڑ دوں تو آپ بلکل غلط ہیں۔۔
کہتے ساتھ وہ واش روم میں بند ہوا۔

زیبا تو بشرا کے نام پہ ہی شاک ہو گئی کیونکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ باران نے دوسری شادی بشرا سے کی ہے۔۔

بشرا تو باران کی پی اے ہے" زیبا نے بشرا کو پہلی دفعہ پارٹی میں ہی دیکھا تھا تب سے ہی اسے بشرا سے جیلسی ہوئی تھی اسکی خوبصورتی سے۔ اسے ڈر لگا تھا کہیں باران بشرا کی خوبصورتی پہ فدا نا ہو جائے۔۔

اب اسے باران پہ پختہ یقین ہو گیا کہ باران نے بشرا سے پسند کی شادی کی ہے اولاد تو بس بہانہ ہے۔۔اور وہ جان بوجھ کر بشرا کو ملک سے باہر لے گیا ہے تاکہ وہ ان دونوں کے درمیان نا آسکے۔۔ خود سے ہی اسنے ساری باتیں اخذ کرلیں اور باران سے مزید بدظن ہو گئی۔

رات کے کھانے کے بعد زیبا کمرے میں ہی تھی باران بھی دادجی سے گپ شپ لگا کر کافی دیر بعد کمرے میں آیا تھا۔۔

زیب آپ جاگ رہی ہیں" بیڈ پہ اسکے برابر آکر تکیہ سیٹ کر بیٹھتے کہا تھا باران نے۔۔

توکیا مجھے سوجانا چاہیئے تھا۔۔لال ہوتی آنکھوں سے اسے گھورتے کہا تھا زیبا
۔۔

نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا۔۔مجھے کافی ٹائم لگ گیا کمرے کی طرف آنے میں بس دادجی پرانی باتیں چھیڑ کر بیٹھ گئے تھے۔۔سیدھا ہو کر لیٹتے کہا تھا باران نے سفر کی تھکان بھی ہورہی تھی اور نیند بھی حاوی ہورہی تھی اس پہ۔۔

" زیب پلیز لائٹ اوف کردیں نیند آرہی ہے

زیبا کو برا لگا تھا وہ اس سے مزید باتیں کرنے کے بجائے سونے لگا تھا غصہ میں اٹھ کر ساری لائٹس اوف کردیں۔۔

زیبا نے بھی اس سے مزید الجھنا تھا بجائے اسکی بات سمجھنے کے اس لیے باران نے بھی آرام کرنا چاہا تھا صبح اتنے دنوں بعد آفس بھی جانا تھا جانے کیا کھچڑی پک رہی ہو گی آفس۔۔

@@@

شکر ہے تمہیں ہماری یاد تو آئی۔۔ جب سے گئی ہو تب سے اب جا کر تم نے " بات کرنی گوارہ سمجھی ہے۔۔ یاں باہر جاتے ہی رنگ بدل لیے ہیں

انوشہ نے بشرا کو آڑے ہاتھوں لیا تھا۔۔

نہیں وہ بس میرے پاس ابھی نمبر نہیں آیا تھا یہاں کا" اس لیے نہیں بات کر پائی۔۔ وہ بہانہ بناتی بولی تھی۔۔

جبکہ باران اسے کب کا یہاں کی سم لگا کر دے چکا تھا۔۔

اچھا کیسا ہے وہ ملک جہاں تم گئی ہو" ہمم۔۔ ترکی۔۔

ترکی کہا تھا نا تم نے "انوشہ یاد کرتے بولی۔۔

نہیں یہ لنڈن ہے "پہلی بار اس نے کوئی سچ بول دیا۔۔

کیا "لنڈن "انوشہ کو تو لندن کا نام سن کر حیرت ہوئی تھی۔۔

جی "بشرا نے کہا۔۔

اچھا سنا ہے یہ تو بہت خوبصورت ملک ہے 'اور بہت ٹھنڈ بھی ہوتی ہے وہاں ٹی وی پہ ہی فلموں ڈراموں میں دیکھا سنا تھا تم کتنی خوش قسمت ہو نا یہی تو تمہارے خواب تھے بڑے بڑے ملکوں میں گھومنا پھرنا "انوشہ نے پرجوش انداز میں کہا تھا۔۔

ہاں "خوش قسمت" خود کا جیسے مذاق اڑایا تھا۔۔

" یہاں میں بس کام کرنے آئی ہوں گھومنے پھرنے کے لیے نہیں

ہاں تو ٹائم نکال کر گھوم پھر ہی لیتا ہے بندا اور تم تصویریں ضرور بھیجنا۔۔ انوشہ نے خوش ہوتے کہا۔۔

میری چھوڑیں بچیں کیسے ہیں اور سلیم بھائی کی طبیعت کیسی ہے" بشرا کو کوفت ہو رہی تھی انوشہ کی باتوں سے اس لیے موزوں بدل دیا۔۔

@@@

ایک ہفتہ بعد وہ آیا تھا آفس میں کام بہت بڑھ چکا تھا۔۔

اس لیے آدھا بزنس باہر ٹرانسفر کرنا تھا تاکہ وہ باہر بیٹھ کر آرام سے سارا بزنس چلا سکے۔۔

سر مس بشرا سے رابطہ نہیں ہو پارہا۔۔ ورنہ وہ کچھ دنوں کے لیے اور ہمارے ساتھ کام کرلیتی ساری فائلز وغیرہ کو انہیں ہی سہی سے معلوم تھا۔۔
احمد نے فائلز باران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔۔

باران نے سر اٹھا کر احمد کی جانب دیکھا تھا۔۔

آپ بشرا سے کیوں رابطے کر رہے تھے جبکہ وہ کام چھوڑ چکی ہے۔۔

سر انہوں نے تو کوئی ریزگنیشن لیٹر نہیں دیا تھا۔۔ اور انکے اکاؤنٹ میں تو سیلری جارہی ہے۔۔

باران ایک پل کے لیے چونکا تھا۔۔

ہاں وہ کسی اور کمپنی میں جاچکی ہے مگر اسکو سیلری ابھی یہیں سے جائے گی وہ میری مرضی سے گئی ہے میری ہی دوسری کمپنی ہے۔۔
باران نے بات گھمائی تھی۔۔

میں نے کہا تھا کوئی اور پی اے کا بندوست کر لینا جاب کے لیے کوئی ایڈ نہیں دیا۔۔

جی سر رکھ لی ہے پی اے" احمد نے کہا۔۔

پھر رکھ لی ہے" کوئی میل نہیں ملا تمہیں۔۔ باران بولا۔۔

سر بس جو سمجھ آیا رکھ لی اور آپ تو تھے نہیں۔۔اور ویسے سر آپ نے اچانک لندن میں بزنس شفت کرنے کا پروگرام بنا لیا یہاں بھی ٹھیک ہی چل رہا تھا کام "احمد نے کہا۔۔

ہاں مگر مجھے کام ٹھیک نہیں بہت اچھا چاہیئے تھا لندن سے ایک آفر آ رہی تھی پارٹنر شپ کی جس سے میری یہاں کی کمپنی کو بہت فائدہ پہنچے گا اس لیے سوچ لیا اب ایک نئ برانچ لنڈن میں کھول لوں۔۔

تم نے یہاں بہت اچھے سے سنبھالنا ہے سب تمہاری پوسٹ پہ تمہیں پروموٹ کر دوں گا۔۔" باران نے مسکراتے اسے لالچ۔۔

ہاں۔۔ہاں۔۔کیوں نہیں سر بلکل "میں بہت محنت سے کام کر رہا ہوں۔۔ احمد نے خوش ہوتے کہا۔۔

@@@

بشرا کو بہت اکیلا پن سا محسوس ہو رہا تھا باران جب اسکے ساتھ تھا تو اسے محسوس ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ اکیلی ہے۔۔ بھلے ہی وہ گھر نہیں ہوتا تھا مگر اسکے پاس ہونے کا احساس تھا۔۔

جب سے باران گیا ہے وہ بس اسی کے بارے میں ہی سوچتی رہتی تھی۔۔ مگر اب دل ڈرتا تھا وہ خود کو روک رہی تھی باران کو سوچنے سے کیونکہ ان دونوں کا رشتہ عارضی ہے۔۔

وہ اپنا مقصد پورا ہونے پہ اسے چھوڑ دے گا" اس نے محض اسکی مجبوری کا فائدہ اٹھایا ہے اس لیے اپنے جذبات کو پہلے سے ہی بھٹکنے سے روک رہی تھی

جب سے وہ گیا تھا پلٹ کر ایک بار بھی حال نہیں پوچھا تھا کہ وہ اکیلی رہ رہی ہے "کس حال میں ہو گی مگر اس ہرجائی کو کوئی پرواہ ہی نا تھی۔۔

اس نے وہ کپڑے الماری میں لگا دیے تھے جو باران نے اسے لیکر دیے تھے مگر ایک بار بھی انہیں پہننے کا سوچا تک نہیں تھا۔۔

میم آپ کچھ کھائے گا صبح سے بس ناشتہ ہی کیا ہے "شام ہو گئی ہے "جو میڈ باران رکھ کر دے کیا گیا تھا

وہ چوبیس گھنٹے اسکے ساتھ ہی تھی سارے گھر کے کام کاج اس نے اچھے سنبھالے ہوئے تھے۔۔

اب وہ اسے کھانے کا پوچھنے آئی تھی۔۔

وہ جو بس الماری کھول کر کھڑی سوچوں میں گم کھڑی تھی۔۔

اسکی تو جیسے بھوک ہی مری ہوئی تھی۔۔

جی بنالیں کچھ بھی۔۔"الماری بند کرنے لگی تھی جب وہ میڈ جینی بول اٹھی۔۔

میم یہ والے کپڑے آپ کیوں نہیں پہنتا" الماری میں لٹکی بہت ساری ٹی شرٹس ٹائٹس اور کچھ ٹاپ اور نائٹ دیکھتے جینی نے کہا وہ جو ہر سوٹ پہنے ہوئے ہی رہتی تھی۔۔

بس ویسے ہی" الماری بند کرتے کہا۔۔

اچھا آپکا ہسبنڈ گیا ہوا ہے اس لیے دل نہیں کرتا" جینی نے اسے چھیڑتے کہا۔۔

جینی" بشرا نے اسے ٹوکا تھا تو ہنس کر چل دی۔۔

آٹھ دن ہو گئے تھے باران کا کچھ اتا پتا نہیں تھا کہ وہ کب آئے گا۔۔

رات کو بشرا بے دھیانی میں کھانا کھا رہی تھی۔۔اسکے ساتھ جینی بھی بیٹھی ہوئی تھی۔۔
جب اچانک سے اسکے کپڑوں پہ سوپ گر گیا۔۔

اوہ" میم یہ کیا کر دیا آپ نے دھیان کدھر تھا آپکا۔۔
جینی نے جھٹ سے اٹھتے کہا۔۔

کہیں نہیں تھا بس مجھے پتا نہیں چلا۔۔

بشرا اٹھ گئی تھی۔۔

چلو پھر آپ ایسا کرو چینج کرلو۔۔اور ریسٹ کرلو"آپکا طبیعت مجھے ٹھیک نہیں لگتا .. "

ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں"آپ یہ سب صاف کر دینا"وہ کہتی سیڑھیاں چڑھ گئی تھی۔۔

چینج کرنے کے لیے الماری کھولی۔۔اسکی نظر بلیک کلر کی نائیٹی پہ جا ٹک گئی

۔۔

جو اسے پسند بھی تھی مگر اسکا پہننے کا موڈ نہیں تھا۔۔ مگر آج پھر سے اس پہ نظریں جا ٹھہریں تھی۔۔

پھر سوچا کہ کونسا بار ان یہاں موجود ہے وہ پہن ہی لیتی ہوں۔۔

کچھ دیر میں وہ شیشیہ کے سامنے جا کھڑی ہوئی خود کا جائزہ لے رہی تھی بلیک نائٹ ڈریس پہنے۔۔ جسکے کاندھے پہ صرف سٹریپس تھے اور گھٹنوں سے تھوڑی نیچے تھی۔۔

خود کو آئینے میں دیکھا تو شرم سی آگئی اپنے حلیہ پہ۔۔

اسی وقت ارادہ بنایا تھا کہ وہ چینج کر لے ابھی وہ سوچ رہی تھی کہ ایک دم سے دروازے کی نوب گھومنے کی آواز آئی چونک کر مڑی تھے کہ باران دروازہ کھولتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔

بلیک نائٹی میں اسکا سراپہ حسن دیکھ کر ایک پل کے لیے ٹھٹکا تھا وہیں باران کو اپنے سامنے اچانک دیکھ وہ بھی ساکت ہوئی اور اوپر سے اس حلیہ میں تھی۔۔

فوراً سے ڈریسنگ روم کی جانب قدم بڑھائے تھے اس نے۔۔ وہ بھی اسکی طرف لپکا تھا اس سے بھی تیزی سے اس تک پہنچتے اسکا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔ اور ایک جھٹکے سے اپنی طرف کھینچا تھا۔۔

واہ مسسز باران "میرے ہی سامنے نخرے آتے ہیں بس" ورنہ بس یوں اکیلے اکیلے ہی انجوائے کیا جا رہا تھا۔۔ مدھم سی سرگوشی کرتے اسکی جان نکالنے کے پہ در تھا۔۔ اسکے سینے پہ دونوں ہاتھ رکھے دوری بنائے ہوئے تھی۔۔

اور وہ نازک جاں خوبصورتی کا پیکر بنی اسکے لیے سراپہ امتحان بنی تھی۔۔

آج تو لگ رہا ہے ساری تھکان اتر جائے گی۔۔" پھر سے اسکے کان کے قریب سرگوشی کرتا اسکی روح فنا کر گیا۔۔اسکے سارے جسم میں سرسرایت سی دوڑنے لگی تھی۔۔

پپ۔۔پلیز "چھوڑیں۔۔ بمشکل الفاظ ادا ہوئے تھے اس کے لبوں سے۔۔ اسکے ہلتے ہوئے لب اسے گستاخی کرنے پہ اکسا رہے تھے۔۔اسکی نظریں بھٹکتی اسکی صراحی دار گردن پہ جا ٹھہریں تھیں۔۔

اسکی گردن پہ تشنہ لب رکھے تھے کہ اسکے سارے جسم سرسراہٹ سی لہر دوڑ گئی تھی بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔۔

ناجانے کیوں اس کے لمس سے جان پہ بنی تھی۔۔اسکی قربت میں گھٹن سی محسوس ہوئی تھی۔۔دوڑ جانا چاہتی تھی وہاں سے۔۔

مگر خود کو اسکی آغوش میں خود ہی قید کر دیا تھا۔۔

@@@

پپ۔۔پلیز "چھوڑیں۔۔ بمشکل الفاظ ادا ہوئے تھے اس کے لبوں سے۔۔

اسکے ملتے ہوئے لب اسے گستاخی کرنے پہ اکسا رہے تھے۔۔اسکی نظریں بھٹکتی اسکی صراحی دار گردن پہ جا ٹھہریں تھیں۔۔

اسکی گردن پہ تشنہ لب رکھے تھے کہ اسکے سارے جسم سر سراہٹ سی لہر دوڑ گئی تھی بدک کر پیچھے ہوئی تھی۔۔

ناجانے کیوں اس کے لمس سے جان پہ بنی تھی۔۔اسکی قربت میں گھٹن سی محسوس ہوئی تھی۔۔دوڑ جانا چاہتی تھی وہاں سے۔۔

مگر خود کو اسکی آغوش میں خود ہی قید کر دیا تھا۔۔

کیوں دور بھاگ رہی ہو" تمہیں یاد ہونا چاہیے کہ تم سے شادی کیوں کی ہے میں نے" اسکے یوں دور جانے پہ غصہ آیا تھا باران کو اچھا خاصہ موڈ برباد کرنے پہ تلی تھی۔

وہ مم۔۔مجھے کچھ ٹائم دیں میں۔ابھی اس سب کے لیے مینٹلی پریپئیر نہیں ہوں" مجھے گھبراہٹ ہورہی ہے سر جھکائے بمشکل اپنی بات پوری کی تھی۔۔

باران نے اپنا کورٹ اتار کر بیڈ پہ پھینکا تھا۔۔

اور اپنے اور اسکے درمیان دو قدم کا فاصلہ مٹاتا اسکے کاندھوں پہ ہاتھ رکھا تھا وہ پہلے ہی اپنے حلیہ پہ شرمسار تھی۔۔کاندھوں پہ وہ ڈریس بس ڈوریوں کے سہارے تھی۔۔اور اوپر سے اس دشمن جان کی اتنی قربت۔۔

کتنا ٹائم لو گی پھر میرا خیال سے آٹھ دن تو کافی تھے جو گزر گئے ہیں۔۔

اسکے چہرے پہ نظریں جمائے مدھم سی آواز میں کہا تھا۔۔

کچھ اور ٹائم "اپنی آنکھوں کو زور سے میچ کر کہا تھا۔۔

اسکی قابلِ رحم حالت پہ ترس کھاتے پیچھے ہٹا تھا۔۔اور واش روم میں بند ہوا تھا۔۔

آنکھیں کھولیں تو وہ اکیلی تھی کمرے میں۔۔

اسکی رکی سانسیں بحال ہوئی تھی اپنی جان بخشی پہ مگر وہ کب تک اسکا صبر آزمائے گی۔۔

جب وہ فریش ہو کر ٹی شرٹ ٹراؤزر پہنے ہوئے باہر آیا تو وہ چینج کر چکی تھی۔۔

آف وائٹ سادہ سا سوٹ پہنے سنہری بال جو خوبصورتی سے تراشے ہوئے تھے کھلا ہی چھوڑے ہوئے تھے۔۔

ان کپڑوں کو تو آگ لگانی پڑے گی۔۔ کہتے وہ بیڈ پہ آیا تھا۔۔

آپ کھانا کھائیں گے "یا کافی لیں گے" وہ اسکے پاس کھڑی بولی بالوں کو کانوں پیچھے اڑیسا تھا۔۔

تمہیں میری اتنی فکر کب سے ہونے لگی" طنزیہ کہا تھا اور نظریں اسی کے وجود پہ گڑھی ہوئی تھی۔۔

میں ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔

صحیح سے جواب دے دینے میں کوئی حرج تو نہیں ہے" اسکے یوں بار ابار طنز پہ چڑھ کر کہا۔۔

ہاں حرج تو کوئی نہیں ہوتا ویسے" اگر تم میرا موڈ خراب نا کرتی۔۔ فلحال تو " کافی ہی چلے گی بھوک نہیں ہے سر میں درد ہے
پھر بھی سیدھا جواب نا دیا۔۔

ٹھیک ہے دانت پیستے کہا اور کچن کی طرف چل دی۔۔

باران نے اپنا موبائل اٹھایا اسے زیبا کا خیال سوچا اسے بتا دے مگر وقت کا اندازہ لگایا وہاں ابھی کافی رات ہو گی وہ سو رہی ہو گی۔۔

جتنے دن بھی رہا سیدھے منہ بات تک نا کی تھی زیبا نے اسکے ساتھ۔۔

بس اگنور ہی کرتی رہی تھی۔۔

اسکے پاس بھی اتنا وقت نہیں تھا آفس کے کام کا بوجھ بھی بہت زیادہ تھا۔۔

دن رات ایک کیا ہوا تھا اس نے۔۔زیبا سے اگر کوئی بات کرلیتا تو وہ ڈھنگ سے جواب نا دیتی تھی۔۔

اور آٹھ دن گزر گئے یہاں بھی آکر کام شروع کرنا تھا آفس کے لیے جگہ اس نے ڈھونڈلی تھی اب کام اسٹارٹ کرنا تھا۔۔

ابھی انہی سوچوں میں غرق تھا کہ بشرا کافی لے آئی۔۔

"کافی

چونک کر اسکی طرف دیکھا تھا۔۔اور کافی پکڑلی ابھی وہ مڑتی کے اسکا ہاتھ تھام چکا تھا۔۔

' تم کدھر چل دی

وہ مم۔۔میں" اس سے جواب نہیں بن پا رہا تھا کہ باران بول اٹھا۔۔

کیا بکری طرح مم۔۔میں۔۔میں لگائی ہوئی ہے۔۔
بیٹھو یہاں میرے پاس۔۔اسکا ہاتھ اسکی مضبوط پکڑ میں تھا۔۔

وہ مجھے سونا ہے" وہ منمنائی۔۔

تو یہاں اتنا بڑا بیڈ کس لیے رکھا ہے پہلے پتا ہوتا تمہیں صوفہ پہ سونے کا اتنا شوق ہے تو صوفہ ہی کوئی بڑا سا بنوا لیتا تاکہ ساتھ میں 'میں بھی ایڈجسٹ ہو جاتا۔۔

کافی کا سیپ لیتا اسے آگ لگا گیا تھا جو بات سنانے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہا تھا۔۔

یہیں سو جاؤ ڈونٹ وری کچھ نہیں کرتا جتنا وقت چاہیے لے لو مگر میرا صبر زیادہ مت آزمانہ" اسکا ہاتھ کو اپنی طرف کھینچتے کہا تھا۔۔

تو وہ بس چپ چاپ جل بھن کر بیٹھ گئی صاف عیاں تھا کہ موڈ خراب ہے کیونکہ منہ کے زاویہ ہی بگڑ گئے تھے۔۔

بشرا دوسری سائیڈ کروٹ لیے بیڈ کے کونے کے ساتھ لگ لیٹی تھی۔۔ آنکھیں زور سے میچیں تھیں۔۔ دل تھا کہ زوروسے دھک دھک کر رہا تھا

۔۔

کافی کا خالی کپ سائیڈ ٹیبل پہ رکھا تھا۔۔اور لائٹس اوف کر کے اسکے برابر میں لیٹا تھا اس دشمن جاں کی طرف کروٹ لی تھی اور کمر میں ہاتھ ڈال اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔

وہ ایک دم اس افتاد پہ گھبرائی تھی۔۔

سو جاؤ جان من دونٹ وری" میں نے کہا نا کچھ نہیں کروں گا" مدھم سی بھاری ہوتی آواز میں کہا تھا۔۔اسے خود میں بھینچے آنکھیں موندے لی تھیں

۔۔

بشرا کے تو ایک پل کے لیے پسینہ چھوٹے تھے۔۔ مگر جلد ہی اسکی مدھم ہوتی سانسوں سے اندازہ ہو سوچکا تھا مگر نیند میں بھی اسکا حصار مضبوط تھا جسے وہ توڑ نہیں سکتی تھی اگر زیادہ کوشش کرتی تو یقیناً وہ جاگ جاتا۔۔اور اسکی نیند میں خلل ڈالنے سے بہتر ہے کہ وہ بھی اب سو جائے مگر نیند کوسوں دور تھی اسکی

آنکھوں سے۔۔یونہی بے قراری میں کافی توقف کے بعد اسے بھی نیند نے آن ہی گھیرا تھا۔۔

@@@

صبح باران کی آنکھ کھلی تو اپنی آغوش میں لپٹی اس نازک صنف پہ نظریں جا ٹھہریں جو اسکے سینے پہ سر رکھے ہوئے گہری نیند سو رہی تھی۔۔

چہرے کو چومتی سنہری زلفوں کو کان پیچھے اڑیسا تھا۔۔چہرے پہ چھائی بلا کی معصومیت ایک پل کے لیے اسکا دل دھڑکا گئی تھی باریک عنابی ہونٹ جن کے جام سے اب تک محروم تھا اسے بہکا رہے تھے۔۔

اپنے تمام تر سوچوں کو جھٹکتے وہ آہستگی سے اسکا سر تکیہ پہ رکھا تاکہ اسکی نیند میں خلل نا پڑے۔۔

اور اٹھ کر واش روم میں بند ہوا تھا آفس جانے کے لیے۔۔

پہلے ہی لیٹ ہو چکا تھا۔۔

واش روم سے نہا دھو کر باہر نکلا تھا خود کے لیے کپڑے نکال رہا تھا جب اس نے بشرا کی بھی واڈروب کھولی اس میں وہ کپڑے جو اس نے دلائے تھے وہ کپڑے اب تک جوں کے توں ہی تھے جنھں پہننے کی زحمت تک نہیں کی۔۔
ایک پل کے لیے تو غصہ آیا تھا پھر ایک بات سوجھی تھی اور ایک شیطانی مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا تھا۔۔
اپنا کام سرانجام دینے کے بعد اس نے آفس کی راہ لی تھی۔۔

@@@@

باران نے آفس آکر بیٹھا ہی تھا جب اسے آبان کی کال آئی۔۔

"اسلام علیکم بگ برو

آج کیسے یاد آگئی ۔۔ باران نے کال اٹھاتے کہا۔۔

" ہاں مجھے تو آگئی یاد مگر تمہیں تو نہیں آتی نا یاد نا شرم
آپکی شادی نہیں ہوئی نا اس لیے آپکو کیا پتا میرا حال کیا ہے اس وقت " وہ سر کھجاتا بولا۔۔

تم تو ایسے اکتائے ہوئے بول رہے ہو جیسے ایک نہیں دو شادیاں کر رکھی ہو ۔۔
زیبا بھابھی تو بہت اچھی ہے اتنا تو خیال رکھتی ہے تمہارا پھر بھی تمہارا یہ حال ہے " آبان نے اسکا مذاق اڑاتے کہا۔۔

بس اب کیا بتاؤں تمہیں " وہ آہ بھر کر رہ گیا سچ بھی نہیں بول سکتا تھا۔۔

" بس بزنس بھی تو ہے نا اس لیے زرا زیادہ ہی تھک گیا ہوں

تو کس نے کہا تھا ایکسٹرا اپنگا لینے کو اچھا خاصا پاکستان میں کمپنی چلا رہے تھے یہ اچانک لنڈن کی کیا سوجھی تمہیں اور تم کمال ہے ویسے اکیلے لنڈن چلے گئے زیبا بھابھی نہیں ہے تمہارے ساتھ "آبان نے دادجی کی کہی بات سیدھا اسکے سامنے رکھ دی۔۔

پہلے میں خود تو سیٹ ہو جاؤں "لگ رہا ہے دادجی سے بات ہوئی ہے تمہاری" وہ تکا مارتے ہوئے بولا۔

ہاں سہی سمجھ رہے ہو "انہیں لگ رہا ہے کہ تم دونوں میں کوئی بات ہے جو کھیچے کھیچے سے تھے ایک دوسرے سے ورنہ تم تو ہمیشہ دم بھرتے ہی نظر آتے تھے انکے سامنے اور دادجی کسی ساس کی طرح زیبا سے جلتے رہتے

تھے۔۔ مگر اس بار تو تم نے انہیں کسی فکر میں مبتلا کر دیا ہے۔۔"آبان نے کہا۔۔

بس دادجی کو بھی کوئی نا کوئی بات سے پروبلم ہی رہتی ہے "تم سے ہٹتے ہیں تو میری طرف ہو جاتے ہیں"اس نے اکتا کر کہا تھا۔۔

میری طرف تو فلحال ہاتھ ہولا کر لیا ہے"آبان نے ہنستے کہا۔۔

ویسے وہ ٹھیک کہتے ہیں تم مووا ون کر و اب سلیکٹ کر لو کوئی لائف پارٹنر" کب تک چلے گا ایسا اب"..

فلحال تو میں سوچ بھی نہیں سکتا"اگر کوئی میری طرح کی ملی تو شاید سوچ لوں"آبان نے کسی درد تحت کہا تھا۔۔

" اب یہ کیا نرالی بات کر دی تم نے اپنی جیسے
باران نے اسکی منطق سمجھ نہیں آئی۔۔

اپنے جیسے میری طرح کوئی ٹوٹے دل والی۔۔ یا کسی کے ہاتھوں سے ٹوٹ گئی ہو کانچ جیسے.. آبان کسی سوچ میں ڈوبا ہوا بولا۔۔

بس کر دے یار اب ایسی لڑکی بھی نہیں ملنے والی۔۔ باران نے اسکی عجیب باتوں کو سنتے کہا۔۔

تم نہیں سمجھ سکتے باران کیونکہ تم نے اپنی محبت کو پایا ہے "تم ایک بہت خوش قسمت انسان ہو دنیا کے جس نے پوری دنیا کو ایک طرف رکھ کر بس اپنی محبت کو ترجیح دی ہے" آبان نے اس پہ رشک کرتے کہا۔۔

ہاں بھائی "اب تو بھی اس ٹراما سے نکل اپنی طرح پاگل کے بجائے کسی ہوش وحواس والی سے ہی شادی کرنا "

پہلے ہی کوئی فلاسفر ہی لگ رہے ہو۔۔

ایک دواور باتیں کرتے فون بند کر دیا تھا۔۔

@@@

بشرا کی کافی دیر سے آنکھ کھلی تھی وہ بھی جینی کے اٹھانے پہ۔۔

سر بہت بھاری ہو رہا تھا کافی دیر سونے سے۔۔

وہ بیڈ پہ ہی نیم دراز بیٹھی تھی جینی اسے اٹھا کر ناشتہ بنانے چلی گئی۔۔

شکر تھا کہ باران اسکے اٹھنے سے پہلے ہی جاچکا تھا۔۔
رات کو کافی دیر تک وہ جاگتی رہی تھی باران کی وجہ سے اس لیے نیند بہت گہری آئی تھی کہ صبح کا بھی پتہ نا چلا کہ کب باران بھی اٹھ کر چلا گیا۔۔اب گیارا بج رہے تھے۔۔

فریش ہونے کے لیے وہ واش روم میں۔ گھسی تھی۔۔ منہ ہاتھ دھو کر ہی وہ نیچے چلی گئی تھی بھوک بہت زور سے لگ رہی تھی۔۔

جینی اسکے لیے ناشتہ بنا چکی تھی۔۔

کیا بات ہے میم آج آنکھ نہیں کھلا جلدی لگتا ہے سر نے ساری رات جگایا ہو گا " جینی نے اسکے سامنے ناشتہ رکھتے چھیڑتے ہوئے کہا تھا۔۔

جینی پلیز بھوک لگی "ناشتہ کرنے دو چائے کا مگ اٹھا کر منہ بسورتی بولی پہلے ہی باران کی وجہ سے اسے ناجانے کیوں غصہ آرہا تھا۔۔

تو جینی مسکراتے اپنے کام میں لگ گئی۔۔ بشرا ناشتہ کرکے دوبارا اپنے کمرے میں آئی۔۔

اب اسکی ارادہ فریش ہو کر چینج کرنے کا تھا۔۔

واڈروب کھولی اپنے لیے کپڑے نکالنے کے لیے مگر وہ تو حیران رہ گئی واڈروب میں اسکا ایک بھی جوڑا نہیں تھا جو وہ چار پانچ اپنے ساتھ لائی تھی اور وہی پہن رہی تھی۔۔

ساری الماری اوپر سے نیچے تک چھان ماری تھی مگر سب بے کار تھا کیونکہ اسکے کپڑے تھے ہی نہیں وہاں بس وہی کپڑے تھے جو باران نے دلائے تھے۔۔

افف "یہ باران کے ہی کام ہوں گے" سر پہ ہاتھ رکھے وہ گھن چکر ہوئی تھی

۔۔

پھر سیڑھیاں اترتی جینی کے پاس گئی۔۔

جینی میرے کپڑے کہاں ہیں" وہ غصہ میں لگ رہی تھی جینی کو۔۔

میم کونسا کپڑے" وہ گھر کے کام کر رہی تھی جب بشرا اسکے سر پہ آن پہنچی

۔۔

میرے کپڑے جو واڈروب میں تھے جو میں پہنتی تھی میرا ایک بھی جوڑا
نہیں ہے" غصہ سے وہ لال پیلی ہو
رہی تھی۔۔

ہم کو نہیں پتا ہم تو آپ کے روم کی صفائی بھی نہیں کیا۔۔ وہ پریشان سی بولی۔۔

" باران کب گئے تھے

سر تو نو بجے گیا تھا" گھر سے کام پہ۔۔ جینی نے جواب دیا۔۔

اچھا تم اپنا کام کرو۔۔ کہتی وہ واپس کمرے میں چلی گئی۔۔ پیچھے سے جینی بھی حیران پریشان سی تھی۔۔
کہ اسکے کپڑے کہاں گئے اچانک۔۔

بشرا کو اب پکا یقین ہو گیا تھا یقیناً باران نے ہی یہ سب کیا ہے.. تا کہ میں اسکے دلائے ہوئے بے حودہ کپڑے پہنوں"۔۔ وہ غصہ میں۔ بیٹھی سوچ رہی تھی۔۔

باران نے صبح ہی اسکی واڈروب کھولی تھی تب ہی اسکے سارے کپڑے نکال لیے تھے جو وہ پہن رہی تھی۔۔ اور اپنے ساتھ ہی لے گیا گھر سے باہر لے جا کر اس نے وہ کپڑے کوڑے دان میں پھینک دیے تھے۔۔

@@@

باران کی یہ کوئی دسویں کال تھی زیبا نے ایک بھی نہیں اٹھائی تھی مگر وہ بھی ڈھیٹ بنا لگا ہوا تھا کال کرنے۔۔

بی بی جی مجھے لگ رہا ہے یہ باران صاحب کی ہی کال ہے۔۔

اٹھالیں بات کرنی ہو گی انہوں نے کوئی ضروری آپ سے۔۔زیبا باہر لاؤنج میں ہی بیٹھی تھی اور کب کی موبائل کی بیل بجی جا رہی تھی اس نے نمبر دیکھ کر رکھ دیا اور دوبارا موبائل ہی نہیں اٹھایا۔۔

بالآخر پاس کام کر رہی ماسی بول ہی پڑی۔۔

زیبا نے اسکی جانب دیکھا اور کرسی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔اسکی سوچوں کا محو بھی باران ہی تھا مگر دل و دماغ اس سے بات کرنے کو انکاری تھا۔۔

بی بی جی بندہ جیسا مرضی ہو اسکی ڈوریں ڈھیلی نہیں چھوڑتے ناراضگی اپنی جگہ مگر اپنا مقام اپنی جگہ ہے۔۔ جھکنا تو عورت کو ہی پڑتا ہے ہر حال میں اگر انہیں زیادہ نخرے دکھاؤ تو ہاتھ سے نکل جائیں گے اگر اپنی منوانی ہے تو انکی بھی ماننی بھی پڑتی ہے۔۔

مرد زاد ہے انکا دل جلدی بھر بھی جاتا ہے۔۔"اس لیے عورت کو ہتھیار ڈالنے بھی پڑ جاتے ہیں انکی ضد کے آگے۔۔اس لیے عورت کی عقلمندی اسی میں ہی ہوتی ہے کہ بندہ کے جھک جائے۔۔بعد میں اسے جھکائے اپنے آگے۔۔

اللہ رکھی نے کافی دانائی سے باتیں سمجھائیں۔۔وہ انکے گھر کی کافی پرانی ماسی تھی۔۔اور عقلمند بھی تھی اس لیے انکے رشتہ میں پڑتی دراڑ کی وجہ سمجھ چکی تھی کہ کوئی تیسرا آگیا ہے انکے درمیان اس لیے زیبا کو بڑی دانائی سے سمجھایا تھا۔۔

اور اپنی کہتی چلتی بنی

زیبا کو بھی سوچ میں ڈال گئی تھی۔

پھر وہ بھی اسی نتیجہ میں پہنچی تھی کہ اسے باران کو اتنا اگنور نہیں کرنا چاہیے

کہ واقعی باران اس سے دور چلا جائے۔۔

اگر باران نے دو سال کے لیے اس لڑکی سے شادی کی ہے تو دو سال کا

مطلب دو سال ہی ہونا چاہیے بچہ ہوتے ہی باران کو اس لڑکی کو چھوڑنا ہوگا

۔۔

یہ ناہو کہ اسکی محبت میں گرفتار ہو کر وہ اس سے ہمیشہ کے لیے دور ہو جائے

"۔۔

پھر کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے خود ہی باران کو کال کی۔۔

باران جواب اکتا چکا تھا کال کر کر کے مگر زیبا تھی کہ اسکا صبر آزمائے جا رہی

تھی۔۔

کچھ دیر بعد اسکا فون بجا موبائل اٹھا کر دیکھا تو زیبا تھی۔۔

جھٹ سے موبائل کان پہ لگایا۔۔

"ہیلو

اسلام علیکم "کیسے ہیں آپ "زیبا نے قدرے نارمل لہجہ میں کہا۔۔

وعلیکم السلام "اسکا موڈ صحیح دیکھ باران کو بھی کچھ تسلی ہوئی۔۔

" کب سے کال کر رہا تھا میں آپکو کہاں تھیں

کہیں نہیں بس مجھے پتا نہیں چلا تھا "اور آپ خیریت سے پہنچ گئے تھے۔ لہجہ میں پہلی کی سی چاشنی تھی باران تو حیران ہوا۔۔

جی جی "زیب میں خیریت سے ہوں بس آپ اپنی خیریت کا سنائیں۔۔" وہ تو قدرے سکون میں اچکا تھا زیبا کا نارمل بیہیو دیکھ کر۔۔

مزید حال احوال کے بعد کال کاٹ دی تھی۔۔

باران کی جیسے تھکن ہی اتر گئی ہو۔۔

اور دوسری طرف زیبا سوچ چکی تھی کہ وہ اس دوسری عورت باران کے دل میں گھر نہیں کرنے دے گی۔۔

@@@

بشرا کا موڈ سخت اوف تھا پنک ہاف سلیوٹی شرٹ پہنے ہوئے ساتھ میں بلیک ٹائٹ جینس پہنے ہوئے تھی۔

اسے اب چارو ناچار یہی پہننا پڑا تھا۔۔

جینی تو اپنا کام کر کے گھر جا چکی تھی اسے باران نے کہہ دیا تھا اب وہ رات کو گھر چلی جایا کرے۔۔

وہ اس وقت ٹی وی لاؤنج پہ صوفہ پہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھی تھی۔۔
سامنے ٹی وی چل رہا تھا۔۔

مگر اسکی سوچوں میں بس باران ہی گھوم رہا تھا اسکی آج سخت کلاس لینے کا موڈ تھا۔۔
آج جو اس نے اسکے کپڑوں کے ساتھ جو حرکت کی ہے

باران آچکا تھا گاڑی سے اتر کر اسنے دروازے کی بیل بجائی۔۔
ایک دو بیل بجائی مگر دروازہ نا کھلا۔۔

یہ کہاں سو گئی ہے سخت کوفت ہوئی تھی باہر ٹھنڈ ہو رہی تھی۔۔

اس نے پھر کتنی ڈور بیل بجائی مگر دروازہ نا کھلا۔۔

بشرا نے جان بوجھ کر دروازہ نہیں کھولا۔۔

بشرا کیا بد تمیزی ہے دروازہ کھولو" اب کہ چلا کر بولا اور بیل مسلسل بجائی۔۔

کھڑے رہیں" میں بھی جلدی نہیں کھولنے والی دروازہ' وہ بھی ٹی وی کی آواز اونچی کرتی بڑبڑائی۔۔

اب باران کو اسکی اس حرکت کی وجہ سمجھ آتی جا رہی تھی۔۔

اور ایک تو آج وہ ڈبلیکیٹ چابی بھی لے جانا بھول گیا تھا۔۔اور اوپر سے اتنی شدید سردی میں باہر ٹھٹھرنا پڑ رہا ہے۔۔

اب تو باران نے مسلسل بیل بجانا شروع کر دی تھی۔۔کیونکہ اب سردی سے اسکا وجود ٹھنڈا پڑتا جا رہا تھا۔۔

آدھا گھنٹہ گزرنے کے بعد ہی بشرا نے اٹھ کر دروازہ کھولا تھا۔۔

ہوش میں تو ہو تمہیں سنائی نہیں دے رہا تھا کہ کب سے بیل بجائے جا رہا ہوں۔۔دروازہ نہیں کھول رہی تھی کانوں میں روئی ٹھونسی ہوئی تھی۔۔

کس بات کی اکڑ ہے تم میں۔۔" وہ دروازہ کھلتے ہی اس پہ چڑھ دوڑا تھا۔۔

آپ میں کس بات کی اکڑ ہے کہاں پھینکیں ہیں میرے کپڑے" وہ بھی لال ہوتی آنکھوں سے نڈر ہوتی بولی۔۔

پھینک دیے ہیں "میرے ساتھ رہو گی تو میری مرضی سے ہی سمجھیں تمہارے نخرے اٹھانے کے لیے نہیں لایا میں یہاں تمہیں۔۔" چلا کر کہتا سیڑھیاں چڑھ گیا اپنے کمرے کی طرف۔۔

بشرا کی آنکھوں سے بے اختیار آنسوں بہہ نکلے تھے۔۔

اپنے لیے احساس کمتری کا شدید احساس ہوا تھا۔۔

آپ میں کس بات کی اکڑ ہے کہاں پھینکیں ہیں میرے کپڑے" وہ بھی لال ہوتی آنکھوں سے نڈر ہوتی بولی۔۔

پھینک دیے ہیں "میرے ساتھ رہو گی تو میری مرضی سے ہی سمجھیں تمہارے نخرے اٹھانے کے لیے نہیں لایا میں یہاں تمہیں۔۔" چلا کر کہتا سیڑھیاں چڑھ گیا اپنے کمرے کی طرف۔۔

بشرا کی آنکھوں سے بے اختیار آنسوں بہہ نکلے تھے۔۔

اپنے لیے احساس کمتری کا شدید احساس ہوا تھا۔۔

وہ کس بات کی اکڑ دکھائے گی آخر کو وہ اسکی قیمت ہی تو دے کر لایا ہے یہاں

۔۔

آنسوں ٹپ ٹپ بہنے لگے تھے۔۔

وہ کمرے گیا اپنے آپکو نارمل کرنے لگا تھا ہیٹر کے آگے۔۔اور بشرا پہ غصہ بھی بے حد آیا تھا جلد ہی وہ نارمل ہو گیا تھا۔۔اور چینج کرنے کے لیے ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔

باہر آیا تو بشرا اب تک کمرے میں نہیں آئے تھی۔۔

کمرے سے باہر آیا تھا اسکی عقل ٹھکانے لگانے کے لیے۔۔

نیچے آیا تو وہ گھٹنوں میں سر دیے رونے کا شغل پورا کر رہی تھی۔۔

اسکے ساتھ آ کر بیٹھ گیا تھا اسکا غصہ تو بشرا کو یوں روتے ہوئے دیکھ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا تھا۔۔صوفہ پہ اسکے برابر آکر بیٹھ گیا تھا۔۔

سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسے چپ کروائے۔۔

کچھ دیر گزرنے کے بعد جب اسکے رونے میں کوئی کمی نہیں آئی تو باران نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے ہلایا تھا۔۔

تو اس نے سر اٹھا کر سرخ ہوتی آنکھوں سے باران کو دیکھا تھا۔۔

باران کے دل کچھ ہوا تھا۔۔رونے سے چہرہ کی رنگت لال ہو رہی تھی۔۔

اب یہ رو کر کیا شو کرنا چاہتی ہو بہت مظلوم ہو بہت ظلم کر رہا ہوں میں تم پہ "اب تک تمہاری مرضی کے بغیر تمہیں ہاتھ تک نہیں لگایا۔۔

آدھا گھنٹہ تم نے باہر اتنی سردی میں مجھے کھڑا رکھا تھا۔۔

اگر جو بھی تمہیں مجھ پہ غصہ ہے پرابلم ہے لڑائی کرنی تھی سب گھر میں کرنی تھی "مجھے غصہ آگیا تم پہ۔۔اور ایک بات اور مجھے اچھا لگے گا اگر تم میرے حساب سے چلو گی اپنا رنگ ڈھنگ بدلو گی میرے لیے۔۔میں تمہارا شوہر ہوں اتنا تو حق بنتا ہے نا میرا۔۔اب کہ نرم پڑ گیا اور انتہائی پیار سے سمجھاتے بولا۔۔

کانٹریکٹ میرج ہے ہماری "اس شادی میں یہ چونچلے نہیں چلیں گے کیونکہ پھر آپ اپنا مقصد پورا ہونے کے بعد مجھے چھوڑ دیں گے۔۔اور میں کوئی " خوش فہمی نہیں پالنا چاہتی پھر سے اپنے دل میں آپ کے لیے۔۔

دوٹوک جواب دیتی اپنے آنسو صاف کرتی کھڑی ہوئی تھی صوفہ سے۔۔

اور کچن میں چلی گئی۔۔

سیریس موڈ میں کھانا ٹیبل پہ لگانے لگی تھی۔۔

باران بھی اسکے پیچھے کچن میں ہی آگیا تھا۔۔کرسی کھینچ کر بیٹھا تھا نظریں اسی پہ ہی جمی ہوئی تھیں۔۔

پنک ٹی شرٹ پہنے ہوئے سنہری بالوں کو کھلا چھوڑے ہوئے۔۔کوئی باربی ڈول ہی لگ رہی تھی غصہ سے بھری۔۔ایک بار بھی اسے مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا تھا اسے جب سے وہ اسکے ساتھ تھی۔۔ورنہ آفس میں تو اپنے

چلبلے انداز میں ہی رہتی تھی ہنستی مسکراتی باران کو وہ کسی گہری سوچ میں مبتلا کر گئی۔۔

مجھے بعد میں گھور لیجیے گا پہلے کھانا کھا لیں"۔۔کرسی پہ بیٹھتی بولی تھی۔"
اسکے بولنے پہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔۔

وہ خاموشی سے اپنے کھانے میں مصروف ہو گئی تھی۔۔
باران نے بھی اپنا کھانا شروع کیا تھا خاموشی سے کھانا کھایا گیا تھا اور باران اٹھ کر کمرے میں آگیا۔۔

پیچھے سے بشرا نے برتن سمیٹنے شروع کر دیے تھے۔۔

باران بیڈ پہ بیٹھا موبائل یوز کر رہا تھا جب بشرا کمرے میں آئی اور چپ چاپ اسکے برابر میں آکر لیٹ گئی۔۔

بشرا کو لگا اب اس سے ضد کرنے کا کوئی فائدہ ہے نہیں اب وہ اسے کچھ نہیں کہے گی یوں کے اس نے خود کو تیار کر لیا تھا اس کے لیے۔۔

باران نے موبائل سائیڈ پہ رکھا اور لائٹس اوف کر کے وہ بھی لیٹ گیا بشرا کے لیے حیرت کی بات تھی کہ وہ اسے بنا کچھ کہے آرام سے لیٹ گیا۔

اگلی صبح بھی باران خاموشی سے آفس چلا گیا تھا۔۔

شام کو باران کی کال آئی تھی کہ وہ تیار رہے رات کو وہ باہر جائیں گے ڈنر کرنے کے لیے۔۔

جب وہ شام کو گھر آیا تو وہ واقعی تیار ہی بیٹھی تھی اسکے انتظار میں جب کہ وہ سوچ رہا تھا کہ اس معاملے میں بھی وہ ضد ہی لگائے گی۔۔

بلیک کلر کا سلیو لیس ٹاپ پہنے سنہرے سلکی بالوں کو کھلا چھوڑے ہوئے لائٹ سا سافٹ میک اپ کیے وہ بہت پر کشش لگ رہی تھی۔۔

بیوٹی فل" قیامت ہی لگ رہی ہو.. میں بھی تیار ہو جاؤں پھر چلتے ہیں۔۔ کہتے وہ کمرے میں چلا گیا۔۔

کمرے میں آیا تو اسکا ڈریس بھی بیڈ پہ تیار پڑا تھا۔۔
ہلکا سا مسکرایا اور واش روم میں بند ہوا تھا۔۔

کچھ دیر میں وہ بھی بلیک ہی سوٹ پہنے ہوئے تیار سا سیڑھیاں اترتا نیچے آ رہا تھا کلین شیو سفید رنگت اس پہ بھی بلیک شرٹ کافی جچ رہی تھی۔۔ شہزادوں

کی سی آن بان کے ساتھ وہ اسکی طرف قدم بڑھا رہا تھا بشرا اسے دیکھتے منہ پھیر گئی تھی کیونکہ وہ اسکے دل میں گھر کر رہا تھا بلکل اسکے خوابوں کا شہزادہ لگا تھا۔۔

کیا ہوا چلیں۔۔جیکٹ کو کاندھے سے لٹکائے ہوئے وہ بولا۔۔

ج۔۔جی۔۔وہ ہکلائی تھی اور آگے بڑھی۔۔

ایک منٹ اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھ کر اسے روکا۔۔

جی" وہ اسکی طرف مڑی۔۔

باہر ٹھنڈ ہے۔۔اپنی جیکٹ اسکے سلیولیس کاندھوں پہ ڈال دی۔۔اور اسکا ہاتھ پکڑے گھر سے باہر نکلا۔۔

بہت اچھی جگہ پہ ان دونوں نے ڈنر کیا تھا۔۔
لنڈن کی پر رونق سڑکیں ہر طرف چہل پہل بڑی بڑی بلنڈگ لائیٹیں "ہر طرف ہر قسم کے لوگ ہی لوگ وہ رات کا وقت تو لگ ہی نہیں رہا تھا۔۔بشرا کا موڈ قدرے بہتر ہوا تھا اور اس نے بھی انجوائے کیا باران کے ساتھ۔۔

اسی طرح گھوم پھر کر وہ دونوں تھکے ہارے سے گھر کو لوٹے تھے۔۔
چینج کر کے باران بیڈ پہ لیٹا تھا کچھ ہی دیر میں بشرا بھی فریش ہو کر بیڈ کی دوسری سائیڈ آ کر بیٹھی تھی۔۔اور ایک سائیڈ پہ لگ کر دوسری طرف کروٹ کیے لیٹ گئی۔۔

باران اسی کی جانب کروٹ کیے لیٹا تھا اور اسکی حرکتیں ملاحظہ کر رہا تھا جو کہ بیڈ کے کنارے لگے لیٹی تھی اگر ذرا سی بھی حرکت کرے گی تو بیڈ سے نیچے جا گرے گی۔

کچھ دیر ہی گزری تھی کہ باران نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی طرف کھینچ لیا تھا۔۔

وہ جو ابھی نیم نیند میں ہی تھی کہ باران کی اس حرکت سے اپنے پورے ہوش میں آئی۔۔

سو جاؤ" میں بھی تھکا ہوا ہوں سو ڈونٹ وری۔۔

کل سوچیں گے اس بارے اپنے ننھے سے ذہن پہ اتنا زور مت ڈالو۔۔

گھمبیر بھاری ہوتی آواز میں کہا تھا اور اسے خود میں بھینچے آنکھیں بند کر لی تھی۔۔

بشرا جو ایک پل کے لیے چونک گئ تھی اور سوچ میں پڑ گئ تھی کہ کیا کرے

۔۔

وہ ستمگر اسکے لیے پہیلی بن چکا تھا جہاں وہ ستم ظریفی کی انتہا کو پہنچا تھا وہیں اسکے لیے قدرے نرم بھی پڑ جاتا۔۔

وہیں وہ بھی کچھ پر سکون ہوتی اسکے سینے پہ سر رکھے آنکھیں بند گئ۔۔

@@@

کچھ دن بہت نارمل گزرے تھے باران کی طرف سے اب اس میں جھجک ختم ہوتی جارہی تھی۔۔

باران کا اسکے ساتھ انتہائی نرم مزاج۔۔ وہ اسکی ضرورتوں کا مکمل خیال کر رہا تھا۔۔

اب وہ بھی اسکے ساتھ باتیں کرنے لگی تھی باران نے اسکے اندر احساس پیدا کر دیا تھا اپنے لیے اب وہ جو گھبرا رہی تھی باران کے بارے میں سوچتے ہوئے اب وہ گھبراہٹ نہیں رہی تھی۔۔

اب ان کپڑوں میں بھی اسے کوئی ہچکچاہٹ نہیں رہی تھی جو اسے بے حودہ کپڑے لگتے تھے۔۔

اکثر اسکی ڈریس سلیو لیس ہی ہوتی تھی۔۔ مگر اب اسے ان میں کوئی جھجھک نہیں رہی۔۔

ایک مہینہ پورا ہو گیا تھا اسے یہاں آئے ہوئے باران بھی ابھی تک دوبارا پاکستان واپس نہیں گیا تھا۔۔

باران آج کافی لیٹ ہو گیا تھا ورنہ وہ جلد ہی گھر آجاتا تھا۔۔

وہ کمرے میں ہی تھی اسے ناجانے کیوں پریشانی ہونے لگی تھی باران کے لیے۔۔

وہ اس وقت وائٹ سلیولیس گاؤن میں تھی اور کمرے میں ٹہل رہی تھی جب باران کمرے میں آیا۔۔

بشرا دوسری طرف منہ کیے کھڑی تھی اس نے باران کی جانب نہیں دیکھا ناراضگی کا صاف اظہار تھا۔۔

باران نے صوفہ پہ آفس بیگ رکھا اور اپنا کورٹ بھی اتار دیا اور شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولتے کچھ فاصلے پہ اسکے پیچھے جا کھڑا ہوا۔۔

کیا ہوا میری جان کو" گھمبیر بھاری لہجہ میں کہا تھا۔

اتنی دیر کیوں کر دی آنے میں آج" وہ منہ دوسری طرف کیے ہی تھوڑا غصہ سے بولی۔۔

تو باران مسکراتے ہوئے سارا فاصلہ ختم کرتے پیچھے سے ہی اسے اپنی بانہوں میں بھرا تھا اور گال اسکی گال کے ساتھ مس کیے تھے۔۔بشرا کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

" اتنا غصہ مت کرو سویٹ ہارٹ

دھیرے سے سرگوشی کی۔۔

بشرا کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا تھا کہ اسے کانوں میں دل بجتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔

اسکی زبان گنگ ہوئی تھی جب بازوؤں پہ دھیرے سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اسکی صراحی دار گردن پہ جھکا تھا۔۔

اتنے عرصہ میں یہ پہلی بار تھا کہ وہ اسکے بے حد قریب آ رہا تھا۔۔بشرا میں اسکے روکنے کی سکت نہیں تھی۔۔شاید وہ اسکا اپنے لیے دل مائل کر چکا تھا۔۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے اسکا رخ اپنی جانب کیا تھا۔۔

جھکی ہوئیں خم دار پلکیں۔۔ لرزتے ہونٹ ہوئے گلابی ہونٹ اسے بہکا رہے تھے۔۔ اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتے آہستگی سے وہ ان پہ جھکا تھا۔۔

اسکا سارا وجود لرز رہا تھا اسکا لمس برداشت کرنا اسکے لیے محال ہو رہا تھا وہ بس باران کے ہی سہارے تھی جو اسے سنبھالے ہوئے تھا۔۔

آہستگی سے وہ پیچھے ہوا تھا وہ گہرے گہرے سانس لیتی اپنا بگڑا ہوا تنفس بحال کرنے لگی تھی۔۔

بس اتنے ہی میں ہی بس ہو گئی آگے کیسے سہہ پاؤں گی مجھے" مدھوشی کے عالم میں کہتے وہ اسے پھر

سے اپنی بانہوں میں قید کر چکا تھا۔۔

آج وہ کوئی مزاحمت بھی نا کر پائی تھی۔۔خود کو اسکے سپرد کر گئی تھی۔۔آج باران اسے سہی معنوں میں اپنے نام کر چکا تھا ان دونوں کے درمیان حائل جو دیوار تھی وہ اب گر چکی تھی۔۔

آج باران نے اس پہ اپنی مہر لگا دی تھی وہ زبردستی کا قائل نہیں تھا اس لیے پیار سے اسکے دل میں پہلے جگہ بنائی پھر اسکے وجود پہ قبضہ کیا ان سب کے پیچھے بھی اسکا اپنا ہی مقصد تھا۔۔جو کام پیار ہو سکتا ہے وہ زبردستی حاصل نہیں کیا جا سکتا

اسلیے آج وہ با آسانی فتح کر گیا اسے۔۔

@@@

صبح کے نو بجے بشرا کی آنکھ کھلی تھی۔۔

بدن جیسے تھک کے چور ہو چکا تھا۔۔اس میں اٹھنے کی بھی سکت نہیں تھی۔۔
سر اٹھا کر سارے بیڈ پہ نگاہ دوڑائی تو وہ اکیلی ہی تھی بیڈ پہ باران بیڈ پہ نہیں تھا
۔

ساری رات کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح گھوما تھا۔۔شرماتے
مزید سمٹی تھی خود میں۔۔

گڈ مارننگ مائے ڈئیر وائی فی۔۔ باران تیار سا نکلا ڈریسنگ روم سے اب شیشہ
کے سامنے کھڑا اپنے بال بنا رہا تھا۔۔

اسے دیکھتے مارے شرم کے کمبل سر تک تان لیا تھا۔۔
باران اسے دیکھ مسکرایا اور اسکے پاس آیا۔

اب میرا موڈ پھر سے چینج مت کرو آفس جانا ہے" اپنا خوبصورت سا چہرہ دکھاؤ"

اس نے سر سے کمبل اتارا تو باران نے جھک کر اسکے گال پہ لب رکھے تھے

ویلکم ٹو مائے لائف" مسکراتے کہا اور چلا گیا۔"

بشرا کی مسکراہٹ معدوم پڑی تھی۔۔ مسکراتے لب سکڑے تھے۔۔

باران کہیں اسے چھوڑ تو نا دے گا اپنا مقصد پورا ہونے کے بعد۔۔

اس بات کو سوچتے اسکا دل پسیج کر رہ گیا تھا۔۔

باران اسکی زندگی میں آنے والا پہلا اور آخری مرد ہے۔۔ وہ باران سے الگ ہونے کا اب سوچ بھی نہیں سکتی مگر کیا باران واقعی کنٹریکٹ ختم ہونے پہ اسے چھوڑ دے گا۔۔

کتنے ہی سوال تھے جو اسکے ذہن میں آ جا رہے تھے مگر جواب تو انکا صرف باران کے پاس تھا۔۔

@@@

.. باران آفس میں بیٹھا تھا اسکی سوچوں کا محو بس بشرا ہی تھی

بشرا کے ساتھ اسکی کنٹریکٹ میرج تھی وہ بھی پیسوں کے عوض۔۔ ایک طرف یہ بات بھی اسکے ذہن میں منڈلا رہی تھی۔۔ بشرا نے بہت جلد ہی شادی کے لیے ہاں کر دی تھی اور یہ بات باران کی ذہن میں گردش کر رہی تھی کہ اس نے ایسا کیوں کیا پیسوں کی خاطر".. مگر اب اسے یہ کیوں نہیں لگ رہا تھا اسکے ساتھ رہتے ہوئے ایک مہینہ ہو گیا تھا۔۔

انکی کوئی پیار کی شادی نہیں تھی یہ تو بس ایک مجبوری میں کیا گیا سودا تھا۔۔

بشرا کی کیا مجبوری تھی وہ تو کوئی بات اس سے شئیر بھی نہیں کرتی نا ہی اب تک اسکی فیملی کے بارے میں اب تک جان سکا ہے اور نا ہی اسے کوئی جاننے میں دلچسپی تھی۔۔

بشرا کے کریکٹر کے بارے میں اسے اب کوئی شک نہیں رہا تھا کہ وہ ایک شریف لڑکی ہے۔۔

مگر پھر بھی اسکے ذہن میں سوال اٹھ رہے تھے بشرا کا اس سے شادی کا مقصد کیا تھا۔۔

شاید وہ ایسا اچھا لائف اسٹائل جینا چاہتی تھی جو کہ اس کی خواہشات بھی" تھیں۔۔ میرے ذریعے سے وہ یہ اپنی خواب اور خواہشات مکمل کر سکے تب "ہی تو کچھ سوچتے ہی اس نے مجھ سے رشتہ جوڑا تھا۔۔

باران نے بھی اپنے سوالوں کے جواب خود ہی اخذ کر لیے تھے۔۔

اتنے میں زیبا کی کال آنے لگی تھی اپنی تمام سوچوں کو جھٹکتے وہ زیبا سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔۔

زیبا اب باران کو خود سے بد ظن ہونے نہیں دینا چاہتی تھی کہ وہ مکمل بشرا کی طرف جھک جائے۔۔

@@@

باران نے تو باہر ڈیرے ہی لگا لیے ہیں کیا بات ہے کہ وہ اپنی چہیتی بیوی کو یہاں چھوڑ کر باہر کاموں میں مصروف ہے "

دادا جی شکور سے اپنی دل کی بات بیان کر رہے تھے جو ان سے ہضم نہیں ہو پا رہی تھی اس لیے انکے دل میں کوئی شک سا آ گیا تھا۔۔

اگر زیبا سے پوچھتا تو وہ بھی کوئی مثبت جواب نہیں دیتی تھی۔۔

صاب جی اب یہ تو باران سر ہی جانتے ہیں کہ انہیں کونسے کام پڑ گئے ہیں یا پھر آپ خود پتا کر آئیں" یا جاسوسی کروالیں پھر کہیں کوئی اور رولا نا ہو۔۔

شکور نے اپنے تیئں مشورہ دیا۔۔

کیسا رولا "کیا کہنا چاہتے ہو بھئی تم" دادجی کو اسکی بات سہی سے سمجھ نہیں آئی۔۔

دادجی میرا مطلب کچھ نہیں ہے بس کوئی نا کوئی بات تو ہو گی نا" آپ آبان سر کو بھیج کر پتا کروالیں۔۔

شکور کی بات دادجی کے دل کو لگی۔۔

یہ بھی ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں آبان سے "اور یہ کہ اسے بنا بتائے پہنچے وہاں تب ہی اسکا پول کھلے گا۔۔

دادجی بھی بڑے شاطر نکلے تھے۔۔

انہوں نے بھی اسی وقت آبان کو کال لگائی اور اسے ساری صورتحال سے آگاہ کیا تھا۔۔

آبان کو یہ بات ذرا سمجھ نا آئی دادجی کہ وہ ایسا کیوں کرنا چاہتے ہیں۔۔

مگر دادجی آپ اسکی جاسوسی کیوں کروانا چاہ رہے ہیں وہ اپنے بزنس کے " سلسلے میں ہی وہاں گیا اسکا کنٹریکٹ ہوا ہے کسی کمپنی سے ورنہ وہ اپنی کمپنی پاک میں چھوڑ کر اس طرح کیوں بیٹھا ہوتا "

میں بس تسلی کرنے کے لیے کہہ رہا ہوں بیٹاجی ورنہ مجھے تو تم دونوں پہ بلکل یقین "نہیں" ہے۔۔دادجی نے طنز بھی بڑے مزے والے انداز میں کیا۔۔

کیا آپ کو مجھ پہ بھی یقین نہیں ہے۔۔"آبان نے حیرت اور صدمہ سے" کہا۔۔

"نہیں بیٹا جی "تم دونوں توپیں کہاسے گولا برسادو کوئی پتا نہیں
بہر حال اگر تم یہ کام نہیں کر سکتے تو جواب دے دو میں یہ ذمہ داری کسی اور کو سونپ دوں گا" دادجی بڑے میٹھے انداز میں انسلٹ ہی کر ڈالی۔۔

دادجی پلیز "بس کریں یہ باتیں سنانا میں جارہاہوں "۔۔آپ کی خواہش کی تکمیل کرنے کے لیے مگر میں بتادوں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جیسا آپ باران کو سمجھ کر بیٹھے ہیں "۔۔آبان نے زراچڑ کر کہا تھا خود پہ کیا گیا طنزا سے پسند نا آیا تھا۔

ہاں اگر یہ بات تم میری آرام سے مان لیتے تو شاید مجھے تم سے اس طرح بات نا کرنی پڑتی اور ہاں "خبردار جو تم اپنے بھائی کے راز پہ کوئی پردا ڈالا تو" آخر میں دادجی نے وارن بھی کیا۔۔

آبان نے نفی میں سر ہلایا تھا ایک تو جاسوسی بھی کروا رہے ہیں اور اوپر سے بے اعتباری بھی۔۔

اچھا دادجی "آپ کو سہی سہی ہی انفارمیشن دوں گا مگر پلیز اب یہ بات کرنے کا انداز درست کریں میرے ساتھ پلیز"۔۔آبان نے زرا سخت ہوتے کہا۔۔

تو دادجی ہنس دیے "اور آبان کا موڈ بحال کرنے کے موضوع بدل دیا۔۔

@@@

رات کو باران گھر واپس آیا تو بشرا اسی کے انتظار میں بیٹھی تھی۔۔

دونوں کے ہی ذہن الجھن کا شکار رہے تھے آج۔۔

بشرا اپنے دماغ میں الگ سوال لیے بیٹھی تھی اور باران الگ۔۔

بلیک کلر کی ٹی شرٹ اور جینس پہنے سنہری بالوں کو کھلا چھوڑے ہوئے۔صاف شفاف میک اپ سے پاک چہرہ۔۔وہ بہت پر کشش لگ رہی تھی۔۔آج تو جیسے وہ باران کے دل میں اتر رہی تھی۔۔

باران کو دیکھتے نا جانے کیوں اسے ڈھیروں شرم نے آن گھیر الیا اور وہ سر جھکا گئی۔۔

باران دھیرے سے اسکے قریب آیا تھوڑی سے پکڑ کر آہستگی سے اسکا سر اونچا کیا حیا کی لالی سے گلنار چہرہ اسے اپنا اسیر بنا رہا اور ذہن میں چلتے کئی سوال بھک سے اڑ گئے تھے اور وہ آج کی شام بھی اسکے سنگ حسین کر گیا تھا۔۔

آدھی رات ہو رہی تھی جب باران کا موبائل بجا تھا۔۔

نیند میں ہی باران نے موبائل اٹھا کر نمبر دیکھا تو حیران ہوا اس وقت آبان کیوں کال کر رہا ہے جب فون اٹھا کر کان کے ساتھ لگایا تو اور حیرت سے پوری آنکھیں کھلی تھیں اسکے ساتھ لیٹی بشرا کی بھی اسکے بولنے سے آنکھ کھلی تھی۔۔

باران تو اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔

"تم اس وقت یہاں "

ہاں یار دروازہ کھولو" آبان نے ٹھنڈ سے ٹھٹھرتے کہا تھا۔۔

تم بتا دیتے میں تمہیں ائیر پورٹ لینے آجاتا" باران نے کہا۔۔

ہاں میں نے سوچا تم ڈسٹرب ہو گے اس لیے میں خود ہی آگیا'' آبان نے جواب دیا

مگر تم کیسے اچانک '' باران تو پریشان ہوا تھا۔۔

یار دروازہ تو کھول '' گھر آکر سوال جواب کر لینا۔۔ باہر ٹھنڈ سے میری جان نکل رہی ہے۔۔ آبان تیز آواز کہا تھا۔۔

آرہا ہوں میں '' کال کاٹتے وہ بیڈ سے کھڑا ہوا تھا۔۔

کیا ہوا '' بشرا ابھی اٹھ کر بیٹھ۔۔

میرا بڑا بھائی آگیا ہے باہر کھڑا ہے" وہ اپنی شرٹ پہنتے بولا۔۔
اور ہاں تم کمرے سے بلکل باہر نہیں نکلو گی اور نا اسکے سامنے آنا" کہتے وہ کمرے سے نکلا تھا اور تیزی سے سیڑھیاں اترتے دروازے تک پہنچا تھا۔۔

اتنا ٹائم لگا دیا تم نے" وہ کاندھے پہ بیگ ڈالے گھر میں انٹر ہوا تھا۔۔

نہیں وہ تم نے اچانک شاک دے دیا" آئی مین کے سرپرائز کر دیا" کافی ٹائم ہو گئے نا ملے ہوئے۔۔ وہ اسکے گلے لگتے ہوئے بولا۔۔

" بس بس
"سب جانتا ہوں تمہیں تو کبھی بھائی کی یاد آئی نہیں۔۔
وہ اسے پیچھے کرتا بولا۔۔

خیریت یوں اچانک یہاں" باران نے خود کو نارمل رکھتے کہا۔۔

ہاں خیریت ہی ہے کام سے آیا تھا اب اپنے ہی گھر آؤں گا۔۔دو دن کے لیے آیا ہوں" آبان نے کہا۔۔

اچھا تم کھانا کھاؤ گے یا کافی پیو گے" باران نے مروتاً پوچھا۔۔

نہیں میں بس اب آرام کروں گا رات کافی ہو گئی ہے تمہاری نیند بھی ڈسٹرب کی میں نے" میں کمرے میں جا رہا ہوں۔۔کہتے آبان سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔اسکے پیچھے باران بھی اور آبان اپنے کمرے میں چلا گیا اور باران اپنے کمرے میں آ گیا۔۔

اسے تو بس اس بات کی لگ گئی تھی کہ اب کیا بنے گا آبان یہاں آگیا ہے کہیں اسے بشرا کے بارے میں نا پتہ لگ جائے اور وہ دادجی کو بتادے گا سب "۔۔

کیا ہوا" بشرا اسے پریشانی سے ٹہلتا ہوا دیکھ بولی تھی۔۔

"ہوا تو ابھی کچھ نہیں میرا بڑا بھائی آچکا ہے یہاں اور پھر ہو جائے گا کچھ بھی بس تم غلطی سے بھی اسکے سامنے مت جانا اپنے کمرے میں ہی رہنا" اور آگے میں سنبھال لوں گا۔۔بس وہ جلدی ہی چلا جائے یہاں سے۔۔

مگر آپکو پہلے نہیں معلوم تھا کہ وہ آنے والے ہیں" بشرا نے کہا۔۔

"معلوم ہوتا تو میں تمہارا بندوبست کہیں اور کر دیتا پہلے سے ہی۔۔

اب جو ہو گیا اب تمہیں احتیاط کرنی ہے لازمی۔۔ وہ اسے سمجھاتے بولا۔۔

کوشش کروں گی مگر "اب کمرے میں بھی قید نہیں ہو کر رہا جا سکتا۔۔"

بشرا نے جواباً کہا۔۔

بس جیسے بھی گھر نہیں پتا چلنا چاہیے خاص طور پر دادجی کو" وہ پریشان سا بولا

تھا اور واشروم چلا گیا۔۔

بشرا کو تو گہری سوچ میں ڈال گیا کہ وہ اسکے لیے اتنی بھی اہم نہیں ہوئی کہ وہ

اسے اپنے بھائی کے سامنے بھی متعارف نہیں کروا سکتا۔۔

کیا واقعی ہی باران اپنا مقصد پورا کر رہا ہے اسکے لیے اسکا دل نہیں بدلا اب

تک۔۔ وہ اسے بس استعمال ہی کر رہا ہے اسکا رویہ اسکا لہجہ سب اسکے لیے

محض دکھاوا ہے۔۔ دو موتی آنکھ سے گر کر بے مول ہوئے تھے۔۔ خاموشی

سی کمبل سر تک لے کر لیٹ گئی ۔۔ وہ دل کھول کر رو لینا چاہتی تھی اپنی قسمت پہ ماتم کناں تھی ۔۔ مگر پھر بھی اپنے آپ کو رونے سے باز رکھا تھا اسنے وہ باران کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی منہ پہ ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کو روکا تھا ۔۔ اتنے میں باران بھی واش روم سے باہر آچکا تھا ۔۔ بڑی مشکل سے خود کو نارمل کیا تھا ۔۔

باران خاموشی سے آکر بیڈ کے دوسری سائیڈ لیٹا تھا ۔۔ اسکی تو نیند ہی اڑ چکی تھی وہ کافی ٹینشن میں آچکا تھا اس وقت کیسے بھی کر کے اسے آبان کو واپس بھیجنا ہوگا ورنہ اسکا پول کھل جائے گا ۔۔

میں تمہیں پھر سے سمجھا رہا ہوں آبان کو بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے ۔۔ جاسوسی کے معاملے میں وہ کسی جاسوس سے بھی دو ہاتھ آگے ہے ۔۔ باران لیٹا ہی اسے سمجھا رہا تھا اور وہ بس خاموش تھی اسے اس وقت باران بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا بلکہ ایک مطلب پرست اور خود سر ہی لگا تھا ۔۔

میں تم سے کہہ رہا ہوں" وہ جب نا بولی تو اسکی طرف کروٹ لے کر اسے کاندھے پہ ہاتھ رکھا وہ جو منہ دوسری سائیڈ کیے لیٹی تھی۔۔

جی میں سمجھ گئی ہوں" بار بار یقین دہانی کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ " سمجھتی ہوں اپنی حیثیت میں۔۔" وہ زرا تیز لہجہ میں بولی تھی اسکے لہجہ کی سختی کو باران نے نوٹس کیا تھا مگر سمجھ نا پایا اسکا حال دل۔۔

تو وہ دوبارا کچھ نہیں بولا اور دوسری کروٹ لے لی۔۔

بشرا کا دم گھٹ رہا تھا اسکے ساتھ دل چاہ رہا تھا وہ کہیں بھاگ جائے اور دوبارا کبھی باران کی شکل نہیں دیکھے گی۔۔

مگر پھر خیال آیا کہ یہ راستہ تو اس نے خود اپنی مرضی سے چنا ہے تو اس میں باران کا کیا قصور اسنے تو پہلے دن سے واضح کر رکھا ہے اسکا مقصد کیا ہے اسے یہاں لانے کا بس اب چپ چاپ رہنا پڑے گا اسکے ساتھ۔۔

اسکی مجبوری کھینچ لائی ہے اسے یہاں تک۔۔ "قصور تو اسکا اپنا بھی نہیں ہے اپنوں کی خاطر وہ مجبور ہو گئی ہے۔۔"

اسکی سوچیں اسے مزید تکلیف دے رہی تھیں اپنی تمام تر سوچوں کو جھٹکتے ہوئے وہ سونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔

@@@

اگلے دن باران آفس جانے سے پہلے بشرا کو پھر سے سخت تنبیہ کر کے گیا تھا کہ وہ کمرے سے بلکل بھی باہر نا نکلے جو بھی ضرورت ہو جینی سے کہہ کر کمرے میں منگوا لے۔۔

اور جینی کو بھی تاکید کر کے گیا تھا کہ آبان کے سامنے بشرا کا کوئی ذکر نہیں کرنا۔۔

آبان ابھی کمرے میں سو رہا تھا جب وہ گیا تھا۔۔
جینی اسے کمرے ہی ناشتہ دے کر گئی تھی۔۔

جو اس نے کیا ہی نہیں تھا۔۔
اسکا دل ہی نہیں چاہ رہا تھا کچھ کھانے کو۔۔اسے اس جگہ سے ہی سخت کوفت ہو رہی تھی۔۔
جو دل اسکا باران کے لیے بدل رہا تھا اب پھر سے اکتا چکا تھا۔۔وہ اسے بس بے حس ہی لگا تھا۔۔اسے تو ایسے لگنے لگا تھا کہ جیسے اسکے اسکی زندگی بہار ہوتی جا رہی ہے اسکی سوئی ہوئی خواہشات پھر سے جاگ رہی ہیں مگر وہ توانا

پرست نکلا تھا۔۔ آنسوں بے اختیار اس کہ بہہ نکلے تھے۔۔ وہ کھل کر رو دینا چاہتی تھی۔۔

کوئی حاصل نہ تھا آرزو کا مگر

سانحہ یہ ہے کہ اب آرزو بھی نہ رہی

@@@

آبان سو کر اٹھا تو کافی ٹائم ہو چکا تھا۔۔ دن کے بارا بجنے کو آئے تھے وہ کبھی اتنی دیر تک نہیں سوتا تھا وہ اپنے وقت کا پابند تھا۔۔

زیادہ دیر سونے سر بھری ہو رہا تھا اسکا۔۔

فریش ہو کر وہ نیچے کچن میں آیا تھا اور اپنے لیے خود ہی ناشتہ بنانے لگا تھا۔۔

آملیٹ بنانے کے لیے وہ انڈا اپھینٹ رہا تھا۔۔ کچن میں برتنوں کی آواز سن کر جینی آئی تھی۔۔

" سر آپ کیوں کر رہا ہے ہم بنا دیتا آپکو ناشتہ

نو تھینکس " جینی یونو ویل میں اپنے کام خود کرتا ہوں۔۔
وہ انکے گھر کی پرانی ملازمہ تھی اس لیے آبان اسے جانتا تھا۔۔
"آئی نو سر پر ابھی آپ تھکا ہوا ہے نا

نہیں اب میں فریش ہوں " پھینٹے انڈے کو فرائی پین میں ڈالتے ہوئے کہا تھا ۔۔اور اس نے بہت ہی اچھا آملیٹ بنا کر پلیٹ میں ڈالا تھا اور ساتھ میں بریڈ رکھی کافی وہ پہلے ہی بنا چکا اپنا ناشتہ وہ ٹیبل پہ رکھ کر کرسی پہ بیٹھا تھا۔۔
جینی اسے مسکراتے دیکھ رہی تھی وہ شروع سے ہی بہت قابل وقت کا پابند اور اپنے کام خود کرنے والا تھا۔۔ بہت ہی سوفٹ نیچر کا تھا۔۔

مگر اسے باران کی سمجھ نہیں آتی تھی وہ خود سر سا تھا۔۔اب اسے بشرا کی کہانی سمجھ نہیں آئی کہ کیا ماجرا ہے۔۔

آبان ناشتہ کرتے ہوئے جینی سے ہلکی پھلکی باتیں بھی کر رہا تھا۔۔
پھر اسکا ٹاپک باران کی طرف آگیا۔۔

"یہ باران کیا کرتا ہے آجکل اور کیا اسکے ساتھ کوئی اور بھی اس گھر میں آتا جاتا ہے۔۔" وہ کافی کا سیپ لیتے نارمل انداز میں بولا۔۔

وہ "ایک پل کے لیے تو جینی سوچ میں پڑ گئی کہ کیا جواب دے۔۔

آئی ڈونٹ نو" وہ تو صبح چلا جاتا ہے اور شام کو ہم چلا جاتا ہے" انکا ہمیں زیادہ نہیں معلوم" جینی نے تو بس بات ختم کی۔۔

ہمم" دادجی بھی بس ایوی شک میں پڑے ہیں۔۔

اوکے میں باہر جارہا آپ یہ برتن رکھ دیں" آبان کھڑے ہوتا بولا۔۔

جی سر ہم کردیتا آپ کہاں جارہے ہیں اور کب تک آئیں گے"۔۔ جینی نے پوچھا۔۔

میں بس یہیں کہیں کافی دیر بعد اس شہر میں آیا ہوں کچھ پرانی یادیں تازہ کرنے' کسی کو ذہن میں رکھتے کرب سے کہا تھا آبان نے۔۔

سر پلیز پرانی یادیں نا تازہ کریں" بھول جائیں اب تو۔۔ ایسا کرتا رہیگا تو تکلیف میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا۔۔ جینی نے سمجھاتے کہا تھا۔۔

اچھا نہیں کرتا کچھ دوست ہیں ان سے ملنے جا رہا ہوں۔۔
آبان نے مسکراتے کہا اور اسکی مسکراہٹ بھی زبردستی کی مسکراہٹ لگی تھی

۔۔

بہت ڈرامہ باز ہے" جینی نے مسکراتے کہا اور برتن اٹھانے لگی آبان بھی ہلکا سا مسکراتے باہر کی طرف بڑھا۔۔

@@@

جب رو رو کر من ہلکا کر لیا تو موڈ بہتر کرنے کے لیے کھڑکی کے پاس کھڑی ہوئی۔۔ جہاں بہت بڑا شیشہ لگا ہوا تھا اور باہر کا منظر صاف نظر آتا تھا۔۔
بشرا کی نظر باہر نکلتے ہوئے آبان پہ پڑی اسکی پیٹھ تھی بشرا کی طرف وہ میرون جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔۔ایک دم سے وہ رکا اور پیچھے کی جانب مڑا تھا۔۔

اور اسی وقت بشرا پردے کے پیچھے چھپی۔۔آبان کی نظر باران کے کمرے کی جانب اٹھی تھی نا جانے کیوں اسے لگا جیسے اسے کوئی دیکھ رہا تھا۔۔جیسے وہاں کوئی کھڑا ہو۔۔

شیشیہ کے پار سے بس پردے دکھائی ہی دیے جو کہ سائیڈ پہ ہی تھے۔۔

سر جھٹکتے وہ اسے اپنا وہم سمجھتے پھر سیدھا ہوا اور آگے بڑھ گیا اور باہر کا مین دروازہ کھولتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔

@@@

بشرا کا دل تو زور سے دھڑک رہا تھا اگر وہ اسے دیکھ لیتا تو۔۔

وہ باہر چلا گیا ہے اب اسے کمرے میں قید نہیں رہنا پڑے گا۔۔

نیچے آئی تو جینی کچن میں برتن دھو رہی تھی۔۔وہ کچن میں ہی آکر بیٹھ گئی تھی جینی سے بات کر کے دل کا بوجھ کچھ کم کر سکے۔۔

مگر جینی نے اس کوئی بات نہیں کی وہ بس اپنے کام میں مصروف تھی۔۔

بشرا نے نوٹس کیا وہ اسکا موڈ کچھ خراب ہے ورنہ وہ تو اسے ہر وقت باتیں کرتی رہتی تھی۔۔

کیا ہوا "سب ٹھیک ہے آپ کچھ پریشان سی ہیں" بشرا نے ہی بات شروع کی ۔۔

نو "آئی ایم فائن" کوئی بات نہیں ہے۔۔آپ کون ہیں اور باران سر کے ساتھ کیا رشتہ ہے آپکا اور انکے بھائی سے کیوں چھپ رہا ہے۔۔جینی سے بھی رہا نا گیا پوچھے بنا۔۔

بشرا خاموش رہی تھی کہ کیا جواب دیتی اسے۔۔"وہ تو بس اسے دیکھتی رہ گئی۔۔

مجھے تو آپ بہت ہی شریف لڑکی لگا تھا مگر ہوتے ہیں لوگ ایسا منہ پہ کچھ اور ہوتا ہے اور اندر سے کچھ اور۔۔"طنز کیا تھا

خود پہ کیا اس طرح کا طنز کوئی الزام ہی لگا تھا۔۔اسکی ذات پہ سوال تھا کیا تھا اسکا رشتہ باران کے ساتھ جو وہ سب سے چھپانا پڑ رہا ہے۔۔

میرا رشتہ تو باران کے ساتھ پاک ہی ہے شادی کی ہے ہم نے مگر ہمارا رشتہ ہی ایسا ہے کہ ہمیں سب سے چھپانا پڑتا ہے۔۔
داغ تو پھر بھی میرے ہی دامن پہ لگے گا وہ تو مرد ہے اس سے تو کوئی نہیں پوچھے گا روگ تو اپنی ذات کو میری مجبوریوں نے ہی لگا لیا ہے اپنے کردار کی

گواہی میں کس کس کو دوں گی" جو پاک ہوتے ہوئے بھی لوگوں کے سامنے بد نما ہو جائے۔۔ میں کس کس کو صفائی دیتی پھروں اپنی۔۔ کہتے کہتے آنکھیں بھر آئیں تھیں اسکی ایک منٹ بھی مزید نا بیٹھ سکی تھی اور اٹھ گئی تھی وہاں سے۔۔

جینی اسکی مشکل باتوں کو سمجھ تو نا سکی مگر اسے یہ بات تو سمجھ آ ہی گئی تھی کہ وہ مجبور ضرور ہے اور اسکی مجبوری کا فائدہ اٹھایا گیا ہے۔۔

اسے یہ تو معلوم تھا کہ باران ایک خود پرست لڑکا ہے مگر وہ اس قدر بے حس بھی ہو گا یہ اسے آج پتہ چلا نا جانے اسکی کیا مجبوری رہی ہو گی جو اس نے اتنا بڑا قدم اٹھایا ہو گا۔۔

@@

آبان گھوم پھر کر باران کے آفس آیا تھا۔۔

وہ سارا آفس دیکھ رہا تھا جو باران نے کافی اچھا بنالیا تھا اور اسٹاف بھی اچھا خاصا موجود تھا۔۔

زبردست تم نے تو کافی اچھا سسٹم آرگنائزر کر لیا ہے۔۔بہت اچھا آفس ہے تمہارا۔۔"آبان نے باران کی تعریف کرتے کہا۔۔

ہاں 'مگر تم یہاں کیسے آئے ہو"آئی مین کس کام سے۔۔ باران نے سیدھا سوال کیا جو اسکے ذہن میں تھا۔۔

تمہارا آفس دیکھنے آیا ہوں" وہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتے بولا۔۔

" میرا مطلب ہے کہ لنڈن کیسے آنا ہوا تمہارا

بس ایسے ہی کچھ کام تھا کچھ تم سے ملنے کو دل چاہ رہا تھا کیوں تمہیں اچھا نہیں لگا میرا یہاں آنا۔۔"آبان نے کہا

نہیں ایسی۔۔تو کوئی بات نہیں میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہا تھا ویسے کتنے دنوں کے لیے ہو یہاں۔۔" باران نے ہنستے کہا۔۔

یہی کچھ چار پانچ دن "آرام سے کہتے وہ اٹھ گیا وہاں سے اور آفس سے چلا۔۔

باران کے تو سنتے ہی رنگ اڑے تھے۔۔

اُفف کیسے گزرے گے یہ چار پانچ دن "بشرا کو کب تک چھپاؤں گا۔۔بس بچت ہو جائے کسی طرح سے چھٹی حس تو اسکی بہت تیز ہے۔۔

آبان اسکے آفس سے نکل تو آیا مگر پتا نہیں کیوں اسے اسکی باتوں کی میں کچھ گڑبڑ سی محسوس ہو رہی تھی۔۔کچھ تو بات ہے جو وہ اسکے یہاں آنے کی وجہ بار بار پوچھ رہا ہے۔۔

@@@

دو دن یونہی گزرے تھے بشرا کو چھپ چھپاتے ہوئے گزرے تھے اسکے۔۔

شام کو وہ کمرے میں ہی تھی اسے پیاس کا احساس ہوا جینی آج جلدی ہی چلی گئی تھی اور آبان بھی گھر پہ نہیں تھا اس نے سوچا وہ جلدی سے کچن میں جا کر پانی لے آئے اس سے پہلے کے آبان گھر آجائے وہ شام کو اکثر گھر جلد ہی آجایا کرتا تھا۔۔

یہی بات کو سوچتے ہوئے وہ نیچے کچن میں پانی لینے کی غرض سے آئی ہی تھی کہ ابھی کچن کے پاس ہی پہنچی تھی کہ اسی وقت گھر میں آبان انٹر ہوا تھا آبان

کی اسکی طرف نگاہ نہیں گئی تھی وہ دروازہ بند کرتے مڑا کے سارے حال کی لائٹس اوف ہو گئی۔۔

یہ لائٹس کیسے بند ہو گئیں ساری۔۔" وہ آہستہ آہستہ آگے قدم بڑھاتے خود سے بڑبڑایا اور جیکٹ کی جیب میں ہاتھ مارتے لائٹر جلایا تو اسے ملگجی سی لائٹر کی روشنی میں ایک چہرہ نظر آیا تھا اور اسی وقت لائٹر بند ہو گیا۔۔

بشرا کی خوش قسمتی تھی کہ سوئچ بورڈ کے پاس کھڑی تھی اور اس نے فوراً سے حال کی ساری لائٹس اوف کر دیں۔۔
مگر جب باران نے لائٹر جلایا تو وہ کچھ دوری پہ اسکے سامنے ہی کھڑی تھی۔۔
لائٹر کی ملگجی سی روشنی میں باران ایک سیکنڈ ہی دیکھ پایا تھا اسے۔۔

دوسرے ہی سمے اس نے پھر سے لائٹر جلایا مگر وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔

تو وہ ہنس دیا" لگتا ہے مجھے چڑیلیں نظر آنے لگی ہیں" ہنستے خود سے بڑبڑاتے وہ سیڑھیاں چڑھ گیا اپنے کمرے کی طرف اوپر والے پورشن میں لائٹس تھی۔۔

لگتا ہے نیچے بجلی میں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے" خیر باران ہی جانے کیا ہوا" پھر سے اسکے ذہن میں اس چہرے کی چھوی سی لہرائی۔۔

" یہ میرا وہم ہوگا مگر وہ چہرہ کیوں دیکھا سا ہے

پھر سے دماغ وہی چلا گیا۔۔

بشرا نے سکھ کا سانس لیا تھا کہ شکر ہے اس نے اگنور کر دیا اور کمرے میں چلا گیا اس نے پھر لائٹس اون کی ساری اور کچن میں جا کر گلاس بھر پانی کا ایک ہی سیکنڈ میں پی گئی سارا اسکا تو مارے ڈر کے گلا ہی خشک ہو گیا تھا اور پھر

جلدی سے سیڑھیاں چڑھتے وہ اپنے کمرے میں آئی دروازہ ٹھک سے بند کر دیا گھبراہٹ ابھی بھی ہو رہی تھی۔۔

آبان ابھی پھر سے اپنی سوچوں سے باہر نکلا تھا کہ اسے ٹھک کی آواز پھر سے سنائی دی۔۔اور اسکے تو کان کھڑے ہو گئے وہ کمرے سے باہر آیا۔۔نا جانے کیوں اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ یہاں اکیلا نہیں ہے اسکے علاوہ بھی کوئی اور ہے یہاں ایک پر اسرار سا ماحول بن گیا تھا۔۔
کمرے سے باہر نکل کر وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ تبھی اسکی نظر سامنے باران کے کمرے کے دروازے پہ پڑی تھی۔۔
دروازے کے نیچے سے روشنی آرہی تھی لائٹس کی اسکے کمرے کی لائٹس جل رہی ہیں اور باران تو ابھی گھر نہیں آیا آگے بڑھتے ہی اس نے کمرے کا دروازہ کھول دیا۔۔بشرا سامنے ہی پیٹھ کیے کھڑی تھی۔۔

باران کے کمرے میں لڑکی دیکھ وہ چونکا۔۔

" کون ہو تم "

تیز آواز میں بولا تھا بشرا کی روح فنا ہوئی تھی۔۔ وہ بجائے کوئی جواب دینے کے سامنے ڈریسنگ روم کا دروازہ تھا وہ اس طرف بھاگی اور آبان بھی اسے بھاگتا دیکھ اسکے پیچھے بھاگا اس پہلے وہ اس تک پہنچتا وہ ڈریسنگ روم میں بند ہو چکی تھی اور اندر سے لاک کر لیا۔۔

ہئے " کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو " وہ دروازہ بجاتے زور سے بولا تھا۔۔

بشرا کی تو آواز ہی نہیں نکل رہی تھی اور وہ زور سے زور سے دروازہ بجائے جا رہا تھا۔۔

کہیں تم چور تو نہیں جو کمرے میں گھسی بن ہوئی تھی " نیچے بھی تم ہی تھی

" باہر آؤ ایک منٹ میں ورنہ میں پولیس بلا لو گا

پولیس "بشرا کی تو جان پہ بنی تھی اب بلآخر اسے بولنا ہی پڑا تھا۔۔

@@@

باران کے کمرے میں لڑکی دیکھ وہ چونکا۔۔

" کون ہو تم "

تیز آواز میں بولا تھا بشرا کی روح فنا ہوئی تھی۔۔ وہ بجائے کوئی جواب دینے کے سامنے ڈریسنگ روم کا دروازہ تھا وہ اس طرف بھاگی اور آبان بھی اسے بھاگتا دیکھ اسکے پیچھے بھاگا اس پہلے وہ اس تک پہنچتا وہ ڈریسنگ روم میں بند ہو چکی تھی اور اندر سے لاک کر لیا۔۔

ہیئے "کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہی ہو" وہ دروازہ بجاتے زور سے بولا تھا۔۔

بشرا کی تو آواز ہی نہیں نکل رہی تھی اور وہ زور سے زور سے دروازہ بجائے جا رہا تھا۔۔

کہیں تم چور تو نہیں جو کمرے میں گھسی ہوئی تھی" نیچے بھی تم ہی تھی باہر آؤ

"ایک منٹ میں ورنہ میں پولیس بلالوں گا

پولیس" بشرا کی تو جان پہ بنی تھی اب بلآخر اسے بولنا ہی پڑا تھا۔۔

نن۔۔ نہیں پلیز۔۔

پولیس۔۔ پولیس کو نہیں بلانا۔۔ وہ سسک کر بس اتنا ہی بول پائی۔۔

پھر تم یہاں کیا کر رہی ہو" آبان نے سخت لہجہ میں بولا تھا۔۔

آپ۔۔ آپ۔۔ باران سے پوچھ لیں۔۔ رک رک کر بس اتنا ہی کہہ پائی۔۔

باران۔۔ ایک پل کے لیے آبان شاک ہوا تھا۔۔

تمہیں یہاں باران لایا ہے۔۔

آبان کو تو اپنے کانوں پہ تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔اسکے پھر مزید سوالوں کا جواب نہیں دیا تھا بشرا نے۔۔

آبان نے وقت دیکھا تھا بس کچھ ہی ٹائم باقی تھا باران کے گھر آنے میں۔۔

پہلے سوچا کہ کال کرے مگر پھر ارادہ ترک کر دیا اور اسکے انتظار کرنے کو ہی ترجیح دی۔۔

وہ باران کے کمرے میں ہی رہ کر اسکا انتظار کرنے لگا کہ وہ پکڑا گیا ہے رنگے ہاتھوں۔۔

باران اپنے کمرے میں آیا اسکے کمرے کا دروازہ کھلا تھا اسے بشرا پہ غصہ آیا تھا ۔۔کمرے میں داخل ہوتے ہی بولنے لگ گیا۔۔

یہ کیا تم نے دروازہ کیوں کھلا چھوڑا ہوا ہے تمہیں کتنی بار سمجھانا پڑے گا۔۔
آبان کو اپنے کمرے میں دیکھتے اس کی زبان گنگ ہوئی تھی۔۔

" آبان "تت تم۔۔یہاں۔۔

"جی بلکل میں یہاں وہ قدم بڑھاتے اس کے سامنے آیا تھا۔۔
" تم اتنے حیران کیوں ہو رہے ہو "میں یہاں نہیں آسکتا کیا۔۔

نن۔۔نہیں ایسی بات نہیں "کمرے میں ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے

بولا تھا۔۔

ادھر ادھر کیا دیکھ رہے ہو کسے ڈھونڈ رہے ہو "آبان نے جان بوجھ کر کہا۔۔

باران چپ ہو گیا۔۔اسے لگ رہا تھا کہ اسکا پول کھل گیا ہے۔۔

چپ کیوں لگ گئی ہے "کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں اور کیوں رکھا ہوا ہے اس لڑکی کو اپنے کمرے میں کون ہے وہ "
تم اتنے رنگین مزاج تو نہیں تھے کہ یوں لڑکیاں رکھنے کا شوق پیدا ہو گیا ۔۔" باران اسکے گرد چکر کاٹتا بولا۔۔

باران نے اپنا کورٹ صوفہ پہ پھینکا اور چپ چاپ بیٹھ گیا۔۔اب تو حقیقت کھل گئی ہے اور اسے سچ بتانے کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔۔

تم تو زیبا بھابھی سے بہت محبت کرتے تھے انکے لیے تو تم دادجی سے بھی ٹکرا گئے تم نے تو لوگوں کی باتوں بھی کوئی پرواہ نہیں کی۔۔
تو کیا ہے یہ سب "آبان اسکے سامنے آتے بولا۔۔

باران نے سر اٹھا کر دیکھا تھا آبان کی طرف۔۔

وہ لڑکی میری بیوی ہے "اور رہی بات شوق کی تو مجھے واقعی ایسا کوئی شوق نہیں یہ سب میں نے زیبا کے لیے ہی کیا ہے "

کیا؟ آبان کے منہ سے حیرت سے نکلا۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا تم نے دوسری شادی کرلی ہے اور کہہ رہے ہو کہ یہ سب زیبا بھابھی کے لیے کیا جبکہ تم اسے چیٹ کر رہے ہو۔۔

میں نے کوئی چیٹ نہیں کیا وہ جانتی ہے سب 'اور یہ میں نے انہیں کی خاطر کیا ہے تاکہ ہمارا بے بی اس دنیا میں آسکے میں اڈاپٹ بے بی نہیں اپنا بچہ پالنا چاہتا ہوں جس سے مجھے محبت ہو سکے جو میرا حقیقی وارث ہو۔۔

اس لیے میں نے یہ شادی کی ہے اور یہ بات سب سے چھپانا میری مجبوری تھی۔۔"کیونکہ میں زیبا سے محبت کرتا ہوں انکا دل نہیں دکھانا چاہتا ۔۔انہیں ایسا نا لگے کہ کوئی اور انکی جگہ لے لیگا۔۔

میں دونوں کو انکی جگہ پہ رکھنا چاہتا ہوں۔۔دونوں کے ساتھ کوئی زیادتی نا ہو ۔۔

باران نے آرام سے اپنی بات آبان کو سمجھائی۔۔

اور دادجی ان سے کیوں چھپایا وہ بھی تو یہی چاہتے ہیں۔۔آبان ابھی بھی مطمئن نہیں ہوا اسکی کہانی سے۔۔

انہیں میں وقت آنے پہ بتادوں گا" باران نے کہا اور کانٹریکٹ والی بات وہ گول کر گیا۔۔

بشرا ابھی ان دونوں بھائیوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔
مگر باران نے کوئی کنٹریکٹ کا نام نہیں لیا تھا۔۔ مگر اسکا موضوع بھی صرف زیبا ہی تھا۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ تم کر کیا رہے ہو اور کس کے لیے کر رہے ہو۔۔ ایٹ لیسٹ تم مجھے تو بتا دیتے۔۔اور دادجی بے چارے تمہارے یہاں آنے سے الگ پریشان ہیں' آبان نے کہا تو باران نے اسکی طرف دیکھا۔۔

دادجی کیوں پریشان ہیں میرے لیے۔۔انہیں معلوم ہے کہ میں یہاں کام کے سلسلے میں ہوں" باران نے اسے شک کی نگاہوں سے دیکھتے کہا۔۔

آبان تھوڑا گڑبڑا سا گیا پھر سنبھلتے ہوئے بولا۔۔
ہاں تو تم کافی ٹائم سے یہاں ہو" اسلیے کہہ رہا ہوں۔۔

باران اسکے مقابل کھڑا ہوا۔۔

دیکھو آبان میری تم سے ریکوئسٹ ہے کہ تم دادجی کو تو فلحال اس بارے میں

"کچھ نہیں بتاؤ گے۔۔پلیز۔۔

دیکھو میں دادجی سے کچھ نہیں چھپا سکتا مجھے لگتا ہے کہ تمہیں اپنی دوسری

شادی ایکسپوز کردینی چاہیے "اگر زیبا بھابھی راضی ہیں تو پھر کیسی ٹینشن ہے

۔۔آبان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

پلیز "یار میری بات تم فلحال نہیں سمجھ سکتے کہ میں کیا کر رہا ہوں "زیبا جانتی

تو ہے پر راضی نہیں ہے۔۔اور میں انہیں دکھی نہیں کرنا چاہتا۔۔

فلحال تو جیسا چل رہا ہے ویسا چلنے دو۔۔

ٹھیک ہے مگر ایک بات ضرور کہنا چاہوں گا" اپنی دونوں بیویوں کے ساتھ برابری کا سلوک ہی رکھنا دونوں میں سے کسی کے ساتھ بھی زیادتی نہیں ہونی چاہیے۔۔

بڑا بھائی اب تک کنوارا بیٹھا ہوا ہے اور چھوٹا بھائی دو دو شادیاں کیے بیٹھا ہے" آخر میں آبان نے دہائی دی تو دونوں ہنس پڑے تھے۔۔

ہاں تو یہ تمہاری ضد ہے ورنہ تم دادجی کو ہاں تو کہو ابھی کے ابھی تمہاری شادی کروادیں۔۔" باران نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا۔۔

نہیں نہیں میں ایسے ہی خوش ہوں" آبان کہتا کمرے سے چلا گیا۔

آبان چلا گیا تو باران ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا دروازہ کی نوب گھمائی تو وہ لاک تھا۔۔

"آجاؤ بیگم صاحبہ باہر۔۔

بشرا جو دروازے کے ساتھ ہی ٹیک لگائی کھڑی تھی۔۔
باران کی آواز سنتے ہی فوراً دروازہ کھول دیا۔۔اور باہر نکلتے ہی باران کے سینے سے جا لگی تھی۔۔

پلیز باران میری کوئی غلطی نہیں ہے انہیں شاید شک ہو گیا تھا اور وہ کمرے میں ہی آ گئے تھے۔۔وہ پولیس بلانے کی بات کر رہے تھے مم۔۔میں نے آپکا نام لے دیا۔۔
وہ اسکے سینے سے لگی ڈر کے مارے ایسا بول رہی تھی شاید باران اس پہ غصہ کرے گا۔۔

بشرا ریلیکس ہو جاؤ مجھے پتہ تھا میں تمہیں زیادہ دیر تک نہیں چھپا پاؤں گا وہ

ہے ہی ایسا۔۔ مگر میں نے اسے سمجھا دیا ہے" اسے نرمی سے خود سے الگ

کرتے کہا تھا۔۔

اور اسکے گال پہ بوسہ دیتے وہ واش روم نے بند ہوا تھا۔۔

@@@

آبان نے بھی اپنا سامان پیک کیا تھا اب اسکا کام تو ہو گیا جس کام کے لیے وہ

یہاں آیا تھا۔۔ وہ پہلے ہی دن جان گیا تھا کہ گڑ بڑ تو کوئی ضرور ہے جس انداز

سے باران نے اس سے بات کی تھی اسے اندازہ تو ہو گیا تھا کہ وہ اس کے

یہاں آنے سے پریشانی ضرور ہوا ہے۔۔

اب اسکا پول کھل گیا مگر اسے داد جی سے چھپانا پڑے گا۔۔

اب ناجانے وہ کیا کھچڑی پکا کر بیٹھا ہے۔۔اب جب شادی کر ہی چکا ہے تو چھپانے کا کیا فائدہ۔۔

وہ بیگ اٹھائے سیڑھیاں اتر رہا تھا جب پیچھے سے باران نے اسے آواز دی۔۔

تم جا رہے ہو"۔۔

ہاں جا رہا ہوں" جانا تو کل تھا مگر کام نکل آیا ہے ارجنٹ تو اس لیے جانا پڑ رہا ہے۔۔میرے جیسے چھڑے چھانٹ کا کوئی ٹھکانہ نہیں تو انجوائے کر۔۔ کہتے وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر گیا اور گھر سے باہر نکل گیا۔۔

باران سر ہلاتے رہ گیا"۔۔

@@@

آبان نے واپس آکر داد جی کو کال کی تھی۔۔

داد جی آپ خامخواہ میں ہی پریشان ہو رہے تھے ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ وہ تو اپنا بزنس ہی سیٹ کر رہا تھا وہاں میں دیکھ کر تسلی کر کے آیا ہوں مجھے ایسا کچھ نہیں لگا۔۔

چلو "امید کرتا ہوں کہ تم سچ ہی کہہ رہے ہو گے۔۔داد جی نے کہا مگر انہیں یقین پھر بھی نہیں تھا۔

داد جی میرا یقین کریں یہ سچ ہے" آبان نے پھر سے کہا

@@@@

میں پاکستان جا رہا ہوں کافی ٹائم سے یہاں ہوں تو اب مجھے پیچھے کا بھی دیکھنا ہے زیبا بھی اداس ہو گئیں ہیں میرے بغیر اور داد جی بھی یاد کرتے ہیں۔۔

چلیں جائیں آپکی ہر بات سب پہلے زیبا سے ہی شروع ہوتی ہے "بعد میں دوسرے رشتہ آتے ہیں۔۔" پتہ نہیں کیوں بشرا کو باران کے منہ سے زیبا کا نام اتنا احترام سے لینا حسد میں ہی مبتلا کر رہا تھا۔۔

جی "یہ تو سچ ہے میرے لیے سب سے پہلے زیبا ہے۔۔" باران نے مسکراتے ہوئے زیبا کو سوچتے کہا۔۔

جی لگ بھی رہا ہے زیبا کا نام آپ اتنے احترام اور عزت سے لیتے ہیں "انہیں یاد بھی محبت سے کرتے ہیں "

"کاش کہ اس محبت میں تھوڑا سا حصہ مجھے بھی مل جائے۔۔

بشرا نے اسے دیکھتے کہا دل میں کہیں نا کہیں زیبا سے حسد بھی تھی۔۔

باران نے بشرا کی جانب دیکھا۔۔

اسکا جواب تو اسکے پاس بھی نہیں تھا کہ اسے بشرا سے محبت ہوئی ہے یا نہیں

"۔۔

"میں تمہیں فلحال تو اسکا جواب نہیں دے سکتا۔۔

تم میری پیکنگ کر دو کل صبح ہی نکلنا ہے میں نے۔۔

اور وہ چلا گیا کمرے سے باہر۔۔

ایک طرح سے وہ اسے ناامید ہی کر گیا تھا۔۔

بشرا کا دل پسیج کر رہ گیا تھا۔۔

کوئی ڈھنگ کا جواب بھی نا دے سکا تھا کہ جھوٹ ہی سہی کہہ تو دیتا کہ "

گنجائش تو رکھ لیتا۔۔

صاف منہ پہ ہی جواب دے گیا۔۔

آخر وہ اسکی بیوی تھی وہ اتنا پتھر دل تھا۔۔پتھر بھی پگھل ہی جایا کرتا ہے کیا وہ اسکے لیے نہیں بدل سکتا۔۔

آنسوں بے اختیار برس پڑے تھے۔۔

@@@

باران کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔۔وہ بشرا کی ہی باتیں سوچے جا رہا تھا۔۔

وہ اسے کوئی جھوٹی آس امید میں بھی مبتلا نہیں کر سکتا تھا کیونکہ یہ کنٹریکٹ میرج ہے۔۔" وہ اسے پہلے ہی آگاہ کر چکا تھا۔۔تو پھر وہ کیوں کوئی محبت کی آس امید پالے بیٹھی ہے۔۔انکی یہ محبت کی شادی نہیں ہے بلکہ دونوں کی ہی اپنی اپنی ضرورت ہے میں نے اسکی ضرورت پوری کی ہے وہ میری ضرورت پوری کرے گی۔۔"

مگر شاید وہ غلط تھا کیونکہ وہ تو اسے ناہی کوئی مثبت جواب دے سکا نا انکار کر سکا تھا۔۔

@@@

" باران جا چکا تھا پاکستان واپس۔۔
وہ بس باران کو ہی سوچ جا رہی تھی وہ اس سے محبت کر بیٹھی تھی مگر شاید اسکی محبت سے محروم تھے ویسے وہ اس کا ہر طرح سے خیال رکھ رہا ایک اچھے شوہر ہونے کی ہر ذمہ داری پوری طرح سے نبھا رہا تھا مگر شاید کمی پھر بھی تھی وہ اسکی محبت کی تھی وہ محبت جو وہ زیبا سے کرتا ہے وہ ہر بات ہی اس سے شروع کرتا ہے۔۔ "جو سب سے پہلے ہے اس کے لیے۔۔
وہ محبت کا اظہار جو وہ اسکی غیر موجودگی میں بھی اسکے لیے کرتا ہے اور وہ جو اسکے سامنے ہے اسکے لیے محبت کا ایک جملہ تو کیا ایک لفظ بھی نہیں تھا اسکے پاس۔۔ تو وہ پھر بھی کیوں اسکے بارے میں سوچ جا رہی تھی۔۔

@@@

آ گئے آپ "اب بھی نا آتے رہتے اپنی چہیتی کے پاس جس کے پاس دل لگا لیا تھا۔۔" زیبا ناراضگی سے منہ پھیر کر بولی جب باران اسکے سامنے آیا تھا۔۔

زیب پلیز" وہ اسکے پاس آتا بولا زیبا اس سے دور جانے لگی تو اسکا ہاتھ پکڑتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔

اور اسکی جانب کھینچی چلی آئی تھی کہ اسکے سینے سے جا ٹکرائی تھی آنکھیں بھر آگئی تھی اسکی۔۔

باران نے تھوڑی سے پکڑتے اسکا سر اونچا کیا تھا۔۔ سرخی مائل آنکھوں میں ڈھیروں شکوہ تھے۔۔

کیوں چلے جاتے ہیں مجھ سے دور اور اب تو لگتا ہے کہ اتنا دور ہو گئے ہیں کہ اب تو آپکو چھو بھی نا پاؤں گی اسکے سینے پہ سر رکھا کہا تھا زیبا نے اور آنسوؤں پہ قابو نا رکھ پائی تھی۔۔

"زیب میں صرف آپکا ہوں "اور ایسا کیوں سوچتی ہیں۔۔

آپکی بانہوں سے کسی اور کی مہک آ رہی ہے "یہ ہی بات میرے لیے جان لیوا ہے اور آپ اب بھی کہہ رہے ہیں کہ ایسا کیوں سوچتی ہوں۔۔اب تک تو وہ "آپکو اپنا گرویدہ بنا چکی ہے۔۔
وہ اس الگ ہوتی بولی۔۔

ایسی بات نہیں ہے "وہ زرا آہستگی سے بولا۔۔

آپکی بات میں وزن نہیں ہے اور نا ہی آواز میں جوش ہے" وہ اسے بغور دیکھتے بولی۔۔

وہ چپ رہا تھا اور زیبا کو دیکھ رہا تھا۔۔

آپکی خاموشی ہی بتا رہی ہے دل دے بیٹھے ہیں نا اسے "شامل کر چکے ہیں اسے میری محبت میں۔۔" کہتے اسکی آواز بھرا گئی۔۔

"جو خاص محبت آپ کے لیے ہے وہ آپ ہی کے لیے رہے گی۔۔
وہ اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھے اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تھا۔۔

"یہ تو میں دیکھ ہی رہی ہوں

چلیں آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگاتی ہوں آپکے لیے آج خاص اہتمام کیا ہے آپکے لیے۔۔

کہتے وہ چلی گئی کمرے سے۔۔

افف یہاں تو الگ الگ عدالتیں لگ جاتی ہیں پہلی پیشی تو بھگت لی ہے اب دوسری دادجی کی اپنی الگ عدالت لگ جانی ہے۔۔

چلو پہلے فریش ہو لیں۔۔

خود سے بڑبڑاتے وہ واش روم میں بند ہوا تھا۔۔

نیچے آیا تو میز پہ الگ الگ کھانوں کی اشتہا انگیز خوشبوئیں اٹھ رہی تھی۔۔

دادجی اپنی سربراہی کرسی پہ براجمان تھے۔۔

برخوردار اس بار توزیادہ ہی دل لگالیا تھا باہر خیر تو تھی نا۔۔ باران نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ داد جی بولے۔۔

جی داد جی بس یہی سمجھ لیں بزنس سیٹ اپ کرنے میں وقت لگ گیا۔۔
" اور آپ سنائیں آپکی طبیعت کیسی ہے

تم کھانا کھاؤ پہلے حال چال بعد میں کرتے ہیں تمہاری بیوی نے خاص تمہارے لیے سب اہتمام کیا ہے میں نہیں چاہتا کہ اسکی محنت پہ پانی پھر جائے۔۔
داد جی نے سنجیدگی سے کہتے کھانا شروع کیا۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ حال میں بیٹھ گئے تھے۔۔

مجھے لگ رہا ہے کہ تم نے میری باتوں سے تنگ آ کر ہی باہر ہی بزنس کا سیٹ اپ کر لیا ہے تا کہ تمہیں میری یہ باتیں نا سننی پڑے" دادا جی بھی بڑے سیریس انداز میں تھے۔۔

نہیں دادا جی ایسی بات نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہے ہیں" مجھے آفر آئی تھی پارٹنر شپ کی جو مجھے سہی لگی تھی اور میں اسی پہ کام کر رہا ہوں 'ماشاءاللہ سے اب تو کافی کامیابی سے چل رہی میری کمپنی یہاں بھی اور وہاں بھی" اور آبان بھی دیکھ کر آیا تھا بتایا تو ہو گا اس نے آپکو۔۔
باران نے کہا۔

ہاں جی اللہ تمہیں کامیاب کرے" بتایا تھا میں نے ہی بھیجا تھا اسے تمہارے " پاس" تمہاری خیر خبر لے کر آئے کیا کرتے پھر رہے ہو
دادا جی نے کہا تو باران ایک پل کے شاک ہوا تھا۔۔

اچھاتو یہ آپکے کام ہے" باران نے حیرت سے کہا تھا اسے شک تو تھا مگر "آبان نے اسے بھنک بھی نہیں پڑنے دی تھی۔۔

جی اور کیا بتایا تھا اس نے میرے بارے "کنفرمیشن کے لیے پوچھا تھا کہ کہیں بشرا کے بارے میں بھی نا بتادیا ہو۔۔

اور کیا تھا بتانے کے لیے "کیا کام کے علاوہ بھی تھا کچھ "دادجی نے شکی نظروں سے دیکھتے کہا۔۔

کام کے علاوہ بھی کچھ ہوتا تو بتاتا بھی آپکو" ویسے دونوں بڑے گُھنے ہیں" کہتے وہ اٹھ گیا تھا دادجی کے پاس سے

@@@

ایک ہفتہ ہو گیا تھا باران کو گئے ہوئے اور وہ اداس اور بجھی بجھی سی تھی۔۔

جینی نے اسکے آگے ناشتہ رکھا تھا۔۔
مگر ناشتہ کو دیکھتے ہی اسکا دل عجیب سا ہونے لگا تھا۔۔

بشرا کیا ہوا آپ کھا نہیں رہا۔۔
جینی نے اسکا ناشتہ یونہی پڑا ہوا دیکھ پوچھا۔۔

دل نہیں چاہ رہا" اس نے اکتا کر کہا۔۔

باران سر کی وجہ سے پریشان لگ رہا ہے جب سے وہ گیا ہے تب سے اداس لگ رہا ہے کھانا بھی ٹھیک طرح سے نہیں کھا رہا۔۔ایسے تو ویکنیس ہو جائے گا۔۔

میرا دل نہیں کر رہا ہے ابھی کچھ کھانے کو جب بھوک لگے گی تو کھالوں گی۔۔ وہ اٹھ گئی تھی وہاں سے۔۔

باران کے ذکر سے دل مزید بوجھل سا ہو گیا۔۔

اٹھ کر باہر نکل آئی لان میں کھلی فضا میں۔۔ باہر کی ٹھنڈی ہوا سکون دینے لگی تھی۔۔

بشرا آپکو ٹھنڈ لگ جائے گا" جینی اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر کھینچ لائی تھی اور دروازہ بند کر دیا۔۔

وہ صرف ٹی شرٹ ہی پہنے ہوئے تھی۔۔

کیا کرتا ہے" بیمار پڑ جائے گا۔۔ وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بولی اتنے میں گھر کا فون بجنے لگا تھا۔۔ جو جینی نے اٹھایا۔۔

ہیلو۔۔" باران سر کیسا ہے" جینی نے کان سے فون لگاتے کہا۔۔

بشرا کہاں ہے وہ میرا کال نہیں اٹھا رہی۔۔

"وہ یہیں ہے انکا موبائل کمرے میں ہو گا۔۔ "
مگر سر میم بلکل بھی ٹھیک نہیں" جب سے گیا ہے آپ اداس رہتا ہے کھاتا پیتا بھی نہیں ہے آج تو ناشتہ بھی نہیں کیا" اور باہر چلا گیا گھر سے اتنی ٹھنڈ میں "
بشرا کو اسکی باتوں سے پتہ لگ گیا باران ہے اس لیے وہ سیڑھیاں چڑھ گئی کہیں اس سے بات نا کرنی پڑ جائے۔۔

اس طرح تو وہ بیمار ہو جائے گی۔۔ تم اسکا خیال رکھو میں کوشش کر رہا ہوں جلدی آنے کی۔۔

" آپ سر جلدی آجاؤ
اور اس سے بات نہیں کرتا کال پہ "انکا اداسی کم ہو جائے۔۔

کال تو کرتا ہوں مگر وہ بات نہیں کرتی کال ہی نہیں اٹھاتی" کہتے باران نے کال کاٹ دی۔۔

باران کو واقعی بشرا کی فکر ہونے لگی تھی۔۔
جینی کی باتوں سے اور متفکر ہو گیا تھا۔۔

جب سے آیا تھا بشرا کو کتنی ہی کالز کی تھیں مگر اس نے بھی ایک بھی کال نہیں اٹھائی تھی۔۔

وہ جب سے آیا تھا اسے ہر وقت بشرا کا ہی خیال رہتا تھا وہ بات کرنا چاہتا تھا اس سے مگر وہ بھی ضد کی کوئی پکی تھی۔۔

اب تو جینی کی باتوں سے پریشان سا ہو کر رہ گیا اسکے لیے "ہاتھ میں موبائل پکڑے وہ بیڈ پہ بیٹھا ہوا خیالوں میں گم تھا کہ زیبا کمرے میں آئی۔۔

کیا ہوا کہا کھو گئے ہیں "ہاتھ میں کافی کا مگ پکڑے ہوئے تھی۔۔

کہیں نہیں "بس آفس کا سوچ رہا تھا۔۔

اس کے ہاتھ سے کافی کا مگ لیتے کہا۔۔

تو پھر پلیز اب یہ مت کہہ دینا کہ آپ جلدی چلے جائیں گے کچھ ٹائم میرے ساتھ بھی گزار لیں یہاں بھی بس کام ہی کام ہے میں کہاں ہوں آپکی لائف میں" وہ زرا غصہ سے بولی۔۔

آپ غصہ کیوں ہو رہی ہیں نہیں جا رہا میں کہیں" اسکا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے ایسا کہا۔۔

باران کا موبائل بجنے لگا تھا۔۔
کال اٹھائی تو آگے سے جینی تھی۔۔
" ہیلو

" سر بشرا میم بے ہوش ہو گیا ہے ہم اسے ہوسپٹل لے جا رہا ہے
یہ سنتے ہی باران شاک ہوا تھا۔۔

واٹ "وہ جلدی بالکونی میں آیا تھا
جینی آپ ہوسپٹل پہنچتے ہی مجھے کال کرنا میں کوشش کرتا ہوں آنے کی۔

بشرا کو ہوسپٹل میں ایڈمٹ کر لیا گیا تھا۔۔
جینی اسکے پاس ہی تھی۔۔اسے ڈرپ لگی ہوئی تھی ڈاکٹر نے ویکنیس بہت زیادہ بتائی تھی۔۔

باران پریشانی سے بالکونی میں ٹہل رہا تھا کافی دیر گزر جانے کے بعد باران کمرے میں نا آیا تو زیبا اس کے پاس گئی۔

کیا ہوا ہے آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں کمرے میں آجائیں میں آپکا انتظار کر رہی تھی۔۔"زیبا نے اسے پریشان دیکھ کہا۔۔

" آپ پلیز سو جائیں میں کچھ وقت یہاں اکیلے گزارنا چاہتا ہوں

کیوں "اچانک کیا ہو گیا کیا ٹینشن ہے اور کس کا فون تھا۔۔زیبا نے ایک ساتھ کئی سوال پوچھ ڈالے۔۔

کچھ نہیں بس کام کی وجہ سے پریشان ہوں اور وہیں سے کال تھی۔۔
آپ پلیز ڈسٹرب مت کریں مجھے "باران نے جیسے جان چھڑانی چاہی۔۔

جا رہی ہوں سوری ڈسٹرب کرنے کے لیے "وہ ناراضگی سے بولی اور چلی گئی۔۔

افف "باران وہیں رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا۔۔

ایک زیبا کی ناراضگی اور اوپر سے پریشانی الگ۔۔

کچھ دیر رک کر پھر کال کی۔۔

ایک دو بیل پہ کال اٹھالی۔۔

"ہیلو

ہیلو" جینی آپ نے بتایا نہیں بشرا کا کیا کہا ڈاکٹر نے۔۔

ٹینشن کا بات نہیں ہے "بشرا میم کو ویکنیس بہت زیادہ ہو گیا تھا۔۔آپکو بتایا تھا وہ اپنا خیال نہیں رکھ رہا جب سے آپ گیا ہے ٹھیک سے کھانا نہیں کھاتا ہے اس لیے بیمار تو پڑنا تھا۔۔

ڈاکٹر نے کچھ ٹیسٹ بھی لیے ہیں انکے ابھی وہ ٹھیک ہیں ریسٹ کر رہی ہے

۔۔ڈرپ بھی لگا ہوا ہے۔۔کچھ دیر میں ڈسچارج ہو جائے گا۔۔

اچھا میں کوشش کروں گا جلدی آنے کی بس تم خیال رکھوا سکا۔۔" کہتے

باران نے کال کاٹ دی۔۔اب زرا تسلی ہو گئی تھی بشرا کی طرف سے۔۔

اندر کمرے میں آیا تو زیبا ساری لائٹس اوف کیے ہوئے لیٹی تھی۔۔جانتا تھا

وہ ناراض ہو گئی ہے۔۔

" اب منانا بھی پڑے گا

ایم سوری میرا مقصد آپکو ناراض کرنا نہیں تھا۔۔" اسکی دوسری سائیڈ لیٹتے

اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے بہت پیار بھرے لہجہ میں کہا تھا۔۔

" پلیز مجھے ڈسٹرب نا کریں سونے دیں پلیز۔۔
وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے بولی تھی اور آنکھوں پہ بازو رکھ لیا تھا۔۔

مسکراتے ہوئے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا" ایم سوری پریشان تھا اس لیے ایسا بول گیا ورنہ میری کیا مجال جو میں اپنی جان کو کچھ کہہ سکوں" کہتے اسکی بھیگی آنکھوں پہ باری باری اپنے لب رکھے تھے۔۔

نہیں بلکہ میری کیا مجال جو میں آپ سے کچھ کہہ سکوں" الٹا زیب نے اسکا حصار توڑتے کہا تھا۔۔

آپ سے تو مار بھی کھائی ہے" آفٹر آل میری ٹیچر جو ٹھہری" مزاحیہ انداز " میں کہتا پھر سے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔

اس انداز پہ زیبا کو بھی ہنسی آئی تھی۔۔

" دل تو چاہتا ہے ایک بار پھر سے پٹائی کر دوں

تو باران نے قہقہہ لگا کر ہنسا تھا اسکی بات پہ۔۔ہاہاہا!!۔۔

شور "آپ جو چاہے کر لیں"۔۔یہ بندہ ناچیز حاضر ہے۔۔اسے خود سموتے کہا تھا

@@@

بشرا ایک دن ہوسپٹل ایڈمٹ رہنے کے بعد گھر آگئی تھی مگر اداسی ابھی بھی چھائی ہوئی تھی۔

جینی اسکے لیے سوپ بنا کر لائی تھی۔۔

یہ لازمی کھانا ہے ڈاکٹر نے تاکید کیا ہے "آپکو اپنا خیال رکھنا پڑے گا کتنا ویک ہو گیا ہے "کل ساری رپورٹس آجائے گا اور باران سر بھی شاید آجائے کل تک۔۔

وہ اسکے سامنے سوپ کا باؤل رکھتے کہا تھا۔۔

بشرا نے بے دلی سے باؤل اٹھایا تھا۔۔
دو تین چمچ سوپ کے پیئے اور پھر پھر باؤل رکھ دیا۔۔

بس میرا دل نہیں چاہ رہا" وہ منہ کے زاویہ بگاڑتے بولی۔۔

" کیا ہو گیا ہے بشرا آپکو ایسا تو آپ ٹھیک نہیں ہو گا نا
جینی نے فکر مندی سے کہا۔۔

آپ مجھے ریسٹ کرنے دیں" میں بعد میں کھالوں گی میرا سر بھاری ہو رہا ہے۔۔بشرا نے کہا تو وہ چلی گئی۔۔

@@@

باران یہ کیا بات ہوئی تم ابھی تو آئے ہو اور جانے کی بات کر رہے ہو" داد جی کو باران نے جانے ارادہ ظاہر کیا تو وہ حیران سے بولے۔۔

اور زیبا کو بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اسکا ایک ہفتہ میں ہی دو بارا واپس جانا ۔۔

اس بار تو اسکے تیور ہی بدلے ہوئے تھے وہ بات بات پہ بدل رہا تھا۔۔وہ کہتا کچھ تھا اور کر کچھ اور ہی رہا تھا۔۔رات وہ اسے یقین دلا رہا تھا کہ وہ اسی کا ہے

اور وہ جلدی واپس نہیں جائے گا اور صبح ہوتے ہی جانے کا فرمان جاری کر دیا

۔۔

باران بدل رہا تھا جس بات کا اسے ڈر لگ رہا تھا وہ وہی کر رہا تھا۔۔

باران بیگ اٹھانے کمرے میں آیا تھا زیبا منہ موڑے کھڑی تھی اس نے اسکے جانے کا کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔

زیبا" اسکے قریب آتے وہ آہستگی سے بولا۔۔

ہمم" زیبا نے بس سر ہی ہلایا وہ اسکی جانب مڑی نہیں

ایم سوری" مجھے جانا پڑ رہا ہے۔۔ میری مجبوری کو سمجھیں.. وہ اسے پیچھے سے گلے لگائے بولا۔۔

جی میں سمجھ گئی ہوں" وہ سنجیدگی سے بولی آواز بھرائی سی تھی

باران نے اسکا رخ اپنی جانب پھیرا تھا۔۔اور اسکے پیشانی پہ اپنے لب رکھے تھے اور بیگ اٹھائے کمرے سے نکل گیا۔۔

زیباب آنسوؤں پہ مزید بند نہیں باندھ سکی تھی۔۔
وہ سسک کر رو پڑی تھی۔۔
@@@

بشرا کی رپورٹس آگئی تھیں۔۔
وہ اپنی رپورٹ ہی دیکھ کر شاک ہی رہ گئی اسکے پیروں تلے سے جیسے زمین ہی نکل گئی تھی۔۔

وہ خبر جو اسکی جگہ اور کوئی عورت ہوتی تو وہ خوشی سے جھوم اٹھتی مگر وہ خبر اسکے لیے بھیانک تھی۔۔

اسکا دل مزید بجھ سا گیا تھا۔۔ ہر چیز سے دل اچاٹ سا ہو گیا تھا۔۔

ہمیں تو پہلے ہی شک ہی تھا یہی بات ہو گا" جینی کمرے میں خوش سی آئی تھی اسکے لیے کھانا لیکر آئی تھی۔۔

اسکا بجھا سا چہرہ دیکھ وہ فکر مند ہوئی۔۔

بشرا آپ خوش نہیں لگ رہا یہ تو بہت اچھا نیوز ہے باران سر بہت خوش ہو گا اور دیکھنا آپکی لائف میں سب پرفیکٹ ہو جائے گا" "

کچھ پرفیکٹ نہیں ہو گا" وہ بجھے سے دل سے بولی اور گھٹنوں پہ سر رکھ لیا تھا وہ اس وقت صوفہ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔ جینی اسکے سامنے ٹرے رکھتی بولی۔۔

ایسا نہیں سوچتا دیکھنا سب اچھا ہو گا" آپ پہلے اپنا کھانا فنش کرو۔۔
زبردستی اسے کھانا کھلاتے جینی برتن سمیٹ کر نیچے چلی گئی۔۔

وہ یونہی صوفہ پہ اداس بیٹھی رہی تھی اب تو باران کا مقصد پورا ہو جائے گا پھر وہ مجھے چھوڑ دے گا ہاں وہ ایسا ہی کرے گا" رات گہری ہوتی جا رہی تھی اور وہ یونہی اوٹ پٹانگ باتیں خود سے سوچ رہی تھی۔۔

باران دروازہ کھول کر کمرے میں آیا تھا۔۔ بشرا کو صوفہ پہ سویا ہوا پایا۔۔ وہ صوفہ کے ساتھ ہی ٹیک لگائے سو رہی تھی کمرے کی لائٹس بھی اون تھی۔۔

باران نے اپنا بیگ سائیڈ پہ رکھا اور بشرا کی جانب آیا اسکے بال چہرے پہ بکھرے ہوئے تھے بالوں کو سائیڈ پہ کیا تھا۔۔

واقعی وہ اسے کمزور سی لگ رہی تھی۔۔ جھک کر اسکی گال پہ لب رکھے تھے

۔۔

باران کا لمس محسوس کرتی اسنے آنکھیں نیم وا کیں تھیں واقعی اسکے سامنے باران ہی تھا تو اسکی پوری آنکھیں کھلی تھیں۔۔

تم یہاں کیوں سو رہی ہو" وہ اسکے پاس قریب بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔۔

ویسے ہی نیند نہیں آ رہی تھی تو یہاں بیٹھ گئی پتا نہیں چلا کب نیند آ گئی۔۔

وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔

اچھا اور نیند کیوں نہیں آ رہی تھی۔۔

وہ صوفہ سے کھڑا ہوا تھا اور اپنا کورٹ اتارتے بیڈ کے قریب آیا تھا۔۔بیڈ پہ کورٹ کو پھینکتا وہ مڑنے لگا تھا جب اسکی نظر بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پہ رکھے پیپر پہ گئی۔۔

پیپر اٹھایا تو وہ میڈیکل رپورٹ تھی۔۔

"تو رپورٹ آگئی تمہاری

کہتے وہ رپورٹ پڑھنے لگا تھا۔۔

بشرا صوفہ سے جھٹکے سے کھڑی ہوئی تھی اور اپنی انگلیاں مروڑنے لگی تھی۔۔

باران کے تاثرات ہی بدل گئے تھے رپورٹ پڑھتے۔۔

جہاں بشرا کی پریگننسی پوزیٹو آئی تھی۔۔

اوہ مائے گاڈ" از ڈیٹ ٹرو۔۔

وہ خوش ہوتا اسکی جانب مڑا تھا۔۔

بشرا کیا واقعی میں" وہ اسکے پاس آیا اور خوش ہوتے اسے کاندھوں سے تھام کر بولا۔۔ تو وہ سر جھکا گئی۔۔

تو باران سے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔۔
تھینک یو سووو مچ۔۔ 'میں کتنا خوش ہوں آج۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میں کیسے تمہارا شکریہ ادا کروں سیریسلی ایم سو ہیپی۔۔"

وہ اسے خود سے لگائے خوشی سے بولا تھا۔۔

مم مجھے نیند آرہی ہے" بشرا اس سے الگ ہوئی تھی اسکے چہرے کے تاثرات بلکل بھی نہیں بدلے تھے۔

ہاں ضرور تم ریسٹ کرو" وہ اسے بیڈ پہ بٹھاتے بولا۔۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں"۔۔اسکے ماتھے پہ بوسہ دیتے سیدھا ہوا تھا۔۔

تم نے اپنا بہت بہت خیال کرنا ہے۔۔"میں اپنے بے بی کے معاملے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا۔۔وہ اسے پیار بھرے انداز میں وارن کرتا واش روم میں بند ہوا تھا۔۔

بشرا لیٹ گئی تھی۔۔اسے اپنا وجود کوئی بوجھ ہی لگ رہا تھا جہاں باران اتنا خوش تھا تو وہیں بشرا کی خوشی کہیں کھو سی گئی تھی۔۔
اسکے خدشات مزید بڑھ گئے تھے۔۔وہ اپنے آپ کو کوئی استعمال ہونے والی کوئی مشین ہی سمجھ رہی تھی۔۔

باران کے لیے اسکے دل میں جو جذبات تھے وہ بدل سے گئے تھے۔۔

باران جب باہر آیا تو اسنے آنکھیں میچ لیں تھیں سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی جبکہ نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔

باران اسکے قریب آیا پیار سے اسکے بال چہرے سے ہٹائے تھے وہ کافی دیر اسکا چہرہ یونہی دیکھتا رہا۔۔

پھر اسکا گال پہ لب رکھے تھے۔۔

" تھینک یو سو مچ "

" یہ سب اتنی جلدی ہو جائے گا اسکا اندازہ نہیں تھا

باران کے دل میں اسکے لیے جذبات بدل رہے تھے اسکا اندازہ باران کو ہو رہا تھا وہ بشرا کے لیے فکر مند تھا۔۔

پھر وہ اٹھ کر بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ آ گیا تھا۔اور اسکے بلکل پیچھے آ کر لیٹ گیا اسکے کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔ سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے جلد ہی نیند آ گئی تھی۔

وہ اسکا حصار توڑ دینا چاہتی تھی مگر اسکی نیند خراب ہو گی اس لیے چپ کر کے لیٹی رہی اور پتہ نہیں کب اسے بھی نیند نے آن گھیرا تھا۔۔

@@@

صبح باران کی آنکھ جلد ہی کھل گئی تھی اسے آفس جانا تھا بشرا سو رہی تھی اسے اٹھانا مناسب نہیں لگا۔۔

خود ہی اٹھ کر تیار ہو کر آفس چلا گیا اور جینی کو سخت تاکید کی کہ اسکے کھانے پینے کا اچھے سے خیال رکھے۔۔

وہ یہ خبر زیبا کو بھی سنانا چاہتا اپنی خوشی میں اسے بھی شریک بنانا چاہتا تھا۔۔

اسلیے اسے کال کی۔۔

زیبا کا فون بج رہا تھا۔۔

وہ اپنے کمرے میں ہی خیالوں میں گم بیٹھی ہوئی تھی جب اسکا موبائل شور مچانے لگا۔۔

موبائل اٹھایا تو باران کا نمبر جگمگا رہا۔۔

ہیلو"کال اٹھاتے کہا۔۔

ہیلو"زیب۔۔کیسی ہیں آپ"لہجہ میں واضح خوشی تھی۔۔

کیسی ہو سکتی ہوں آپکے بغیر"ادھوری سی"طنزیہ جواب دیا۔۔

زیب میں بہت خوش ہوں آج "میں اپنی خوشی کو آپکے ساتھ شیئر کرنا چاہتا ہوں "

جی بتائیں پھر "اسکا انداز تھکا سا تھا۔۔

" زیب میں باپ بننے والا ہوں
زیب آپ سوچ نہیں سکتی میں کتنا خوش ہوں یہ میرے لیے اب تک کی سب سے بڑی خوشی ہے۔۔ "کتنا اچھا احساس ہے یہ۔۔
زیبا کو جیسے یہ خبر جھلسا سی گئی تھی سر پیر تک۔۔
وہ خاموش تھی آنکھ سے آنسو بہہ نکلے تھے باران کی خوشی سے آج اسے آگ لگا رہی تھی۔۔

زیب آپ خوش نہیں ہوئی۔۔اسکا کوئی ری ایکشن نا سن کر باران بولا۔

میں کیسے خوش ہو سکتی ہوں بھلا مبارک ہو آپکو بہت زیادہ آپکی زندگی مکمل ہو گئی آپکی اولاد اس دنیا میں آجائے گی مجھے تو دکھ اس بات کا ہے کہ یہ خوشی "میں آپکو نہیں دے سکی۔۔

زیب پلیز یہ میری نہیں آپکی بھی خوشی ہے "اور میرے بے بی پہ سب سے پہلا حق آپکا ہے "وہ جب اس دنیا میں آئے گا تو آپ ہی اسے سب سے پہلے "اٹھائیں گی۔۔

یہ باتیں آپ مجھے بہلانے کے لیے کر رہے ہیں ورنہ آپکی بیوی مجھے ایسا کیوں کرنے دے گی۔۔"وہ اپنا بچہ میری گود میں کیسے برداشت کرے گی۔

بشرا سے شادی ہی میں نے بچہ کی غرض سے ہی کی تھی اور میرا بچہ آپ ہی پالیں گی بشرا کا کام صرف مجھے اولاد دینے کا تھا۔۔

اور یہ میں نے آپ کے لیے کیا ہے "میں نے آپ سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں صرف اپنی ہی اولاد پالنا چاہتا ہوں جو میرا حقیقی وارث ہو گا۔۔ باران نے اسے واضح طور پہ سمجھا دینا چاہتا تھا

توکیا آپ پھر بعد میں اسے طلاق دے دیں گے "یہ بات بھی آپ نے کی تھی آپکی یہ شادی دو سال کی کانٹریکٹ میرج تھی۔۔ زیبا نے باران کی بات اسے یاد دلائی۔۔

باران کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا جواب دے۔۔

کیا ہوا "چپ کیوں کر گئے جواب دے نا۔۔ "اسکا جواب نا پا کر بولی۔۔

"کہیں آپ پھر تو نہیں رہے اپنی بات سے مجھے لگا تھا آپ بدل رہے ہیں مگر
بدل تو آپ گئے ہیں باران"

"دیکھوں گی آپ اس بات پہ کتنا قائم رہتے ہیں۔۔ "
کہتے زیبا نے کال کٹ کر دی تھی۔۔

باران نے سر کھجایا تھا۔۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسکے دل کے حالات بدل رہے تھے۔۔ واقعی میں اس نے یہ بات ہی مد نظر رکھتے ہوئے بشرا سے شادی کی تھی کہ وہ اولاد ہونے کے بعد اس سے اپنے راستے الگ کر لے گا۔۔ کیا وہ واقعی ہی ایسا کر پائے گا۔۔

@@@

بشرا جب سو کر اٹھی تو باران جا چکا تھا۔۔

جینی اسکے لیے ہیلتھی ناشتہ بنا کر لائی تھی بوائل ایگ تھے جوس کا گلاس تھا
۔۔ بریڈ کے ساتھ آملیٹ۔۔

بشرا نے بس جوس ہی پیا تھا۔۔

بشرا آپکو یہ سارا ناشتہ کرنا ہے" جینی اسکے پاس ہی کھڑی تھی۔

پلیز میرا دل نہیں چاہ رہا" اتنا سارا ناشتہ ہے۔۔
وہ منہ بناتی بولی۔۔

باران سر نے کہا ہے کہ آپکے کھانے پینے کا خاص دھیان کرنا ہے اور ڈاکٹر کی بھی بات ماننا ہے آپ بہت ویک ہیں۔۔

" یہ کھانا پڑے گا

جیسے تیسے کر کے بشرا نے منہ کے زاویہ بگاڑتے ناشتہ پورا کیا تھا۔۔

@@@

شام ہوتی جارہی تھی باران کے گھر آنے کا ٹائم قریب آتا جارہا تھا وہ اسکا پھر سے سامنا نہیں کرنا چاہتا تھی۔۔

ونڈو کے پاس کھڑی وہ ابھی اس بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ اسے باران کی گاڑی نظر آئی نے نیچے۔۔

باران نے گاڑی سے نکلتے ہوئے اسے دیکھا تو اس نے پردے آگے کر دیے

۔۔

اور بیڈ پہ آکر بیٹھ گئی۔۔

بارا ن کمرے میں آیا

"گڈ ایوننگ "

ہیو آ گڈ ڈے "گلاب کے پھولوں کا خوبصورت بکے اسکے سامنے کیا۔۔

وہ سر جھکائے بیٹھی تھی پھولوں کو اپنے سامنے دیکھ سر اٹھا کر باران کی طرف دیکھا۔۔

چہرے پہ مسکراہٹ سجائے وہ اسکے سامنے پھول لیے کھڑا تھا۔۔

جبکہ اسکے بر عکس بشرا کے چہرے کے تاثرات سنجیدہ ہی تھے۔۔ خاموشی سے اسکی بات کا بنا جواب دیے پھول تھام لیے۔۔

باران سیدھا ہوا تھا وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اسکا موڈ شاید اسکی ایسی کنڈیشن کی وجہ سے ہے۔۔

" آر یو اوکے

ہمم "اسے بنا دیکھے بس سر ہلایا۔۔

اوکے میں فریش ہو جاتا ہوں "پھر باہر چلتے ہیں کھانا کھانے "وہ خوشگوار موڈ میں بولا۔۔

کھانا گھر میں ہی بنا ہوا ہے "میرا موڈ نہیں باہر جانے کا۔۔
اکھڑے سے لہجہ میں کہا۔۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔"وہ کہتے واش روم میں بند ہوا تھا۔

بشرا کمرے سے باہر نکل کر نیچے چلی گئ۔۔

باران بھی نیچے آگیا اتنے میں جینی انکے لیے کھانا لگا چکی تھی۔۔
باران کھانے کے دوران اس سے ہلکی پھلکی بات چیت کرتا رہا اور وہ ہوں ہاں میں جواب دیتی رہی۔۔

وہ اٹھ کر کمرے میں آگئ۔۔
وہ باران سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے اسے اگنور کر رہی تھی اور بستر پہ آکر لیٹ گئ اس سے پہلے وہ کمرے میں آجائے اس سے پہلے سو جانا چاہتی

باران جب کمرے میں آیا تو سر تک کمبل تانے لیٹی تھی۔۔

اسنے کچھ نہیں کہااور خاموشی سے لیپ ٹاپ نکال کر آفس کا کام کرنے لگا تھا۔۔

کچھ دن یونہی گزرے تھے بشرا باران سے گریز ہی برت رہی تھی کام کی مصروفیت کے باعث باران نے بھی زیادہ دھیان نہیں دیا وہ اسکا چڑ چڑا پن اسکی ایسی کنڈیشن کی وجہ سے سمجھ رہا تھا۔۔

ایک دن وہ یونہی سوچوں میں گم سم بیٹھی تھی جب باران اسکے پاس آکر بیٹھا ۔۔

آخر باران نے پوچھ ہی لیا اس سے۔۔

کیا ہوا ہے "کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ۔۔"

اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے لہجہ میں پیار سموئے کہا تھا۔۔

نہیں "اپنا ہاتھ کھینچتے کہا تھا۔۔ "

چہرے پہ آئی سنہری زلفوں کو باران نے چھونا چاہا تھا کہ وہ بدک کر پیچھے ہٹی تھی باران نوٹ کر رہا تھا کہ وہ اس گریز برت رہی تھی۔۔

باران کو شرارت سوجھی وہ بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی اور اسکے برابر میں باران بیٹھا تھا۔اس نے اسے اسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹکا دیا تو وہ اسکے اوپر ہی جا گری تھی۔۔

بشرا کو اسکی اس حرکت پہ شدید غصہ آیا تھا مگر وہ اسے کمر سے مضبوطی سے تھامے ہوئے تھا اور اسے چھوڑنے کے موڈ میں بلکل بھی نہیں تھا۔۔

چھ۔ چھوڑیں مجھے پلیز 'اسنے دانت پیستے اسکی گرفت میں مچھلی کی طرح مچلتے کہا تھا۔۔

باران نے اسے بیڈ کے ساتھ لگایا اور اسکے ہاتھوں کو تکیہ کے ساتھ پن کیا تھا ۔۔

باران نے اسکے ہلتے لبوں پہ قفل لگایا تھا اور اپنی مرضی سے پیچھے ہوا تھا۔۔ بشرا اٹھ کر بیٹھی تھی اور لمبے لمبے سانس لیتی اپنا بگڑا تنفس بحال کرنے لگی تھی۔۔

بس "اتنے دن ہو گئے تھے دور بھاگ رہی تھی آج سارا حساب پورا کروں گا "اسکا بازو پکڑتے پھر سے اپنے اوپر گرایا تھا باران نے وہ تو اپنے خوشگوار موڈ میں تھا۔۔

مگر بشرا کا تو میٹر ہی گھوم گھوم یا تھا۔۔وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔

" کھیل ختم ہو گیا ہے مسٹر باران آپ جو چاہتے تھے ویسا ہو چکا ہے
اب پلیز بند کر دیں یہ ڈرامہ ہم کوئی ہیپیلی میرڈ کپل نہیں ہے "۔۔
کانٹریکٹ ہوا تھا ہمارے درمیان شاید آپ بھول رہے ہیں اور یہ کانٹریکٹ
بھی آپ ہی کی جانب سے تھا۔۔
اب آپکا مجھ پہ کوئی اختیار نہیں رہا" اور پلیز اب ایسی حرکت دوبارہ مت "
کیجئے گا۔۔
اب پلیز میرے جذبات سے مزید کھیلنے کی کوشش مت کریں تو اچھا ہے۔۔
اسکی اخیر ہوئی تھی گویا پھٹ پڑی تھی اور منہ سے تو جیسے آگ نکال رہی
تھی۔۔

کیا کہا تم نے " باران کو شدید غصہ آیا تھا اس پہ۔۔

میں تمہارے جذبات سے کھیل رہا ہوں "شوہر ہوں تمہارا ابھی بھی بیوی "
ہو تم میری۔۔

اور میں جو کر رہا ہوں اسکا پورا اختیار ہے مجھے جب چاہوں گا اپنا اختیار "
استعمال کروں گا"۔۔

وہ اسے طیش دلا گئی تھی۔۔۔اسکے قریب آتے کڑے تیوروں سے گھورتے ہوئے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالتے اسکا چہرہ اپنے چہرے سے قریب تر کرتے پھر سے اسکے لبوں پہ جھکا تھا اب کے اسکے انداز میں شدت تھی۔۔اسکا لمس بشرا کے لیے برداشت کرنا مشکل ہوتا جا رہا تھا۔۔

جھٹکے سے خود سے الگ کیا تھا۔۔اسکی حالت کا خیال کرتے اسکی جان بخشی کی تھی ورنہ وہ اسے بخشنے والا نہیں تھا۔۔

اور گھورتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔۔اسکا یہ روپ وہ آج پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔

ہونٹ کا کنارہ پھٹ چکا تھا جہاں سے ایک ننھی سی خون کی بوند نمودار ہوئی تھی۔۔

اور اسے اب باران سے پہلے سے بھی زیادہ نفرت ہونے لگی تھی۔۔ گویا کو وہ اسکے سامنے انسان ہی نا ہو بس اسی کی مرضی کے مطابق چلنے والا روبوٹ ہو" بدگمانی مزید بڑھنے لگی تھی

@@@

جھٹکے سے خود سے الگ کیا تھا۔۔اسکی حالت کا خیال کرتے اسکی جان بخشی کی تھی ورنہ وہ اسے بخشنے والا نہیں تھا۔۔
اور گھورتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔۔اسکا یہ روپ وہ آج پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔

ہونٹ کا کنارہ پھٹ چکا تھا جہاں سے ایک ننھی سی خون کی بوند نمودار ہوئی تھی۔۔

اور اسے اب باران سے پہلے سے بھی زیادہ نفرت ہونے لگی تھی۔۔ گویا کو وہ اسکے سامنے انسان ہی نا ہو بس اسی کی مرضی کے مطابق چلنے والا روبوٹ ہو" بدگمانی مزید بڑھنے لگی تھی۔۔

@@@

وہ آپے سے باہر ہو گیا تھا۔۔ کمرے سے باہر نکل کر وہ اپنا غصہ کنڑول کرنے کی کوشش کر رہا تھا یہ پہلی بار تھا کہ اسے بشرا پہ شدید غصہ آ رہا تھا وہ کول مائنڈ بندا تھا اسے جلدی کبھی بھی غصہ نہیں آیا تھا۔۔
کچن میں آ کر اس نے اتنی ٹھنڈ میں بھی فرتج سے ٹھنڈا پانی نکال کر پیا اور خود کو کول کرنے لگا تھا۔۔

اور بشرا کی باتیں اسکے دماغ میں گھومنے لگی تھیں۔۔

دماغ پھٹ رہا تھا اسکا سونے کے لیے وہ نیچے ہی بنے ہوئے کمرے میں چلا گیا

۔۔

@@@

زیبا اپنے کمرے بے چین سی بیٹھی تھی جب سے باران نے اپنے باپ بننے کی خبر اسے سنائی تھی تب سے ہی اسکے اندر ایک حسد کی آگ سی لگ گئی تھی۔۔

دل چاہ رہا تھا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر باران کی زندگی سے دور چلی جائے مگر پھر خیال آیا کہ کہاں جائے گی۔۔اسی پرانی بے بس زندگی میں واپس لوٹ جائے۔۔نہیں اس زندگی سے یہ زندگی لاکھ درجے بہتر ہے۔۔

آج باران اسکی عزت کر رہا ہے بس اسے باران کو واپس اپنے ہاتھ میں کرنا ہو گا۔۔

اسکے بچے پہ پہلا حق بھی میرا ہی ہو گا میں اس عورت کو کسی طور پر بھی باران کے دل میں گھر کرنے نہیں دوں گی۔۔ باران صرف میرے ہیں "۔۔

اپنے آنسوؤں کو صاف کرتی وہ اگلا لائحہ عمل تیار کرنے لگی۔۔

@@@

باران آفس میں بیٹھا تھا مگر اسکا کام میں بلکل بھی دل نہیں لگ رہا تھا۔۔
آج ہونے والی ساری میٹنگ بھی کینسل کر دی تھیں۔۔

بشرا پہ غصہ اب بھی شدید تھا۔۔

کیسے اس نے اسے دھتکارا یہ بات کسی طور پہ برداشت نہیں ہو رہی تھی اس نے تو اسکا بھلا ہی کیا تھا۔۔اسکے لیے اسکے دل میں جذبات بدل رہے تھے وہ بدل رہا تھا اسکے لیے اسکا معصوم چہرہ اسکے دل میں بس رہا تھا۔۔

شاید وہ محبت کرنے لگا تھا اس سے اور پھر اسکی طرف سے ملنے والی گڈ نیوز نے تو اسکے دل کے جذبات ہی بدل دیے تھے۔۔

مگر پل میں ہی اس نے سب کچھ بدل کر رکھ دیا۔۔وہ کانٹریکٹ کو بیچ میں لے آئی اور اسکے اختیارات ہی ختم کر دیے اس وقت وہ اسے سیلفش ہی لگی تھی

۔۔

وہ کانٹریکٹ کو تو جیسے بھول ہی گیا تھا اب تک اگنور ہی کرتا آرہا تھا مگر شاید اب اسے ہی اس کانٹریکٹ کو جاری ہی رکھنا پڑے گا۔۔

@@@

دن یونہی گزر رہے تھے بشرا نے باران کو یونہی اگنور کیا نا ہی اسکے سامنے آئی نا کوئی بات کی۔۔

وہ پوری طرح سے اس سے گریز کر رہی تھی۔

اور نا ہی باران نے دوبارہ اسکی جانب پیشقدمی کی تھی۔وہ رات کو آفس سے آتا چپ چاپ کھانا کھا کر سو جاتا اور اور صبح جلد ہی آفس چلا جاتا۔۔

صبح وہ آفس کے لیے نکل رہا تھا تو جینی نے اسے آواز دے کر روکا۔۔

" باران سر آپ سے بات کرنا تھا "

جلدی بولیں" وہ گھڑی دیکھتا بولا آج اسکی فرسٹ ٹائم میٹنگ تھی اس لیے اسے جلدی نکلنا تھا۔۔

سر بشرا کا چیک اپ کروانا تھا ڈاکٹر نے دوبارا آنے کا بولا تھا اور آپ نے اب تک انکا چیک اپ نہیں کروایا وہ پہلے ہی ویک ہے "

جینی نے کافی نوٹس کیا تھا وہ دونوں ایک دوسرے کو کافی اگنور کر رہے تھے۔۔

اس لیے اس نے ڈاکٹر کا بہانا بنایا۔

باران کو یاد ہی نہیں رہا تھا کہ اسے ڈاکٹر کو دوبارا ابھی دکھانا چاہیے تھا۔۔

اوہ میں کام میں کافی بزی ہو گیا تھا۔۔ بشرا اٹھ جائے تو اسے بتا دینا میں شام کو جلدی آؤں گا تیار رہے۔۔

میں آج کی ہی ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ لے لوں گا۔۔

کہتے وہ چلا گیا۔۔

@@@

بشرا ناشتہ کر رہی تھی۔۔جب جینی نے اس سے کہا۔۔

باران سر کہہ کر گیا تھا آپ شام میں تیار رہنا" وہ جلدی آجائیں گے۔۔

کیوں" جینی کی بات سن کر فوراً کہا۔۔

کہہ رہا تھا آج ڈاکٹر سے ٹائم لیا ہے آپکا چیک اپ کروانا ہے" اس نے کہا۔۔

مگر کیوں" میں ٹھیک ہوں" مجھے نہیں جانا کہیں۔۔
ناشتہ چھوڑتے کھڑی ہوگئی اور غصہ ہوتی بولی۔۔

آئی ڈونٹ نو" انہوں آپکا دوبارہ سے چیک اپ کروانا ہوگا اس لیے کہا ایسا آپ ریڈی ہو جانا۔۔" اور اگر نہیں جانا تو ان سے بول دینا مجھے جیسا کہا میں نے ویسا بتایا اور آپ ناشتہ فنش کرواپنا۔۔" اسکے انکار پہ جینی نے بات بنائی۔۔

مجھے نہیں کرنا ناشتہ۔۔" وہ منہ بناتی کمرے میں چلی گئی۔۔

پتہ نہیں بشرا ایسا کیوں کر رہا ہے کتنا اچھا ٹائم ہے باران سر کو اپنی طرف مائل کرنے کا مرد سے مقابلہ نہیں کرتا اسے پیار سے ہی جیتا جاتا ہے۔۔

" مرد کے آگے اکڑو تو وہ اور آگے سے اکڑ کر دکھاتا ہے "

یہ بات وہ بشرا کو کتنی بار سمجھا چکی تھی مگر وہ بھی ضد کی پکی تھی۔۔

شام کو باران جلدی ہی گھر آ گیا تھا بشرا نیچے ٹی وی لاؤنج میں ہی بیٹھی ہوئی ٹیوی دیکھ رہی تھی۔۔

تم تیار نہیں ہوئی" اسے سادہ سے حلیہ میں دیکھ اسکے سر پہ کھڑا بولا "

مجھے کہیں نہیں جانا" بنا اسکی جانب دیکھے ریموٹ ہاتھ میں پکڑے چینل چینج کرتی بولی۔۔

اٹھو پانچ منٹ میں تیار ہو کر آؤ" آرڈر دیتے اسکے ہاتھ سے ریموٹ کھینچتے اسکے برابر میں بیٹھ گیا۔۔

میں نے کہہ دیا نا میں نے کہیں نہیں جانا" وہ اسے دیکھتے دانت پیستے بولی۔۔

باران کو شدید غصہ آیا تھا وہ اس وقت اس پہ غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اسکی ہٹ دھرمی اسے طیش دلا رہی تھی۔۔

اپنا ماتھا مسلا تھا اور پھر سے خود کو نارمل کرتے گویا ہوا۔۔

دیکھو میں تم سے پیار سے کہہ رہا ہوں میں نے ڈاکٹر سے ٹائم لیا ہوا ہے اور آدھے گھنٹے میں ہمیں پہنچنا ہے کلینک پہ " جاؤ شاباش اور ریڈی ہو کر آؤ" جلدی۔۔

اسکی آنکھیں لال سرخ ہو رہی تھی ضبط سے غصہ کرنے سے خود کو باز رکھا ہوا تھا۔۔

بشرا کھڑی ہوگئی تھی" سمجھ گئی تھی کہ مزید انکار سے بات بگڑ سکتی ہے" اس لیے مزید ضد کیے بغیر وہ چلی گئی۔۔

شکر تھا کہ وہ مان گئی ورنہ وہ سختی پہ مجبور ہو جاتا اپنی اولاد کے معاملے میں وہ کوئی کمپرومائز نہیں چاہتا تھا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ تیار ہو کر نیچے آئی تھی۔۔

براؤن کلر کا لانگ کوٹ پہنے ہوئے سنہری بالوں کو کھلا چھوڑے ہوئے۔۔

صاف شفاف چہرے پہ بس میک اپ کے نام پہ لپ گلوز لگائے ہوئے۔۔

چہرے کے تاثرات سنجیدہ تھے۔۔

وہ اسے دیکھتا سیدھا کھڑا ہوا تھا۔۔

چلو" اپنا کورٹ درست کرتا وہ باہر کی جانب بڑھا۔۔وہ بھی اسکے پیچھے "
چل دی۔۔

باران نے گاڑی کا فرنٹ سیٹ کا دروازہ اسکے لیے کھولا نظریں اسی پہ جمی ہوئی تھیں۔۔ مگر بشرا نے اسکی جانب دیکھنے سے احتیاط ہی کی۔۔
پورے راستہ دونوں میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی

کچھ ہی دیر میں وہ ڈاکٹر کے کلینک پہ موجود تھے۔۔
ڈاکٹر نے بھی اسے کافی ویکنیس بتائی تھی۔۔اور اسے کسی قسم کی ٹینشن یا اسٹریس لینے سے بھی منع کیا تھا۔۔
اور منتھلی چیک اپ کے لیے بھی کہا تھا۔۔
اور ساتھ میں کچھ ادوایات بھی لکھ کر دی جو باقاعدگی سے ڈیلی لینی ہے۔۔

کلینک سے نکلتے ہی دوبارا اسے گاڑی آکر بیٹھ گئی۔۔ باران نے اسکی جانب دیکھا جو کافی سیریس موڈ میں ہی تھی۔۔

اسنے گاڑی اسٹارٹ کی وہ بار بار اسکی جانب دیکھ رہا تھا مگر بشرا نے اسکی جانب رخ ہی نہیں کیا وہ بس چہرہ دوسری جانب موڑے ونڈو کے باہر کے مناظر ہی دیکھ رہی تھی اسکا ایک ہاتھ اسکی جھولی میں تھا اور دوسرا اسکے چہرے کے نیچے تھا۔۔

باران نے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا تھا انگلیاں اسکی انگلیوں میں پھنسالی تھیں اسکا ہاتھ اپنی تھائی پہ رکھ لیا تھا ایسا اس نے ایک سیکنڈ میں کیا تھا۔۔

بشرا اسکی اچانک اس حرکت پہ چونک کر اسکی طرف مڑی تھی۔۔اور اپنا ہاتھ اسکی مضبوط ہاتھ کی گرفت سے چھڑانے لگی تھی۔۔

مگر وہ بھی سامنے دیکھتے گاڑی چلانے میں بزی تھی اسکی جانب دیکھا تک نہیں تھا۔۔اور کچھ دیر میں اسکا ہاتھ چھوڑ بھی دیا۔۔

اور گاڑی ایک بڑے سے ریسٹورنٹ کے پاس جا رکی تھی۔۔

آؤ کھانا کھائیں" کہتے وہ گاڑی سے اترا تھا۔۔
وہ موڈ بنائے گاڑی میں ہی بیٹھی تھی۔۔اسکی انگلیاں ابھی بھی دکھ رہی تھی
۔۔اسے غصہ ہی آئے جا رہا تھا اس پہ۔۔

باران نے دوسری جانب آتے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ہاتھ سے پکڑتے اسے کھینچ کر باہر نکالا تھا کیونکہ وہ آرام سے اترنے والی نہیں تھی۔۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑے ہی ریسٹورنٹ میں لے آیا بشرا کا موڈ سخت بگڑ چکا تھا مگر پرواہ کسے ہی تھی۔۔

اتنا عرصہ وہ اسکے ساتھ بتا چکا تھا اس لیے اسکے پسندیدہ کھانوں کے بارے میں جان ہی چکا تھا کہ وہ اسپائسی کھانوں کی زیادہ شوقین ہے اور اس کنڈیشن میں تو ویسے ہی اکثر لڑکیوں کو اسپائسی کھانے بہت اچھے لگتے اور باران نے بھی اسی حساب سے آرڈر کیا تھا کھانوں کا۔۔

گرم گرم کھانا سامنے آچکا تھا اور بشرا کی واقعی بھوک جاگ اٹھی تھی مگر پھر بھی موڈ بگاڑتے کھانے کو ہاتھ نہیں لگایا

باران اسکے نخرے دیکھی جارہا تھا۔۔

تم نے بھوکا رہنا ہے رہو مگر میرے بے بی کو بھوکا مت رکھو" بریانی اسکے آگے رکھتے بولا جس میں اشتہا انگیز خوشبوئیں اٹھ رہی تھی۔۔

منہ بسورے پلیٹ اپنے سامنے رکھی۔۔اور کھانے سے روک نا پائی تھی۔۔

اور یونہی نخرے دکھاتی رہی تھی مگر اسکا جلد ہی دل بھر چکا تھا اور وہ زیادہ کچھ نہیں کھا سکی۔۔

باقی کا کھانا باران نے پیک کروالیا۔۔

اور گھر کی طرف روانہ ہوئے تھے۔۔

گھر آتے ہی وہ جلدی سے چینج کرتی سوتی بنی تھی۔۔
باران بھی تھکا ہوا تھا اس لیے اس سے کچھ نا کہا اور وہ بھی چینج کرتے سونے لیٹ گیا۔۔

@@@
اگلے دن باران ٹائم سے ہی آفس چلا گیا بشرا باران کے جانے کے بعد ہی اٹھتی تھی۔۔
باران کا رویہ کل سے پھر نرم ہو گیا تھا۔۔

مگر وہ نرم نہیں پڑنا چاہتی تھی اس لیے اس نے اپنا موڈ فل اوف ہی رکھا تھا
۔۔

ابھی ناشتہ کر کے ہٹی تھی۔۔
جینی نے اس سے سوال جواب شروع کر دیے۔۔

" کل آپ گیا تھا ڈاکٹر کے پاس

ہاں گئی تھی "بس سر سری سا جواب دیا۔۔

باران سر کے ساتھ "اس نے پھر سوال کیا

"جی باران کیساتھ ہی جاؤں گی۔۔

" اچھا کیا" ڈاکٹر نے کیا کہا پھر سب ٹھیک ہے نا

جی سب ٹھیک ہے "بس ویکنیس ہی بتائی"۔۔ وہ بول رہی تھی جب اسکا فون بج اٹھا۔۔

اچھا آپ بات کرو" کہتے جینی اپنے کام میں لگ گئی۔۔

بشرا نے موبائل دیکھا تو "اسکی بہن انوشہ کی کال آرہی تھی۔۔

ہیلو "اسلام علیکم۔۔ کان سے لگاتی بولی۔۔

وعلیکم السلام کیسی ہو" کتنے کتنے دن گزر جاتے ہیں خود ہی کال کرنی پڑتی ہے
تمہیں تو یاد ہی نہیں آتی ہماری۔۔کال اٹھاتے ہی شکوہ کرنے لگی تھی۔۔

سیلری تو ٹرانسفر کر دی تھی آپ کے اکاؤنٹ میں پوری کی پوری" اب کیا اور
کچھ چاہیے۔۔
بشرا بے دلی سے بولی۔۔

انوشہ کو اسکی بات ناگوار گزری۔۔
یہ کیسی باتیں کر رہی ہو" میں نے تم سے حال چال کے لیے کال کی تھی
" پیسوں کے لیے نہیں
ہاں تمہاری سیلری پہنچ گئی تھی مانا کے تمہاری قرض دار ہوں مگر بہن بھی
ہوں۔۔

میرے لیے سب رشتہ ہی مطلب کی غرض سے بنے اس لیے اب حال چال کون کرتا ہے مجھ سے۔۔اپنوں کے لیے بھی اسکے دل میں بدگمانی پیدا ہو گئی تھی۔۔

ایسی باتیں کیوں کرنے لگی ہو"آجاؤ واپس پھر چھوڑ دو سب کچھ کر لیں گے گزارا جیسے تیسے کر کے۔۔

انوشہ کو اسکی کڑوی باتیں زہر لگ رہی تھیں۔۔

اب میں آگے نکل چکی ہوں واپسی کا راستہ نہیں ہے میرے پاس"دو سال کے کانٹریکٹ پہ ہوں کام ختم کرنے کے بعد ہی واپسی ممکن ہو سکے گی میری۔۔"کہتے کال کاٹ دی۔۔

انوشہ کی آنکھیں بھر آئیں تھیں اسکی سخت باتیں سن کر پاس بیٹھی اماں بولی۔۔

"کیا ہوا کیا کہہ رہی تھی۔۔

کچھ نہیں ہوا اماں بس آنکھیں ماتھے پہ رکھ لی ہیں اسکے احسانوں کے بوجھ تلے جو دب گئی ہوں۔۔ "بس اسے لگتا ہے کہ میرا تعلق اسکے ساتھ بس پیسوں کی حد تک ہی رہ گیا ہے۔۔"

بس تم حوصلہ رکھو اور کیوں اسے واپس بلا رہی ہو "رہنے دو اسے بس ہر ماہ کی پوری تنخواہ بھیج رہی ہے دیکھو سلیم کے علاج کیساتھ گھر کا خرچہ بھی کتنا اچھا چل رہا ہے۔۔ "اماں نے اسے دلاسہ دیا۔۔

مگر اماں اسکے بات کرنے کا انداز ہی بدل گیا ہے "انوشہ بولی اسے سخت غصہ آ رہا تھا۔۔

ارے کام کرنے کی وجہ سے چڑ چڑا پن آ جاتا ہے ہے مزاج میں "اور ویسے بھی اتنی بھاری بھر کم تنخواہ میں گھر کا گزارا کتنا اچھا ہو رہا ہے اور سلیم کے علاج کے پیسے الگ ہے۔۔

اور تم تو ماشاءاللہ سے پہلے ہی کفایت شعاری کے ساتھ گھر چلاتی تھی سلیم کی ساٹھ ہزار تنخواہ میں بھی بچت کر لیتی تھی اور یہ تو پھر دو لاکھ ہے "اس میں بچت کر کے تو تم اپنا گھر کا حلیہ درست کر لو۔۔بس تم اس سے زیادہ بات مت کیا کرو۔۔رہنے دو اسے اسکے حال پہ۔۔اماں نے بھی بڑے طریقہ سے اسے سمجھایا۔۔اور انوشہ کو بھی انکی بات درست ہی لگی تھی۔۔

@@@

بشرا انوشہ سے خوامخواہ اپنا رویہ سخت کر گئی تھی وہ خود ہی اسے کال کرتی اور بشرا کا وہی روکھا پھیکا سا انداز ہوتا تھا۔۔

بشرا کو تو اب سب ہی مطلب پرست لگنے لگے تھے اسکے ساتھ اسکے خون کے رشتوں سے بھی دل اچاٹ سا ہو گیا تھا۔۔

انوشہ کے ساتھ اس انداز میں بات کر کے اب بعد میں اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے غلط کیا ہے انوشہ نے بھی تو اسکے لیے بہت کچھ کیا ہے۔۔

@@@

تم میڈیسن نہیں لے رہی۔۔ باران کی نظر اسکی میڈیسن پہ گئی جو ویسے ہی پڑی تھیں۔۔

وہ مجھے یاد نہیں رہا۔۔" کہتے وہ کمرے سے باہر جانے لگی باران نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا تمہیں یاد نہیں رہا" نا ٹھیک سے کھاتی پیتی ہو اور نا دوائی ٹائم سے لے رہی ہو۔۔
بچی ہو جو تمہارے سر پہ کھڑا رہوں تو کھاؤ گی۔۔اتنا فالتو وقت میرے پاس بھی نہیں ہے کہ ہر وقت تمہارے ساتھ رہوں۔۔
میں تمہیں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں میں اپنے بے بی کے معاملے میں کوئی " کمپرومائز نہیں کروں گا۔۔

چھوڑیں مجھے "اپنا بازو اسکی گرفت سے چھڑاتے بولی جو بہت مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھا ایک اسکے الفاظ کی چبھن دوسرا اسکے لمس کی۔۔

تو باران نے اسکا بازو چھوڑ دیا۔۔

آپکو میرے سر پہ سوار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔
"میں جانتی ہوں آپکے پاس میرے لیے کوئی فالتو وقت نہیں ہے۔۔
کھالوں گی سب کچھ میں" اپنا بازو مسلتی غصہ سے بولی تھی۔۔

اسکی چھوٹی سی ناک پہ دھرا ہوا غصہ اسے بہت ہی اچھی لگی تھی معصوم سی۔۔
وہ اسے دیکھ مسکرایا تھا اور آہستگی سے چلتا اسکے قریب آیا وہ جو اپنا بازو سہلا رہی تھی اسکے یوں اتنا پاس آنے پہ منہ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔۔

باران نے جھک کر اسکی گال پہ اپنے دھکتے ہوئے لب رکھے تھے۔۔
اسکی اس حرکت پہ بدک کر پیچھے ہٹی تھی۔۔

اسکا یوں پیچھے ہٹنا اس سے یوں دور بھاگنا باران کو پھر سے غصہ دلا گئی وہ جو پھر سے اسکے لیے نرم پڑ رہا تھا مگر وہ بھی ضد کی پکی تھی۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔۔" وہ لب بھینچ کر رہ گیا

میرا مسئلہ آپ ہیں "میں نے کہا نا دور رہیں مجھ سے اب آپکا کوئی حق نہیں رہا مجھ پہ "
وہ بھی نڈر بنتی اسکے سامنے اکڑ کر بولی تھی۔۔

حق کی تو تم بات ہی نہیں کرو تو اچھا ہے "تم پہ میرا پورا حق ہے وہ تو اس کنڈیشن کی وجہ سے تمہیں چھوٹ دے رہا ہوں ورنہ تو تمہیں اچھے سے بتاتا میں حق ہوتا کیا ہے "
وہ اسکے سامنے آتا اسکے چہرے پہ نظریں جمائے کڑے انداز میں بولا تھا۔۔

اور آپکو میں یاد دلا دوں کانٹریکٹ کے حساب سے آپکو بچہ چاہیے تھا مجھ سے

"بس وہ کام بھی ہو گیا" تو بات ختم ہو گئی اب کیسا حق رہا

وہ بھی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی تھی۔

صحیح کہا تم نے "کانٹریکٹ میرج" شاید میں ہی اس

لفظ کو اگنور کر رہا تھا۔۔

تم نے شاید کچھ اور ہی سوچ رکھا ہو گا اپنے لیے۔۔

مجھ سے شادی بھی تو پیسوں کے لیے ہی کی تھی بیس لاکھ ایڈوانس ہر ماہ کی

تنخواہ بھی الگ اب تک دو ماہ کی ڈبل سیلری تمہارے اکاؤنٹ میں جا چکی ہے

"

بڑی سفاکیت سے جتایا تھا۔۔

بشرا کا دل پھٹ کر رہ گیا تھا۔۔اسکا دماغ گول گول گھومنے لگا تھا اسکے کہا گیا ایک ایک لفظ اسکے دماغ میں گونجنے لگا تھا۔۔

وہ کہتے ایک منٹ بھی رکا نہیں تھا وہاں۔۔

@@@@

بشرا اپنا سر پکڑ بیٹھ گئی تھی اسے چکر آنے لگے تھے۔۔

وہ تو شاید یہ بھول چکی تھی کہ اس نے اپنی کوکھ کے ساتھ اپنے جسم کا بھی سودا کیا تھا۔۔

وہ تو اسکا اتنا بڑا احسان جو لے چکی تھی اب تک اس نے نہیں جتایا تھا پیسوں کا

"

یہاں آکر اسے اپنے جذبات اور انا ضد سب کچھ ہی مار دینا چاہیے وہ اسکے ماتحت تھی پھر کیسے اسے انکار کر سکتی تھی۔۔

آج وہ ستمگر بنا ہر حد کو پار کر گیا۔۔

باران کمرے سے باہر آگیا۔۔

اسکا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔ وہ اس لڑکی وجہ سے اپنا ٹیمپر کھو رہا تھا۔۔

پتہ نہیں کیوں وہ خود کو باز نہیں رکھ پاتا تھا۔۔

کیوں اسکے قریب چلا جاتا تھا۔۔

وہ اسے اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا وہ ضدی بہت ہے" اس نے سوچا کے کچھ دنوں کے لیے اسے اکیلا چھوڑ دینا چاہیے۔۔

ورنہ کہیں وہ اسکا ہی نا کوئی نقصان کر دے۔۔

آج جو وہ جتا گیا تھا ایسا وہ بھی نہیں چاہتا تھا۔۔جو کام وہ اسکے لیے کر رہی ہے اسکی تو کوئی قیمت بھی نہیں ہے۔۔

" وہ تو اسے محض اولاد کی ضرورت پوری کرنے کے لایا تھا نا کہ اپنی۔۔

اگر وہ مجھے چھوڑنا چاہتی ہے تو یہ اسکی اپنی مرضی میں زبردستی نہیں رکھ سکتا اسے اپنے ساتھ۔۔بس میرا بچہ آجائے صحیح سلامت اس دنیا میں" پھر وہ جب کہے گی اسے ڈیوورس دے دوں گا۔۔

'زیبا اور میں ہمارا بچہ ہماری لائف کمپلیٹ ہو جائے گی۔۔

کتنا خود غرض تھا وہ اسے بس ابھی بھی اپنی ہی پرواہ تھی۔۔

@@@

جینی میں کچھ دنوں کے لیے جارہا ہوں پاکستان تم بشرا کا دھیان رکھنا اسکی میڈیسن کا اسکے کھانے پینے کا۔۔

باران ناشتہ کرتے بولا۔۔

مگر باران سر آپکو اسکے ساتھ ہونا چاہیے اس وقت آپ کو زیادہ سے زیادہ ٹائم اسکے ساتھ گزارنا چاہئے "ایسے آپ اسے اکیلا چھوڑ کر چلا جائے گا۔۔

میں کچھ دنوں کے لیے جارہا ہوں "اور اسے اکیلا چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔۔

بہت ضدی ہے۔۔

" وہ رہنا ہی نہیں چاہتی میرے ساتھ "

آخری بات اس نے دل میں کہی۔

آپ اسکے ساتھ رہنا اسکا دھیان رکھنا کھانے پینے کا اسے باہر بھی لے جایا کریں گھمانے پھرانے۔۔ خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے " اکیلے رہتے الٹا سیدھا سوچتی رہتی ہے۔۔

میں شام کو گھر نہیں آؤں گا سیدھا آفس سے ہی ائیر پورٹ چلا جاؤں گا۔۔
وہ اپنا آفس بیگ اٹھاتے نکلا تھا۔۔

پتا نہیں کیا ہو گیا ہے بشرا کو۔۔ ایسا کیوں کر رہا ہے۔۔
پیچھے سے جینی افسوس سے بولی۔۔

@@@

زیبا باران کو یوں اچانک سامنے دیکھ حیران ہوئی۔۔

" آپ کب آئے

ابھی آیا ہوں "اسکے قریب آتے کہا۔۔

مبارک ہو آپکو "آخر آپکی اپنی اولاد اس دنیا میں آنے والی ہے "مصنوعی مسکراہٹ چہرے پہ سجاتے کہا جبکہ آنکھوں میں سفید موتی جگمگا اٹھے تھے۔۔

" یہ مبارک باد ہے یا طنز کا تیر۔۔
خیر جو بھی ہو 'میں آپکو کسی کو بھی اپنی وفاداری کا یقین نہیں دلا سکتا۔۔

بیڈ پہ بیٹھتے اپنے شوز اتارنے لگا چہرے پہ زخمی مسکراہٹ تھی۔۔

زیبا اسکی بات کا مفہوم سمجھ نا پائی۔۔

وفا پہ یقین دلانا نہیں پڑتا" اور وہ بھی خاص طور پہ مرد کو۔۔
اور مرد تو وفادار ہو ہی نہیں سکتا۔۔ زیبا نے سرد سے لہجہ میں کہا تھا۔۔

تو کیا کروں میں اور" وہ ایک دم سے کھڑا ہوا بولا آواز قدرے بلند تھی۔۔
کیا کچھ نہیں ہے آج آپ کے پاس میں نے بہت نوازا ہے پیار بھی بہت دیا ہے سب کے سامنے ڈٹ گیا۔۔
اور بدلہ میں ء مجھے کیا ملا بے وفائی کا ٹیگ۔۔
اگر میں نے خواہش کی کہ میں اپنی اولاد کو اپنے خون کو اس دنیا میں لا سکوں اس کے لیے میں نے دوسرے راستہ کا انتخاب کیا۔۔
تو میں غلط ہو گیا۔۔ چلو غلطی ہی سہی مگر ناجائز یا حرام کام تو نہیں کیا۔۔

اگر آج میں دادا جی کی بات مان لوں اس لڑکی کو اس گھر میں لے آؤں اور کہوں کہ یہ آپکی بہو ہے ماں بننے والی ہے آپکا پڑپوتا اس دنیا میں آنے والا ہے " خوشی خوشی وہ اس لڑکی کو قبول کریں گے

مگر میں نے پھر بھی ایسا نہیں کیا آپکو سب سے پہلے ترجیح دی ہے تاکہ آپ "خوش رہیں۔۔

میں جو مرضی کرلوں مگر مجھ سے کوئی خوش نہیں ہوتا" کہیں نا کہیں غصہ بشرا کا بھی تھا۔۔

ایک کام رہتا ہے کرنے والا جو میں نے نہیں کیا ابھی تک۔۔ کہیں اونچائی سے چھلانگ لگا دیتا ہوں" پھر تو یقین ہو جائے گا نا یا تب بھی کوئی کسر باقی رہ جائے گی۔۔

آج اسکی بھی اخیر ہوئی تھی تھک گیا تھا طنز سن کر۔۔وہ دو کشتیوں کا مسافر بن گیا تھا۔۔اور دونوں طرف سے ہی بے سکون ہو گیا تھا۔۔

اسکو اتنا غصہ ہوتا دیکھ زیبا نے آج پہلی بار دیکھا تھا ورنہ وہ تو ہمیشہ کول ہی رہتا تھا۔۔

زیبا بس خاموش رہی تھی اسکے پاس تو الفاظ ہی نہیں تھے کہ دلاسہ دے یا تسلی۔۔

"آپ پلیز چھوڑیں ان سب باتوں کو تھکے ہوئے آئیں فریش ہو جائیں۔۔

باران واش روم میں بند ہوا تھا۔۔

زیبا نے واڈروب سے اسکے لیے آرام دہ کپڑے نکالے اور اسکے کھانے کو کچھ بنالائے سوچتی باہر آگئی۔۔

@@@

وہ شاور لے کر باہر آیا تو اتنے میں زیبا بھی کھانے کی ٹرے لیے آگئی۔۔

بھوک تو اسے واقعی ہی لگی تھی تو خاموشی سے بیٹھ کر کھانا کھانے لگا۔۔

ٹراؤزر شرٹ پہنے وہ کافی پر کشش لگ رہا تھا۔۔

چپ چاپ خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا زیبا کی نظریں اسی پہ جمی ہوئیں تھی۔۔

جو کافی سنجیدہ تھا۔۔

وہ اتنا اچانک آیا اور پہلے تو دو مہینے تک شکل نہیں دکھائی اور اب کچھ ہی دنوں میں واپسی بھی کرلی اتنی جلدی آنے کی امید تو نہیں کی تھی اس نے اسے لگا شاید اب چار دن اپنی پریگنینٹ بیوی کے چونچلے پورے کرے گا۔۔

مگر شاید ان دونوں میں کچھ تو ان بن ہوئی ہو گی ورنہ آج سے پہلے باران نے کبھی بھی اسکی باتوں کا برا نہیں منایا تھا باران نے۔۔

اسے اب اس موقع کا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے۔۔

اس لیے اب سوچا کے وہ باران سے اب کوئی ایسی بات نہیں کرے گی جس سے وہ ہرٹ ہو کیونکہ اسکے اتنے پریشان ہونے کی وجہ وہ دوسری عورت ہے وہ اسکے دل میں گھر کر چکی ہے اس لیے وہ اسکی اتنی ٹینشن لے گیا ہے۔۔

اب یہ موقع سنہری ہے جو وہ آرام وسکون کے لیے اسکے پاس آیا ہے۔۔

باران کھانا فنش کر چکا تھا۔۔

میں کافی لے آتی ہوں پھر آپ کچھ دیر آرام کر لیجیے گا تھک گئے ہوں گے سفر کی وجہ سے" کہتے وہ برتن اٹھائے جلدی سے گئی تھی۔۔

وہ صوفہ کی پیچھے ٹیک لگائے ہاتھوں کی انگلیوں سے ماتھا سہلانے لگا تھا۔۔

اسکے دماغ میں ابھی بھی بشرا ہی سوار تھی۔۔

وہ کیوں اس سے دور بھاگ رہی تھی۔۔

!! کافی

وہ سوچوں میں گم ہی تھا کہ زیبادو کافی کے مگ لیے اسکے سامنے حاضر ہوئی۔۔

تھینکس "مگ تھامتا ہوا بولا لہجہ میں تھکان واضح تھی۔۔کافی پیتے وہ آرام کی غرض سے لیٹ گیا۔۔

زیبا نے بھی کچھ نہیں کہا اور وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

@@@

"بشرا آپ یوں گھر میں بور ہو جاتا ہو گا ہم کہیں باہر چلتا ہے۔۔
آپکا موڈ فریش ہو جائے گا۔۔

وہ لان میں کھڑی ٹھنڈے موسم کا لطف لے رہی تھی۔۔ ٹھنڈی سی ہوا بھلی سی لگ رہی تھی۔۔آسمان پہ بادلوں کے پیچھے چھپے ہوئے سورج کے ہلکی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔۔

جب پیچھے سے جینی نے آتے کہا۔۔ باران کو کافی دن گزر گئے تھے گئے ہوئے اور یوں ہی اکیلی تنہا باولی سی پھرتی تھی

نہیں میں ٹھیک ہوں گھر پہ مجھے نہیں یہاں کے لوگ پسند۔۔

وہ کورٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے بولی۔۔

کیوں یہاں تو لوگ دور دور سے آتا ہے گھومنے اتنا پیسا لگا کہ اور آپ جاتا نہیں باہر۔۔

" مجھے نہیں پسند یہ جگہ یہاں کے لوگ یہ ماحول "

مجھے تو بس میرا ہی چھوٹا سا گھر پسند ہے" وہاں بھلے ہی یہ عیش و عشرت موجود نہیں تھی یہ تمام سہولیات ایسا شاندار گھر نہیں تھا میرا مگر سکون تو تھا --

اس گھر میں مجھے گھٹن ہوتی ہے آزادی چاہیے مجھے یہاں سے بھاگ جانا چاہتی ہوں خود کو کوئی قیدی ہی تصور کرنے لگی ہوں جیسے کسی نے مجھے قیدِ بامشقت کی سزا سنائی ہو--

بشرا یہ سب آپکا ہے بس تھوڑا سا کوشش تو کرو" جینی نے اسے سمجھانا چاہا--

نہیں" ایسی کوشش میں میری رہی سہی عزت نفس بھی چلی جائے گی--

تو کیا آپ باران سر سے محبت نہیں کرتا" جینی کے سوال پہ خاموش رہی۔۔

محبت اب تو اس لفظ سے بھی ڈر لگنے لگا ہے" یہ لفظ تو اس نے اپنی زندگی سے ہی نکال دیا ہے وہ تو شاید اب کسی کے بھی پیار کے قابل نہیں رہی۔۔
سر جھکائے وہ گھر اندر چلی گئی۔۔

جینی اسے جاتا دیکھتی رہی کتنے درد تھے جو اپنے اندر سموئے ہوئے بیٹھی تھی۔۔

@@@

باران زیبا کو پورا ٹائم دے رہا تھا اور نا ہی زیبا نے دوبارا اس سے کوئی ایسی بات کی جس سے وہ ہرٹ ہو۔۔

وہ تو اس کے ساتھ پہلے کی خوش مزاجی سے پیش آرہی تھی۔۔

اسکے ساتھ شاپنگ پہ جانا باران کو وہ پوری طرح سے خوش کرنے کی کوشش کررہی تھی۔۔

یہاں تک کہ اس نے بے بی کی شوپنگ بھی شروع کردی اسکے ساتھ ہونے والی بچہ کے لیے بہت سی باتیں کرنے لگی تھی۔۔وہ اسے سب سے پہلے گود میں اٹھائے گی۔۔وہ اسے اپنے ساتھ سلائے گی وغیرہ وغیرہ۔۔

مگر باران کا دھیان پھر بھی زیبا سے ہٹ کر بشرا کی طرف چلا جاتا تھا۔۔

ایک ماہ ہو گیا تھا اسے زیبا کے ساتھ۔۔

مگر وہ بشرا کی مکمل خبر رکھ رہا تھا جینی اسکے ساتھ سایہ کی طرح تھی وہ اسکی پل پل کی خبر باران تک پہنچا رہی تھی وہ کیا کرتی ہے کیا کھاتی ہے پیتی ہے سب "

اب اسنے ارادہ بنایا کہ اسے بشرا کے پاس جانا چاہیے۔۔

زیبا نے اب کے کوئی احتجاج نہیں کیا تھا کہ باران کے سامنے مگر اندر سے
ہرٹ بھی ہوئی تھی۔۔

@@@

بشرا لان میں پودوں کو پانی دے رہی آج دھوپ بھی لگی ہوئی تھی۔۔ سرد موسم میں دھوپ بھلی لگ رہی تھی۔۔ اتنے عرصہ میں اس نے پودوں کے ساتھ دوستی کرلی تھی اسے لگتا تھا جیسے وہ اسکے دوست بن گئے ہوں اور اسکی باتیں بھی سنتے تھے۔۔

اس لان میں کئی قسم کے پھول پودے تھے جن کا وہ بہت اچھے خیال رکھ رہی تھی۔۔ اور وہ کافی کھل سے گئے تھے۔۔

بشرا پیچھے مڑی تو باران اسکے سامنے کھڑا تھا۔۔
اسکے چہرے کے تاثرات بدلے تھے مسکراہٹ نمودار ہوتی معدوم پڑی تھی
۔۔

کیسی ہو آہستگی سے چلتے اس تک آیا تھا چہرے پہ آتی لٹ کو کان کے پیچھے اڑیسا
تھا۔۔

آپ کے سامنے ہوں۔۔اچھی ہوں۔۔" سادہ سے لہجہ میں جواب دیا تھا۔۔
وائٹ ٹی شرٹ جسکے ہاف بازو تھے پہنے ہوئے تھی۔۔
سنہری بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا جس میں چند لٹیں نکل کر چہرے پہ آ رہی تھیں
۔۔دھوپ میں سفید رنگت دمک رہی تھی۔۔وہ اسکے سیدھا دل میں اتر رہی
تھی اس لیے روک نہیں پایا خود کو۔۔سنہری زلفوں کو چھونے سے۔۔
بشرا نے بھی کوئی رد عمل نہیں دیا تھا وہ جوں کی توں ہی کھڑی رہی۔۔

پہلے سے زیادہ خوبصورت لگ رہی ہو" اسے سر تا پیر دیکھتے کہا جسکا وجود اب بھاری ہو رہا تھا۔۔

اور مسکراتے ہوئے گھر کے اندر چلا گیا۔۔

بشرا نے کوئی خاص رد عمل نہیں دیا اسکی باتوں پہ۔۔

اور اپنے کام میں واپس لگ گئی۔۔

@@@

دن گزرتے جا رہے تھے۔۔

باران بشرا بہت خیال رکھ رہا تھا۔۔

باران نے دوبارہ کوئی پیش رفت نہیں کی تھی اسکی جانب ایسے ہی اسکا موڈ بگڑ جایا کرتا تھا۔۔

اب بشرا کا کمرہ نیچے کے فلور میں شفٹ کر دیا تھا تا کہ اسے آسانی ہو سیڑھیاں چڑھنا اترنا مشکل ہو گیا تھا۔۔

اسکی آسانی کے لیے اسے نیچے شفٹ کر دیا باران نے۔۔

کہاں جا رہی ہو آدھی رات کو اسے کمرے سے جاتا ہوا دیکھ باران اٹھ گیا۔۔

کہیں نہیں کچن جا رہی ہوں پانی نہیں رکھا ہوا یہاں پیاس لگی تھی۔۔

بشرا دروازے کی طرف جاتے پلٹ کر بولی۔۔

تم مجھے کہہ دیتی بیٹھو میں لے آتا ہوں۔۔" اسے بیڈ پہ بٹھا کر خود پانی لینے چلا گیا۔۔

وہ چند ہی پل میں پانی کی بوتل لے آیا گلاس میں پانی ڈال کر اسکی جانب بڑھایا

--

میں خود لے آتی پانی" آپ نے کیوں تکلیف کی --

وہ پانی کا گلاس پکڑتے بولی --

کوئی تکلیف نہیں ہے یہ احساس ہے" وہ اسکے پاس بیٹھتے بولا۔

ہمم" جی -- پانی کا گلاس سائیڈ پہ رکھا اور اٹھ کر اپنی جگہ پہ سونے کے لیے -- باران نے اسے مدد کی سہی سے لیٹنے میں اسکا آخری منتھ اسٹارٹ ہو چکا تھا --

باران کو اسکی ہر وقت فکر رہتی تھی اس لیے وہ زیادہ سے زیادہ وقت اسکے ساتھ گزارتا آفس سے بھی جلدی آجاتا تھا --

میں آفس جارہاہوں ناشتہ کرلینا اگر کوئی بھی مسئلہ ہو فوراً کال کردینا۔۔

یہ روز کا کام تھا باران کا آفس جانے سے پہلے اسے لازمی کہتا تھا۔۔اور آفس سے بھی کتنا بار کال کرکے پوچھتا۔۔

اسکے جانے کے بعد اپنا آپ سنبھالتی وہ اٹھی تھی فریش ہو کر کمرے سے باہر آئی تھی۔۔

گڈ مارننگ ناشتہ کرے گا ابھی۔۔" جینی نے اسے خوش ہوتے کہا۔۔

جی بہت بھوک لگی ہے" وہ منہ بناتی بولی۔۔

" اوکے آپ بیٹھو ہم ناشتہ بناتا ہے

ناشتہ کرنے کے بعد وہ ٹیوی دیکھنے لگی ایسے ہی کچھ ٹائم سر کہ دروازے پہ بیل بجی۔۔

جینی اسکا کمرہ صاف کر رہی تھی تو اس نے سوچا وہ خود ہی دروازہ کھول لے۔۔

اپنا بھاری ہوتا وجود سنبھالتے وہ اٹھی دروازہ کھولا۔۔

سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ حیران ہوتی دو قدم پیچھے لیے تھے۔۔

مقابل کھڑی شخصیت اندر آئی تھی بشرا کو سر تا پیر گھورا تھا۔۔

ہم پہلے بھی مل چکے ہیں مگر معلوم نہیں تھا جب دوسری ملاقات ہو گی تو تم میری سوتن ہو گی۔۔

زیبا نے دانت پیستے کہا۔۔

اسکا سراپہ حسن دیکھ زیبا نے حسد بھرے انداز میں کہا۔۔ وہ اس وقت اوف وائٹ ڈھیلی سی لانگ فراک پہنے ہوئے تھی سنہری بال آدھے کیچر میں قید آدھے کھلے کمر پہ بکھرے ہوئے تھے صاف شفاف چہرہ۔۔

پیچھے سے اسکا بیگ کھینچتے ہوئے باران اندر آرہا تھا۔۔

بشرا تو حیرت میں ڈوبی تھی۔۔ پھٹی پھٹی نظروں سے کبھی باران کو دیکھتی تو کبھی زیبا کو اسے زیبا کا یہاں آنے کا مقصد سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔

کیا ہوا بشرا اتنا حیران کیوں ہو رہی مجھے یہاں دیکھ کر یا پھر اچھا نہیں لگ رہا میرا یہاں آنا۔۔ زیبا نے باران کے سامنے بنتے کہا۔۔

بشرا زیبا ہمارے ساتھ رہیں گی' باران نے بشرا کو دیکھتے کہا۔۔

جی یہ انہی کا تو گھر ہے" اس نے انگلیاں مروڑتے دونوں کو دیکھتے کہا۔۔

آپ ریسٹ کر لیں تھک گئی ہوں گی" آجائیں۔۔ باران زیبا کا سامان لیے سیڑھیاں چڑھ گیا اسے گھورتے ہوئے زیبا بھی باران کے پیچھے چل دی۔۔

بشرا نے سر پکڑ لیا تھا۔۔ اب یہ سب کیا ہے یہ کیوں آئیں ہیں یہاں" زیبا کی عجیب سی نظروں سے پریشان ہوئی تھی۔۔

تمہاری بیوی کو اچھا نہیں لگا لگتا ہے میرا یہاں آنا" زیبا نے باران سے منہ بناتے کہا۔۔

ایسی بات نہیں ہے اسے پتہ نہیں تھا آپ یہاں آجائیں گی اس لیے بس زرا حیران ہو رہی تھی آپ فریش ہو جائیں میں ناشتہ بنواتا ہوں آپکے لیے۔۔" باران کہتے کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

بشرا وہیں صوفہ پہ بیٹھ گئی۔۔وہ ابھی بھی حیرت میں ہی ڈوبی تھی۔۔

بشرا زیبا اب ہمارے ساتھ رہیں گی ایکچولی وہ بھی بے بی کے آنے کا بے صبری سے ویٹ کر رہی ہے اور انکی خواہش ہے کہ وہ ہی پہلے بے بی کو اٹھائیں گی۔۔

باران اسکے سامنے آتا بولا۔۔

بشرا نے نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔۔
جب آپ سب طے کر ہی چکے ہیں تو مجھے کیا بتا رہے ہیں "میں تو کٹھ پُتلی ہوں آپکی ہاتھوں میں بس۔۔

"ایسا نہیں ہے
انہیں بہت شوق ہے بچوں کا اور پتا ہے وہ بہت خوش ہیں ہمارے بے بی کو لیکر ساری شوپنگ انہوں نے خود کی ہے بے بی کے لیے۔۔" وہ اسکے پاس بیٹھا خوش ہوتے بتانے لگا

جی" سرد سے لہجہ میں کہا۔۔

اچھا پلیز اب انکے سامنے ایسی ویسی کوئی بات مت کرنا" وہ التجا کرتا بولا۔۔

ڈریں مت کچھ نہیں کہتی یہ بات انہیں بھی سمجھانی تھی۔۔

بشرا نے اسے دیکھتے کہا جو کیسے کر رہا تھا زیبا کے لیے۔۔

ڈر نہیں رہا بس سمجھا رہا تھا کہ ماحول بنا رہے بگڑ نا جائے۔۔ایک میدان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتی دونوں ہی کم نہیں ہو۔۔اس لیے تمہیں سمجھا رہا ہوں۔۔

اور جینی کہاں ہے ناشتہ بنانا ہے زیبا کے لیے" وہ اندر سے تو ڈرا ہی تھا کچھ گڑ بڑ نا ہو جائے زیبا کی یہاں آنے کی ضد تھی ورنہ وہ اس حق میں نہیں تھا۔

" وہ میرے کمرے میں ہے صفائی کر رہی تھی۔۔

میں جا رہی ہوں کمرے میں بھیجتی اسے باہر"۔۔

وہ اسے دیکھتی کمرے اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔۔

باران صوفہ پہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور پیچھے ٹیک لگا لی۔۔
آنے والے مرحلہ کے بارے میں سوچنے لگا۔۔

اتنے میں جینی کچن آ کر ناشتہ بنانے لگی۔۔
" جینی کو بھی جھٹکا لگا تھا کہ باران کی پہلی وائف یہاں آ گئی ہے "

زیبا کا یہاں آنے کا مقصد ہی بشرا کو باور کرانے کا تھا کہ وہ باران سے دور رہے باران اسی کا ہے اور وہ یہ بھی دیکھنا چاہتی تھی کہ دونوں میں کتنی انڈرسٹینڈنگ ہوئی ہے۔۔ اور دونوں کتنا ایک دوسرے کے قریب ہے۔۔

اسکے بچہ پہ بھی پہلا حق جتا کر اسے باور کرانا چاہتی تھی کہ کسی وہم میں نا رہے سارے اختیارات صرف اسی کے ہیں۔۔

مگر اسکے سراپہ حسن کو دیکھ کچھ گھبرا بھی گئی تھی۔۔

@@@

بشرا کو یہ فکر نہیں تھی کہ زیبا کیوں آئی ہے اسکے یہاں آنے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے کیا جتانا چاہتی ہے وہ۔۔

بشرا یہ زیبا ہمیں بہت ہوشیار لگتا ہے۔۔آپ پلیز اس سے سنبھل کر رہنا "۔۔

جینی نے اسکے پاس آتے اسے آگاہ کیا۔۔

وہ اسے ناشتہ دے کر آئی تھی اسکے تیور اسے عجیب سے لگے تھے۔۔

جو مرضی ہو مجھے نہیں پرواہ "بشرا نے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔

آپ بس زیادہ وقت اپنے کمرے میں ہی رہنا ضرورت نہیں اسکے سامنے جانے کی۔" جینی نے منہ بناتے کہا۔۔

اصلی مالکن اس گھر کی وہی ہے جینی "میں تو بس عارضی طور پہ ہوں ان کی ضرورت پوری کرنے کے لیے۔۔" بشرا نے کہیں کھوئے ہوئے کہا۔۔

آپ ہی اس گھر کا مالکن ہے اس خاندان کو وارث دینے والا ہے اس سے بڑا کیا مقام ہوگا آپکا" جینی نے اسے مت دینے کی کوشش کی۔۔

پلیز نا سمجھایا کرے پتا ہے مجھے کہ میری حیثیت کیا ہے "میں زبردستی کسی کی زندگی میں گھس نہیں سکتی جبکہ میری کوئی جگہ نہیں ہے "
وہ سمجھنے سے عاری تھی۔۔

آپ گھسا نہیں ہے آپکو لا یا گیا ہے سمجھیں اپنی جگہ کو" جینی نے اسے پوری کوشش کی سمجھانے کی کی۔۔

@@@

اگلے دن باران آفس جانے کے لیے ریڈی ہو رہا تھا وہ رات زیبا کے کمرے میں ہی تھا۔۔

" میں جا رہا ہوں آفس

ناشتہ" زیبا نے پوچھا۔۔

نہیں ٹائم نہیں ہے آلریڈی لیٹ ہوں" امپورٹنٹ میٹینگ ہے کہیں لیٹ نا ہو جاؤں۔۔

جلدی سے کہتا چلا گیا کمرے سے تیزی سے سیڑھیاں اترتے نیچے بشرا کے کمرے میں آیا۔۔

جو سو رہی تھی۔۔

مسکراتے اسکی جانب بڑھا وہ ایک سائیڈ کروٹ لیے ایک ہاتھ چہرے کے نیچے تھا سنہری زلفیں چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔

ہاتھ بڑھا کر انہیں سمیٹ کر کان کے پیچھے اڑیسے تھے۔۔اور جھک کر گال پہ لب رکھے تھے۔۔

بشرا نے نیم وا آنکھیں کھولیں۔۔تو سامنے باران نظر آیا تو پوری آنکھیں کھل گئیں۔۔

" لیٹی رہو میں بس تمہیں دیکھنے آیا تھا۔۔

خیال رکھنا اپنا اور میرے بے بی کا بھی۔۔

مسکرا کر کہتے وہ اٹھ کر چلا گیا کمرے سے۔۔

اسکے جاتے ہی بشرا اٹھ کر بیٹھی اور بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا لیا۔۔اور سوچنے لگی کہ بے سکون کر کے کہہ دیا کہ خیال رکھوں

باران دروازے سے باہر گاڑی تک آیا سر اٹھا کر اوپر اپنے کمرے کی ونڈو کی طرف دیکھا جہاں زیبا کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی ہاتھ ہلا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

دونوں کو اکیلا چھوڑے جا رہا ہوں خدا خیر کرے کوئی جنگ ہی نا چھڑ جائے

۔۔

خود سے بڑبڑاتے گاڑی اسٹارٹ کرتے بھگا لے گیا۔۔

اب زیبا کا ارادہ تیار ہو کر کچن میں جانے کا تھا۔۔

@@@

بشرا کچن میں آئی جہاں جینی ناشتہ بنا رہی تھی۔۔

آپ کیوں آیا بشرا یہاں میں آپکا ناشتہ کمرے میں ہی لے آتا۔۔

کچھ نہیں ہوتا یہاں آپ نا گھبرائیں" بشرا نے کہتے ڈائننگ ٹیبل پہ بیٹھ گئی۔۔

ناشتہ کر کے وہ باہر لان کی طرف بڑھی۔۔

جینی نے سر نفی میں ہلایا تھا اسکی کوشش تھی کہ وہ زیادہ وقت کمرے میں ہی رہے۔۔

مگر بشرا کہاں ماننے والی۔۔

کچھ دیر گزری تھی زیبا کچن میں آئی۔۔

گڈ مارننگ میم آپ کیا ناشتہ کرے گا بتا دے ہم ابھی بنا دیتا ہے" جینی نے بڑے ہی مہذب انداز میں کہا۔۔

نہیں میں اپنا ناشتہ خود بنا لوں گی تم اپنا کام کرو" زیبا نے کہتے فرج کھولی۔۔

آپ مہمان ہے "اچھا نہیں لگتا میں بنا دیتا ابھی" جینی مسکرانے کی کوشش کرتے کہا۔۔

"مہمان

میں مہمان نہیں ہوں" یہ میرا گھر ہے۔۔

زیبا نے سیدھے ہوتے جینی کو گھورتے کہا لہجہ میں بھی سختی واضح تھی۔۔

ایم سوری میم میرا کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا" وہ سر جھکائے ہوئے بولی۔۔

جاؤ تم اپنا کام کرو" زیبا نے کہا تو وہ چلی گئی۔۔

جینی کو بہت برا لگا تھا وہ سر جھکائے چلی گئی۔۔

تو وہ خود کے لیے ناشتہ بنانے لگی۔۔

بشرا لان میں پودوں کو پانی دے رہی تھی سرد موسم میں سورج بھی آب و تاب سے چمک رہا تھا سرد موسم میں دھوپ کافی بھلی لگ رہی تھی۔۔بھاری ہوتے وجود کو سنبھالتے ہوئے۔۔

پیچ کلر کی لانگ پیروں تک آتی فراک پہنے ہوئے جسکے بازو ہاف تھے۔۔

سورج کی روشنی میں صاف شفاف چہرہ دمک رہا تھا۔۔

زیبا لان میں کافی کا مگ تھامے ہوئے آئی۔۔

بشرا کو دیکھتی اسکے پاس آگئی۔۔

بشرا اسے دیکھتے سیدھی ہوئی اور بولی۔۔

" جی کوئی کام تھا

نہیں بھی اور ہے بھی" وہ کافی کا سیپ لیتے بولی۔۔

بلیک ویلوٹ کا سوٹ پہنے ہوئے جس پہ نفیس کڑھائی تھی میرون ہی ویلویٹ کی چادر لیے کاندھے پہ ڈالے ہوئے وہ رنگ اس پہ اٹھ رہا تھا۔۔ گلے میں بیش قیمتی مالا ہاتھوں میں سونے کنگن پہنے ہوئے۔۔ صاف رنگت ہلکا سا میک اپ کئے ہوئے مگر بڑھتی عمر کے آثار چھپانے میں کچھ حد تک کامیاب تھی آنکھوں کے گرد ہلکی سی جھریاں نمودار تھیں۔۔

اسکی بات کا مفہوم وہ سمجھ نہیں پائی

آپ کہنا کیا چاہتی ہیں" بشرا نے کہا

دیکھو تم جوان ہو اور خوبصورت بھی ہو تمہیں تو کوئی دوسرا شخص بھی بڑی آسانی سے مل جائے گا ویسے بھی تمہیں امیر شخص پھسانے کا تجربہ بھی ہے جیسے تم نے میری کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے باران کو پھنسا لیا اپنے حسن

کے جادو سے ورنہ باران کو تو کبھی خواہش ہی نہیں تھی اولاد کی.. زیبا تلخ
..رویہ اختیار کرتے ہوئے بولی

یہ بات آپ اپنے شوہر سے پوچھتی تو بہتر تھا میرے پاس آپکی فالتو باتوں کا
جواب نہیں" بشرا نے منہ موڑتے ہوئے جواب دیا.. بہت روک کر رکھتا تھا
..خود ورنہ اس سے زیادہ کرارا جواب تھا اسکے پاس

" جواب ہو گا بھی کیسے سچ جو ہے
" تمہیں جب پہلی بار دیکھا تھا تب ہی میرے دل کو کھٹکا سا لگ گیا تھا
اور تم کر گئی اپنا کام مرد کو پھسلتے ہوئے دیر نہیں لگتی جب تم جیسی جادو
.. گرنیاں آس پاس ہوں تو
بہت ہی ہتک آمیز لہجہ تھ زیبا کا اور بشرا کی برداشت جواب دے گئی

کسی وہم میں نا رہنا کہ تم باران کو مجھ سے چھین لو گی "اس لیے تمہیں سمجھا رہی ہوں ہماری زندگی سے دور چلی جاؤ جہاں تمہارا سایا بھی نا ہو۔۔

باران کی اولاد کو میں اپنی اولاد سمجھ کر ہی پالوں گی "۔۔وہ اپنی بات پہ آئی۔۔

اوہ تو آپ کے یہاں آنے کا خاص مقصد ہی یہی تھا مجھے کوئی شوق نہیں ہے "آپکے شوہر کو پھانسنے کا وہ ایک دوغلا انسان ہے۔۔

جب وہ آپکا پوری طرح سے نا بن سکا تو میرے کیا ہو گے "ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا تھا ایک منٹ بھی رکے بنا وہ چلی گئی گھر کے اندر۔۔

زیبا کافی کے سیپ لیتی وہاں پہ بنی لکڑی کی کرسی پہ بیٹھ گئی۔۔

"اسکی آخری کہی گئی بات سے تو وہ بھی متفق تھی۔۔ "

مگر اسے سوتن بھی برداشت نہیں تھی وہ بھی اسکے مقابلہ میں نوجوان ہو۔۔

اسکے سامنے احساس کمتری کا شکار ہو جاتی تھی۔۔

@@@

بشرا اپنے کمرے میں آگئی بہت توہین محسوس ہو رہی تھی آج اپنی۔۔

آنسوں موتیوں کی طرح بہہ رہے تھے۔۔

اس نے اچھی زندگی گزارنے کے خواب دیکھے ضرور تھے مگر ایسی زندگی کبھی نہیں چاہی تھی جس سے ذلت ہو۔۔

ہم نے آپکو پہلے بھی کہا تھا یہ زیبا بہت ہوشیار ہے "وہ آپ سے حسد کرتا ہے

"

" ایک نوجوان اور خوبصورت اور اسکے شوہر کے بچہ کی ماں بنے والی ہو۔۔

اس سے بچ کے رہنا پڑے گا آپکو صحیح سلامت اس بچے کو جنم دے دو سب

" کچھ آپکا ہو جائے گا

جینی اسکے سامنے آتی بولی وہ ان دونوں میں ہونے والی تکرار کو سن چکی تھی۔۔

@@@

باران آفس سے گھر آگیا تھا۔۔

بشرا اپنے کمرے سے باہر نہیں آئی تھی صبح کے بعد سے۔۔

زیبا ہی اسکے ساتھ کھانے کی ٹیبل پہ موجود تھی۔۔

جینی بشرا کو بھی بلاؤ کھانے کے لیے۔۔ باران نے کہا۔۔

وہ بشرا کا کھانا ہم اسے کمرے میں دے آیا۔۔" جینی نے جھجھکتے ہوئے کہا۔۔

کیوں "کیا ہوا اسے میں دیکھتا ہوں " باران فکر مند ہوتے ایک دم سے اٹھنے لگا۔۔

تو زیبا نے اسکا بازو تھامتے ہوئے اسے روک لیا۔۔

کچھ نہیں ہوا ہے ویسے ہی اسے میرا سامنا کرنا اچھا نہیں لگتا ہو گا۔۔ "لگتا ہے اسے میرا یہاں آنا اچھا نہیں لگا۔۔

"آپ پہلے میرے ساتھ سکون سے کھانا کھالیں پھر چلے جائیے گا۔۔

تو باران خاموشی سے بیٹھ گیا زیبا کے ساتھ وہ اسکا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتا تھا ..

خاموشی سے کھانا کھایا دونوں نے باران بشرا کے پاس جانا چاہتا تھا مگر زیبا کی وجہ سے خاموش رہا اور اسی کے ساتھ ہی کمرے میں آگیا ..

.. کیا آج کوئی بات ہوئی ہے جو آپ پریشان سی لگ رہی ہیں

نہیں تو "ٹھیک ہے سب بس تمہاری بیوی ہی چھپی رہی ہے مجھ سے جیسے میں کچھ کر نا دوں "

.. نہیں ایسی بات نہیں ہے "آپ کو وہم ہو گا
.. باران نے بشرا کی سائیڈ لی

اچھا تو پھر وہ کھانا کھانے ہمارے ساتھ کیوں نہیں بیٹھی ظاہر سی بات ہے
.. اسے میری آمد اچھی نہیں لگی
.. پہلی بیوی میں ہوں وہ میری سوتن بن کر میرے سر پہ آئی ہے
.. اور مجھے ہی اتنا ڈی گریڈ کیوں فیل کروا رہی ہے.. وہ غصہ ہوتی بولی

دیکھیں آپ ابھی تو آئیں ہیں آہستہ آہستہ انڈر سٹینڈ نگ ہو گی.. آپ ٹینشن نا لیں میں کرتا ہوں بات اس سے.. "وہ اٹھ کر کمرے سے باہر جانے لگا تو زیبا ایک دم سے بولی۔۔

" کہاں جارہے ہیں "

وہ رک کر پیچھے مڑا۔۔

میں نیچے جارہا ہوں بشرا کے پاس "وہ رک کر بولا۔۔

جایئے "وہ سیریس موڈ میں بولی۔۔

وہ اس کنڈیشن میں ہے رات کو کسی بھی وقت اسے میری ضرورت پڑ سکتی ہے "اس لیے میرا اسکے ساتھ ہونا بہت ضروری ہے".. وہ جیسے صفائی پیش کر رہا ہو اپنی..

میں نے کچھ نہیں کہا آپ جائیں بس مجھے نیند آ رہی ہے "ناراض لہجہ میں کہتی بستر پہ دراز ہوئی..

تو باران نے مزید کچھ نہیں کہا اور کمرے سے چلا گیا۔

زیبا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے روک لے مگر مجبور تھی باران کی وجہ سے مگر وہ بشرا کو بھی اچھے سے سمجھا چکی تھی آج..
باران کے جاتے ہی اسکی آنکھیں نم ہوئیں تھی..

@@@

باران جب بشرا کے کمرے میں آیا تو وہ بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی خیالوں میں گم بیٹھی ہوئی تھی۔۔

باران اسکے سامنے جا کھڑا ہوا بغور اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔۔

بشرا کا سکتا ٹوٹا تھا خیالوں کی دنیا سے واپس لوٹی تھی اور ایک نظر اسے دیکھتی نظروں کا زاویہ بدل لیا۔۔

تم نے کھانا کھایا۔۔ وہ ویسے ہی اسکے سامنے کھڑا تھا دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے ہوئے تھے۔۔

جی کھالیا" سرسری ساجواب دیا

تم نے باہر ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھایا کمرے میں کیوں منگوایا اپنا کھانا"

سادہ سے لہجہ میں کہا تھا۔۔

مگر بشرا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا اسے یہ سادی سی بات بھی گراں گزری تھی۔۔

میرا بہت کڑا امتحان لے رہے ہیں آپ" وہ اسکے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی ۔۔لب بھینچ لیے تھے۔۔

تمہیں پروبلم کیا ہے زیبا سے کیوں ایسا بیہیو کر رہی ہو انکے ساتھ۔۔" کتنا پریشان ہو گئیں ہیں تمہاری وجہ سے "۔۔

وہ زیبا کی سائیڈ لیتے بولا۔۔

بشرا نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔

پلیز باران "میری ہمت اتنی نہیں ہے کہ میں انکی باتیں سن سکوں اور ساتھ آپکی بھی "

ایسا کیا کچھ کہہ دیا ہے انہوں نے تمہیں" باران بولا

کچھ کہنے والا بچا ہی نہیں "ایسا کوئی الزام بچا ہی نہیں جو انہوں نے مجھے نا دیا ہو مجھے آپ دونوں کے درمیان آنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔۔" آواز بھرا گئی تھی۔۔

پہیلیاں مت بجھاؤ۔۔

کیا تم مجھے صیحح صیحح بتاؤ گی کہ بات کیا ہوئی ہے" باران کو اب غصہ آنے لگا تھا

۔۔

مجھے کچھ نہیں بتانا پلیز آپ جائیں اپنی بیوی کے پاس انہیں لگتا ہے کہ میں انکا شوہر چھین رہی ہوں ان سے" وہ سیدھی ہو کر لیٹتی کروٹ بدل گئی۔۔

اُفف یہ عورتیں مجھے پاگل کر دیں گی" وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے بولا۔۔

" میں کل انہیں تمہارے سامنے پوچھوں گا

رہنے دیں وہ نہیں مانے گی اور بات بڑھے گی" پلیز مجھے سکون سے رہ لینے دیں چند دن یہاں چھوڑ دوں گی آپ دونوں کا پیچھا" وہ ضبط سے بولی تھی۔۔

" باران دوسری سائیڈ آ کر لیٹ گیا تھا بیڈ پہ
تم فکر نا کرو میں سمجھاؤں گا انہیں۔۔

وہ اسکا رخ اپنی جانب کرتا بولا تھا بشرا کی آنکھیں نم تھیں۔۔

تم پریشان مت ہو خیال رکھو اپنا بھی اور میرے بے بی کا بھی ایسی حالت میں ٹینشن لینا تمہارے لیے ٹھیک نہیں بس اب کچھ دنوں کی بات ہے۔۔
سب ٹھیک ہو جائے گا" مدھم بھاری آواز میں کہتے باری باری اس کی آنکھوں پہ لب رکھے تھے۔۔

بشرا نے بھی مزید کوئی بات نہیں کی اسکے کاندھے پہ سر رکھے آنکھیں موندلی تھی۔۔

@@@

صبح زیبا نے ناشتہ بنایا تھا باران کے لیے باران بس خاموشی سے ناشتہ کر رہا تھا اسکی گہری خاموشی کو زیبا نے نوٹس کیا تھا۔۔

آپ نے ٹھیک سے ناشتہ نہیں کیا" وہ بس ایک ہی سلائس کھا کر چائے پینے لگ گیا تھا۔۔

میں زیادہ ناشتہ نہیں کرتا بس زیادہ تر چائے پہ ہی گزارہ کرتا ہوں اور یہ بات آپ جانتی ہیں خامخواہ وہم میں ناپڑا کریں" سادہ سے لہجہ میں کہتے پھر چائے پینے لگ گیا۔۔

اب میں نے ایسی بھی کیا بات کہہ دی کہ آپ ناراض ہی ہونے لگ گئے" زیبا کو برا لگا اسکا یوں بولنا۔۔

میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا بس یہی کہا ہے کہ وہم نا کیا کریں" بات تو آپ بڑھا رہی ہیں.. اور الزام دوسرے پہ ڈال رہی ہیں".. وہ ذو معنی بولا تھا جو زیبا سمجھ گئی تھی۔۔

ہمم "تو سمجھ گئی تو راتوں رات بھر دیا ہے میرے خلاف اس نے۔۔
میں نے اس سے بھی ایسا کچھ نہیں کہا تھا جو یوں بھڑک رہی ہے "اور آپ بھی خوامخواہ ناراض ہو رہے ہیں وہ بھی اسکی وجہ سے "زیبا جذباتی ہوتی بولی

پلیز زیبا بات کو نا بڑھائیں "اور نا ہی بشرا نے مجھے کچھ کہا ہے "آپ اپنے آپ کو اس ڈراما سے نکالیں کہ کوئی آپ کی بات کا برا منا رہا ہے یا کوئی ہمارے درمیان میں آ رہا ہے "

بشرا سے ایسی کوئی بات نا کیا کریں جس سے وہ ٹینشن لے ایسے میں ہمارے بے بی پہ اثر پڑے گا فلحال یہ دن سکون سے گزرانے دیں" باران نے اسے سمجھا چاہا تھا۔۔

جی جی میں جانتی ہوں" اب ماں نہیں بن سکتی تو ایسا بھی نہیں ہے کہ میں جانتی نہیں ہوں ایسی حالت میں کیا ہوتا ہے" وہ ناراض لہجہ میں منہ موڑتے بولی۔۔

باران اٹھ کر اس کے پاس آیا" اسکا رخ اپنی جانب موڑا اسکا چہرہ کے نیچے ہاتھ رکھتے منہ اونچا کیا۔۔

آپ بھی ماں کے رتبہ پہ فائز ہونے والی ہیں "آپ کا بھی میرے بچہ پہ پورا حق ہے بس یوں ناراض نا ہوا کریں پلیز" پیار سے کہتے اسکے گال پہ لب رکھے تھے۔۔

زیبا نے نظریں اٹھا کر اسکا مسکراتا چہرہ دیکھا کتنا خوش تھا وہ "اور پھر اسکے سینے پہ سر رکھ گئی۔۔

"'بس آپکو کھونے سے ڈرتی ہوں۔ "

اس ڈر کو نکال دیں اپنے اندر سے زیب" ورنہ یہ ڈر ہی آپ کے سامنے نا آ جائے۔۔۔

اسے آہستہ سے خود سے الگ کیا اور آفس کا بیگ اٹھائے خدا حافظ کہتے چل دیا ۔۔

نم آنکھوں سے اسے جاتا ہوا دیکھتی رہی۔۔

@@@

بھئی ماننا پڑے گا تمہیں" کیسے تم نے باران کو بھر دیا۔۔

زیبا بشرا کے پیچھے آتی بولی۔۔

وہ جو ناشتہ کے بعد لان میں حسب معمول تازہ ہوا کا لطف لینے آئی تھی۔۔

وہ اسکی جانب مڑی۔۔

جی میں سمجھی نہیں" بشرا نے کہا۔۔

وہ اس وقت آف وائٹ بغیر آستین والی فراک پہنے ہوئے تھی جس کے کاندھے بھی بس نام کے ہی تھے جو ڈوریوں کے سہارے تھے فراک بھی گھٹنوں سے تھوڑی نیچے تھی اور صاف برہنہ پنڈلیاں ویسے ہی نظر آرہی تھی زیبا تو ایک پل کے اسکے اتنے ماڈرن حلیہ کو دیکھ کر ٹھٹکی۔۔

یہ کیا پہن رکھا ہے تم نے۔۔" زیبا اسکے حلیہ کو دیکھ منہ بگاڑتے کہا۔۔

کیا یہ کپڑے ہیں" وہ فراک کو سائیڈ سے سرے پکڑتے بولی۔۔
میرے شوہر کی پسند کے ہیں وہی لاتے ہیں میرے لیے ایسے کپڑے اب جو میرے پاس ہوں گے وہی پہنوں گی"۔۔ پاکستانی کپڑے تو بس پاکستان میں ہی پہنے تھے ایسے کپڑے پہننے سے تو وہ چڑ جاتے تھے ایک دن تو میرے کپڑے ہی پھینک دیے اور ایسے دلا دیے کہا کہ یہی پہنا کروں اسکے سامنے تو مجبوراً یہی پہننے پڑے اب تو عادت سی ہو گئی ہے ان کپڑوں کی۔۔

بشرا نے بھی معصوم بنتے ہوئے کہا تھا

دیکھ رہی تھی زیبا کے چہرے کے بدلتے رنگ۔۔

تم جس لائک ہو اسی جگہ پہ رکھے گا ناوہ تمہیں "شریف لڑکیوں کے ایسے انداز نہیں ہوتے "دانت پیستے کہا تھا زیبا نے اور اندر چلی گئی۔۔

آپ کی عمر بھی نہیں ہے ایسی فرمائشیں پوری کرنے کی بشرا نے اسکے جاتے "اپنے آپ سے کہا۔۔اور پائپ اٹھالیا پودوں کو پانی دینے کے لیے۔۔

" زیبا اپنے کمرے میں آگئی اسے انتہائی غصہ آرہا تھا باران پہ اور بشرا پہ

اسنے کبھی آج تک اسے تو کپڑے لا کر نہیں دیے خود سے وہ تو اسکے ساتھ شاپنگ پہ جایا کرتا تھا اور نا ہی کوئی فرمائشی کہ میں کیسے کپڑے پہنوں جو وہ پہن لیتی تھی اسی میں اسکی تعریف کر دیتا تھا۔۔

ونڈو کے پاس آتی نیچے کھڑی بشرا کو دیکھا جو کتنے آرام سے پورے لان میں گھوم پھر رہی تھی ایسے چھوٹے کپڑوں میں۔۔ غصہ سے پردے آگے کر دیے۔۔

شام کو باران گھر پہ آیا تو بشرا کو باہر حال میں ہی پایا زیبا بھی سیڑھیاں اترتی نیچے آرہی تھی مگر اسکی نظر زیبا پہ نہیں گئی۔۔ سامنے پہلے نظر آئی تو بشرا۔۔

واؤ لکنگ ہوٹ سویٹ ہارٹ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا بولا۔۔

سامنے ہی زیبا آگئی۔۔

جس نے گھور کر دیکھا تھا باران کو اور پھر بشرا کو۔۔

باران کھسیانا سا مسکرایا تھا زیبا کو دیکھ کر جو کڑے تیوروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔

@@@

شام کو باران گھر پہ آیا تو بشرا کو باہر حال میں ہی پایا زیبا بھی سیڑھیاں اترتی نیچے آرہی تھی مگر اسکی نظر زیبا پہ نہیں گئی۔۔ سامنے پہلے نظر آئی تو بشرا۔۔

واؤ لکنگ ہوٹ سویٹ ہارٹ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا بولا۔۔

سامنے ہی زیبا آگئی۔۔

جس نے گھور کر دیکھا تھا باران کو اور پھر بشرا کو۔۔

باران کھسیانا سا مسکرایا تھا زیبا کو دیکھ کر جو کڑے تیوروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔

کیسی ہیں آپ "اسکے پاس آتے مسکرا کر کہا۔۔

ٹھیک ہی ہوں مگر تمہاری خوبصورت بیگم سے کم ہی ہوں "جلن کا احساس واضح تھا لہجہ میں۔۔

آپ ہیں میری بیگم "بہت خوبصورت۔۔اسکے گال کے نیچے ہاتھ رکھتے کہا۔۔

اسکا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔

اسے گھور کر دیکھتے ہوئے کمرے میں چلی گئی۔۔

یہ اب ایسا کیوں کر رہی ہیں" سیریس لی آج تو کوئی ایسی ویسی بات نہیں ہوئی ہے"

بشرا ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جب زیبا اسکا ہاتھ جھٹکتے چلی گئی تو بشرا بولی۔۔

مجھے لگتا ہے صبح والی بات سے ناراض ہیں میں دیکھتا ہوں" وہ زیادہ دیر مجھ سے ناراض نہیں رہ سکتی۔۔

کہتے باران بھی زیبا کے پیچھے گیا۔۔

بشرا وہیں صوفہ پہ بیٹھ گئی۔۔جب جینی اسکے پاس آئی۔۔

جل رہا ہے زیبا آپ سے "وہ ہنس کر بولی۔۔

کیوں "بشرا نے اسے دیکھتے کہا

کیوں کہ آپ اسکے مقابلے میں بہت زیادہ ینگ اور خوبصورت ہے "اسنے مسکراتے کہا۔۔

یہ تو اپنا اپنا نصیب ہوتا ہے پھر بھی اسے باران جیسا اتنا پیار کرنے والا شوہر مل گیا جو اسکے معاملہ میں کوئی رعایت نہیں کرتا۔وہ کھوئی سی بولی اسے واقعی رشک آتا تھا اس بات پہ۔۔

جوان اور خوبصورت ہوتے ہوئے بھی بدنصیب ہوں" ایک زخمی سی مسکراہٹ آئی تھی لب پہ۔۔

آپکا نصیب بھی بہت اچھا ہے" بس آپ اپنی جگہ بنا کے رکھو۔۔ وہ اسے تاکید کرتی چلی گئی۔۔

@@@

" کیا ہوا ہے کیوں ناراض ہو رہی ہیں اب

وہ اسکے پیچھے آتا ہوا بولا۔۔

نہیں میں کیوں ہونے لگی ناراض" وہ سر جھکائے اپنے آنسو ضبط کرتی بولی۔۔

ادھر دیکھیں پھر اسکا جھکا چہرہ اٹھاتے بولا آنکھیں بھیگنے لگی تھی۔۔

" زیبا آپ اگر یہاں نہیں رہ سکتی تو بتا دیں یوں خود کو اذیت نا دیں
باران نے اسکے دل کی ہی بات کہی جیسے۔۔

نہیں رہ سکتی میں یہاں نہیں برداشت ہوتی وہ مجھ سے اسکا وجود آپکی زندگی میں۔۔
اسکی رجھانے والی ادائیں "حلیہ دیکھا ہے اسکا۔۔کیسے کپڑے پہن کر میرے سامنے گھومتی رہی ہے وہ زہر لگ رہی تھی مجھے اور آپ اوپر سے اسکی تعریفیں کر رہے تھے۔۔
وہ تو کھل کر بولی تھی اور پھر باران کی شامت۔۔

توکیا ہو گیا یہاں تو لڑکیاں ایسے ہی کپڑے پہنتی ہے اس نے پہن لیے تو کیا ہو گیا وہ زیادہ تر اسی حلیہ میں ہوتی ہے "

میں نے ہی"""..آگے وہ کہتا چپ ہو گیا سچ جو آنے لگا تھا زباں پہ..

ہاں آپ کی فرمائش جو ہوتی ہے "تا کہ آپ اس سے اپنا دل بہلاتے رہیں "
بچہ تو بس بہانہ ہے کرنا تو یہی سب چاہتے تھے..میں جو آپکے یہ شوق
" پورے کرنے کی اہل نہیں ہوں
بس جذبات میں آکر مجھ سے شادی کرلی تھی ورنہ میں اس قابل کہاں
تھی.."منہ موڑتے ہوئے غصہ سے بولی..

آپ مجھے اس حلیہ میں ہی زیادہ اچھی لگتی ہیں" ویلویٹ کا ہلکی کڑھائی والا
میرون سوٹ پہنا ہوا تھا گلے میں ہم رنگ دوپٹہ ڈالا ہوا تھا..

" اور وہ بھی میری بیوی ہے بس
مگر محبت تو آپ ہیں میری"اسے پیچھے سے گلے لگاتا ہوا بولا..

بس زیادہ بنیں مت "اب اسکے حصار سے نکلتی اسکی طرف منہ موڑ کر کر بولی۔۔

میں فریش ہو جاؤں بھوک لگی ہے کھانا کھاتے ہیں" مسکرا کر کہتا واش روم میں بند ہوا تھا۔۔

فریش ہو کر باہر آیا تو زیبا ابھی کمرے میں ہی موجود تھی۔۔

آئیں چلیں نیچے "۔۔ بال بناتا اسے بلایا اپنے ساتھ۔۔

نہیں مجھے نہیں جانا بھوک نہیں ہے" وہ منہ بناتے بولی۔۔

آئیں نا پلیز موڈ ٹھیک کریں اپنا" اسکا ہاتھ پکڑتے زبردستی اٹھایا اور سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آرہا تھا۔۔

بشرا سامنے ہی بیٹھی تھی جب اسکی نظر پڑی ان دونوں پہ کیسے بار ان اسکے نخرے اٹھا رہا تھا۔۔

جینی کھانا لگا رہی تھی۔۔

پہلے کرسی کھینچ کر اسے بٹھایا اور پھر خود بیٹھ گیا بشرا پہلے سے ہی ڈائننگ ٹیبل پہ موجود تھی۔۔اس نے توجہ نہیں دی ان دونوں پہ۔۔

کیا ہوا تم کھا نہیں رہی۔۔بشرا بس پلیٹ میں چمچ ہی چلا رہی تھی ٹھیک سے کھا نہیں رہی تھی۔۔

بس مجھ سے نہیں کھایا جا رہا" پلیٹ پرے کرتی وہ اٹھ گئی۔۔

" تمہاری طبیعت ٹھیک ہے

" ٹھیک ہوں میں بس میرا دل نہیں چاہ رہا" میں کمرے میں جا رہی ہوں

سارے بہانے ہیں باران کی توجہ حاصل کرنے کے لیے" زیبا نے بس دل میں سوچا وہ آرام سے اپنا کھانا کھا رہی تھی۔۔

بشرا چلی گئی کمرے میں" باران اٹھ کر اسکے پیچھے جانے لگا تو زیبا نے اسکا بازو پکڑتے اسے روک لیا۔۔

آپ کہاں جا رہے ہیں کھانا کھائیں پہلے ۔۔ ابھی تک تو ٹھیک تھی سارے
" بہانے ہیں میرے سامنے ہی ایسے بن رہی ہے ۔۔
اسے زبردستی بٹھاتے ایسا کہا ۔۔

میں پہلے " باران نے بولنا چاہا تو زیبا نے ٹوک دیا ۔۔

" کچھ نہیں ہوا اسے جینی تم جا کر دیکھو اسے باران کو کھانا کھانے دیں
" آپ کھانا کھائیں پہلے پھر جایئے گا
زیبا نے اسکی پلیٹ آگے کرتے غصہ والے انداز میں کہا ۔۔

آپ خوامخواہ میں ضد کر رہی ہیں " باران اپنی پلیٹ پہ جھکتا بولا ۔۔

جو سمجھنا ہے سمجھ لیں ۔۔

وہ بھی ضدی انداز میں بولی۔۔

بشرا کیا ہوا آپکو" بشرا کمرے میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی اسکا دل بوجھل ہو رہا تھا۔۔

" پتا نہیں جینی عجیب سی کیفیت ہو رہی ہے گھبراہٹ بہت ہو رہی ہے آپ ریسٹ کرو ادھر لیٹو" بیڈ پہ تکیہ سیدھا کرتے اسے لیٹنے میں مدد کی۔۔

آپ کیوں ٹینشن لیتا ہے ان دونوں کی بس اپنے آپ پہ دھیان دیں" جینی نے سمجھایا۔۔

" مجھے کوئی ٹینشن نہیں ہے انکی
" بس مجھے ریسٹ کرنے دیں۔۔

"میں آپکے پاس ہی ہوں جب تک باران سر نہیں آ جاتا۔۔
وہ اسکے پاس بیٹھتے بولی۔۔

آپ بھی کھانا کھالیں" بشرا نے کہا۔۔

" مجھے نہیں کھانا ابھی

بشرا ایک دم سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔
کیا ہوا جینی نے پریشانی سے پوچھا۔۔ "

بشرا کے چہرے کی ہوائیاں اڑنے لگی چہرے پہ تکلیف کے آثار نمایا تھے۔۔

"بشرا کیا ہوا آپکو

جینی مجھے بہت پین ہو رہا ہے" درد سے کراہتے بولی۔۔
ہم ابھی آتا ہے باران سر کو بلاتا وہ جلدی سے کمرے سے باہر نکلی۔۔

باران سر باران سر" وہ ہانپتی کانپتی ہوئی باران تک پہنچی۔۔

کیا ہوا جینی تم اتنا گھبرائی ہوئی کیوں ہو۔۔" باران ایک دم سے کرسی سے کھڑا ہوتا بولا۔

وہ بشرا میم کا طبیعت بہت خراب ہو رہا ہے ہوسپٹل جانا پڑے گا۔۔" جینی نے فٹ سے کہا۔۔

باران تیزی سے کمرے کی طرف بھاگتے ہوئے بڑھا بشرا بیڈ پہ بیٹھی ہوئی درد سے کراہ رہی۔۔

زیبا ایک پل کے لیے ساکت ہی ہو گئی پھر کچھ سوچتی ہوئی اوپر سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی۔۔

" بشرا میں ہوں کچھ نہیں ہوتا

باران نے جلدی سے بشرا کو اٹھایا تھا اور باہر کی طرف بڑھا اسکے پیچھے پیچھے جینی بھی تھی گاڑی تک پہنچتے باران رکا گاڑی لاک تھی۔۔

جینی میرے اوپر والے کمرے سے گاڑی کی چابی لے کر آؤ۔۔

یہ رہی چابی" پیچھے سے زیبا آتی بولی پاس آتے ہی گاڑی ان لاک کرتے بیک سیٹ کا دروازہ کھول دیا۔۔اسکے ہاتھ میں بے بی بیگ بھی تھا جو اس نے بنایا تھا بے بی کے لیے۔۔

تھینکس" باران نے کہتے بشرا کو پچھلی سیٹ پہ لٹایا۔۔

ہم بھی چلے ساتھ" جینی نے پریشان ہوتے کہا۔۔

میں ہوں نا" تم گھر رہو اور بشرا کی فکر مت کرنا بس دعا کرنا سب خیریت سے ہو۔۔زیبا نے کہتے گاڑی میں بیٹھ گئی بشرا کے ساتھ

باران فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔۔

زیبا کے بیٹھتے ہی گاڑی باہر نکال لی۔۔

زیبا نے بشرا کا سر اپنی جھولی میں رکھ لیا تھا اور اسے دلاسہ دینے لگی۔۔
جو شدید درد سے کراہ رہی تھی۔۔
بشرا پلیز تھوڑا سا صبر کر لو ہوسپٹل ابھی آجائے گا" باران جلدی" کریں"..زیبا بھی پریشان ہو گئی تھی اسکی حالت دیکھ کر۔۔

باران خود پریشان سا گاڑی چلا رہا تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ ہوسپٹل پہنچ گئے تھے بشرا جو اسٹریچر پہ لٹا کر لیبر روم کی طرف لے جایا جا رہا تھا۔۔
زیبا اور باران باہر رک گئے اور ڈاکٹر بشرا کو اندر لے گئے تھے۔۔

تھوڑی دیر بعد ایک ڈاکٹر باہر آتی ہے اور انہیں بتاتی ہے کہ "بلیڈنگ بہت زیادہ ہو رہی ہے پیشنٹ کو ایسے میں ماں اور بچہ دونوں کی جان کو خطرہ ہے فوری آپریشن کرنا ہوگا مگر ہم دونوں میں سے ایک کو بچا سکتے ہیں آپ جلدی سے بتائیں کہ ہم کسے بچائیں" ڈاکٹر نے اپنے روایتی انداز میں کہا۔۔

باران اور زیبا دونوں نے پریشانی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور زیبا جھٹ سے بولی۔۔

" بشرا کو بچائیں

ماں کو بچائیں آپ پہلے " باران نے جلدی سے ڈاکٹر سے کہا۔۔

جی آپ فارم پہ سائن کر دیں پہلے " ڈاکٹر کہتے دوبارہ اندر چلی گئی۔۔

دونوں ہی پریشان تھے بشرا کے لیے باران ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔۔

زیبا نے نماز کی طرح دوپٹہ سر پہ باندھا ہوا تھا اور باوضو ہو کر جو قرآنی آیات حفظ تھی وہ پڑھ رہی تھی وہ بھی بشرا کی زندگی کے لیے دعا گو تھی۔۔

سوتن کا رشتہ اپنی جگہ مگر اس سے بڑی انسانیت تھی جس کے ناطے وہ خدا سے اسکی زندگی کے لیے دعا گو تھی آج وہ زندگی اور موت کے درمیان تھی

۔۔

کافی دیر ہو گئی تھی ڈاکٹرز کو آپریشن تھیٹر میں اب تو دونوں کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔

یہ ڈاکٹرز باہر کیوں نہیں آرہے باران آپ پتا کریں نا" زیبا نے پریشانی سے کہا۔۔

اتنے میں ڈاکٹر باہر آئی۔۔
دونوں اسکی طرف لپکے آس امید لیے شاید کوئی مثبت خبر مل جائے۔۔

مبارک ہو ماں اور بچہ دونوں خطرہ سے باہر ہے بیٹا ہوا ہے" ڈاکٹر نے خوش ہوتے کہا

دونوں نے خوش ہوتے مسکرا کر ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔

ڈاکٹر بشرا کیسی ہے" باران نے پوچھا۔۔

اب وہ ٹھیک ہیں ابھی تک ہوش میں نہیں آئی کچھ دیر میں انہیں دوسرے روم میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر آپ مل سکتے ہیں اس سے۔۔

اور آپکا بے بی ابھی نرسنگ ہوم میں ہے ایک دو گھنٹے میں وہ آپکے حوالے کر دیا جائے" ڈاکٹر کہتے چلی گئی تھی وہاں سے۔۔

مبارک ہو باران آپکو بہت زیادہ" زیبا کی آنکھیں بھیگ گئی تھی اندر ایک خالی پن کا احساس ہوا تھا۔۔

زیبا آپ کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں کیونکہ میرے بچہ پہ پہلا حق آپکا ہے وعدے کے مطابق اسے سب سے پہلے گود میں آپ اٹھائیں گی۔۔

باران نے اسکے دونوں کاندھوں پہ ہاتھ رکھتے کہا۔۔

وہ دونوں اس وقت بشرا کے روم میں تھے بشرا کو ابھی ہوش نہیں آیا تھا وہ ادویات کے زیر اثر تھی۔۔

کچھ دیر بعد نرس بچہ لے کر آئی۔۔

باران نے زیبا کے اشارہ کیا کہ نرس سے بچہ پکڑ لے زیبا نے باران کو دیکھتے بچہ کو اپنی گود میں لیا تھا۔۔

بلو کمبل میں لپٹا ہوا ننھا سا گول مول صحت مند بچہ جو بلکل باران پہ ہی تھا۔۔

زیبا نے اسے سینے سے لگا لیا تھا۔۔آنکھیں بھیگنے لگی تھی۔۔

باران زیبا کے پاس آیا تھا۔۔

زیبا نے بچہ کو باران کے سامنے کیا۔۔

بشرا نے بھی آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولیں تھیں سامنے ہی باران اور زیبا بچہ جو لیے کھڑے تھے۔۔

ماشاءاللہ بہت پیارا ہے بلکل آپ پہ گیا ہے" زیبا نے باران کو دیکھتے کہا
چہرے پہ مسکراہٹ بھی اور آنکھیں بھی نم تھیں۔۔

باران نے اسے مسکرا کر دیکھا اور کہا۔۔

" اب خوش ہیں نا

ہاں" بہت زیادہ ایسا لگ رہا ہے زندگی میں جو کمی تھی آج وہ بھی پوری ہو گئ ہے "

شکریہ باران آپکا۔۔ " مسکراتے ہوئے کہا زیبا نے۔۔

دیکھا میں نے کہا تھا نا کہ یہ سب میں نے آپ کے لیے کیا ہے۔۔

اسکے چہرے کو دیکھتے کہا تھا باران نے

میرا بچہ "بشرا کو ہوش آچکا تھا مگر انکا دھیان نہیں گیا تھا بشرا پہ جو انکی باتیں سن رہی تھی ایک دم سے بولی۔۔

بشرا تم ٹھیک ہو" باران جلدی سے اسکے پاس آیا۔۔

میرا بچہ "زیبا کے ہاتھ میں اپنا بچہ دیکھ کر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

ہمارا بچہ ماشاءاللہ سے بلکل ٹھیک ہے یہ دیکھو" زیبا اسکے پاس آئی اور مسکرا کر اسکا بچہ اسے دکھایا

بشرا نے دونوں ہاتھ بڑھا کر اپنا بچہ پکڑنا چاہا۔۔

بشرا تم ابھی بے بی کو نہیں اٹھا سکتی تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔ تم ابھی لیٹی رہو۔۔

باران نے اسے تسلی سے سمجھانا چاہا۔۔

زیبا کو اسکا رویہ عجیب سا لگا اسے محسوس ہوا کہ بشرا کو اسکا بچہ اٹھانا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

زیبا نے بچہ کو بے بی کوٹ میں ڈالا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

بشرا کیا ہو گیا تمہیں "تمہارے بھلے کے لیے کہہ رہا تھا۔۔ابھی تم بے بی اٹھانے کی پوزیشن میں نہیں ہو" باران اس پہ غصہ کرنا نہیں چاہتا تھا اس لیے بڑے تحمل سے سمجھایا۔۔ باران نے نوٹس کیا تھا کہ زیبا کو بشرا کا رویہ اچھا نہیں لگا۔۔

میں اپنا بچہ اٹھانا چاہتی ہوں "اس لیے کہا تھا۔۔" وہ دھیمی سی آواز میں بولی۔۔

ہاں تو تمہارا ہی بچہ ہے تم ہی اٹھاؤ گی اسے مگر اس بچہ پہ زیبا کا بھی پورا حق ہے "موت کے منہ سے نکل واپس آئی ہو تم کتنی دعائیں کی ہیں تمہاری زندگی کے لیے ہم دونوں نے ساری رات ہسپتال کے کوریڈور میں ٹہلتے گزاری ہے۔۔

باران ناچاہتے ہوئے بھی سخت ہو گیا۔۔
بشرا کے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

بشرا پلیز اب تم اپنی طبیعت خراب مت کر لینا ریسٹ کرو" کہتے باران کمرے سے نکل گیا۔۔

زیبا کمرے سے باہر کھڑی تھی۔۔اسکے آنسو بہہ رہے تھے باران کو دیکھتے ہی فٹافٹ دوپٹہ کے پلو سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔

زیبا آپ گھر چلی جائیں ساری رات کی جاگ رہیں ہیں تھک گئ ہو گی گھر جا کر ریسٹ کر لیں۔۔ باران نے اسکے پاس آتے کہا۔۔

" اور پلیز بشرا کے لیے ایم سوری اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا
آپ پلیز پریشان نا ہونا اور اپنے بچہ کا اچھا سا نام سوچ لیں "آپ ہی نام رکھیں گی۔۔

" دیکھ لیں پھر آپکی بیوی کو اعتراض ہو گا

ہوتا ہے تو ہو نام تو آپ نے ہی رکھنا ہے" باران نے مسکراتے کہا۔۔

دیکھ لیں پھر" زیبا بھی مسکرائی تھی۔۔

چلیں میں آپ کو گھر چھوڑ آؤں۔۔

بشرا کمرے میں اکیلے لیٹی تھی" وہ یہ خوشی بھی نا منا پائی آج وہ ماں کے عہدے پہ فائز ہوئی تھی اسکی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو شاید آج اسکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نا ہوتا۔۔

اسکی تو کوئی بھی خوشی یا خواہش مکمل نا ہو سکی تھی یہ شادی بھی ایک مجبوری تھی۔۔

ورنہ ہر لڑکی کی طرح اسکے بھی شادی کے ارمان تھے نا دلھن بنی نا سیج سجی اور آج ماں بھی بن گئی اور اس سے بھی اسکے گھر والے بے خبر بیٹھے ہیں۔۔

آج اسکے ہر سکھ دکھ میں شریک بہن یاد آئی تھی۔۔آنسوں مسلسل اسکا چہرہ بھگوئے جارہے تھے۔۔

تھوڑی دیر بعد نرس آئی کمرے میں جو بچہ کو دیکھ رہی تھی۔۔

اس نے نرس سے کہا کہ اسے اپنا بچہ اٹھانا ہے نرس نے اسکا بیڈ سرہانے کی سائیڈ سے اونچا کیا اور پھر بچہ لا کر اسکی گود میں ڈال دیا۔۔
بچہ کو اٹھاتے وہ رونے لگی تھی ڈھیروں پیار آنے لگا اس پہ بار بار اسکا منہ چوم رہی تھی۔۔

پھر تھوڑی دیر بعد نرس نے اس سے بچہ لے لیا تھا وہ اب رونے لگا تھا۔۔
نرس اسے فیڈ کروانے دوبارہ نرسنگ ہوم میں لے گئی تھی۔۔

بشرا نے اپنے آنسو صاف کیے تھے نا جانے کیوں اسے اپنا بچہ زیبا کے ہاتھ میں دیکھ کر برا لگا تھا ایسا لگ رہا تھا وہ اس سے اسکا بچہ چھین لے گی۔۔

باران کافی دیر سے غائب تھا وہ زیبا کو گھر چھوڑنے گیا ہوا تھا۔۔

وہ کیسے چھوڑے گی اپنا بچہ انکے پاس اب واپس گھر بھی تو جانا ہے اسکی بہن جو اسکے کارناموں سے بے خبر ہے اب ایک سال کا کانٹریکٹ باقی رہ گیا ہے وہ واپس چلی جائے گی وہ اپنی بات پہ قائم تھی اب مشکل لگ رہا تھا اپنے بچہ کو چھوڑنا وہ باران کی زندگی سے بھی نکل جانا چاہتی تھی۔۔وہ دو لوگوں کے بیچ میں نہیں آنا چاہتی تھی جس کا طعنہ اسے مل چکا تھا زیبا سے۔۔

باران زیبا کو گھر چھوڑنے کے بعد فریش ہو کر دوبارا ہوسپٹل آ چکا تھا بشرا آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔۔

باران نے اسکے پاس آتے چہرے پہ آتے اسکے بال ہٹائے تھے۔۔
بشرا نے آنکھیں کھولتے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔
باران نے اسکے ماتھے پہ لب رکھے تھے۔۔

" تھینک یو سو مچ بشرا" تم نے مجھے دنیا کا قیمتی تحفہ دیا ہے
باران نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

بشرا کے چہرے کے تاثرات نہیں بدلے تھے جو سنجیدہ تھے۔۔

ایک نظر باران کو دیکھتے پھر نظریں سامنے دیوار کی طرف جمالی۔۔

باران نے پھر بے بی کوٹ میں سے اپنے بیٹے کو نکالا جو سو رہا تھا۔۔

وہ بلو کمبل میں لپٹا ہوا تھا۔۔

باران کو بے انتہا پیار آیا تھا اپنے بیٹے پہ اسے گود میں اٹھاتے ایسا لگا جیسے اسکی زندگی مکمل ہوگئی ہو"

آج اسے اپنی دادجی کی باتیں سچی لگ رہی تھیں وہ سہی کہتے تھے۔۔

اسے اس بات کا افسوس تھا کہ وہ انہیں اپنی اس خوشی میں شامل نا کر سکے تھے۔۔ مگر انہیں جب یہ معلوم ہو گا کہ انکا پڑپوتا اس دنیا میں آچکا ہے تو کتنا خوش ہوں گے وہ۔۔"

بے بی کا ماتھا چومتے دوبارہ بے بی کوٹ میں لٹایا تھا۔۔

بشرا اسکا یہ عمل دلچسپی سے دیکھ رہی تھی۔۔

@@@

دو دن بعد بشرا کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔۔

وہ گھر آچکی تھی اس وقت اپنے نیچے والے کمرے میں موجود تھی۔۔ کمرے میں زیبا بھی موجود تھی اس نے بچہ کو اٹھایا ہوا تھا وہ اس سے کھیل رہی تھی باران بھی وہاں موجود تھا وہ صوفہ پہ بیٹھا ہوا تھا۔۔

" یہ رو رہا ہے زیان کو فیڈ کروا دو لگتا ہے بھوک لگی ہے

"زیان نام رکھا ہم نے اسکا

بشرا نے زیان نام پہ چونک کے دیکھا تھا زیبا کو پھر باران نے بتایا اسے

" خود ہی نام رکھ لیا اب میرا اتنا بھی حق نہیں رہا

اپنے بیٹے کو ہاتھوں میں لیتے شکوہ کرتے آنکھوں کے کنارے بھیگنے لگے۔۔

تمہارا حق سب سے زیادہ ہے ماں جو ٹھہری مگر اس کے نام رکھنے کا اختیار باران نے مجھے دیا ہے"۔۔

زیبا نے باران کو دیکھتے کہا۔۔

سارے اختیارات ہی آپکے ہیں" بشرا نے سر جھکاتے کہا ساری توجہ اپنے بیٹے کی طرف کر لی۔۔

تم اسے فیڈ کروالو ابھی پھر میں تمہارا کھانا کمرے بھیج دوں گی۔۔
" باران آپ بھی کھانا کھالیں آجائیں
زیبا کہتی چلی گئی باہر۔۔

بشرا تم زیادہ ہائپر نہیں ہو رہی تھی نام کو لیکر" باران اٹھ کر بشرا کی طرف آیا
--

میں نے ایسا بھی کیا کہہ دیا میرا بچہ ہے اسکا نام رکھنے کا حق میرا ہے" بشرا نے اسے دیکھتا کہا--

" بشرا زیان میرا بیٹا ہے--اور اس پہ زیبا کا پورا حق ہے
وہ بھی اسکی ماں ہے اپنے اموشنز کو کنڑول میں رکھو" باران سخت لہجہ میں کہتا نکلتا چلا گیا--

بشرا کی آنکھ سے آنسو بہہ نکلے تھے اپنے بیٹے کو اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا--
میں ہی صرف اسکی ماں ہوں یہ میرا بیٹا ہے" وہ سسک کر رو پڑی تھی--

بچہ زور سے رونے لگا تھا۔۔اپنے آنسو صاف کرتی اسے فیڈ کروانے لگی تھی۔۔

کھانے کے بعد زیبا آئی بشرا کے کمرے میں باران بھی وہیں موجود تھا۔۔
زیبا نے زیان کو اپنی گود میں اٹھالیا تھا۔۔
بشرا تم آرام کرو زیان کو آج کی رات میں اپنے ساتھ سلالوں گی تم ابھی ٹھیک نہیں ہو کیسے رات کو اسے سنبھالو گی۔۔

نہیں میں سنبھال لوں گی" بشرا نے بولنا چاہا مگر باران بول اُٹھا

زیبا ٹھیک کہہ رہی ہے تم ابھی ٹھیک نہیں ہوئی ہو تمہارے سٹیچز لگے ہیں " ڈاکٹر نے بہت احتیاط کا بتایا ہے

مگر "بشرا پریشان مت ہو میں سنبھال لوں گی اسے باران ہے نا تمہارے پاس

" زیبا مسکرا کر کہتے چلی گئی زیان کو لیے وہاں سے

بشرا بس بے بسی سے دیکھتی رہ گئی۔۔

بشرا پریشان مت ہو "تمہارے بھلے کے لیے ہی ہے زیان روئے گا اسے اٹھانا چپ کروانا تم سے نہیں ہو گا جب ٹھیک ہو جاؤ گی تو وہ تمہارے ساتھ ہی سوئے گا" باران نے بڑے آرام سے کہا

"میں سنبھال لوں گی باران آپ

تم اپنے آپ تو اٹھ سکتی نہیں ہو خوامخواہ میں ضدمت کرو۔۔

" اب تم لیٹ جاؤ

باران اسکا تکیہ سیدھا کر کے اسے لیٹنے میں مدد کی۔۔

بشرا ساری رات سو نہیں سکی تھی زیبا اسکا بچہ لے گئی۔۔

یہی سوچ سوچ کر وہ پریشان ہوتی رہی زیبا اس سے اسکا بچہ چھین لے گی وہ کیسے رہے گی اپنے بچہ کے بغیر مگر یہ سوچ کر بھی دل ڈوبا جارہا تھا جب کانٹریکٹ کے دو سال پورے ہو جائیں گے تو اسے جانا پڑے گا اپنے بچہ کو چھوڑ کر ہمیشہ کے اس سے اسکی ماں ہونے کا حق بھی چھین لیا جائے گا۔۔

"وہ کیسے سب کو بتائے گی کے وہ ماں ہے ایک بچہ کی۔۔

یہ بات اسے راز ہی رکھنی پڑے گی۔۔

@@@

ایسے ہی دو ماہ بیت گئے زیان کو زیبا زیادہ سے زیادہ اپنے پاس رکھنے کی کوشش کرتی تھی۔۔بشرا کے پاس بس تھوڑی دیر کے لیے ہی ہوتا جب زیان کو فیڈ کروانا ہوتا تھا۔۔

رات کو بھی بہت کم بشرا کے پاس ہوتا ورنا اکثر زیبا اسے اپنے ساتھ ہی سلانے کی کوشش کرتی۔۔

بشرا لان میں اداس سی بیٹھی اسے لگ رہا تھا اصل امتحان تو اسکا اب شروع ہوا ہے۔۔

تب ہی جینی اسکے پاس آئی۔۔

" بشرا یہاں اکیلا کیوں بیٹھا ہے زیان بے بی کہاں ہے

کہاں ہونا ہے اسے آپکو پتا تو ہے" بشرا نے اداسی سے کہا۔۔

وہ آپکا بیٹا ہے اسے اپنے پاس زیادہ رکھا کریں" اور آپ بار ان سر سے بات کیوں نہیں کرتا۔۔

کیا بات کروں ان سے زیبا نے تو انکی آنکھوں پہ پٹی باندھ رکھی ہے وہ بس وہی کرتی ہیں جو زیبا ان سے کہتی ہے۔۔

حد ہے وہ عورت بہت شارپ ہے" آپ کو اسٹرانگ ہونا پڑے گا اپنے بچہ کے لیے" جینی نے اسے حوصلہ دیا۔۔

کیا فائدہ اس کا" وہ تو میرے پاس ویسے ہی نہیں رہے گا دس ماہ بعد۔۔ وہ کہیں کھوئی سی بولی۔۔

دس ماہ بعد کیا ہوئے گا" جینی نا سمجھی سے

بولی۔۔کانٹریکٹ میرج کا جینی کو نہیں پتہ

وقت آنے پہ پتہ چل جائے گا" وہ کہتی اٹھ کر چلی گئی۔۔

اور وہ بس نفی میں سر ہلاتی رہ گئی "ماں تو اپنے بچہ کے لیے ہر حد سے گزر جاتا ہے اور یہ لڑکی تو بس چپ بیٹھا ہے کچھ کرتا ہے ہی نہیں۔۔اسکے جاتے پیچھے سے جینی خود سے بڑ بڑائی۔۔

شام کو باران آفس سے گھر آیا تھا حسب معمول وہ سب سے پہلے زیان کو اٹھاتا اسے پیار کرتا زیان ابھی زیبا کے پاس ہی تھا۔۔

زیان کے ساتھ کھیل لینے کے بعد اسے زیبا کے حوالے کیا اسے بشرا کا خیال آیا تو اسکے کمرے کی طرف چل دیا۔۔

زیبا اسے بشرا کے کمرے جاتا ہوا دیکھتی رہی۔۔

بشرا کمرے میں اداس سی کھڑی تھی جب پیچھے سے باران نے اسے اپنے گھیرے میں لے لیا۔۔
"کیا ہوا تم یہاں کیوں کھڑی ہو"

وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی" اسکا حصار توڑتی اسکے سامنے کھڑی ہوتی بولی۔۔

کرو بات" اسکا ہاتھ پکڑتے پھر سے اپنی جانب کھینچ لیا تھا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔

پلیز اب مجھ سے دور رہ کر بات کریں" وہ اس سے اپنا آپ چھڑاتے بولی وہ اپنی گرفت مضبوط کر گیا تھا۔۔

کیوں بیوی" وہ شرارتی موڈ میں بولا نظریں اسکے چہرے کا طواف کر رہی تھی۔۔

کیونکہ جس مقصد کے لیے آپ نے شادی کی تھی وہ تو پورا ہو گیا نا اور ویسے بھی دس ماہ رہ گئے کانٹریکٹ ختم ہونے میں اور بس مجھے اب کانٹریکٹ کے مطابق بچے کو فیڈ ہی کروانا ہے" دل کی دھڑکنیں تیز ہو گئیں تھیں۔۔

!" ہم "کانٹریکٹ

اس دس ماہ میں بھی تم میری بیوی ہی رہو گی۔۔

اور ویسے بھی کانٹریکٹ میں ایسی کوئی شرط نہیں تھی کہ میں تم سے دور رہوں "

کہتے اسے مزید خود میں بھینچا تھا۔۔ بشرا کو اپنی پسلیاں چٹختی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔ اور اسکی باتوں سے دل گھائل بھی ہو رہا تھا کہ اس نے اسے سمجھ کیا رکھا کوئی کھلونا ہو اسکے لیے۔۔ "

اسکے بالوں میں انگلیاں پھنسائی تھی اسکا چہرہ اپنے چہرے کے مزید قریب تر کر لیا تھا۔۔ وہ اپنی آنکھوں کو زور سے میچیں ہوئیں تھی۔۔ کپکپاتے گلابی ہونٹ اس سے پہلے کو وہ اس پہ جھکتا دروازہ ناک ہوا تھا اور اسکی گرفت ڈھیلی پڑی تھی بشرا تیزی سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔

باران نے دروازہ کھولا تو زیبا دروازے پہ زیان کو لیے کھڑی تھی۔۔

زیان کو بھوک لگ رہی تھی"کمرے میں آتی زیان کو بشرا کے حوالے کیا۔۔

" آپ نے چینج نہیں کیا ابھی تک

اب باران کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

ہاں کر رہا ہوں" کہتے وہ واش روم کی جانب بڑھا۔۔

جلدی آجائیں باہر میں کھانا لگاتی ہوں"زیبا کہتی کمرے سے باہر چلی گئی وہ متجسس ہوتی جان بوجھ کر آئی تھی۔۔

وہ فریش ہو کر باہر آیا تھا بشرا زیان کو فیڈ کروا رہی تھی۔۔

اسنے توجہ نہیں دی دوبارہ باران کی جانب۔۔

کیا بات کرنی تھی تمہیں"۔۔ باران اسکے سامنے آتا بولا۔۔

کیا آج میں زیان کو اپنے پاس رکھ لوں" سارا دن بھی زیبا کے پاس ہوتا اور رات کو بھی۔۔ وہ اسے دیکھتے آس سے بولی۔۔

ہاں کیوں نہیں تم ماں ہو اسکی تمہیں اجازت کی ضرورت نہیں" میں کہہ دوں گا زیبا کو۔۔ وہ کہتے کمرے سے چلا گیا۔۔

زیبا ڈائننگ ٹیبل پہ کھانا لگا چکی تھی اب کرسی پہ بیٹھے اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔

جب وہ پاس آکر بیٹھا تھا اور دونوں نے کھانا شروع کیا تھا۔۔

زیبا آج زیان کو بشرا کے پاس ہی رہنے دیں" وہ کہہ رہی تھی زیان کو وہ اپنے پاس سلانا چاہتی ہے۔۔

باران ایسے اسے بشرا کی عادت پڑ جائے گی" زیبا نے کہا۔۔

عادت وہ ماں ہے اسکی" باران کو اسکی بات کا مطلب سمجھ نہیں آیا۔۔

" جی

آپ شاید بھول رہے ہیں" اپنے بول سے کہیں پھر تو نہیں رہے زیان کی ماں صرف میں ہوں اور بشرا کی آپکی زندگی میں کوئی جگہ نہیں ہے اسے جانا ہے واپس جہاں سے آپ اسے لائے تھے" زیبا نے سخت لہجہ میں کہا تھا اسے غصہ آ رہا تھا باران پہ۔۔

باران اس وقت بس خاموش رہا تھا۔۔

" زیبا کھانا ختم کرتے اٹھ گئی تھی

وہ کسی گہری سوچ میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔

زیان کو وہ بشرا سے لیکر آرہی تھی آپ بھی آجائیں

کمرے میں اب۔۔

تو وہ چپ چاپ چل دیا تھا اسکے پیچھے۔۔

بشرا تو خوش ہو گئی تھی کہ وہ آج رات زیان کو اپنے پاس رکھے گی مگر زیبا

کمرے کا دروازہ کھولتی ہوئی اندر آئی اور زیان کو اسکی گود سے اٹھالیا۔۔

زیان آج رات میرے ساتھ سوئے گا باران کو بتایا تھا میں نے۔۔انہوں نے تو کہا تھا میں رکھ سکتی ہوں اپنے پاس۔۔بشرا پریشان سی بولی۔۔

تمہارا کام اب فیڈ کروانا ہے بس زیادہ حد سے آگے مت بڑھو" کہتے وہ کمرے سے جانے لگی مگر پھر مڑی اور بولی۔۔

اور باران سے دور رہو سمجھی اب جتنے دن ہو یہاں اپنی حدوں میں رہنا ۔۔کہتے وہ چلی گئی۔۔

بشرا کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے۔۔

اپنی بے بسی پہ جی بھر کر رونا آیا تھا۔۔

@@@

باران کو بشرا کے لیے برا لگ رہا تھا وہ کہہ چکا تھا بشرا سے وہ زیان کو رکھ لے مگر زیبا وہ اسکے آگے بھی بے بس تھا۔۔

" زیبا آپ نے ٹھیک نہیں کیا

زیادہ اسکی سائیڈ لینے کی ضرورت نہیں ہے اور دور رہیں اب اس سے "وہ زیان کو سلاتی ہوئی بولی۔۔

بات کیا ہے اور آپ بات کو کہاں سے کہاں لے کر جا رہی ہیں "کہتا وہ کمرے سے باہر جانے لگا۔۔

کہاں جا رہے ہیں "اسے باہر جاتا ہوا دیکھ وہ بولی۔۔

کہیں نہیں جارہاہوں گھر ہی ہوں" آپ زیان کو سلائیں۔۔

کہتے وہ چلا گیا سیڑھیاں اترتے وہ بشرا کے کمرے میں آیا۔۔

بشرا کے کمرے کا دروازہ لاک تھا۔۔

ایک دو بار کھولنے کی کوشش کی شاید کھل جائے ہلکا سا ناک بھی کیا مگر دروازہ نا کھلا۔۔

وہ سر کھجاتا ہوا کچن میں آیا۔۔

صبح ہی اسکی خبر لے گا اچھے سے۔۔ کچن سے پانی پیتا ہوا واپس زیبا کے کمرے میں آیا۔۔

زیبا زیان کو سلا چکی تھی۔۔ باران بیڈ کی دوسری سائیڈ پہ آکر لیٹ گیا۔۔

کیا ہوا منہ نہیں لگایا" جلدی واپس آ گئے مجھے تو لگا صبح شکل دیکھنے کو ملے "
گی"

ٹونٹ مارتے ہوئے کہا

باران نے سر گھما کر زیبا کی جانب دیکھا۔۔

آپ کو بس ایک ہی بات مل گئی کرنے کے کچھ تو کہا ہو گا آپ نے اس سے "
"

میں نے کچھ نہیں کہا بس اتنا ہی کہا کہ دور رہے اب آپ سے۔۔" وہ بھی سیدھی ہو کر لیٹ گئی بیچ میں زیان سویا ہوا تھا۔۔

آپ کی علم کے لیے بتا دوں کہ اس نے ہی ہماری لائف کمپلیٹ کی ہے"
اشارہ زیان کی طرف تھا۔۔

ہاں تو کوئی احسان نہیں کیا مجھ پہ "میں تو واڈاپٹ کے لیے بھی تیار تھی بس آپ نہیں مانے۔۔" وہ کہاں احسان لینے والی اور وہ بھی بشرا کا۔۔

تو وہ منہ موڑ کر لیٹ گیا اسے پسند نہیں آئی زیبا کی بات۔۔

اسکا جھکاؤ پھر سے بشرا کی طرف دیکھ کر اسکا دل وسوسوں میں پڑ گیا تھا۔۔

@@@

صبح باران بشرا کے کمرے میں گیا رات والی بات پہ اسے ابھی غصہ تھا کہ اس نے گیٹ کیوں لاک تھا۔۔

آپ" صبح صبح اسے اپنے کمرے میں دیکھ بشرا چونک گئی۔۔

کیوں میں یہاں نہیں آسکتا"آئیر واچکائی

نہیں یہ میرا کمرا ہے آپکی وائف کو اعتراض ہے"اسنے بھی دوٹوک جواب دیا
۔۔

یہ میرا گھر ہے اور یہ کمرہ بھی میرا ہے"کہتے آہستہ آہستہ اسکی جانب قدم
بڑھائے۔۔

جی بلکل آپ جائیں یہاں سے آپکی بیوی آجائے گی یہاں پھر آپ تو آفس
"چلے جائیں گے اور میں سارا انکی باتیں سنتی رہوں گی۔۔

"تمہارے سامنے میں ہوں تو صرف میری ہی باتیں کرو

..تم بھی میری بیوی ہو" گویا کے جیسے یاد دلایا ہو

..جی" بلکل ہوں

مگر ہمارے تعلقات بس ہمارے بچہ کی حد تک ہیں اس سے زیادہ حدوں کو

.. تجاوز مت کیجئے گا.. وہ قرب سے بولی تھی

میری حدیں کیا ہیں یہ مجھے مت بتاؤ

" کسی دن بتاؤں گا اچھے سے"

..وہ کہتے قدم قدم بڑھتے مزید فاصلہ سمیٹتے اسکے بے انتہا قریب ہوا تھا

..بس ایک انچ کا فاصلہ رہ گیا تھا دونوں کے درمیان

..اسکے چہرے کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا

وہ نظریں جھکا گئی تھی.."اسکی نظریں اسکا چہرہ جھلسا رہی تھی.. گال دہک اٹھے تھے..

زیان اٹھ چکا تھا اور اٹھتے ہی اس نے کمرے میں شور مچانا شروع کر دیا تھا..
زیبا واش روم سے بھاگ کر نکلی تھی...

اس وقت وہ فیڈر نہیں لیتا تھا اسے ماں کی گود کی ضرورت تھی..

مگر باران کی جگہ خالی تھی وہ جب اٹھی تھی تب تو باران سو رہا تھا..

زیان گلا پھاڑ کر رو رہا تھا.. زیان کی طرف متوجہ ہوتی اسے اٹھا کر نیچے بھاگی بشرا کے کمرے کی طرف..

جب وہ اسکے کمرے کی طرف پہنچی دروازہ کھولنا چاہا تو دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا..

باران بھی عین اسی وقت کمرے سے باہر نکل رہا تھا دروازہ کھولتے ہی سامنے زیبا زیان کو لئے کھڑی تھی جو زاروقطار روئے جارہا تھا..

باران کو گھورتی وہ کمرے میں چلی گئی "اسے فیڈ کرواؤ بہت رو رہا ہے.." اسی گھوری سے بشرا کو بھی نوازا تھا

باران اوپر والے کمرے میں چلا گیا..

اور زیبا بھی چلی گئی..

بشرا نے زیان کو اپنے سینے سے لگایا تھا یہی وقت ہوتا تھا جب زیان اسکے پاس زیادہ دیر تک رہتا تھا۔۔

@@@

زیبا کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ باران اب بشرا سے دور رہے۔۔

مگر باران کا جھکاؤ بشرا کی جانب زیادہ ہو گیا تھا۔۔

اس بات کو لیکر زیبا اور باران کے درمیان بھی تناؤ بڑھ رہا تھا۔۔
یہ بات باران کے بس میں بھی نہیں تھی وہ بشرا کی جانب کھینچا چلا جا رہا تھا۔۔

اور اب تو زیبا زیان کو بھی بشرا سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

ایک شام باران بہت دیر سے آفس سے گھر لوٹا تھا۔۔گھر میں گھپ اندھیرا تھا۔۔

سیڑھیاں چڑھنے لگا مگر ایک دم سے رک گیا پھر اس نے اپنا رخ بشرا کے کمرے کی جانب کرلیا۔۔

بشرا مزے سے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔

نیند میں اسے اپنی کمر پہ انگلیاں چلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی خود پہ کوئی وزن محسوس کرتی نیند میں کسمسا کر آنکھیں کھولیں تھیں۔۔

اور آنکھیں پوری کی پوری کھلیں تھی جب خود کو باران کی آغوش میں پایا تھا۔۔

اسکی ایک دم چیخ نکلی تھی کہ باران نے بروقت اسکے منہ پہ ہاتھ رکھتے اسکی چیخ کا گلا گھونٹا تھا۔۔

وہ اسکی بانہوں میں مچھلی کی طرح پھڑ پھڑانے لگی تھی۔۔

چھ۔۔ چھوڑیں۔۔۔مجھے۔۔

باران تو اسکے نقش میں کھو سا گیا تھا۔۔زیرو بلب کی مدھم سی روشنی اسکا چہرہ دمک رہا تھا۔۔وہ اسے دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

شش۔۔اسکے لبوں پہ انگلی رکھتے اسے خاموش کروایا تھا۔۔

اسکے چلتے ہاتھوں کو قابو کر کے تکیہ کے ساتھ پن کیا تھا۔۔

اور اسکے اوپر جھکتا چلا گیا تھا۔۔

آج جیسے تپتی صحرا میں بھٹکتے مسافر کی پیاس بجھانے کا ارادہ تھا۔۔

اسکی ایک بھی سنے بغیر اس پہ حاوی ہو چکا تھا۔۔

اسے اپنی بانہوں میں بھرتے جیسے سکون پا گیا تھا۔۔

مگر بشرا کے دل پہ جیسے کاری ضرب لگائی گئی۔۔

وہ پہلے ہی اسکے دل سے اتر چکا تھا مگر اب اسکی حرکت سے گو کہ نفرت کی بھی اینٹ لگا دی تھی اسکی دل کی دیوار پہ۔۔

وہ روتی رہی تھی مگر اس ستمگر پہ کوئی اثر نا ہوا تھا اور نا اس کے آنسوؤں کا۔۔

ساری رات جیسے وہ انگاروں پر جلتی رہی ہو اور وہ ستمگر کتنے سکون سے اوندھے منہ سو رہا تھا۔۔اسے کوئی پرواہ ہی نا ہو اسکے جذبات کی احساسات کی وہ بھی انسان ہے آخر شادی کے نام پہ وہ اسکا ایسے ہی استحصال کرتا رہے گا۔۔

پھر نظریں اٹھا کر اوپر کی جانب دیکھا تھا۔۔آخر اسکا یہ امتحان کب ختم ہو گا اور کتنے مرحلے باقی ہیں امتحان کے۔۔

پھر نظریں اٹھا کر اوپر کی جانب دیکھا تھا۔۔آخر اسکا یہ امتحان کب ختم ہو گا اور کتنے مرحلے باقی ہیں امتحان کے۔۔

اپنے آنسو جو رگڑ کر صاف کرتی وہ اٹھ گئی تھی بیڈ سے اور واش روم میں بند ہوئی تھی۔۔

@@@

صبح زیبا کی آنکھ کھلی تو باران اپنی جگہ پہ موجود نہیں تھا

اسے یاد آیا کے باران تو آفس سے ہی نہیں آیا تھا کہ وہ سو گئی تھی۔۔اور زیان بھی نہیں اٹھا تھا رات بھر اسکی بھی آنکھ نہیں کھلی۔۔

اسکے مطابق باران گھر ہی نہیں آیا ابھی تک۔۔

اور وہ اٹھ کر واش روم چلی گئی۔۔

کچھ دیر بعد زیان بھی اٹھ گیا اور وہ بنا بریک لگائے گلا پھاڑ کر رونے لگا تھا۔۔

زیبانے بہت کوشش کی اسے چپ کروانے کی مگر وہ چپ نہیں ہو رہا تھا وہ نیچے چلی گئی بشرا کے کمرے میں ایک دو بار ناک کرنے سے بھی بشرا نے دروازہ نہیں کھولا تو دروازے کی نوب گھمائی تو دروازہ کھل گیا۔۔تو جلدی سے اندر گئی اسکے اندازے کے مطابق بیڈ پہ بشرا سو رہی ہے مگر بیڈ کے قریب پہنچتے باران کو اوندھے منہ بیڈ پہ سوتا ہوا پایا۔۔

باران "اسکا کاندھا ہلایا تو کاندھے سے کمبل ہٹ گیا وہ اس وقت شرٹ لیس سو رہا تھا۔۔

بشرا کا پارا مزید چڑھا تھا۔۔

پلیز سونے دو" کروٹ لیتا نیند میں بڑبڑایا۔۔

تم یہاں کیوں سو رہے ہو اپنے کمرے میں چلو" وہ دانت پیستے بولی۔۔

یہ بھی میرا ہی کمرہ ہی ہے" سر تک کمبل تان لیا۔۔

غصہ سے کمرے میں ادھر ادھر نگاہ دوڑائی بشرا نظر نہیں آئی واش روم سے گیلے بال ٹاول سے رگڑتی وہ باہر آئی۔۔
سامنے ہی زیبا کو پا کر اسکے اوسان خطا ہوئے تھے۔۔

زیان رو رہا تھا کڑے تیوروں کے ساتھ اسکی طرف بڑھتی زیان کو بشرا کو پکڑاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی اور دروازہ دھاڑ سے بند کیا تھا۔۔

باران نے کمبل منہ سے ہٹایا تھا اسے اب ہوش آیا تھا کہ زیبا آئی تھی روم میں
۔۔

آنکھیں مسلتے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔

زیبا نے دیکھ لیا ہے آپکو یہاں "اب پتا نہیں وہ کیا کریں گی بہت غصہ میں تھیں۔۔

بشرا نے پریشانی سے کہا۔۔

کچھ نہیں ہوتا یار "انگڑائی لیتا بڑے آرام سے بولا تھا۔۔

وہ زیان کو لیتی صوفہ پہ بیٹھ گئی تھی اور اب بس ایک نئی پریشانی لگ گئی تھی

۔۔

@@@

زیبا سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔

اسے باران سے یہ امید نہیں تھی۔۔

آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔وہ آئینہ کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔اور اپنے آپکو دیکھنے لگی تھی۔
ڈھلتی جوانی کے آثار واضح تھے بالوں میں سفیدی نظر آرہی تھی اسکا سارا دھیان زیان کی طرف تھا اور وہ خود پہ توجہ نہیں دے پائی تھی۔۔

اپنا موازنہ وہ بشرا کے ساتھ کرنے لگی تھی۔۔
اسکی خوبصورتی بشرا کے آگے پھیکی تھی کیونکہ وہ جوان تھی۔۔
کتنا روکنے کے باوجود بھی باران نہیں رک سکا بشرا کے قریب جانے سے۔۔
کیا باران کی اسکے لیے دیوانہ وار محبت ختم ہوگئی تھی کس طرح وہ اپنے رنگ بدل رہا تھا گلگٹ کے جیسے۔۔

ہاتھ کی پشت سے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔

@@@

باران فریش ہو کر زیبا کے پاس گیا جانتا تھا وہ ناراض ہو گئی ہو گی۔۔

وہ کمرے میں آیا تو زیبا ونڈو کے پاس کھڑی باہر کا منظر دیکھ رہی۔۔

جب باران اسکے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا زیبا نے اس سے کوئی بات نہیں کی بس خاموش اپنی جگہ کھڑی رہی۔۔

زیبا" باران نے بولنا چاہا۔۔

چلیں جائیں باران یہاں سے۔۔

سخت لہجہ میں کہا تھا۔۔

" کہیں نہیں جارہا

میں ہی چلی جاتی ہوں" وہ غصہ سے جانے لگی تھی وہاں سے مگر باران نے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے روکا تھا۔۔

"ہاتھ چھوڑیں میرا
دانت پیستے بولی تھی آنکھیں لال سرخ ہورہی تھی۔۔

نہیں چھوڑتا" وہ اسے اپنے سامنے کرتا بولا۔۔

دھوکہ دیا ہے آپ نے مجھے "جھوٹی ہے آپ کی محبت باران۔۔بس بھر گیا دل آپکا مجھ سے۔۔

وہ بھرائی سی آواز میں بولی۔۔

میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا زیب آپکو "جو بھی سب آپکے سامنے ہے۔۔

جھوٹ یا دھوکہ ہوتا تو چھپ کر کرتا سب۔۔

وہ بھی ڈھیٹ تھا غلطی ماننے کے بجائے سینہ تان کر کھڑا تھا اسکے سامنے۔۔

آپ نے تو کہا تھا آپ نے شادی بس بچہ کے لیے کی پھر چھوڑ دیں گے اسے اور اب یہ سب کیا ہے پھر سے اسکے کمرے میں کیا کر رہے تھے رات بھر۔۔ یہ دھوکہ نہیں تو اور کیا ہے۔۔دل پہ پتھر رکھ کر میں نے سب برداشت کر لیا مگر یہ سب نہیں برداشت ہوتا۔۔

صاف صاف کہہ دیں نا چلی جاؤں آپکی زندگی سے اس سے پہلے کے دھکے دے کر نکال دیں۔۔" وہ روتے ہوئے جذباتی ہوتی بولی تھی۔۔

پلیز زیبا میں ایسا کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی۔۔
اور رہی بات بشرا کی تو آپ کو اسے ایکسیپٹ کرنا پڑے گا کیونکہ میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اتنا خود غرض نہیں بن سکتا کہ اپنا مطلب پورا ہونے کے بعد اسے چھوڑ دوں۔۔ جو ہو گیا سو ہو گیا مگر اب آپ کو بھی اپنا دل بڑا کرنا ہو گا۔۔"

نہیں" ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ میرے ساتھ۔۔
باران کہاں گئی آپ کی محبت وہ جو میرے لیے تھی اپنے اور میرے درمیان اتنے بڑے فاصلے کو بھی فراموش کرتے ہوئے آپ نے مجھ سے نکاح کیا کیا

تھا۔۔بس یہی تھی محبت جو اتنی جلدی ختم ہو گئی۔۔وہ صدمہ سے بول رہی تھی۔۔

"زیبا پلیز" جذبات سے نہیں ہوش سے سوچیں

اس سے اچھا تھا کہ داد جی کی ہی بات مان کر انکی مرضی سے شادی کر لیتے کم از کم انکے سامنے تو میرا امیج اچھا ہو جاتا اب اسے بھی تو ساری زندگی میرے سر پہ بٹھائیں گے۔۔
مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور تو اور جوان بھی ہے آپ سے چھوٹی بھی ہے ۔۔"پرفیکٹ کپل اب تو سب کے سامنے سر اٹھا کر چلیں گے میں تو مس میچ ہوں۔۔
وہ کہتے منہ موڑ گئی تھی اور منہ پہ ہاتھ رکھے رونے لگی۔۔

باران نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا مگر اس نے جھٹک دیا۔۔

میں جانتا ہوں آپکو بہت تکلیف ہو رہی ہو گی مگر یہ سچ ہے کہ میں بشرا سے بھی محبت کرنے لگا ہوں " مگر اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ سے محبت میں کمی آجائے گی۔۔

اس لیے میں نے بشرا کو آپ سے دور یہاں رکھا تھا کہ آپکو تکلیف ہو گی مجھے اسکے ساتھ دیکھ کر۔۔

" آپ پاکستان چلی جائیں

وہ منہ پھیر کر بولا تھا۔۔

" مجھے یہی تو ڈر تھا کہ کوئی میری محبت کا حصہ دار نا بن جائے باران

ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں مگر آپکے گھر نہیں جاؤں گی۔۔" آپ کے ساتھ تمام تعلقات کو ختم کر کے جاؤں گی۔۔" اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے پر عزم ارادے سے کہا۔۔

زیبا پلیز "میری محبت اور میرے دل میں آپکے لیے عزت اور بڑھ جائے گی "اگر آپ بشرا کو تسلیم کر لیں گی۔۔
جو مقام آپکا ہے وہ ہمیشہ آپ کا ہی رہے گا پلیز اتنا سخت فیصلہ مت کریں" وہ اسکی طرف مڑتے اسے کاندھے سے تھامتے بولا اسکے دل کچھ ہوا تھا وہ کسی ایک کے ساتھ بھی زیادتی نہیں کر سکتا تھا۔۔

" پلیز نظر ثانی کریں اپنے فیصلے پہ اور میری باتوں پہ
میں جانتا ہوں آپ کے لیے بہت مشکل ہے "۔۔
ہمارے بچے زیان کے لیے" سوچیں۔۔

وہ کہتے چلا گیا کمرے سے۔۔

زیان کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتی ہے" وہ سوچنے لگی کہ کچھ ایسا کرنا ہوگا کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نا ٹوٹے۔۔

@@@

بشرا زیان کے ساتھ کھیل رہی تھی آج تو زیان اسکے ساتھ صبح سے تھا صبح کے بعد سے زیبا نہیں آئی تھی اسکے کمرے میں زیان کو لینے کے لیے۔۔

اس بات سے پریشان تھی کہ زیبا اسکے بارے میں کیا سوچ رہی ہوگی وہ تو پہلے ہی اسے چبھتی تھی اس سے اتنی خار کھاتی تھی۔۔

اب تو نا جانے کیا ہو گا اسے یہی لگتا ہو گا کہ وہ جان بوجھ کر باران سے نزدیکیاں بڑھا رہی مگر ایسا تھا ہی نہیں باران تو خود اسکی جانب قدم بڑھا رہا ہے۔۔ وہ چاہے جتنا بھی روک لے مگر باران نے اسکی ایک نا سنی تھی۔۔

وہ تو خود باران کی زندگی سے دور چلی جانا چاہتی ہے جس شخص کو اسکے جذبات کا احساس ہی نہیں اسکے ساتھ زبردستی رہنے کا کیا فائدہ وہ تو بس اپنے بچہ کی خاطر رکی ہوئی ہے

رات بھی جو کچھ وہ کر چکا ہے اسکے ساتھ اسکے بعد تو اب کوئی وجہ باقی ہی نہیں رہے کہ وہ اسکے ساتھ مزید رہنے کا سوچ سکے وہ تو بس ایک خود غرض اور بے حس ہو چکا ہے۔۔

شام کو بشرا اور جینی زیان کے ساتھ کھیل رہی تھی تب زیبا نیچے آئی انکے پاس اور زیان کو اٹھا لیا۔۔

بشرا کے مسکراتے ہونٹ سکڑے تھے جو وہ زیان کے ساتھ خوش ہوتی کھیل رہی تھی۔۔

جینی بھی سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔۔

تم جاؤ" جینی کو کہا زیبا نے۔۔

بشرا بھی سیدھی کھڑی تھی جانتی تھی وہ بہت غصہ ہے اسکے ساتھ۔۔

کیوں دکھا دیا نا تم نے اپنا اصلی روپ" شکل سے تو بہت معصوم نظر آتی ہو " مگر در حقیقت اتنی شاطر اور تیز ہو اپنے اسی بھولی پن اور معصومیت دکھا کر " باران کو اپنا دیوانہ کر لیا ہے اور مجھ سے دور کر دیا

زیبا بس زہر اگل رہی تھی اور بشرا کی آنکھیں نمکیں پانیوں بھر آئیں تھی۔۔

ایسا نہیں ہے "میں نے بہت کوشش کی تھی کہ باران مجھ سے دور رہے" وہ اپنی صفائی پیش کرتی بولی۔۔

"تو پھر تم چلی کیوں نہیں جاتی ہماری زندگی سے

دانت پیستے ہوئے نفرت بھرے لہجہ میں کہا تھا زیبا نے۔۔

" کیوں نہیں چلی جاتی تم "کیوں میرا گھر توڑنے پہ تلی ہوئی ہو

کیوں میری بسی بسائی گرہستی میں آگ لگا دی تم نے کتنا خوش تھے باران

" میرے ساتھ۔۔

انہیں تو پرواہ ہی نہیں تھی اس بات کی کہ میں انہیں اولاد نہیں دے سکتی۔۔

دیوانہ وار چاہت تھی انکی میرے لیے "بولتے ہوئے زیبا کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہو گئے تھے۔۔

مم۔۔میں خود نہیں رہنا چاہتی باران کی اور آپکی زندگی میں "بس میرے بچہ سے مجھ سے دور مت کریں "بشرا بھرائی آواز میں بولی۔۔

تم زیان کی فکر مت کرو "زیان جو ابھی زیبا کی گود میں تھا۔۔
زیان کو میں بالکل کمی نہیں ہونے دوں گی تمہاری آخر یہ باران کی اولاد ہے میں اسے اپنی بھی اولاد سمجھتی ہوں "اور دیکھو کتنا کچھ ہے باران کے پاس سب اسی کا تو ہے "شہزادوں جیسی زندگی گزارے گا یہ۔۔
جیسے لالچ دے رہی ہو۔۔

" یہ ابھی تین ماہ کا ہے اسے ابھی میری ضرورت ہے ورنہ یہ بیمار ہو جائے گا میں چلی جاؤں گی "وہ آس سے بولی وہ ابھی اپنے بچے کے ساتھ رہنا چاہتی تھی۔۔

بچہ کو بس چھ ماہ تک ماں کے دودھ کی ضرورت ہوتی ہے تم بس تین ماہ میں چلی جاؤ گی۔۔"زیبا نے خود غرض بنتے کہا۔۔

کیا"بشرا کے منہ سے حیرت سے نکلا۔۔

کیوں لالچ پڑ گیا ہے تمہیں نہیں چھوڑ سکتی تم یہ عیش و عشرت"زیبا نخوت سے کہا۔۔

ٹھیک ہے"میں چلی جاؤں گی"بشرا نے اپنے آنسو صاف کرتے ہمت سے کہا اور زیان کے سر پہ ہاتھ پھیرتے چلی گئی اپنے کمرے میں۔۔

زیبا کے منہ پہ شاطر مسکراہٹ آئی تھی۔۔زیان کو لیے وہ بھی اپنے کمرے کی طرف چل دی اور جینی نے پیچھے کھڑے سب باتیں سن لی تھی اسے بے حد ترس آیا بشرا پہ

@@@

باران اپنے آفس میں بیٹھا بشرا کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔
اسکے بس میں نہیں رہا بشرا سے دور رہنا وہ سوچ رہا تھا کہ وہ بشرا سے بات کرے کہ وہ اپنا ارادہ بدل چکا ہے اسکے بارے میں اسے اب اپنے ساتھ ہی "رکھنا چاہتا ہے۔۔

" دوسری طرف زیبا کا بھی خیال آتا ہے کہ وہ اس سے وعدہ خلافی کر چکا ہے مگر زیان کے لیے اسے یہ برداشت کرنا ہوگا "ایک ماں کو اسکے بچہ سے دور "نہیں کرنا چاہیے

وہ یہ سب سوچ رہا تھا کہ اسکا موبائل بج اٹھا نمبر دیکھا تو آبان کا تھا۔۔

"ہیلو

کیا ہوا آواز میں وہ دم خم نہیں ہے" اسکی مدھم سی آواز سن کر آبان بولا۔۔

بس یار ایسا ہی سمجھ لو پس کر رہ گیا ہوں دو بیویوں میں" وہ سر کھجاتا بولا۔۔

ہاہا" اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں" آبان نے مزاق اڑاتے کہا۔۔

"ہاں بھئی اڑا لو مذاق تم" اب تمہاری کسر رہ گئی۔۔
باران نے بیچارگی سے کہا۔۔

" یہ تو تمہارے خود کے پالے ہوئے سیاپے ہیں

" اچھا یہ تو بتاؤ میرا بھتیجا کیسا ہے

ہاں ماشاءاللہ بہت ہی خوبصورت اور پیارا بالکل میری طرح ہے " باران نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

" یہ تو تم اپنی تعریف کر رہے ہو
خیر بہت جلد ہی ملنے آؤ گا مگر ابھی کام بہت زیادہ ہے " اور تم یہ بتاؤ دادا جی کو " کب تک اس خوشی سے محروم رکھو گے " جن کی خاطر تم نے اتنا بڑا قدم اٹھایا ہے۔۔

ہاں سوچ تو رہا ہوں مگر کیا کہوں گا ان سے ناراض ہوں گے وہ مجھ سے "
باران سوچتے ہوئے بولا

ناراض تو ہوں گے مگر یہ سوچو اپنے پڑپوتے کو دیکھتے خوش کتنا ہوں گے "
آبان نے خوش ہوتے کہا۔۔

ہاں یہ بھی ہے ابھی وہ بہت چھوٹا ہے اتنا لمبا سفر کرنا بہت مشکل ہے اسکے ڈاکومنٹس بننے میں بھی دو ماہ لگ سکتے ہیں چھ ماہ کا ہو جائے پھر سرپرائز دوں گا "

اچھا پھر تو یہ سرپرائز ہم دونوں اکٹھے ہی دیکھیں گے "بس تم بتا دینا میں بھی پہنچ جاؤ گا" آبان نے کہا

ٹھیک ہے" پھر ادھر ادھر کی باتیں کرتے کال کاٹ دی۔۔

@@@

" کیوں نہیں چلی جاتی تم "کیوں میرا گھر توڑنے پہ تلی ہوئی ہو "

"کیوں میری بسی بسائی گرہستی میں آگ لگادی تم نے
زیبا کی باتیں اسکے دماغ میں گونجنے لگی تھی۔۔

بشرا جو لگ رہا تھا اسکا سر درد سے پھٹ جائے گا۔۔

اس نے تو یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ کسی کا گھر برباد کر دے گی۔۔

" وہ تو خود مجبور تھی "
"اب کیا بتاتی اسے کہ کیا مجبوری یہاں کھینچ لائی ہے
.." وہ ارادہ کر چکی تھی اسے جانا ہوگا یہاں سے

وہ یہ الزام نہیں سہہ سکتی کے اسکی وجہ سے کسی کا گھر برباد ہو جائے۔۔

زیبا اپنی جگہ پہ درست تھی اسکی جگہ کوئی اور عورت ہوتی یا وہ خود ہوتی تو یہی سب کرتی جو زیبا کر رہی ہے "

اپنے آنسو صاف کرتی وہ ارادہ بنا چکی تھی۔۔

@@@

زیبا زیان کو کمرے میں لے آئی تھی۔۔وہ زیان سے دور نہیں رہ سکتی تھی وہ اسکی اولاد نا سہی مگر ان تین ماہ میں سے اپنی اولاد سمجھ کر ہی پالا ہے " وہ باران سے بھی دور نہیں رہ سکتی۔۔ وہ تو بس اسے دھمکانا چاہتی تھی کہ وہ اپنا ارادہ بدل دے۔۔

وہ کتنی خود غرض بن کر سوچ رہی تھی وہ جو پالنے والی ماں بنی ہے وہ کیسے رہے گی اپنے بچے کے بغیر۔۔

@@@

باران آج آفس سے سیدھا بشرا کے کمرے میں آیا تھا۔۔

زیان کہاں ہے" بشرا کو اکیلا پا کر کہا۔۔

" وہ زیبا کے پاس ہے

سرسری سا جواب دے کر چپ ہو گئی۔۔

کچھ کہا تو نہیں زیبا نے آپ سے " دیکھو اسکی باتیں تم دل پہ مت لینا آہستہ آہستہ وہ ٹھیک ہو جائیں گی غصہ میں ہے" باران نے بیڈ پہ بیٹھتے اپنے شوز اتارنے لگا۔۔

غصہ میں ہونا بھی چاہیے" آپکو انہیں اعتماد میں لیکر مجھ سے شادی کرنی چاہیئے تھی۔۔

مجھے اپنا آپ مجرم سا لگتا ہے انکے سامنے" وہ سنجیدگی سے اسے دیکھتے بولی تھی۔۔

تم مجرم کیسے ہو" اور یہ فضول باتیں مت سوچا کرو میں کرلوں گا سب ٹھیک" وہ ٹائی ناٹ ڈھیلی کرتا اٹھا تھا اور واش روم میں بند ہوا۔۔

بشرا چلی گئی کمرے سے اس سے بات کرنا ہی فضول لگا۔۔

باران فریش ہو کر زیبا کے کمرے میں آیا۔۔ زیان کو اٹھایا بیڈ سے۔۔

زیبا جو زیان سے کھیل رہی تھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی چہرے پہ ابھی بھی ناراضگی کے آثار تھے۔۔

زیان سے باتیں کرنے لگا تھا۔۔

زیان کی بڑی ماما ناراض ہو گئی "ہم منالیں گے۔۔

تو زیبا اٹھ کر کمرے سے ہی چلی گئی۔۔

باران اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا پھر سے زیان کی متوجہ ہو گیا تھا۔۔

@@@

دن گزرتے جا رہے تھے زیبا کا رویہ باران کے ساتھ آہستہ آہستہ بہتر ہو گیا تھا باران اب تک شاید یہی سمجھ رہا تھا کہ سب ٹھیک ہو رہا ہے۔۔ مگر بشرا کا

رویہ باران کے ساتھ اب تک کھیچا کھیچا سا تھا وہ صرف زیان کی خاطر جھیل رہی تھی اسے۔۔

زیبا کا رویہ بشرا کے ساتھ لیا دیا سا ہی تھا۔۔زیان بھی زیبا کے ساتھ زیادہ اٹیچ ہو چکا تھا مگر ماں پھر بھی ماں ہی ہوتی ہے بشرا کو دیکھتے زیبا کے ہاتھوں سے چھوٹنے لگتا تھا۔۔اب تو وہ کافی بڑا ہو گیا تھا سب کی پہچان کرنے لگا تھا۔۔

"مجھے لگتا ہے اب تمہیں چلے جانا چاہیے یہاں سے زیان بھی بڑا ہو گیا ہے زیبا اسکے کمرے میں آتے بولی۔۔

مگر زیان تو ابھی صرف چھ ماہ کا ہوا ہے" وہ دکھ سے بولی تھی۔۔

ہاں تو" وہ اب رہ لے گا تمہارے بغیر۔۔

تم نے خود ہی کہا تھا کہ تم چلی جاؤ گی" مجھے لگتا ہے اب وقت آ چکا ہے کہ تم چلی جاؤ۔۔" زیبا نے خود سری سے کہا۔۔

ٹھیک ہے مگر باران" بشرا نے بولنا چاہا۔۔

تم باران کی فکر مت کرو وہ بھی یہی چاہتا ہے" کونسا تم سے اس نے پسند کی شادی کی تھی چھوڑ دے گا وہ تمہیں اور ویسے بھی کانٹریکٹ میرج تھی تمہاری اس کے ساتھ تمہارا کام صرف بچہ پیدا کرنا تھا۔ محبت نہیں ہو تم اسکی وہ تو بس تم سے اپنا دل بہلا رہا ہے" بچہ کا تو صرف اس نے بہانا ہی بنایا ہوا ہے۔۔

تمہاری ٹکٹس کروا دوں گی میں ایک دو دن میں اور ہاں باران سے میرا نام مت لے نا کہہ دینا اپنی مرضی سے جا رہی ہو" کہتے وہ چلی گئی تھی۔۔

بشرا کو بھی لگا اب اسکے جانے کا وقت آن پہنچا ہے جانا تو ہے ہی آخر آج یا کل تو پھر آج ہی سہی سوچتے وہ تیاری کرنے لگی تھی جانے کی۔۔

@@@

تم نے خود ہی کہا تھا کہ تم چلی جاؤ گی "مجھے لگتا ہے اب وقت آ چکا ہے کہ تم چلی جاؤ۔۔" زیبا نے خود سری سے کہا۔۔

ٹھیک ہے مگر باران "بشرا نے بولنا چاہا۔۔

تم باران کی فکر مت کرو وہ بھی یہی چاہتا ہے "کونسا تم سے اس نے پسند کی شادی کی تھی چھوڑ دے گا وہ تمہیں اور ویسے بھی کانٹریکٹ میرج تھی تمہاری اس کے ساتھ تمہارا کام صرف بچہ پیدا کرنا تھا۔ محبت نہیں ہو تم اسکی

وہ تو بس تم سے اپنا دل بہلا رہا ہے" بچہ کا تو صرف اس نے بہانا ہی بنایا ہوا ہے۔۔

تمہاری ٹکٹس کروادوں گی میں ایک دو دن میں اور ہاں باران سے میرا نام مت لے نا کہہ دینا اپنی مرضی سے جا رہی ہو" کہتے وہ چلی گئی تھی۔۔

بشرا کو بھی لگا اب اسکے جانے کا وقت آن پہنچا ہے جانا تو ہے ہی آخر آج یا کل تو پھر آج ہی سہی سوچتے وہ تیاری کرنے لگی تھی جانے کی۔۔

@@@

زیبا نے بشرا کی پاکستان جانے کی ٹکٹ کنفرم کروادی اور دو دن بعد کی ٹکٹ اسکے ہاتھ میں تھمادی۔۔

اپنے ہاتھوں میں پکڑی ٹکٹس کو دیکھ آنکھ سے موتی نکل کر ٹکٹ کے کاغذ پہ جذب ہوا تھا۔۔

پہلے یہاں آنا مشکل لگ رہا تھا کسی امتحان سے کم نہیں تھا اور واپس جانا اتنا ہی مشکل لگ رہا ہے اور جیسے کوئی اور امتحان شروع ہونے والا ہے۔۔

اپنے آنسو صاف کرتی اٹھ گئی اور خاموشی سے اپنے کپڑے الماری سے نکالتی بیگ میں ڈالنے لگی تھی۔۔ آج نہیں کل یہ دن بھی آنا ہی تھا۔۔

مگر اپنے بچہ کو چھوڑ کر جانا بے حد مشکل لگ رہا تھا وہ کیسے رہے گی زیان کے بغیر بھلے ہی وہ یہاں اسکے پاس نہیں ہوتا تھا سارا دن مگر وہ اسے دیکھ تو سکتی تھی۔۔

باران بے خبر تھا بشرا کے جانے سے۔۔اور نا ہی بشرا نے اسے آگاہ کیا۔۔

بشرا کو بھی یہی لگ رہا تھا کہ وہ باران کے لیے صرف ایک کھلونا بن گئی ہے جب چاہتا ہے اس سے اپنا دل بہلا لیتا ہے۔۔

بس اسے دکھ تھا تو صرف اپنے بچے سے دور رہنے کا۔۔

اور یہ دو دن بھی خاموشی سے گزر گئے تھے۔۔

بشرا نے زیان کو ڈھیر سارا پیار کیا۔۔جینی سے ملی اور چلی گئی زیبا اس سے نہیں ملی تھی جاتے ہوئے ڈرائیور کے ساتھ ہی ائیر پورٹ کے لیے نکل گئی اکیلے اور باران اس بات سے بلکل بے خبر تھا۔۔

جینی سے برداشت نہیں ہوا تھا بشرا کو یوں جانا وہ رونے لگی تھی پھر اسے خیال آیا کہ باران کو تو پتا ہی نہیں اس نے جلدی سے باران کو کال کر کے آگاہ کیا تھا بشرا کے بارے میں۔۔

باران ریش ڈرائیونگ کرتا ہوا ائیرپورٹ پہنچا تھا اس کے تو گمان میں بھی نہیں تھا کہ بشرا اسے بتائے بغیر جانے کا کیسے سوچ سکتی ہے۔۔

وہ ائیرپورٹ پہ اس وقت بیٹھی ہوئی تھی آنکھیں نم تھیں یہاں گزرے ہوئے پلوں کے بارے میں سوچ رہی تھی جب باران اسکے سامنے کھڑا ہوا۔۔

" بشرا

وہ کھوئی سی بیٹھی تھی

ایک بار پھر آواز دینے پہ چونک کر سامنے دیکھا تھا۔۔

بشرا "تم یہاں کیا کر رہی ہو اور کس سے پوچھ کر جا رہی ہو "ایک بار بھی بتانا ضروری نہیں سمجھا تم نے۔۔

جی "نہیں ضروری سمجھا میں نے آپکو بتانا۔۔
مجھے لگتا ہے کہ اب میرا کام ہو گیا ہے جو میں کرنا تھا۔۔
اب میری آپکی زندگی میں کوئی جگہ نہیں بچتی آپکو جو چاہیے تھا وہ مل تو گیا ہے آپکو "کوئی کھلونا نہیں ہوں میں جسے آپ اپنی من مرضیاں کرتے رہیں پلیز چھوڑ دیں مجھے میرے حال پہ "اپنا رویہ قدرے سخت کرتی بولی۔۔

تم میری بات کیوں نہیں سن رہی بس اپنی ہی چلائی جا رہی ہو۔۔

نہیں سننی میں نے آپکی کوئی بات اب تک آپ نے اپنی ہی چلائی ہے میری تو کوئی نہیں سنی "اب میری ہی سننی ہو گی مجھے نہیں رہنا آپکے ساتھ اور ویسے بھی ہمارے درمیان یہ پہلے سے ہی طے تھا تو پھر اب میرے جانے کا وقت آچکا ہے اور اس لیے میں نے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔۔ وہ سنانے پہ آئی تو سناتے چلی گئی۔۔

اچھا تو پھر ہمارا بچہ تم اتنی سیلفش ہو گئی ہو کہ اپنے بچے کو چھوڑ کر جا رہی ہو تمہیں زیان کی زرا بھی پرواہ نہیں ہے۔۔ ٹھیک ہے میرے لیے نا سہی اپنے بچے کے لیے ہی رک جاتی۔۔ زیان ابھی بس چھ ماہ کا ہے اسے ضرورت ہے تمہاری۔۔

اسی لیے ہی تو جا رہی ہوں کہ اگر اسے میری عادت پڑ گئی تو کیسے رہے گا وہ میرے بغیر اور میں اسکے بغیر جانا تو ہے نا مجھے اسے چھوڑ کر۔۔اپنے آنسوؤں کو صاف کرتی بولی تھی جو بے اختیار زیان کے نام پہ بہنے لگے۔۔

اور میں "میں کیسے رہوں گا تمہارے بغیر۔۔ "

مجھے عادت پڑ چکی ہے تمہاری۔۔ڈیڑھ سال کا عرصہ گزارا ہے تمہارے " ساتھ۔۔

بشرا میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں"۔۔وہ لہجہ میں پیار سموئے بولا تھا " ہمیشہ کے لیے اپنانا چاہتا ہوں تمہیں۔۔پلیز مت جاؤ۔۔

۔۔آخر میں منت بھرے انداز میں بولا۔۔

آپکو میری عادت پڑی ہے۔۔محبت نہیں ہوئی۔۔

محبت تو آپکو زیبا سے بھی ہوئی تھی۔۔ پہلی محبت تو فراموش کردی آپ نے بلکہ اصل قربانی تو محبت میں انہوں نے دی ہے آپ کے لیے۔۔ ورنہ اپنے شوہر کو کون عورت برداشت کر سکتی ہے دوسری عورت کے لیے۔۔

اتنے میں فلائٹ کی اناؤسمنٹ ہونے لگ گئی اور بشرا اپنا بیگ لیے چل دی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اسکی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی۔۔

دونوں ہی ایک دوسرے سے بدگمان ہو چکے تھے۔۔ باران کو وہ سیلفش لگنے لگی تھی اس وقت۔۔

باران کو اس پہ شدید غصہ آیا تھا۔۔ وہ اسکی محبت کا اظہار کرنے کے باوجود بھی اسکی محبت کو پیروں تلے روندتے ہوئے چلی گئی۔۔

وہ ائیر پورٹ کی حدود سے باہر آچکا تھا اپنی گاڑی کے پاس آکر کھڑا ہوا تھا " اسکے ذہن میں بس بشرا ہی تھی۔۔ "تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو

'Why you can do that?

Why?

Why?

زوردار آواز میں کہتے دو تین بار گاڑی کے ٹائر کو پیروں سے ہٹ بھی کیا۔۔

Hey man what happened?

راہ چلتے کئی لوگوں نے پوچھا تو چپ چاپ غصہ پیتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔اس وقت تو وہ کوئی جنونی ہی لگ رہا تھا۔۔اپنا ماتھا مسلتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی تھی سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔

@@@

بشرا جب پلین میں آکر بیٹھی تو منہ پہ دونوں ہاتھ رکھ کر رو پڑی تھی۔۔اسے باران خود سر ہی لگا تھا اسکی محبت کا کیا گیا دعوہ بھی جھوٹا لگا تھا۔۔

اگر یہ وقت کوئی اور ہوتا تو خود کو دنیا کی خوش قسمت ترین عورت ہی سمجھتی جسے باران اعوان پرپوز کر رہا ہے شہزادوں سی آن بان رکھنے والا باران اعوان۔۔

رگڑ کر آنکھوں سے آنسوں صاف کرتی خود کو نارمل کرتے سہی ہو کر بیٹھی تھی۔۔ جہاز اڑان بھر چکا تھا اس بار وہ نہیں گھبرائی تھی پچھلی بار جب پہلی مرتبہ باران کے ساتھ پلین پہ بیٹھی تھی اور جب جہاز نے اڑان بھری تو بہت خوفزدہ ہوئی تھی مگر اب تو جیسے کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔

@@@

باران ائیر پورٹ سے سیدھا گھر آیا تھا چہرہ نیچے کیئے کاندھے پہ کورٹ لٹکائے آہستہ آہستہ قدم بڑھائے وہ گھر میں داخل ہوا تھا کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح لگ رہا تھا مایوس سا۔۔

جینی اسی کے انتظار میں کھڑی تھی اسے اکیلے ہی آتا ہوا دیکھ وہ اسکی طرف لپکی۔۔

" بشرا نہیں آیا آپ کے ساتھ یا لینے ہی نہیں گیا اسے

نہیں آئی وہ "اس سے اچھا تھا میں جاتا ہی نا اسے لینے۔۔اس نے انکار کر دیا جھٹلا دیا سب مجھے میرے بچے کو کتنی سیلفش نکلی وہ۔۔ کتنی بدگمانی تھی اسکے لہجہ میں۔۔

نہیں ایسا نہیں ہے "کیسے آتا وہ کتنا مینٹلی ٹارچر کیا زیبا میم نے انہیں اور گھر سے نکالنے والا بھی بشرا کو زیبا ہے ورنہ وہ تو اپنے بچہ سے دور نہیں جانا چاہتا تھا۔۔ جینی کے انکشاف پہ باران شاک ہو گیا۔۔

" واٹ "یہ کیا کہہ رہی ہو تم

آپ نے کبھی اسکا خیال ہی نہیں کیا" وہ اتنا اداس اور پریشان کیوں رہتا ہے.. آپ اسکی کئیر کرتا تو آپکو پتا ہوتا" آپکو اب بھی وہی سیلفش لگتا ہے کمال ہے ..." جینی نے اسکا تمسخر اڑایا تھا

باران کو اب اسکی سمجھ آئی کہ کیوں وہ اس سے کھیچی کھیچی سی رہتی تھی.. اس نے کبھی کوشش ہی نہیں کی اسے جاننے کی اسکے جانے کے بعد ہی یہ خیال کیوں آرہا تھا اب اسے.. سوچتے ہوئے وہ سیڑھیاں چڑھنے لگا..

زیبا بہت خوش بیٹھی تھی بلآخر وہ بشرا کو باران کی زندگی سے نکالنے میں کامیاب ہو ہی گئی ایسے جیسے کوئی بلا ٹل گئی ہو..

مگر کہیں نا کہیں بشرا کے لیے دکھ بھی تھا مگر یہ بھی سوچ تھی کہ وہ جوان ہے خوبصورت ہے اسے تو کوئی دوسرا ساتھی بھی مل جائے گا مگر اسکے پاس تو صرف باران ہی ہے۔۔

زیان سو رہا تھا اور وہ صوفہ پہ بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک باران کو اس وقت کمرے داخل ہوتا ہوا دیکھ حیران ہوئی جبکہ اسکے آنے کا یہ ٹائم نہیں تھا۔۔

" آپ اس وقت

کیوں " اتنی حیران کیوں ہو رہی ہیں۔۔ میں جب مرضی آؤں۔۔ وہ اسے " دیکھتا بولا جبکہ اس پہ شدید غصہ بھی آ رہا تھا۔۔

بہت خوش لگ رہی ہیں جیسے کوئی کامیابی حاصل کر لی ہو " طنز کیا تھا۔۔

نہیں تو ویسے ہی" وہ تھوڑا گھبرائی باران کے سخت تیور دیکھ۔۔

نہیں ویسے نہیں" مبارکباد تو بنتی ہے.. بشرا جو چلی گئی۔۔ایک ماں کو اسکے بچے سے دور کر کے آپ خوش ہیں۔۔" وہ آہستگی سے مگر سخت لہجہ میں بولا ۔۔

یہ بات پہلے سے ہی طے تھی کہ اسے جانا ہے پھر آپکو کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے اور وہ اپنی مرضی سے گئی ہے" وہ منہ پھیرتے بولی۔۔

ہاں" ہو رہی ہے تکلیف مجھے مگر آپ نے بھی اچھا نہیں کیا زیبا"۔۔میرا مان توڑ دیا آپ نے۔۔" وہ اسکے قریب آتے بولا۔۔

اور جو مان آپ نے میرا توڑا۔۔" وہ اسکے سامنے منہ کرتے اسکی لال ہوتی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولی۔۔

" تو وہ منہ پھیر گیا

" اب منہ کیوں پھیر لیا ہے آپ نے سامنا کریں میرا جواب دیں مجھے میں نے بھی وہی کیا ہے جو آپ نے میرے ساتھ کیا ہے۔۔ میں ہم دونوں کے درمیان کسی تیسرے کو نہیں آنے دوں گی۔۔" درشتگی سے جواب دیا تھا زیبا نے دوٹوک۔۔

مگر میں نے اپنا شرعی حق استعمال کیا تھا" آپ کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی "" آپ کو اف تک نہیں کہا۔۔ بتائیں جب آپ کے ساتھ ناانصافی کی ہو ' مگر بشرا کے ساتھ تو ناانصافی ہوگئی ہے نا

میری محبت میں کسی اور شریک ٹھہرا کر آپ پوچھ رہے ہیں کے کوئی زیادتی نہیں کی" یا تو پہلے جھوٹ نا بولتے" وہ دانت پیستے ہوئے بولی

ہم پاکستان جا رہے ہیں زیان کے میں پیپر ز بنوا رہا تھا کچھ دنوں تک ریڈی ہو کر آجائیں گے داد جی کو اپنا بیٹا بھی دکھانا ہے "
وہ سختی سے الفاظ ادا کرتے چلا گیا تھا۔۔

پاکستان" وہ زیر لب بڑ بڑائی
" اب واپس چلے گئے تو کہیں بار ان اسے واپس نا لے آئے "
" بلا ابھی ٹلی نہیں تھی

@@@

بشرا ایک طویل سفر کر کے پاکستان پہنچی تھی۔۔

انوشہ کے نئے بتائے ہوئے پتہ پر ٹیکسی لے کر پہنچی تھی وہاں۔۔

وہ ایک درمیانہ سا ایریا تھا پہلے کی نسبت زیادہ اچھا اور صاف ستھرا علاقہ تھا۔۔

اب گلی میں تو پہنچ گئی مگر گھر کا نہیں معلوم تھا کہ اتنی گھروں میں اسکا گھر کونسا ہے۔۔

انوشہ نے اسے بتایا تھا کہ پرانا والا گھر بیچ کر انھوں نے نیا گھر لیا ہے۔۔ سب اسی کی ہی مہربانی سے لیا تھا۔۔

پھر ایک چار منزلہ عمارت سے اپنے بھانجے سات سالہ التمش کو نکلتے ہوئے دیکھا تھا سامنے بشرا کو کھڑا پایا تو بھاگ کر اسکے گلے جا لگا" بشرا خالہ آپ کب آئی۔۔

ابھی ہی آئی ہوں" پیار سے اسے گلے لگاتے کہا تھا بشرا نے۔۔

آئیں نادیکھیں ہمارا نیا گھر کیسا ہے" التمش اسے گھر لے آیا سیڑھیاں چڑھتے
وہ دوسرے فلور پہ لے کے آیا۔۔

" بشرا "
تم کب آئی بتایا ہی نہیں تم نے کے تم آرہی ہو" انوشہ اسے دیکھتے بھاگ کر
اسکے پاس آئی۔۔

اب آگئی ہوں نا بتانے کا کیا فائدہ تھا" عجیب سا روکھا سا جواب دیا۔۔

آؤ تم بیٹھو۔۔ تھک گئی ہو گی۔۔

التمش تم بشرا کا سامان اندر رکھو۔۔"انوشہ نے اسے صوفہ پہ بٹھایا جو نیو ڈیزائن کا نیا تھا۔۔بشرا کو یاد تھا کہ انکے پاس تو ایک ہی صوفہ تھا اور وہ بھی لکڑی کا۔۔

ماشاللہ آپی گھر تو بہت ہی شاندار لیا سامان بھی سارا نیا ہے"تمسخر سے کہا۔۔

ہاں"بس جو پہلے گھر تھا اسے بیچ کر اور جو پیسے تم اپنی سیلری کے بھیجتی رہی ہو اسے ملا کر لیا ہے"انوشہ نے مسکراتے کہا تھا۔۔

تم اتنی جلدی آگئی ابھی تو ڈیڑھ سال ہوا ہے تم نے تو دو سال کا کہا تھا۔۔اماں سامنے آتی بولی نا سلام نا دعا وہ سیدھا بات پہ آئی۔۔

جی میرا دل نہیں لگتا تھا وہاں اس لیے بیچ میں ہی سب چھوڑ کر آگئی ہوں "
بشرا نے اداس لہجہ میں کہا۔

اماں کچھ بولتی انوشہ بول پڑی۔۔ "بشرا تم تھک گئی ہو گی فریش ہو جاؤ میں تمہارے کھانے کا بندوست کرتی ہوں "۔۔

" نہیں آپی مجھے بس آرام کرنا ہے آپ میرے لیے بس چائے بنا دیں۔۔
" اور واش روم کہاں ہے
بشرا بولی۔۔

وہ سامنے کمرہ ہے وہاں چلی جاؤ اور اسی کمرے میں تمہارا سامان بھی رکھوا دیا ہے "اور میں تمہارے لیے ابھی چائے بناتی ہوں۔۔ "انوشہ نے ہاتھ کے اشارے سے کمرہ دکھایا۔۔

تو بشرا اسی کمرے کی طرف چل دی۔۔

انوشہ کیا یہ پکا نوکری چھوڑ کر آ گئی ہے۔۔اس مکان کی ابھی آدھی پیمنٹ باقی ہے اگر یہ نوکری نہیں کرے گی تو کہاں سے دو گی باقی کے پیسے" اماں اسکے جاتے ہی شروع ہو گئی۔۔

اماں پلیز ابھی بس کر دیں" کر لیں گے کچھ نا کچھ۔۔انوشہ نے اماں کو چپ کروانا چاہا کہیں بشرا کے کانوں میں آواز نا پڑ جائے۔۔

بشرا ابھی دروازے تک پہنچی تھی کہ اس کے کانوں میں آواز پڑ چکی تھی۔۔ وہ انکی سن چکی تھی۔۔

اپنے ہی رشتہ کرنے خود غرض اور لالچی ہو چکے ہیں۔۔اسکا اندازہ اسے آج ہوا تھا۔۔

فریش ہو کر چینج کر کے وہ باہر آئی ان کے پاس کہ اماں نے پھر سوال جواب شروع کر دیے تھے۔۔

" تم نے پکا نوکری چھوڑ دی ہے

جی نہیں"اس نے جھوٹ بولا۔۔

اچھا پھر واپس کیوں آئی ہو ؟ایک اور سوال داغا اماں نے۔۔

وہ میرا دل نہیں لگ رہا تھا وہاں اس لیے یہی پہ اس لیے کمپنی والوں سے بات کی اور انہوں نے واپس پرانی والی کمپنی میں بھیج دیا کچھ دنوں میں پرانی کمپنی جوائن کرلوں گی۔۔اماں کے مزید سوالوں سے بچنے کے اس نے ایک اور جھوٹ بولا۔۔

سلیم بھائی کیسے ہیں" نظر نہیں آرہے "بشرا نے دھر ادھر دیکھتے کہا۔۔

وہ ہوسپٹل گئے ہیں اپنا روٹین چیک اپ کروانے کے لیے۔۔اب تو ماشاءاللہ بہت بہتری آگئی ہے صحت میں" یہ سب تمہاری بدولت ہوا ہے بشرا۔۔" انوشہ نے اسکا ہاتھ پکڑتے کہا۔۔

تو وہ اسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکال گئی اور کھڑی ہو گئی" مجھے نیند آرہی ہے میں سونے جا رہی ہوں۔۔"

اسکے جاتے ہی اماں پھر سے بولی۔۔

شکر ہے نوکری نہیں چھوڑی ورنہ میں تو ڈر گئی تھی کے گزارا کیسے ہو گا'' اور سلیم کی ابھی تک نوکری نہیں لگی اور نا ہی وہ ابھی نوکری کے قابل ہے۔۔

بشرا کمرے میں نیند کا بہانا بناتی آ گئی۔۔

نیند کہاں آنی تھی اسے توزیان کی یاد آ رہی تھی۔۔ موبائل سے اسکی تصویریں نکال کر دیکھ رہی تھی اور آنسوں جاری ہو گئے تھے۔۔ اسکی تصویر پہ ہاتھ پھیرتے اسے چوما تھا نا جانے وہ کیسا ہو گا وہ بھی یاد کرتا ہو گا اسے۔۔

@@@

باران آفس سے گھر آیا توزیان بہت رو رہا تھا۔۔

زیبا سے وہ چپ ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔پھر باران نے اسے اٹھایا تو وہ تب کہیں جا چپ ہوا تھا۔۔

کل سے بہت رو رہا ہے یہ باران اور آج تو سارا دن ہی روتا رہا ہے۔۔زیبا نے تھکن سے کہا آج تو ہلکان ہو گئی تھی زیان کے پیچھے۔۔

ہاں تو اپنی ماں کو یاد کر رہا ہے" بچہ ہے مگر اپنی ماں کی پہچان تو کرتا ہی ہے" باران نے نروکھے پن سے کہا۔۔

تو میں اسکی ماں نہیں ہوں" میرا کوئی حق نہیں۔۔زچ ہوتے کہا۔۔

پلیز مجھ سے مت الجھو تو بہتر ہے" وہ درشتگی سے کہتا چلا گیا۔۔

@@@

یہ کیا ہے" زیبا حیرت سے بولی اپنے ہاتھوں میں ٹکٹس دیکھ کر

" ٹکٹس ہیں پاکستان کی کل ہی جا رہے ہیں تیاری کر لو
باران نے اسے تھمائی تھیں۔۔

مگر" وہ ابھی اتنی جلدی واپس نہیں جانا چاہتی تھی۔۔

اگر مگر کو چھوڑو۔۔دادجی اکیلے ہیں کب سے اب ہمیں جانا چاہیے انکے پاس زیان کو لیکر۔۔

آپکا کاروبار تو یہاں شفٹ ہو گیا ہے نا تو پھر واپس" زیبا شاک سے ہی بول رہی تھی۔۔

ہاں مگر اب میں یہاں سب کچھ ختم کر کے پاک ہی شفٹ ہو رہا ہوں پرانی کمپنی میں۔۔"

کہتے وہ چلا گیا کمرے سے۔۔

" زیبا نے سر پکڑ لیا تھا۔۔اب باران واپس بشرا کے ہی پیچھے جا رہا ہے

@@@

بشرا سلیم کے پاس بیٹھی انکا حال چال پوچھ رہی تھی۔۔

اللہ کا بڑا کرم ہے بشرا میری یہ زندگی تمہاری ہی بدولت ہے ورنہ تو میں کب کا دنیا کو خیر باد کر چکا ہوتا۔۔" سلیم نے مشکور بھرے انداز میں کہا۔۔

"زندگی دینے والی ذات خدا کی ہے میں تو بس ذریعہ ہوں

"تمہارا سارا قرض اتارنا ہے میں نے بس اللہ مجھے اتنی مہلت دے دے۔۔

ایسا تو نا کہے" بشرا نے کہا۔۔

کونسا قرضہ "اور تم نے جو اسکے لیے کیا ہے وہ کیا کم تھا اسے اپنے گھر رکھا پڑھایا لکھایا ورنہ اپنے چچا کے گھر دھکے کھا رہی تھی ہوتی انکی نوکرانی بنی ہوتی۔۔"اماں انکی باتیں سنتی انکے سر پہ آن پہنچی۔۔

اماں" بشرا نے میری زندگی بچائی ہے"اس احسان کا بدلہ تو میں دے ہی نہیں سکتا کبھی۔۔اب تم نوکری نہیں کرو گی میں ڈھونڈ رہا ہوں نوکری

انشاللہ جلد ہی مل جائے گی"اسکا مرجھایا سا چہرہ دیکھ سلیم نے مسکراتے کہا۔۔

کونسی نوکری ابھی تم پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئے"اماں نے ٹوکا اسے۔۔

بشرا تم جاؤ اپنے کمرے"سلیم کو اماں کی کڑوی باتیں بشرا کے لیے اچھی نہیں لگ رہی تھیں اس لیے بشرا کو بھیج دیا۔۔

وہ اٹھ کر چلی گئی۔۔

@@@

باران اور زیبا بھی پاکستان پہنچ چکے تھے۔۔جیسے ہی وہ گھر داخل ہوئے سامنے دادجی بیٹھے تھے

زیبانے زیان کو اٹھایا ہوا تھا۔۔

یہ بچہ کون ہے" دادجی نے حیرت اور تجسس سے بوچھا باران سے۔۔۔

@@@

باران اور زیبا بھی پاکستان پہنچ چکے تھے۔۔ جیسے ہی وہ گھر داخل ہوئے سامنے دادجی بیٹھے تھے۔۔

زیبانے زیان کو اٹھایا ہوا تھا۔۔

یہ بچہ کون ہے" دادجی نے حیرت اور تجسس سے پوچھا باران سے۔۔۔

یہ آپکا پڑپوتا ہے اور میرا بیٹا زیان اعوان۔۔ باران نے داد جی سے مسکراتے کہا۔۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے "یہ تو چھ ماہ پہلے گئی تھی یہاں سے اور بچہ بھی پانچ چھ مہینے کا لگ رہا ہے" داد جی نے زیان کو بغور دیکھتے کہا جسکی شکل ہو بہو باران سے ملتی تھی۔۔

یہ آپکا ہی پوتا ہے داد جی۔۔ باران نے باہر چھپ کر شادی کر رکھی تھی" جب میں وہاں گئی تو یہ ہونے والا تھا اور اسکی ماں اسے پیدا کرتے ہی اس دنیا سے چل بسی" زیبا بولی تھی۔۔ باران نے زیبا کی طرف گھور کر دیکھا تھا کیسے صفائی سے اس نے جھوٹ بولا۔۔

باران تم نے مجھے بتایا ہی نہیں اگر تمہیں دوسری شادی کرنی تھی تو مجھے بتا دیتے میں تو خود یہی چاہتا تھا۔۔"

"اور اسکی ماں کو اللہ جنت نصیب کرے

لاؤ دو میرا پوتا مجھے" دادجی نے خوش ہوتے زیان کی طرف ہاتھ بڑھائے
"۔۔

مجھ سے چھپانے کے لیے آپ سے بھی چھپایا انہوں نے وہ تو میں اچانک چلی گئی ورنہ کہاں پتہ چلتا" اگر بیچاری کو اللہ زندگی دے دیتا تو میں بھی دل سے قبول کرلیتی بچہ کے لیے۔۔" یہ بہت چھوٹا تھا ماں کے بغیر پالنا بہت مشکل تھا اس لیے یہ بڑا ہوا تو اسے لیکر آئے آپ کے پاس" زیبا نے پھر نہایت صفائی سے ایک جھوٹی کہانی گھڑ دی۔۔

باران وہاں سے چلا گیا اپنے کمرے کی طرف۔۔
زیبا اور زیان دادجی کے پاس ہی تھے۔۔

باران کمرے میں آتا ادھر سے ادھر ٹہلنے لگا۔۔

"اسے غصہ آرہا تھا زیبا پہ اسکے جھوٹ بولنے پہ
کچھ دیر بعد زیبا زیان کو لیے کمرے میں آئی۔۔

زیبا کیوں جھوٹ بولا دادجی سے اسکی ماں مر چکی ہے" وہ زندہ ہے اور اسے
"اپنے بچے سے ملنے کا پورا حق
باران طیش میں آتے بولا۔۔

"کیوں؟ جب آپ جھوٹ بول سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں"

"بچے کو ملنے کا پورا حق ہے مگر بچہ کے باپ سے نہیں
اب اگر یہاں آ ہی گئے ہیں تو دور رہنا اس سے۔۔

" اس سے ملنے کا میرا پورا حق ہے آپ مجھے روک نہیں سکتیں
جیسے اسکی پہلی محبت جنونی تھی ویسے ہی دوسری محبت بھی جنونی ہوتی جا رہی تھی۔۔

باران" ضبط سے اسکا نام پکارا تھا زیبا نے

آپ کو ہم دونوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا میں یا بشرا" آنکھیں لال سرخ ہوئیں تھیں۔۔

میں دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑنا چاہتا آپ کی اپنی جگہ ہے اور بشرا
" کی اپنی جگہ ہے
مجھے کسی امتحان میں ناڈالیں پلیز۔۔" سختی سے ٹوکا تھا باران نے

امتحان میں تو مجھے آپ نے ڈال دیا ہے باران کیوں وہ لڑکی آپ کے دل و
" دماغ سے نہیں نکل رہی مجھ سے اب برداشت نہیں ہوتا
وہ جوان ہے۔۔ حسن کا جادو بھی ہے اسکے پاس اور کوئی مالدار پیسے والے کو
"اپنے حسن کے جلوے دکھا کر پھنسالے گی جیسے آپ کو

بس" اسے مزید بولنے سے روکا تھا باران نے۔۔
بس کر جائیں پلیز" وہ میری بیوی ہے آپ اسکے بارے میں اس طرح بات
نہیں کر سکتی۔۔ سختی سے بولتا واش روم میں بند ہوا تھا۔۔

زیبا بیڈ پہ بیٹھتے اپنا سر پکڑ الیا تھا۔۔

اور پھر زیان کی طرف متوجہ ہوئی جو رونے لگ گیا تھا۔۔

@@@

بشرا ایک مہینہ ہو گیا ہے تمہیں آئے ہوئے جاب پہ نہیں جانا تم نے" اماں

..کے کہنے پہ بڑی ہمت کرتے انوشہ نے سوال کر ہی لیا

..چلی جاؤں گی آرام کرنا چاہتی تھی کچھ وقت کے لئے

..وہ بے تاثر سا چہرہ لئے بولی

مجھے پتہ ہے اس گھر کا باقی کا پیسہ بھی میں نے ہی پورا کرنا ہے فکر نا کریں کل سے ارادہ کیا ہے جانے کا.. "بشرا نے انوشہ کو دیکھے کہا جو شرمندگی سے سر جھکا گئی..

کیا ضرورت تھی اتنا بڑا گھر لینے کی چند پیسے زیادہ کیا آئے عیاشیاں شروع کر دی.. "سلیم بھائی کا علاج ابھی بھی چل رہا ہے ان پہ توجہ دینی چاہیے تھی بشرا جو کتنے دنوں سے خاموش بیٹھی تھی جو اپنا سب کچھ ان پہ قربان کر چکی تھی مگر انہیں زرا قدر نہیں کی اس کی..

انوشہ سے تو کوئی جواب نا بن پایا "کیا بتاتی اماں کے کہنے پہ وہ بھی لالچ میں آ گئی..

ہاں تو کیا غلط کیا جو بھی سنوارا ہے اپنے بچوں کا سنوارا ہے ہر ماں اپنے بچے کا بھلا ہی چاہتی تم نے چار پیسے زیادہ کیا کما لئے باتیں سنانے لگ گئی بڑی بہن ہے تمہاری کتنے احسان کئے ہیں تم پہ بھول گئی.. اماں جی کی تو شروع سے ہی بشرا سے نہیں بنتی تھی

بشرا کوئی سخت جواب نہیں دینا چاہتی اس لئے وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آ گئی..
کمرے میں آتی رو دی تھی ان کے لئے وہ خود کو کسی کے آگے نیلام کر گئی تھی .. مگر اسے کیا ملا

اماں پلیز کیوں اسے خوامخواہ باتیں سنا دی مجھے ہی سنا رہی تھی حق بنتا ہے اسکا سنا لینے دیتی.. انوشہ کو اچھا نہیں لگا تھا بشرا کے لیے..

تم تو رہنے ہی دو اپنا خیال کرو بس اسکے زیادہ نیچے لگنے کی ضرورت نہیں ہے "۔۔" اماں کر رہی ہوں میں اپنا خیال۔۔

ڈاکٹر سے ٹائم لے لو" چیک کروالو اب تو اللہ خیر سے جوڑی بنا دے اب ایکا بیٹا اور بیٹی ہے اب تو بیٹا ہو جائے بس" اماں نے پرانے خیالوں کی مالک تھی۔۔

اور اگر بیٹی ہو گئی تو" انوشہ کو چھٹہ ماہ چل رہا تھا۔۔

آئے ہائے کیسی باتیں کر رہی ہو" اپنا نے برا سا منہ بناتے کہا تو انوشہ سر ہلاتی چلی گئی بشرا کے پاس۔۔

بشرا نے جلدی سے آنسو صاف کیے تھے انوشہ کو اپنی طرف آتا دیکھ۔۔

بشرا دیکھو تم اماں کی پرواہ نا کرو تمہیں پتا تو ہے انکا۔۔وہ انکے پاس آتی بولی۔۔

میری چھوڑو اپنی پرواہ کرو بس۔۔اسے دیکھتی بولی تھی اور الماری سے اپنے کپڑے نکالنے لگی صبح کے لیے جاب جو ڈھونڈنی تھی خود کے لیے۔۔

اچھا میں بچوں کو دیکھ لوں ابھی سوئے ہیں کے نہیں"انوشہ چلی گئی۔۔

اب بشرا کو فکر تھی کہ نوکری ڈھونڈنے کے لیے دھکے کھانے پڑیں گے اور باران کی کمپنی میں وہ جانا نہیں چاہتی تھی واپس۔۔

@@@

"ماشاءاللہ میرا پوتا تو بلکل اپنے باپ پہ ہی چلا گیا ہے۔۔

داد جی زیان کے ساتھ کھیلنے کی کوشش کرتے تھے اور زیان تھوڑی دیر میں ہی رونا شروع کر دیتا تھا ایک مہینہ سے ان دونوں کی ابھی تک نہیں بنی۔۔

شکورا سے اسکی ماں کے ہی حوالے کر آؤ باپ کی طرح یہ بھی مجھ سے لڑتا ہی رہتا ہے" داد جی زیان کو اٹھاتے بولے جو گلا پھاڑ کر رو رہا تھا۔۔

اتنے میں زیبا خود ہی آگئی زیان کی آواز سنتے اور آتے ہی اسے اٹھالیا۔۔

باران کب آئے گا کچھ دن ہی رکا تھا اور پھر چلا گیا" داد جی نے پوچھا۔۔

جی وہ وہاں بزنس اب ختم کر رہے ہیں نا تو کچھ دن لگ جائیں گے۔۔اسے تو وہ کچھ بھی نہیں بتا کر گیا تھا۔۔

ہاں باران آجائے پھر زیان کی مرحوم ماں کے گھر والوں کے پاس جا کر افسوس کر آئیں گے۔۔"دادجی نے کہا تو زیبا سٹپٹا گئی۔۔

"وہ کیوں"وہ میرا مطلب ہے کہ اسکی کیا ضرورت ہے

ضرورت ہے"دنیاداری کا تقاضا ہے۔۔"دادجی نے کہا

یہ نہیں ہو سکتا"زیبا تو گڑبڑا گئی۔۔

کیوں"دادجی کو کچھ عجیب سا لگا۔۔

وہ"کیونکہ اسکے گھر والے یہاں نہیں رہتے ناوہ تو کسی دوسرے شہر سے تھی بہت دور آپ نہیں جا سکتے نا "

"زیبا نے فٹ سے بہانہ بنایا۔۔

اچھا اچھا" ٹھیک ہے۔۔دادجی نے اسکی بات سمجھتے کہا۔۔

"اچھا زیان کو بھوک لگی ہے"

..زیبا زیان کو لیے چلی گئ

دادجی میرے کو کوئی گڑبڑ لگتی ہے" زیبا کا اڑا ہوا رنگ دیکھ کر پاس کھڑے شکور نے اندازا لگایا۔۔

او کچھ نہیں ہے" اپنے اندازے اپنے پاس رکھو۔۔

باران صاحب کا موڈ اس بار کچھ اچھا نہیں تھا بیگم صاحبہ کا بھی یہی حال ہے دونوں پہلے کی طرح خوش نہیں لگ رہے اب تو بچہ بھی ہے تیسرا بندہ بھی

اللہ کو پیارا ہو گیا۔۔ کچھ تو گڑ بڑ ہے۔۔ سوچنے والے انداز میں تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے کہا شکور نے۔۔

دادجی کو اسکی کہانی سمجھ نہیں آئی۔۔

بس کر دے تو اور تیری باتیں کھوجی سے کم نہیں ہے" پہلے تو داد جی بھی سوچ میں پڑے پھر جھڑک دیا۔۔

@@@

بشرا تو تھک کر آج پھر گھر لوٹی تھی کتنے دن ہو گئے تھے کتنی ہی کمپنیوں میں اپنی سی وی لیے گھوم رہی تھی مگر کوئی ڈھنگ کی جاب نہیں مل رہی تھی۔۔ یا تو بہت ہی کم سیلری ہوتی اتنے میں تو اسکا گزارا نہیں تھا۔۔

کیا ہوا تھک گئی۔انوشہ اسکا کھانا لیے کمرے میں آئی۔

ہاں" کوفت سے کہا تھا۔۔

میری وجہ سے تمہیں کام کرنا پڑ رہا ہے نا ورنہ تمہاری عمر کی لڑکیاں تو شادی کر کے بچہ پال رہی ہیں کوس تو رہی ہو گی مجھے "انوشہ نے شرمندگی سے کہا۔۔

میری قسمت ہی ایسی ہے خود کو کیوں دوش دے رہی ہو" مایوسی سے کہا تھا بشرا نے۔۔

اچھا تم کھانا کھا لو پھر میں تمہارے لیے چائے بنا دوں گی۔۔

تم رہنے دو میں بنالوں گی خود ہی۔۔آرام کر لو جا کر"۔۔
اسے دیکھتے بشرا نے کہا جو اپنی حالت کی وجہ سے تھکی تھکی سی لگ رہی تھی۔۔
تو انوشہ چلی گئ۔۔

کھانا کھانے کے بعد موبائل اٹھایا آج سارا دن ٹائم ہی نہیں لگا تھا۔۔اس وقت اسکا ایک ہی کام ہوتا تھا زیان کی تصویروں کو دیکھتے رہنا اسکے گزارے ہوئے یادگار لمحے سوچتے رہنا اسکی بہت ساری ویڈیوز بھی بنائی ہوئی تھی اس نے اپنے موبائل میں۔۔
کچھ مسیجز بھی آئے ہوئے تھے جو اس نے نے کھولے نہیں تھے۔۔
میسیجز چیک کیے تو اسکی سیلری اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو گئ ہے مسیج آیا ہوا تھا
۔۔

یہ دیکھ وہ حیران ہوئی تھی باران کو اسکی سیلری اب تک تو روک دینی چاہیے تھی مگر اس نے ایسا نہیں کیا تھا۔۔

وہ کشمکش میں پڑ گئی تھی کہ کیا کرے" مگر وہ باران کی کمپنی میں بھی جاب نہیں کرنا چاہتی تھی اور نا ہی اس سے کوئی بات کرنا چاہتی تھی۔۔

ساری رات اسی کشمکش میں گزر تھی۔۔

@@@

بلآخر بشرا کو وہیں آنا پڑا جہاں وہ نہیں آنا چاہتی تھی۔۔

" سر مس بشرا آئیں ہیں

احمد نے کال کرتے فوراً باران کو اطلاع دی تھی۔۔ باران نے اسے کہا ہوا تھا کہ اگر بشرا آئے تو فوراً اسے اطلاع کرے کہیں نا کہیں اسے امید تھی کہ وہ شاید آئے اسکی کمپنی میں۔۔

توجو میں نے تمہیں کہا تھا وہی کرنا" باران نے کہا۔۔

جی سر" کہتے احمد نے فون رکھ دیا۔۔

تھوڑی دیر میں بشرا اسکے آفس میں آئی۔۔

"مے آئی کم ان سر

"یس

" کیسی ہیں آپ مس بشرا

" جی ٹھیک ہوں سر

وہ سر میں جاب کے لیے آئی تھی دوبارا سے کیا کوئی پوسٹ خالی ہے تو میں دوبارا سے جوائن کر سکوں پھر "

بشرا نے ہمت کر کے کہا تھا جبکہ اسکا ارادہ تو بالکل بھی نا تھا۔۔

ہمم "مس بشرا آپکی سیٹ خالی ہے آپ اسی سیٹ پہ دوبارا بیٹھ سکتی ہیں" احمد نے مسکراتے کہا۔۔

جی سر "بشرا نے جیسے نا سمجھی میں کہا۔۔

مطلب کے آپ نے کونسا ریزائن کیا تھا جاب سے آپ تو ابھی بھی کمپنی کا حصہ ہیں" باران سر نے آپکو کسی اور کمپنی میں بھیج دیا تھا۔۔ابھی کچھ دنوں پہلے ہی پی اے کی سیٹ خالی ہوئی اسکے لیے ایک نئ اسسٹنٹ کی ضرورت تھی اور اتفاق سے آپ آگئیں۔۔"احمد نے اسے تفصیل سے سمجھایا۔۔

کیا اسسٹنٹ "سر اسکے علاوہ کوئی اور پوسٹ نہیں ہے۔۔"بشرا نے برا سا منہ بناتے کہا۔۔

نہیں"احمد نے یک لفظی جواب دیا۔۔

باران "کب آئیں گے "نادانستہ طور پر اسکے منہ سے باران نکل گیا پھر سے الفاظ کی درستگی کی۔۔

.. باران سر "کب آئیں گے "

پتہ نہیں وہ تو بس آتے جاتے رہتے ہیں دس دن بعد آئیں یا بیس دن مہینہ بھی۔ "شور نہیں ہے کہ کب تم آئیں "احمد نے جواب دیا۔۔

ٹھیک ہے "بشرا سیر یس سے انداز میں کہتی اٹھ کر چلی گئی۔۔

وہ تو ایک ویک بعد آجائیں گے مگر۔۔

" باران سر نے جھوٹ کیوں بولنے کہا بشرا سے

اور انہوں نے جب خود ہی بشرا کو بھیجا ہے تو بشرا کیوں باران سر کا پوچھ رہی تھی۔۔

" کچھ تو گڑ بڑ ہے دونوں ہے میں

وہ دونوں کے تانے بانے جوڑنے لگا تھا۔۔ایک پہیلی بن گئے تھے دونوں اسکے لیے۔۔

@@@

بشرا کمپنی سے باہر نکل آئی تھی ہاتھ کے اشارے رکشہ روک اس میں بیٹھ گئی۔۔

" اور یہ سوچنے لگی کہ جب باران آجائے گا تو کیسے سامنا کرے گی اسکا وہ نہیں کرنا چاہتی تھی دوبارا اسکا سامنا مگر مجبوری پھر سے اسکے سامنے لا کھڑا کرے گی"۔۔

مگر وہ اسکا کوئی مزید احسان نہیں لے گی بس چھ مہینے تک ہی جاب کرے گی اور پھر ہمیشہ کے لیے اس سے اپنے تمام تر رابطے منقطع کر دے گی"۔۔

"مگر زیان

زیان کیا خیال آتے ہی اسکا دل مٹھی میں آیا تھا یہ دن اپنے بیٹے کے بغیر کیسے گزارے یہ اسے ہی پتا تھا۔۔

اتنے میں اسکا گھر آگیا اور رکشہ والے کو پیسے دیتے گھر میں داخل ہوئی سامنے ہی سلیم بیٹھا ہوا تھا جو کہ غصہ میں لگ رہا تھا اور اسکے پاس اماں اور انوشہ بھی بیٹھی ہوئیں تھیں۔

میں نے تمہیں کہا تھا کہ تم نوکری نہیں کروگی" سلیم نے بشرا کو دیکھتے ہوئے غصہ سے کہا تھا۔۔

اس بات کو لیکر ابھی کچھ دیر پہلے وہ انوشہ اور اماں سے بھی بھڑ چکا تھا۔۔

یہ خود ہی نہیں مان رہی ہم نے تو کہا ہے "مت کرو ہم پہ احسان 'اماں پھر بولنے سے باز نا آئی۔۔

سلیم نے اماں کی طرف گھور کر دیکھا تو وہ مزید بولنے سے چپ کر گئی۔۔
انوشہ تو سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔

میں خود ہی جاب کر رہی ہوں سلیم بھائی "اس گھر کی پیمنٹ بھی تو پوری کرنی ہے۔۔ ورنہ اس گھر سے بھی جائیں گے سب اور پرانا گھر تو رہا نہیں۔۔ طنز کیا تھا انوشہ کو دیکھتے جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔

تو تم نے کیا ٹھیکا اٹھا رکھا ہے سب کا "میں ابھی تک زندہ ہوں مرا نہیں ہوں اپنے آخری سانس تک ان لوگوں کو در بدر نہیں ہونے دوں گا۔۔ "انوشہ اور اماں نے سلیم کی جانب دیکھا تھا۔۔

میرا بچہ اللہ تمہیں لمبی زندگی دے "ابھی تمہاری صحت کا سوال ہے تم کام نہیں کر سکتے سمجھو" چار دن یہ اور کما لے گی تو کچھ چلا نہیں جائے گا اسکا" ایک ایک پائی لوٹائیں گی اسکی بس تم ایک بار مکمل صحتیاب ہو جاؤ۔۔اماں نے جذباتی ہوتے کہا تھا۔۔

بشرا کمرے میں ہی چلی گئی مزید ڈرامے کا حصہ نہیں بن سکتی تھی۔۔

اور سلیم بھی دامن چھڑا کر گھر باہر نکل گیا۔۔

تم ہی سمجھاؤ اپنے شوہر کو "نا کرے ضد۔۔اماں غصہ سے انوشہ سے بولی جو کب سے چپ گم سم سی بیٹھی تھی۔۔

جب آپکی نہیں سن رہا تو میری کیا سنیں گے۔۔وہ بھی اٹھ کر چلی گئی۔۔

@@@

باران جلدی سے اپنا سارا کام ختم کر کے پاکستان واپس لوٹ جانا چاہتا تھا جب سے اسے پتا چلا ہے بشرا واپس جاب پہ آگئی ہے اس سے تو رہا نہیں جا رہا تھا۔۔

ایک ہفتہ میں ہی سارے کام نمٹا کر جلد از جلد پاکستان جانے کی تیاریوں میں تھا زیبا اور زیان کو پاکستان چھوڑ آیا تھا اور یہاں اپنا سارا کاروبار ختم کر کے ہمیشہ کے پاکستان شفٹ ہو جائے گا۔۔یہاں پہ کام بھی اس نے بشرا کی وجہ سے شروع کیا تھا مگر زیبا نے انکے بیچ میں آکر سب ہی ختم کر دیا تھا۔۔

اب اسکا یہاں رہنے کا مقصد بھی ختم ہو گیا تھا۔۔

وہ بشرا کو منائے گا اور اسے دوبارا اسے اپنے گھر لے آئے گا۔۔

بشرا نے اسکا نمبر بلاک کیا ہوا تھا۔۔ کتنی بار رابطے کی کوشش کی مگر نہیں ہو سکا تھا۔۔

اب تو سمجھو وہ خود ہی اسکے پاس چل کر آ گئی ہے۔۔

@@@

آبان بھی آج ہی پاکستان واپس آیا تھا۔۔ وہ زیان کے ساتھ کھیل رہا تھا پہلے ہی دن اسکے زیان سے دوستی ہو گئی تھی۔۔ اور وہ اسکے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔ پاس ہی دادجی بھی بیٹھے مسکرا رہے تھے۔۔

شکر ہے اسکی کسی کے ساتھ تو بنی میرے ہاتھوں میں تو جیسے کانٹے ہیں جیسے ہی اٹھاتا ہوں تو رونے لگ جاتا ہے یا میری داڑھی کھینچنے لگ جاتا ہے۔۔ دادجی ہنستے بولے تھے۔۔

"ہم شرارتوں میں تو باران ہی ہے دوسرا موڈی بھی اسی طرح ہے۔۔

مجھے کچھ دن پہلے ہی پتا چلا تھا کہ باران سب کو پاکستان لے آیا ہے اس لیے سارے کام جلدی سے نمٹا کر میں اپنے بھتیجے سے ملنے چلا آیا۔۔

اور اسکی ماں کہاں ہے" آبان نے پوچھا۔۔

وہ کچن میں ہو گی" داد جی نے جواب دیا۔۔

.." میں زیبا بھابھی کی نہیں اسکی اصلی ماں کا کہہ رہا ہوں وہ کہاں ہے

اتنے میں زیبا بھی اوپر آگئی۔۔وہ تو اپنی جگہ ساکت ہو گئی تھی کہیں آبان اسکی پول نا کھول دے۔۔

وہ تو بیچاری اسے پیدا کرتے ہی اس دنیا فانی سے رخصت ہو گئی اللہ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔۔دادجی نے افسوس سے کہا۔۔

واٹ! یہ کس نے کہا آپکو۔۔آبان تو شاک ہوا تھا یہ سن کر آبان نے تو اسے ایسا کچھ نہیں بتایا وہ تو دو دو بیویوں کے اسکے پاس رونے روتا رہا ہے۔۔

زیبا کی طرف دیکھا تھا۔۔اسکے تو رنگ اڑے ہوئے تھے۔۔وہ اسے دیکھتی نظریں پھیر گئی۔۔

آبان کو سمجھ آرہا تھا کہ انہوں نے داد جی سے جھوٹ بولا ہے۔۔وہ کچھ بولا نہیں تھا باران دو دن میں آجائے گا اس سے ہی ساری معلومات لے گا۔۔

@@@@

بشرا آفس سے شام کو جلدی نکل آئی تھی کام کچھ زیادہ خاص نہیں تھا۔۔مگر اسے رکشہ نہیں مل رہا تھا۔۔

سڑک کراس کر کے دوسری طرف جانا چاہتی تھی کہ شاید وہاں سے رکشہ مل جائے۔۔ابھی آدھی سڑک کراس کی تھی کہ کسی کے گاڑی سے جا ٹکرائی تھی۔۔

مقابل نے سامنے کسی کو آتا ہوا دیکھ بروقت بریک لگائی تھی۔۔

بشرا گاڑی سے ٹکراتی نیچے زمین پہ جا گری تھی اسکے ہاتھ میں پکڑی فائلز بکھر چکی تھیں۔۔ مگر اسے زیادہ چوٹ نہیں لگی تھی۔۔زمین پہ گرنے کی وجہ سے بازو اور گھٹنے پہ رگڑیں لگی تھی۔۔

اففف" سسکتے اپنی فائلز اٹھا کر کھڑی ہوئی۔۔ مقابل بھی فٹ سے گاڑی سے باہر آیا۔۔

آئی ایم سوسوری" آپ اچانک سے سامنے آئیں مجھے پتہ نہیں لگا۔۔چوٹ تو نہیں لگی آپکو

سوری" وہ دانت پیستے بولی

ابھی اپنی لینڈ کروزر سے مجھے مارنے لگے تھے۔۔امیر ہو تو کیا کسی پہ بھی اپنی گاڑی چڑھا دو گے۔۔" وہ آپے سے باہر ہو گئی تھی۔۔

وہ تو بس اسکی آنکھوں میں کھو سا گیا تھا۔۔اسکا غصیلہ چہرہ ایک پل کے لیے ساکت کر گیا تھا۔۔

@@@

بشرا آفس سے شام کو جلدی نکل آئی تھی کام کچھ زیادہ خاص نہیں تھا۔۔ مگر اسے رکشہ نہیں مل رہا تھا۔۔

سڑک کراس کر کے دوسری طرف جانا چاہتی تھی کہ شاید وہاں سے رکشہ مل جائے۔۔ابھی آدھی سڑک کراس کی تھی کہ کسی کے گاڑی سے جا ٹکرائی تھی۔۔

مقابل نے سامنے کسی کو آتا ہوا دیکھ بروقت بریک لگائی تھی۔۔

بشرا گاڑی سے ٹکراتی نیچے زمین پہ جا گری تھی اسکے ہاتھ میں پکڑی فائلز بکھر چکی تھیں۔۔ مگر اسے زیادہ چوٹ نہیں لگی تھی۔۔زمیں پہ گرنے کی وجہ سے بازو اور گھٹنے پہ رگڑیں لگی تھی۔۔

اُفف "سسکتے اپنی فائلز اٹھا کر کھڑی ہوئی۔۔ مقابل بھی فٹ سے گاڑی سے باہر آیا۔۔

آئی ایم سوسوری "آپ اچانک سے سامنے آئیں مجھے پتہ نہیں لگا۔۔چوٹ تو نہیں لگی آپکو" مقابل شخص پریشانی سے بولا۔۔

سوری" وہ دانت پیستے بولی

ابھی اپنی لینڈ کروزر سے مجھے ٹکر ماردی۔۔امیر ہو تو کیا کسی پہ بھی اپنی گاڑی چڑھا دو گے۔۔" وہ آپے سے باہر ہو گئی تھی۔۔

وہ تو بس اسکی آنکھوں میں کھو سا گیا تھا۔۔اسکا غصیلہ چہرہ۔۔ایک پل کے لیے ساکت رہ گیا تھا۔۔

سفید چادر پہ کالے دھاگہ کا ہلکا سا شیشوں والا کام تھا اوڑھے ہوئے تھی جس میں اسکی سفید رنگت دمک رہی غصہ میں اسکا چہرہ لال اناری ہو رہا تھا۔۔

وہ جانے لگی تو آبان اسکے آگے آگیا۔۔

"آپکو چوٹ لگی ہے آپ ہوسپٹل چلیں میرے ساتھ۔۔

کچھ نہیں ہوا مجھے مری نہیں ہوں میں آگے سے ہٹیں میرے" وہ غصہ سے ادھر ادھر دیکھتی بولی تھی اسے۔۔

بیچ سڑک چلتی گاڑیوں کے درمیان کھڑے تھے وہ دونوں۔۔

اس کے گٹھنے پہ لگی تھی چلنے میں لڑکھڑاہٹ تھی ایک قدم بھی بامشکل چل پائی تھی۔۔

دیکھیں مس"جو بھی ہیں آپ اس وقت آپکا ہوسپٹل جانا ضروری ہے"اس لیے آپکو میرے ساتھ چلنا ہوگا ورنہ میں آپکو ملنے نہیں دوں گا یہاں سے" آبان بھی اپنی ضد کا پکا تھا وہ اسکا راستہ روکے کھڑا ہو گیا۔۔

بشرا کو اس پہ غصہ تو بے حد آیا تھا مگر چاروناچار اسکی گاڑی کی طرف چل دی ۔۔

آبان نے بیک سیٹ کا دروازہ کھول دیا اسکے لیے"وہ اسے گھورتے ہوئے بیٹھ گئی۔۔اسکی گھوری پہ آبان مسکرایا تھا۔۔اور دروازہ بند کرتے ڈرائیونگ سیٹ پہ آیا۔۔

ہسپتال پہنچتے ڈاکٹر نے اسکی بینڈج کی تھی۔۔ بازو پہ کھروچ ہی آئی تھی گرنے سے گھٹنے پہ چوٹ لگی تھی۔۔ پین کلر کا انجیکشن دیا تھا اسے۔۔ اور ساتھ میں کچھ ادویات بھی دیں۔۔

چلیں" باہر کا راستہ دکھاتے آبان نے کہا۔۔

وہ اسکی طرف دیکھنا بھی نہیں چاہتی۔۔
سرخ سفید رنگت ہلکی سی چہرے داڑھی براؤن سلکی بال جو اسکے ماتھے پہ بکھرے تھے۔۔ اوف وائٹ ٹی شرٹ سے نظر آتے کسرتی بازو۔۔ براؤن ٹراؤزر کے نیچے مہنگے برینڈ ڈاوف وائٹ جوگرز۔۔ وہ ہر آتی جاتی لڑکی کی توجہ اپنی جانب کھینچ رہا تھا سوائے اسکے۔۔

میں چلی جاؤں گی" باہر نکلتے دوسری طرف رخ موڑتے کہا تھا بشرا نے۔۔

آبان پھر سے اسکے سامنے آیا تھا۔۔

اب کیا ہے "غصہ سے چلاتے بولی تھی۔۔

آہستہ میڈم "قدرے اونچی آواز سے وہ بولا۔۔

"دیکھیں آپ کیسے گھر جاسکتی اکیلے آپکو چوٹ لگی ہے میں چھوڑ دیتا ہوں

یہ میرے جڑے ہاتھ "زور اسکے آگے ہاتھ جوڑے بولی۔۔

پیچھا چھوڑ دیں میرا کچھ نہیں ہوا مجھے پاؤں سلامت ہیں میرے ٹوٹے نہیں ہے میں چل کر بھی گھر جاسکتی ہوں "غصہ سے لال پیلی ہو گئی تھی۔۔

میں صرف آپکے بھلے کے لیے کہہ رہا ہوں "بس۔۔

امیر ہیں تو کیا لڑکی کا بھلا کرنے چلیں گے یہاں سڑک پہ بیس سوں لڑکیاں گھوم رہی ہیں کسی کو بھی جا کر گھر چھوڑ آئیں خوشی خوشی جائیں گی آپکے ساتھ"۔۔
غصہ سے کہتی آگے بڑھی۔۔

ایک تو یہ کہ آپ امیر کا راگ الاپنا چھوڑ دیں" سمجھ کیوں نہیں آرہی ہیلپ کر رہا ہوں آپکی۔۔
میری کار سے آپکا ایکسیڈنٹ ہوا ہے" اس لیے کہہ رہا ہوں آپکو گھر چھوڑ دیتا ہوں"

ورنہ مجھے ساری زندگی یہی گلٹ رہے گا کہ ایک نہتی لڑکی کو کار سے ٹکر مار کر بیچ چوراہے پہ ہی تن تنہا چھوڑ دیا پتہ نہی بیچاری کے ساتھ کیا بنا ہو گا گھر پہنچی بھی ہو گی کہ نہیں یا کسی اور گاڑی کے نیچے آگئی ہو گی۔۔"

بس بس" وہ بس خیالی پلاؤ پکاتا بولے ہی جا رہا تھا بشرا نے اسکی بولتی بند کرائی۔۔

جی" چلیں پھر۔۔آبان جلدی سے گاڑی کا بیک سیٹ دروازہ کھولتے بولا۔۔

بشرا کو بیٹھنا ہی پڑا تھا وہ بھی اسی کی طرح کا ضدی اور اڑیل ہی لگا۔۔

جی تو راستہ بتانا پسند کریں گی" وہ چپ چاپ بیٹھی تھی آبان نے گاڑی اسٹارٹ کر لی تھی۔۔

تو پھر اس نے اپنا پتہ بتایا اسے اور اس نے گاڑی اسکے گھر طرف ہی ڈال دی ۔۔وہ خاموشی سے سامنے دیکھ کر گاڑی چلا رہا تھا دو بارا کوئی بات نہیں کی تھی بشرا نے بھی اسکی طرف دیکھنے سے گریز کیا تھا۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ اسکے گھر سامنے تھا۔۔

شکریہ آپکا بہت بہت "۔۔

بشرا نے گاڑی سے اترتے اسکی طرف آتے سنجیدہ انداز سے کہا۔۔

شکریہ وہ بھی اتنا پھیکا سا" صحیح سلامت آپکو آپکے گھر تک پہنچایا ہے بندہ کوئی چائے پانی کا ہی پوچھ لیتا ہے "

آبان نے شریر سے لہجہ میں کہا تو وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔

" کیا کرے اب

چلیں میری بہن چائے بہت اچھی بناتی ہے "تکلفانہ کہنا پڑا اسے۔۔

ہاہاہا رہنے دیں مذاق کر رہا تھا" مذاق اڑانے والے انداز میں کہا تھا آبان نے

۔۔

میں مذاق نہیں کر رہی ہیں آجائیں" سنجیدہ مزاج میں کہا تھا بشرا نے۔۔

تو وہ گاڑی سے اتر آیا۔۔
"اچھا پھر اتنا انسسٹ کر رہی ہیں تو پی لیتے ہیں چائے۔۔ "

بشرا گھر کے اندر داخل ہوئی اور وہ بھی اسکے پیچھے ہی گھر کے اندر داخل ہوا۔۔

بشرا کے ساتھ ایک انجان خوبرو مرد کو داخل ہوتا دیکھ سامنے بیٹھی انوشہ اور اماں حیرت میں مبتلا ہوئیں۔۔

اور بشرا کے ماتھے پہ بینڈج لگی ہوئی تھی اور کلائی پہ پٹی بندھی دیکھ انوشہ اسکے پاس آئی۔۔

" یہ کیا ہوا ہے بشرا

" جی انکا میری کار سے ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا" شی از فائن ناؤ

"آپکی بہن کی مرہم پٹی کروا کر صحیح سلامت گھر لے آیا ہوں

ساتھ کھڑے آبان نے کیا۔۔

آپی انکا شکریہ ادا کرنے کے لیے گھر لے آئی آپ اچھی سی چائے بنائیں انکے لیے میں چینج کر کے آئی۔۔

بشرا کہتی اپنی کمرے کی جانب بڑھی۔۔

آپ بیٹھیں نا پلیز" پاس پڑے صوفہ کی جانب اشارہ کرتے کہا انوشہ نے۔۔

''' آپکا بہت شکریہ

اس میں شکریہ کی کیا بات ہے "کافی انوسینٹ ہے آپکی سسٹر" آبان نے مسکراتے کہا۔۔

اس لیے تو شکریہ ادا کر رہی ہوں کے آپ اسے گھر تک لے آئے۔۔ میری بہن تو واقعی بہت معصوم ہے" انوشہ نے مسکراتے اسکا جواب دیا۔۔

اچھا میں ابھی آپکے لیے اچھی سی چائے لائی" کہتے وہ کچن کی جانب بڑھی۔۔
اماں کی نظریں تو بس آبان کی طرف اٹکی ہوئیں تھیں وہ اسکی خوبرو شخصیت کا مکمل جائزہ لے رہی تھی۔۔ آبان نے انکی طرف مسکرا کر دیکھا تھا۔۔
مگر اماں کی وہی کھوجتی نظریں۔۔

تھوڑی ہی دیر میں انوشہ چائے کے ساتھ بہت سارے لوازمات لے کر آئی نمکو بسکٹ چپس وغیرہ۔۔ ٹرے سامنے ٹیبل پہ رکھی۔۔

ارے یہ کیا صرف چائے ہی لے آتی آپ اتنے تکلف کی کیا ضرورت تھی۔۔ آبان نے اتنا کچھ دیکھتے کہا۔۔

آپ ہمارے مہمان ہیں اتنا تو بنتا ہے "آپ لیں نا کچھ اسے صرف چائے اٹھاتا ہوا دیکھ بولی۔۔

اماں تو چلی گئی وہاں سے ورنہ وہ کچھ بولے بنا رہ نا پائیں گی۔۔

یہ "آبان نے ان کی طرف جاتے اشارہ کرتے پوچھا۔۔

یہ میری ساس ہیں "انوشہ نے مسکراتے جواب دیا۔۔

آپ کا نام پوچھ سکتا ہوں "چائے کا سیپ لیتے پوچھا۔۔

میرا نام انوشہ ہے اور میرے دو بچے ہیں "انوشہ نے اپنا پورا تعارف کروایا

اور وہ جو مس اندر گئی ہیں وہ "انکا کیا نام ہے "اشارہ بشرا کی جانب تھا۔۔

انوشہ کی تو ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔اسکی اس بات پہ۔۔

کیا ہوا "میں نے کوئی جوک تو نہیں سنایا "آبان خجل سا ہوا۔۔

کمال ہے اسے ہوسپٹل لے کر گئے گھر بھی چھوڑنے آگئے اور اب تک نام نہیں پوچھا۔۔"اپنی ہنسی کنٹرول کرتی بولی۔۔

" وہ تو میرے بات بات پہ گلے پڑ رہی تھی کیسے پوچھتا نام

اسکا نام بشرا ہے "پھر انوشہ نے بتایا

نائس نیم' آبان نے کہا۔۔

ہمم مگر اسے اپنا نام بہت ہی عام اور سادہ سا لگتا ہے'' انوشہ نے کہا

'' سادگی ہی اصل خوبصورتی ہوتی ہے چاہے نام ہو یا انسان

'' مگر یہ مس بشرا ہمیشہ ہی سیریس رہتی ہیں۔۔

نہیں'' ایسی تو نہیں تھی بلکہ بہت ہی زندہ دل اور خوش رہنے والی لڑکی تھی مگر حالات نے اسے ایسا بنا دیا ذمہ داریاں بڑھ گئی۔۔ پورے گھر کا بوجھ اکیلی نے اٹھایا ہوا ہے۔۔

ورنہ یہ تو سنڈریلا بنی اپنے شہزادے کے خوابوں میں گم رہتی تھی۔۔ کوئی امیر سا خوبصورت سا شہزادہ اسکی زندگی میں آئے گا بہت بڑے بڑے خواب تھے اسکے جو مجبوریوں تلے دب گئے۔۔

سارے گھر کے اخراجات اور میرے شوہر کے کینسر کا علاج کا ذمہ اکیلی نے ہی اٹھایا ہوا ہے۔۔

" ہمارے لیے تو ایک مضبوط سہارا بن گئی مگر خود شائد اندر سے ٹوٹ گئی ہے انوشہ نے رنجیدہ ہوتے اسکی داستان سنائی۔۔

سامنے بشرا فریش ہو کر کمرے سے باہر آئی۔۔

لائٹ پنک سادہ سا سوٹ پہنے سلیقہ سے سر پہ دوپٹہ اوڑھتی ہوئے باہر آئی

۔۔

آبان اسے دیکھتے کھڑا ہوا۔۔

تھینکس اب میں چلتا ہوں" کہتے وہ باہر کی جانب بڑھا۔۔

بشرا جاؤ اسے دروازے تک چھوڑ کر آؤ۔۔انوشہ نے اسکے پاس آتے کہا۔۔

تو بشرا اسکے پیچھے چل دی۔۔

"شکریہ آپ کا

آبان نے پیچھے مڑ کر دیکھا بشرا کی آواز سنتے۔۔

"جی

شکریہ آپکا بینڈج کروانے اور گھر چھوڑنے کا" بشرا نے اپنی بات دوبارا دہرائی۔۔

اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں یہ تو میرا فرض تھا۔۔
اب نیکسٹ کب آئیں گی میری گاڑی کے نیچے۔۔
آبان نے شرارتی انداز میں کہا۔۔

جی" بشرا کے منہ سے اچانک نکلا اسکی بے تکی بات سن کر۔۔
تو وہ ہنس پڑا اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔۔

وہ دروازہ بند کرتی اندر آگئی۔۔

لڑکا تو بہت ہی ہنڈ سم خوبصورت ڈیشنگ ایک دم ہیرو ہے "انوشہ نے اسے دیکھتے ایکسائیٹڈ والے موڈ میں کہا۔۔

ہوگا" تمہیں کیوں شوق چڑھ گیا ہے اسے دیکھ کر۔۔اسنے پھیکے سے انداز میں کہا۔۔

تمہارے لیے کہا ہے "پرفیکٹ لگے گا تمہارے ساتھ۔۔اسے چھیڑتے بولی تو بشرا کا پارا چڑھ گیا۔۔

پلیز آپی ہوش کے ناخن لیں "کہاں وہ اور کہاں ہم۔۔کچھ تو سوچ لیا کریں بولنے سے پہلے۔۔ضروری نہیں کہ جو دکھنے میں خوبصورت ہو وہ اندر سے بھی اتنا ہی خوبصورت ہو "اسے باران کا خیال آیا تھا۔۔

اچھامیں توبس ویسے ہی تمہیں چھیڑ رہی تھی اس میں اتنا غصہ ہونے والی کیا بات ہے۔۔انوشہ نے اسکے ایک دم اتنے غصہ میں آنے کی وجہ سے بات بدل دی تھی۔۔

توبشرا اپنے غصہ کو کنڑول کرتی کمرے میں چلی گئی تھی۔۔

پتہ نہیں اتنا غصہ کیوں کرنے لگی ہے" اسکے جاتے انوشہ نے سوچتے کہا۔۔

کمرے میں آتے ادھر سے ادھر ٹہلنے لگی تھی پہلے ایسی خوبرو شخصیت نے " اسکی لائف تباہ کی ہے وہ تو اب کسی اور کے قابل بھی نہیں رہی سوچتے اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔

پچھلا گزرا ہوا باران کے ساتھ وقت یاد آنے لگا تھا۔۔

اپنے آنسو رگڑ کر صاف کیے تھے وہ نہیں یاد کرنا چاہتی تھی اسے ۔۔

@@@

آبان گاڑی چلا رہا تھا مگر اسکا دھیان بشرا کی جانب ہی تھا ۔۔

' اسکی اداس آنکھیں

اسکے اندر کا دکھ بھی بشرا کے مجبوریوں کے آگے کم لگ رہا تھا ۔۔

پانچ سال جس محبت کے کھو جانے کا غم وہ آج تک منا رہا تھا ۔۔

کیا مجبوریاں اور ذمہ داریاں بھی چہرے کی مسکراہٹ چھین لیتی ہے " مگر

اسکے اندر کوئی اور دکھ بھی ہے جو اس نے سب سے چھپا رکھا ہے ۔۔

@@@

اگلے دن آفس کے بعد بشرا اسی ہوسپٹل میں پہنچی جہاں وہ کل آبان کے ساتھ آئی تھی۔۔

آج رپورٹس لینی تھی کل آبان کو پتہ چلے بغیر اس نے اپنے کچھ ٹیسٹ کروائے تھے۔۔اور اسکی رپورٹس آج آنی تھی۔۔

رپورٹس لیتے وہ سیدھا گھر گئی تھی۔۔

آگئی تم "اچھا تم چینج کر لو پھر میں کھانا لگاتی ہوں آج اکٹھے کھانا کھائیں گے سب۔۔'انوشہ اسے گھر میں داخل ہوتا دیکھ بولی تھی

نہیں آپی مجھے بھوک نہیں ہے "بعد میں کھا لوں گی۔۔" جلدی سے کہتے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔۔

کیا ہو گیا ہے تمہاری بھوک کو" کتنے دن ہو گئے ٹھیک سے کھا پی نہیں رہی ہو

" چہرہ دیکھو اتنا سا بن گیا ہے

آج میں نے بریانی بنائی ہے" جلدی آ جاؤ چینج کر کے "انوشہ نے اسے زرا

سختی سے ٹوکا۔۔

اچھا میں چینج کر لوں "اسکے رنگ اڑے سے لگ رہے تھے۔۔

انوشہ نے نوٹس کیا مگر کھانے کے بعد پوچھنے کا ارادہ کیا ورنہ ایسے ہی بگڑ جاتی

ہے اور پھر کھانا نہیں کھائے گی آجکل تو کچھ زیادہ ہی غصہ ہونے لگی تھی۔۔

کمرے آتے اچھے سے دروازہ بند کیا اور بیگ سے رپورٹ نکال کر پڑھنے لگی

"جیسے جیسے پڑھتی گئی اسکے اوسان خطا ہو گئے تھے وہی ہوا آخر جسکا اسے ڈر

تھا۔۔

آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے تھے۔۔ایک اور نیا امتحان اسکے لیے شروع ہو چکا تھا۔۔ابھی پہلے مسئلہ حل نہیں ہو رہے تھے اور اب یہ ایک اور نیا معاملہ بن چکا تھا کیا کرے گی اب وہ کیسے سامنا کرے گی وہ انوشہ کا اگر سب پتا چل گیا تو۔۔

ادھر سے ادھر ٹہل رہی تھی اور باران اگر اسے پتہ چل گیا اس سب کے بارے میں تو" کیا ہو گا اور زیبا وہ تو پہلے ہی اسکی دشمن بنی بیٹھی ہے۔۔ مگر کیا کرے اب یہ سب اسکے بھی اختیار میں نہیں تھا۔۔

اسکے کمرے کا دروازہ بجا تو ایک دم سے چونک گئ جلدی رپورٹ کو الماری میں چھپایا۔۔

بشرا خالہ ماما بلا رہی ہے آپکو" کھانا کھالیں۔۔باہر کھڑے التمش نے اسے آواز لگائی۔۔

ہاں میں آرہی ہوں" اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتے بولی اور جلدی سے واش روم میں گھسی۔۔

خود کو نارمل رکھتے وہ کمرے سے باہر آئی تھی۔۔

انوشہ نے اسکی پلیٹ میں چاول ڈال کر اسکے آگے رکھے تھے۔۔
بریانی سے اٹھتی اشتہا انگیز خوشبو آج اسے اپنی طرف متوجہ نا کر پائیں اسکا زرا بھی دل نہیں چاہ رہا تھا کچھ کھانے کو۔۔

وہ بس بے دھیانی میں بیٹھی تھی بامشکل ایک دو چمچ ہی کھا پائی تھی۔۔

بشرا کیا ہو گیا ہے ٹھیک سے کھا کیوں نہیں رہی تمہیں تو بہت پسند ہے نا بریانی" انوشہ بولی تو وہ ہوش میں آئی تھی۔۔

وہ میں نے شام میں کچھ کھا لیا تھا اس لیے بھوک نہیں ہے" پلیٹ پرے کرتے وہ اٹھ گئی تھی۔۔

تو کچھ اور کھا لو" انوشہ نے بغور اسکا چہرہ دیکھتے کہا جو زرد پڑ رہا تھا۔۔

نہیں آپی دل نہیں چاہ رہا" وہ کہتے چلی گئی۔۔
انوشہ تو بس اسے دیکھتے رہ گئی۔۔

سلیم دونوں بہنوں کو بس چپ چاپ دیکھ رہا تھا وہ اپنا پرہیزی کھانا کھا رہا تھا۔۔

جب زمہ داریوں کا بوجھ بڑھ جائے تو بھوک مر ہی جاتی ہے "انوشہ کو دیکھتے طنزیہ بولے تھے۔۔

@@@

باران آج پاکستان واپس آیا تھا۔۔

رات کو آبان اور باران لان میں بیٹھے تھے۔۔

اور آبان کو اس سے بات کرنے کا موقع بھی مل گیا۔۔

" تمہاری دوسری بیوی کب مر گئی تم نے بتایا نہیں

زندہ ہے سہی سلامت اور اسی شہر میں ہے " باران نے اسے دیکھتے کہا۔۔

تو پھر دادا جی کو جھوٹ کیوں بولا ان سے کیوں چھپایا" آبان کو سمجھ نہیں آئی اسکی۔۔

میں نے نہیں زیبا نے جھوٹ بولا ہے اور میں سب بول نہیں پایا۔۔"اس نے بے بس ہوتے کہا۔۔

کیوں سچ نہیں بولا تم نے؟ آبان نے پوچھا

کیونکہ اسے زیبا نے گھر سے نکال دیا تھا اور وہ بہت زیادہ ناراض ہے مجھ سے "اس لیے میں آیا ہوں یہاں اسے منانے" جب مان جائے گی تب ہی اسے یہاں لاؤ گا۔۔ باران نے تفصیلی جواب دیا۔۔

یہ اچھا نہیں کیا زیبا بھابھی نے ایک ماں اسے اسکا بچہ الگ کر دیا۔۔ باران اور تم نے اتنی دیر کر دی اسے منانے میں۔۔

میں اسے کچھ ٹائم دینا چاھتا تھا تاکہ وہ اپنے اور میرے رشتہ کے بارے میں سوچ لے" بشرا کو سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔

کیوں؟ پسند کی شادی تھی نا تمہاری اسکے ساتھ تو اتنا ٹائم کیوں سوچنے کے لیے۔۔ آبان اسکی کانٹریکٹ میرج کے بارے میں نہیں جانتا تھا۔۔

باران یہاں پہ سٹپٹا گیا کیونکہ اس نے اسے پورا سچ نہیں بتایا۔۔
میں نے اس سے شادی کرنے میں زرا جلدی کر دی اس لیے ایک دوسرے کے بارے میں سوچنے کا موقع کم ہی ملا تھا۔۔

ٹھیک ہے جلدی سلجھاؤ اپنے معاملات کہیں دیر نا ہو جائے" اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا اور اندر چلا گیا۔۔

پیچھے باران سوچتا رہ گیا یہ ٹیڑھی کھیر ہے" جلدی معاملات نہیں سنبھلنے والے کیونکہ زیبا نے بہت دوریاں پیدا کر دی دونوں کے درمیان میں۔۔

@@@

بشرا تم کچھ چھپا رہی ہو مجھ سے" انوشہ اسکے پاس بیٹھتی بولی۔۔

نن" نہیں تو۔۔ وہ تو ایک پل کے لیے گھبرا گئی۔

تم کچھ زیادہ ہی پریشان سی رہنے لگی ہو آفس سے آکر کمرے میں بند ہو جاتی ہو" انوشہ اسکا اترا ہوا چہرہ دیکھ بولی۔۔

خالہ تو اب پہلے جیسے رہی نہیں" ہمارے ساتھ کھیلتی بھی نہیں" پاس بیٹھے التمش نے بشرا کو دیکھتے شکوہ کیا۔۔

دیکھو بچے بھی تمہارے بدلے ہوئے تیور نوٹ کر رہے ہیں۔۔اگر تم جاب نہیں کرنا چاہتی تو چھوڑ دو۔ مگر اپنا سکون مت برباد کرو.. "
انوشہ نے اسے پیار سے کہا۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے آفس میں سارا دن کام بہت ہوتا ہے تھک جاتی ہوں" بشرا نے بات کو ٹالنا چاہا۔۔

تم میرے ساتھ ہوسپٹل چلنا کل کا ٹائم لیا ہے میں نے ڈاکٹر سے چیک اپ کروانا ہے۔۔انوشہ نے کہا تو وہ گڑبڑا کر بولی

میں کیوں؟

میں اکیلی کیسے جاؤں گی کوئی تو چلے میرے ساتھ اماں نے تو منع کر دیا ساتھ چلنے سے۔۔

مجھے آفس سے چھٹی نہیں ملے گی مشکل ہے آپ سلیم بھائی کو ساتھ لے جاؤ" اپنی گھبراہٹ پہ قابو پاتی بولی اور وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آگئی۔۔انوشہ پیچھے سر ہلاتی رہ گئی پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے اسے۔۔

@@@

بشرا نے فائلز تیار کیں اور اسے دکھانے احمد کے آفس گئی۔۔

" سر یہ فائلز ریڈی ہیں ایک بار چیک کر لیں۔۔

سامنے دیکھا تو ساکت رہ گئی باران کرسی پہ براجمان ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھا ہوا تھا۔۔

یہ باران کا ہی آفس تھا باران کی غیر موجودگی میں یہ سیٹ احمد سنبھالتا تھا مگر اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ باران واپس آچکا ہے۔۔

بشرا نے فائلز تیار کیں اور اسے دکھانے احمد کے آفس گئی۔۔

" سر یہ فائلز ریڈی ہیں ایک بار چیک کرلیں۔۔

سامنے دیکھا تو ساکت رہ گئی باران کرسی پہ براجمان ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھا ہوا تھا۔۔

یہ باران کا ہی آفس تھا باران کی غیر موجودگی میں یہ سٹ احمد سنبھالتا تھا مگر اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ باران واپس آ چکا ہے۔۔

اسکا دل جیسے ڈوب کر ابھرا تھا دل کی دھڑکنیں ایک دم سے تیز ہو گئیں تھیں باران کو دیکھتے اپنی جگہ سے ہل بھی نا پئیں تھی۔۔

باران بڑی گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا۔۔
سادہ سا لائٹ پنک سوٹ پہنے سر پہ ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے ہوئے میک اپ سے آری صاف شفاف چہرہ۔۔اداس آنکھیں وہ پہلے سی بشرا رہی نہیں تھی جو پہلی بار اس آفس میں آئی تھی چہکتے ہوئے۔۔

کیسی ہو" اپنی کرسی سے اٹھ کر آہستہ آہستہ قدم اسکی جانب قدم بڑھائے بولا۔۔

بہت اچھی ہوں" انتہائی سنجیدگی سے جواب دیا تھا۔۔

لگ تو نہیں رہا بدل گئی ہو" اسکا چہرہ چھونا چاہا تھا مگر وہ بدک کر پیچھے ہٹی تھے۔۔

باران کو یوں باور کروایا جیسے وہ اس پہ تمام اختیار کھو چکا ہے۔۔
وہ اسے بغور دیکھ رہا تھا چھونا چاہتا تھا اسے محسوس کرنا چاہتا تھا۔اسکا یوں بدک کر پیچھے ہٹنا اسے اچھا نا لگا۔۔

چہرہ پہ آتی سنہری زلفوں کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کرنا چاہتا تھا اسکے صاف شفاف ماتھے پہ اپنے لب رکھنا چاہتا تھا دل مچل اٹھا تھا اسکی قربت کے لیے۔۔

میں نے یہ فائلز تیار کر لیں تھیں احمد سر نے کہا تھا آج ریڈی چاہیے ساری فائلز آپکے آتے نیا پراجیکٹ شروع کرنا ہے چیک کر لیجیے گا باران سر یوں بات کی جیسے وہ اجنبی ہو اسکے لیے اسکے انداز سے اسکے بول چال سے ایسا لگا جیسے وہ اسکے ساتھ گزارے ہوئے وہ پل وہ وصل کے لمحے سب فراموش کر گئی ہو۔۔

اس نے تو اپنے بچے کا حال تک نا پوچھا تھا۔۔
اور وہ آفس سے نکل بھی گئی۔۔

وہ جو اسکے لیے مرے جا رہا تھا اور اسے تو رتی برابر بھی فرق نا پڑا تھا۔۔
حیراں تھا اسکی سنگدلی پہ۔۔

بشرا آفس سے نکل آئی تھی ضبط سے اسکا چہرہ سرخ پڑ چکا تھا۔۔

اسے اپنا بچہ یاد آنے لگا تھا۔۔زیان کو سوچتے اسکی آنکھوں سے موتی پھسلنے لگے تھے۔۔ مگر کوئی اسکے آنسوؤں کا سبب نا پوچھ لے فٹ سے اپنے دوپٹہ سے آنسو صاف کیے تھے۔۔

اور کام پہ دھیان دینے کی کوشش کرنے لگی۔۔جو اس سے ہو نہیں پا رہا تھا ۔۔

سارا دن آفس میں بشرا نے باران سے لاتعلقی ہی برتی تھی۔۔

@@@

زیبا زیان کو لان میں لیے بیٹھی تھی۔۔ تبھی آبان بھی وہیں آگیا۔۔

آجا" میرا شونا بے بی" زیان کو اٹھاتے آبان لاڈ کرنے لگا تھا اسکے۔۔

تم بھی شادی کیوں نہیں کر لیتے اب ماشاءاللہ سے تایا بن گئے ہو اب تو" زیبا نے اسے دیکھتے مسکراتے کہا۔۔

" کیوں میں آپکو سکون میں اچھا نہیں لگتا

وہ اسے دیکھتے بولا۔۔

کیوں؟ شادی کر کے زیادہ سکون میں ہو جاؤ گے "بیوی ہو گی بچے ہوں گے "

وہ اسے چھیڑتے بولی۔۔

زیان ہی کافی ہے بس میرے لیے' مجھے نہیں کرنی کوئی شادی۔۔

شادی کے نام پہ وہ بس ایسے ہی بگڑ جاتا تھا۔۔

تمہاری اپنی اولاد بھی تو ہونی چاہیے۔۔زیبا نے کہا۔۔

آپکو بہت پیار ہے زیان سے "وہ زیبا کو پھر زیان کو دیکھتے بولا۔۔

ہاں بہت زیادہ" وہ بھی زیان کی طرف مسکرا کر دیکھتے بولی۔۔

"پھر اسے پیدا کرنے والی ماں کو کتنی محبت ہو گی اس سے
آبان نے کہا تو زیبا کے جیسے رنگ بدل گئے۔۔

" کیوں جھوٹ بولا آپ نے دادجی سے "کیوں دور کیا اسکی ماں کو اس سے

وہ کہیں اور شادی کر کے پھر بچہ پیدا کر لے گی جو میں نہیں کر سکتی میں نے
" بس اپنا گھر اور شوہر بچایا ہے اس سے جو وہ چھین رہی تھی مجھ سے

زیبا نے سخت لہجہ میں الفاظ ادا کیے تھے جیسے اسے نفرت ہو دوسری عورت سے۔۔

" باران واپس لے آئے گا اسے "کیوں باران کی زندگی کو مشکل کر رہی ہیں

نہیں "وہ اس گھر میں نہیں آسکتی "زندگی میری مشکل کر دی ہے اس عورت نے مجھ سے ایک پیار کرنے والا شوہر چھین لیا۔۔" وہ جنونی انداز میں بولی تھی۔۔

باران آپ سے پیار کرتے ہیں اس لیے تو ابھی تک اسکی لائف میں اسکے گھر "میں بڑے ٹھاٹھ سے رہ رہی ہیں
اس نے تو آپکو کچھ بھی نہیں کہا۔۔

یہ آپکا وہم ہے"اور وہم کا کوئی علاج نہیں۔۔

آبان کہتے چلا گیا وہاں سے۔۔

میں اسے اس گھر میں اور باران کی زندگی میں کبھی نہیں آنے دوں گی۔۔

نقاہت سے کہا تھا

@@@

میٹنگ حال میں سب جمع تھے باران نے ایک نیا پراجیکٹ شروع کیا تھا اور اسی حوالے سے آج پریزینٹیشن دینا تھی۔۔

سامنے بشرا کھڑی پروجیکٹ کے حوالے سے پریزینٹیشن دے رہی تھی۔۔

باران کی نگاہیں بس بشرا پہ ہی جمی ہوئیں تھیں ان دو دنوں میں بشرا نے اسکے ساتھ اجنبیت کا ہی رشتہ رکھا تھا۔۔

پریزینٹیشن مکمل ہوئی تو بشرا اپنی سیٹ پہ بیٹھ گئی اسے اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔

کچھ ڈسکشن ہوئی پروجیکٹ پر اور پھر سب نے جانا شروع کر دیا بشرا انا ہنجار سی وہی کرسی پہ بیٹھی تھی۔۔
باران نے بھی محسوس کیا وہ ٹھیک نہیں لگ رہی ہے وہ کرسی پہ بیٹھا رہا۔۔

بشرا ابھی جانے کے لیے اپنی کرسی سے اٹھی مگر ایک دم سے ایسا لگا جیسے زمین گول گول گھومنے لگی ہے اور وہ سنبھل نا پائی اس پہلے کے وہ زمین بوس ہو جاتی باران نے فٹ سے آگے بڑھتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے گرنے سے بچایا۔۔

اور اسے سیدھا کرتے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔یوں لگا جیسے دل کو راحت مل گئی ہو برسوں کا کھویا سکون پا لیا ہو۔۔

بشرا جب سنبھلی تو فٹ سے اس سے الگ ہوئی۔۔
ایسے جیسے کسی کرنٹ کو چھو لیا اور بدک کر دور ہوئی تھی۔۔
مگر سر ابھی بھی بھاری ہو رہا تھا۔۔

"بشرا تم ٹھیک نہیں ہو بیٹھو" پہلے پانی پیو
اسکا ہاتھ پکڑتے پھر سے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔

پلیز سر دور رہیں مجھ سے" نقاہت سے کہا تھا۔۔

تم بیٹھو زبردستی اسے کرسی پہ بٹھایا۔۔

اور پانی کا گلاس اسکی جانب بڑھایا۔۔

"ہوسپٹل چلتے ہیں تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔
باران نے فکر مند ہوتے کہا۔۔

" ہوسپٹل کے نام پہ اسے پھندا لگا تھا
نن "نہیں میں ٹھیک ہوں بس صبح ناشتہ نہیں کیا تھا اس لیے ویکنیس ہو رہی ہے پلیز آپ چھوڑ دیں مجھے میرے حال پہ " پانی کا گلاس ٹیبل پہ رکھتے وہ اٹھ گئی تھی۔۔

کیوں کر رہی ہو ایسا میرے ساتھ بشرا " وہ دو قدم بڑھی تھی جب باران نے پیچھے سے کہا۔۔

میں نے کیا کیا؟ جسیے انجان بن گئی ہو۔۔

واپس آجاؤ" پلیز کیا چاہتی ہو آخر کیوں اتنا پرایا کر دیا ہے تم نے مجھے۔۔ آس سے کہا تھا مگر جواب اس کے بلکل بر عکس آیا تھا۔۔

" سوری سر
مجھے اب اس بے بنیاد رشتہ سے آزاد کر دیں۔۔ مجھے
آزادی چاہیئے آپ نے خود ہی کہا تھا بچہ کے بعد ہمارے راستے الگ ہو جائیں
" گے اور میں جب چاہوں گی آپ سے ڈیوورس لے سکتی۔۔
اس لیے مجھے آپکے ساتھ نہیں رہنا تو اس رشتہ کو اب ختم کر دینا ہی بہتر ہے "
سپاٹ لہجہ میں کہا۔۔

کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے۔۔" باران نے بجھے دل سے پوچھا۔۔

جی" یک لفظی جواب دیتی چلی گئی۔۔

باران کو لگا جیسے اسکے سر پہ کوئی بھاری چیز کا وار کیا گیا ہو" ایک دم سے سر میں تیز درد شروع ہو گئی تھی۔۔

وہ جو اسکے پیچھے مرا جا رہا تھا کتنی پتھر دل نکلی کیا ان ڈیڑھ سال میں اسکا دل زرا موم نا ہوا اسکے لیے۔۔

وہ واقعی اپنی بات پہ قائم رہی" وہی پاگلوں کی طرح اسکے پیچھے پڑا ہوا ہے جسکی خاطر وہ اپنی محبت بھی داؤ پہ لگا گیا۔۔

آج اسے احساس ہو رہا تھا کہ زیبا کو کتنا ہرٹ کر چکا ہے اسکے پیچھے۔۔اسے بھی اپنی بات پہ قائم رہنا چاہیے تھا۔۔

پھر کچھ سوچتے وہ آفس میں آیا۔۔

آفس میں آتے اس نے وکیل کو کال لگائی۔۔

@@@

اب تم کدھر چل دیے مدتوں بعد تو شکل دیکھنے کو ملتی ہے تمہاری اور پھر سامان باندھ کر چل دیئے۔۔

دادجی اب کام بھی کرنا ہے "ترکی واپس جانا ہے کالز پہ کالز آئی جارہی ہیں کام کا برڈن بہت بڑھ چکا ہے میں دوبارا آؤں گا جلدی۔۔

کاندھے پہ بیگ ڈالے وہ دادجی کو سمجھاتے بولا۔۔

جاؤ بھئی جاؤ" داد جی نے ناراضگی سے کہا۔۔

" اب ایسے کیوں موڈ بنا رہے ہیں

پہلے شادی کے لیے ہاں کر کے جاؤ" وہ موڈی انداز میں بولے۔۔

کیا آپ شادی کر رہے ہیں داد جی اس عمر کوئی بڑھیا ڈھونڈلی ہے "آبان نے داد جی کو چھیڑتے کہا۔۔

او پتر تیری بات کر رہا ہوں "میری تو قبر میں ٹانگیں ہیں "ساری عمر تم لوگوں کے لیے اکیلے گزار دی ہے میں نے اب اس عمر لوگ کہیں گے بڈھے کو کیا شوق چڑھ گیا ہے" داد جی نے بھی اسی ٹون میں جواب دیا۔۔

ہاہاہا" آپ زرا حکم تو کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں پھر دیکھنا" شادی کا موزو پھر سے مذاق میں گول کر گیا۔۔

جاؤ تم میرا اسر نا کھاؤ" دادجی تنگ آتے کیا۔۔

تو وہ ہنستا چل دیا۔۔

" یہ تو مجھے لگتا ہے چھڑا ہی رہ جائے گا چھوٹا بال بچہ والا ہو گیا ہے

اس بار وہ اکیلا نہیں جا رہا تھا ایک نیا احساس تھا جو وہ ساتھ لیے جا رہا تھا۔۔

@@@

وہ پردیس تو آ گیا تھا مگر اسکا دل ابھی بھی پیچھے ہی لگا ہوا تھا۔۔

میرال کی یادیں ہر پل اسکا پیچھا کرتی رہتی جب بھی سونے کے لیے لیٹتا تو اسکا چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے آجاتا تھا۔۔اسکی آوازیں سنائیں دینے لگتی تھی۔۔ جیسے وہ اسے پکار رہی ہو۔۔اسکا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ اسی لمحوں میں دوبارہ لوٹ جائے اور میرال کو پہاڑیوں سے گرنے سے بچالے کاش کہ اس پاس ٹائم مشین ہوتی اور وہ وقت کو دوبارا اسے پیچھے لے جاتا اور وہ منظر ہی بدل دیتا جس پل اسکی میرال اس سے دور ہوئی تھی۔۔

جب سے وہ بشرا اسے ملا ہے اسے میرال کی آوازیں آنا بند ہو گئیں تھیں۔۔ وہ جب بھی سونے لیٹتا وہ اداس آنکھیں غصہ سے بھرا چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے آجاتا۔۔

آج جب وہ پینٹنگ بنانے لگا تو اسے پتا ہی نہیں لگا کہ وہ بشرا کی پینٹنگ بنا گیا وہ کمرہ جہاں میرال کی پینٹنگ کی تصویروں سے بھرا پڑا تھا آج وہاں ایک نیا چہرہ آگیا وہ تو خود حیران ہو رہا تھا۔۔

یہ سب اسکے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔کیوں اسکا دل اب یہاں نہیں لگ رہا تھا ۔۔اسکا دل فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ اسے پھر سے محبت ہو گئی ہے۔۔

مگر یہ محبت تو پہلی محبت سے بھی زیادہ درد دینے والی ہے اسے۔۔

@@@

باران مایوس سا گھر لوٹا تھا بشرا کو چھوڑنے کا فیصلہ بہت مشکل سے کیا تھا اگر وہ آزاد ہو جانا چاہتی تو اسے آزاد کر دینا چاہیے کسی بھی رشتہ کو زبردستی باندھ کر نہیں رکھنا چاہیے۔۔وہ جب سے پاکستان آیا تھا زیبا کے ساتھ اسکا رویہ لیا دیا سا ہی تھا۔۔صرف زبان کی حد تک ہی ان کی بات چیت تھی۔۔

زیبا نے بھی کوشش نہیں کی تھی اس سے بات کرنے کی ان دونوں کے درمیان دوریوں کا سبب بشرا کو ہی سمجھتی تھی۔۔

" زیب

" بہت دنوں بعد پکارا تھا باران نے اسے اس نام سے

وہ حیرت سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

جج "جی۔۔

زیان سو گیا" وہ فریش ہو کر بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔۔ زیبا کمرے سے جانے لگی تھی جب اس نے آواز دی۔

"جی نہیں وہ دادجی کیساتھ ہے۔۔

آپ کدھر جا رہی ہیں" سیدھا ہو کر بیٹھا تھا۔۔

وہ مم" میں کھانا لگانے" دادا جی نے کہا تھا کہ آپ جب آئیں گے تو ساتھ کھانا کھائیں گے" وہ تو ابھی حیران تھی کہ یہ تو وہی پرانا باران ہے اور وہی پرانا لہجہ۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہیں" آنکھوں میں وہی پرانی چمک تھی اسے دیکھتے آجاتی تھی وہ جو سب سے پہلے تھی اسکے لیے۔۔

کک" کچھ نہیں اپنے وہی پرانے باران کو دیکھ رہی ہوں" کیا یہ وہی ہیں یا میرا وہم ہے۔۔ وہیں اپنی جگہ پہ جمی کھڑی تھی۔۔

باران چل کر آہستگی سے اسکی طرف آیا تھا۔۔

اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔۔

یہ وہی اسکی پہلی محبت تھی جس کے لیے اس نے آٹھ سال انتظار کیا اسکی بچپن کی محبت جس کا ٹھکرائے جانے کا غم کئی سال تک رہا تھا۔۔

کیسے فراموش کر گیا وہ اسے کتنا دل دکھایا تھا اسکا۔۔ جتنی محبت کی تھی اتنا ہی دکھ بھی پہنچایا کیسی محبت تھی یہ خود غرض بے حس۔۔

زیبا کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اسکا باران اسکی طرف لوٹ آیا ہے۔۔

باران نے یونہی اپنے ساتھ لگائے رکھا کئی لمحہ یونہی بیت گئے۔۔

زیان کی رونے کی آواز آنے لگی تھی۔۔

زیبا الگ ہوئی اس سے زیان رو رہا ہے میں اسے دیکھ لوں۔۔

وہ کہتی نکل گئی کمرے سے۔۔

@@@

بشرا اپنے کمرے میں تھی آج وہ دن میں باران سے ہوئی بات کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ سوچ چکی تھی کہ اب وہ کہیں اور جاب تلاش کرلے باران سے ڈیوورس کا مطالبہ بھی کر دیا وہ کسی کہ گھر ٹوٹنے کی وجہ نہیں بننا چاہتی تھی مگر ایک اور بھی پریشانی تھی اسے کہ اب اسکا کیا کرے گی کہ ایک اور وجود اسکے اندر پل رہا ہے۔۔

اب وہ زیادہ دیر تک بھی نہیں چھپا سکے گی۔۔ یہ بات تو اسکے کردار کو داغدار کر جائے گی۔۔

اور وہ کسی صورت بھی باران کے پاس واپس نہیں جانا چاہتی تھی۔۔

بشرا بشرا'' انوشہ ہانپتی کانپتی ہوئی آئی تھی اسکے کمرے میں۔۔

" کیا ہوا آپی

بشرا سلیم کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی ہے۔۔ فوراً ہوسپٹل لے جانا ہو گا انہیں۔۔" وہ پریشانی سے بولی۔۔

آپی آپ پریشان نا ہوں" سلیم بھائی کو سنبھالیں میں ابھی ایمبولینس کو کال کرتی ہے۔۔

سلیم کو ایک دم سے کھانسی شروع ہوئی تھی اور کھانستے ہوئے منہ سے خون نکلنے لگا تھا۔۔

انہیں ایمبولینس سے ہسپتال لے جایا گیا اور طبیعت مزید بگڑتی جا رہی تھی ڈاکٹر نے فوراً ٹریٹمنٹ شروع کر دیا مگر وہ جانبر نا رہ سکا اور زندگی کی بازی ہار گیا۔۔

" ایم سوری "ہی از نو ر مور
ہم آپکے ہسبنڈ کو نہیں بچا سکے انہیں کینسر آخری اسٹیج پہ پہنچ چکا تھا انکے پاس وقت پہلے بہت کم تھا۔۔

ڈاکٹر جیسے جیسے بولتا جا رہا تھا انوشہ اور بشرا کو تو لگا جیسے ان کے سر پہ آسمان آ گرا ہو۔۔

نہیں "نہیں۔۔انوشہ کی چیخیں پورے ہسپتال میں گونج رہی تھی۔۔

بشرا یہ جھوٹ بول رہیں ہیں میرے سلیم کو کچھ نہیں ہو سکتا ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وہ مجھ سے باتیں کر رہیں تھے۔۔

یہ جھوٹ بول رہے ہیں" انوشہ چلا رہی تھی۔۔
بشرا پہ تو خود جیسے کوئی سکتہ طاری ہو گیا وہ خاموش کھڑی تھی۔۔
انوشہ نے اسے ہلا کر کہا۔۔

" بشرا بچا لو میرے شوہر کو ہم اسے دوسرے ہسپتال لے چلتے ہیں

بشرا کے آنسوں ٹپ ٹپ بہنے لگے تھے۔۔ یہ کیا ہو گیا تھا۔۔
انوشہ کو گلے سے لگایا تھا سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے تسلی دے اسے۔۔ اسے تو لگ رہا تھا جیسے آج سہی معنوں میں یتیم ہو گئی ہے۔۔

" بشرا

" بشرا میرے بچے یتیم ہو گئے

اسکا کیا قصور تھا جس کے آنے سے پہلے اسکا باپ چل بسا" اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے کہا جو نیا وجود اسکے اندر پل رہا تھا۔۔

آپی حوصلہ رکھیں پلیز۔۔

آپکی طبیعت نا خراب ہو جائے اپنے بچوں کی خاطر آپکو مضبوط بننا ہو گا۔۔"

دلاسہ دینے کے لیے اس کے پاس بھی الفاظ کم پڑ رہے تھے۔۔

گھر کے سامنے ایمبولینس رکی تھی۔۔

اماں سورتیں پڑھ پڑھ کر اپنے بیٹے کی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی

ایمبولینس کی ہارن کی آواز کان میں گونجی انکے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔ دونوں بچے بھی اماں کے ساتھ بیٹھے تھے۔۔

بشرا اور انوشہ سلیم کی لاش لیے نکلی تھی ایمبولینس سے۔۔

اماں کے سامنے جب اپنے بیٹے کا بے جان وجود آیا تو تڑپ اٹھی تھیں۔۔
آہ و بکا چیخ و پکار سنتے ہی سارا محلہ جمع ہو گیا تھا۔۔
انوشہ اور اماں سلیم کی چارپائی کے ساتھ لگ کر بیٹھی بین کر رہی تھیں پاس معصوم بچے کھڑے آنسو بہا رہے تھے۔۔
بشرا خاموشی سے دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی تھی۔۔رات کا وقت تھا مگر اس گھر کا وہ واحد سہارا تھی جسے ہی ہمت کرنی تھی۔۔

سلیم کے رشتہ داروں کو اطلاع دی اہل محلہ نے بھی انکا ساتھ صبح تک تدفین کے انتظامات کروائے۔۔

@@@

باران صبح آفس آیا تو بشرا نہیں آئی تھی آج۔۔

احمد آفس میں آیا۔۔

آج بشرا نہیں آئی۔۔

فائلز دیکھتے مصروف سے انداز میں بولا تھا۔۔

نہیں سر" اسکی سسٹر کے ہسبنڈ کی کل رات ڈیتھ ہو گئی ہے۔۔ آج جنازہ ہے

تو سر آفس سے کچھ لوگ بھی جا رہے ہیں اور میں بھی۔۔

احمد نے افسردگی سے کہا۔۔

واٹ "اور بشرا نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔

بشرا نے مجھے اتنا پرایا کر دیا ہے۔۔" یہ بات اس نے دل میں سوچی۔۔

کب ہے جنازہ" باران نے پوچھا

بارا بجے ہے ابھی دس بج گئے ہیں" احمد نے کہا اور چلا گیا۔۔

باران نے سوچا کے اسے جانا چاہیے بھلے انکا تعلق ختم ہونے والا ہے مگر وہ ابھی بھی اسکی بیوی ہے۔۔" اسے جانا چاہیے اور دکھ کی اس گھڑی میں اسکے ساتھ ہونا چاہئے۔۔

بشرا نے اتنا تو اسے بتایا تھا کہ وہ اپنی بہن کے ساتھ رہتی ہے۔۔اسکا واحد سہارا اسکا بہنوئی ہی تھا۔۔

@@@

باران بھی آفس والوں کے ساتھ ہی بشرا کے گھر پہنچا تھا باہر گلی میں مردوں کے انتظام کیا گیا تھا۔۔
وہ کسی کو نہیں جانتا تھا۔۔بلیک تھری پیس پہنے ہوئے تھا وہ اس وقت۔۔
لوگ وہاں آ جا رہے۔۔

سلیم کے جنازے کے پاس اماں اپنے جواں بیٹے کا ماتم کر رہی تھی۔۔
انوشہ اپنے شوہر کو رو رہی تھی۔۔

بچے بھی اپنے باپ کی چارپائی پکڑے بیٹھے تھے سات سالہ التمش سسکیوں سے رو رہا تھا۔۔اریحہ پانچ سال کی تھی مگر اتنا تو جانتی تھی اسکا باپ بچھڑ چکا ہے ان سے۔۔

بشرا کالا سوٹ پہنے ہوئے دیوار کے ساتھ لگ کر سائیڈ پہ سوگوار بیٹھی تھی ۔۔خاموش آنسوں مسلسل بہہ رہے تھے۔۔اسکی اتنی قربانیاں بھی سلیم کی جان نا بچا سکی تھی۔۔

جنازہ اٹھانے کے لیے مرد گھر کے اندر داخل ہوئے تھے۔۔
باران بھی انکے ساتھ تھا۔۔

اسکی نظر بشرا پہ پڑی جو سب سے پرے بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔۔وہاں پاس دو عورتیں بشرا کے بارے میں باتیں کر رہی تھیں باران کی کانوں میں بھی انکی آوازیں پڑیں۔۔

ارے کوئی بشرا کو بھی دیکھ لے سائیڈ پہ لگی پڑی ہے اسے نا کچھ ہو جائے۔۔ بیچاری نے محنت تو بہت کی تھی کہ بہنوئی کی جان بچ جائے دن رات ایک کر کے پیسہ کمایا علاج کے لیے۔۔

بس اسکی زندگی ہی اتنی تھی پردیس بھی اکیلی جا کر نوکری کی ہے اس نے اپنی " بہن کا سہاگ بچا سکے
ایک اور عورت بولی جنکا انکے گھر آنا جانا تھا جو انکے گھر کے بھید جانتی تھی۔۔

باران کے کانوں میں جب یہ آوازیں پڑی تو اسے لگا جیسے اسکے پیروں سے زمین نکل گئی ہو۔

اسی وقت کلمہ پڑھتے جنازہ اٹھالیا گیا۔۔
بشرا نے فٹ سے سامنے دیکھا" سلیم بھائی۔۔ سسکتے بول کر اٹھی تھی۔۔
تبھی اسکی نظر باران پہ پڑی جو اسے دیکھ رہا تھا۔۔اور پھر جنازے میں شامل ہو گیا۔۔

کہاں لے جا رہے ہو میرے بیٹے کو انوشہ تو بے ہوش ہو گئی تھی۔۔
بشرا کا بھی سر چکرا گیا پاس کھڑی عورتوں نے اسے سنبھالا۔۔
@@@

باران جنازے سے ہو کر سیدھا آفس آیا تھا۔۔,

اسکی کانوں میں وہی آوازیں۔ گونج رہی تھی۔۔

بیچاری نے محنت تو بہت کی تھی کہ بہنوئی کی جان بچ جائے دن رات ایک "
کر کے پیسہ کمایا علاج کے لیے۔۔
بس اسکی زندگی ہی اتنی تھی پردیس بھی اکیلی جا کر نوکری کی ہے اس نے اپنی
" بہن کا سہاگ بچا سکے

اس وقت تو اسے لگا کہ اسکے پیروں تلے سے زمین نکل گئی ہے۔۔ کتنی
کراہت ہو رہی تھی خود سے وہ ایک مجبور کا فائدہ اٹھا گیا کتنا خود غرض تھا وہ
۔۔
اسے یاد آیا جب بشرا اسکے پاس لان مانگنے آئی تھی۔۔

مگر اس نے اسکی قیمت لگا دی تھی۔۔

بجائے اسکے کہ وہ اسکے اتنی بڑی رقم لان مانگنے کی وجہ پوچھتا اور خود سے اسکی ہیلپ کرتا مگر اس نے تو بنا وجہ جانے بغیر اپنی شرط آگے رکھ دی۔۔

وہ بھی اتنی مجبور تھی کہ کسی کی جان بچانے کے لیے خود کو اسکے آگے بچھا دیا ۔۔

وہ جواب تک بشرا کو خود غرض سمجھ رہا تھا مگر اسکی حقیقت سامنے آنے کے بعد اس سے نظریں ملانے کے قابل بھی نا رہا۔۔

اگر ایسے میں اسے ڈیوورس دے دے گا تو وہ اور زیادتی ہو گی۔۔

مگر وہ تو اسکے ساتھ رہنا بھی نہیں چاہتی "اور رہے گی بھی کیسے آج تک اس پہ اپنی مرضی چلائی ہے۔۔

کبھی اسکے دل کا حال جاننے کی کوشش نہیں کی۔۔

وہ کس قدر مجبور تھی یہ ڈیڑھ سال اس نے مجبوری میں ہی گزارے تھے پھر اسے کیسے محبت ہوتی اس سے۔۔

کس قدر ناانصافی ہوئی بشرا کے ساتھ۔۔

وہ بشرا کو اپنا لے گا سب کے سامنے متعارف کروائے گا اسکے ہر دکھ کا مداوا کرے گا جو اسکی وجہ سے اسے پہنچے ہیں۔۔

جانتا ہے وہ زیبا کو ایک بار پھر دھوکہ دے جائے گا ابھی کل ہی تو اسے یقین دلایا تھا کہ وہ اب صرف اسی کا ہے۔۔ شاید یہ وقت ہی ایسا ہے۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی دغا بازی کر رہا ہے۔۔

@@@

ایک ہفتہ ہو گیا تھا سلیم کے انتقال کو اور بشرا گھر ہی رہی تھی۔۔ اسے انوشہ کو سنبھالنا تھا جو بہت دل کو لگا کر بیٹھی تھی سلیم کی یادوں کو۔۔ سارے کام نارمل روٹین پہ آ رہے تھے۔۔ آنے جانے والوں کا رش اب ختم ہو چکا تھا۔۔

آپی آپ اب سو جائیں اور سنبھالیں خود کو بچوں کی خاطر تو جینا ہے نا۔۔
ایسا کریں گی ان معصوم بچوں پہ کیا اثر جائے گا۔۔ بچوں کی طرف دیکھا جو سو رہے تھے۔۔

اچھا میں چلتی ہوں صبح آفس بھی تو جانا ہے بہت دن ہو گئے ہیں نہیں گئی"
بشرا تسلی دیتے اٹھنے لگی تھی بشرا کی آواز پہ رک گئی۔۔

مت جاؤ اب ضرورت نہیں رہی" بہت لے لیا تمہارا امتحان۔۔
اب تمہاری جلد ہی شادی کر کے رخصت کر دوں گی۔۔
ناہنجار سی کیفیت میں بولی تھی۔۔
اس ایک ہفتہ میں وہ کمزور سی نظر آنے لگی تھی۔۔

آپی مجھے نہیں کرنی کوئی شادی پلیز اب دوبارا اس ٹاپک کوئی بات نہیں کرنی
"آپ لوگ ہی میرے لیے سب کچھ ہو۔۔

اسکا دل تیز دھڑکنے لگا تھا شادی کے نام پہ جیسے کوئی چوری نا پکڑی جائے۔۔

جلدی سے وہ اس کمرے سے نکل آئی۔۔

@@@

آج بھی وہ آفس نہیں آئی تھی اور ہمت بھی نہیں تھی اسے کال کرنے کی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسکے گھر جائے کہ نا جائے۔۔

پتہ نہیں اس کے گھر والے کیا ری ایکشن دیں گے اسے دیکھ کر۔۔ پتہ نہیں وہ اسکے بارے میں جانتے بھی ہوں گے کہ نہیں۔۔

@@@

بشرا آفس جانے کے تیار ہو رہی تھی جب اسکا سر بری طرح چکرایا تھا۔۔

پاس کھڑی انوشہ نے اسے سہارا دیا۔۔

" کیا ہو گیا تمہیں

کک " کچھ نہیں ایسے ہی چکر آ گئے تھے۔۔

اس نے بہانہ بنایا۔۔

اسکا سر ابھی بھی گھوم رہا تھا۔۔

وہ بیٹھ گئی کرسی پہ۔۔

تم رہنے دو آج جانے کے لیے "گھر ہی رہو ٹھیک نہیں لگ رہی سارے مہمان تم اکیلی نے ہی سنبھالے ہیں اتنی بھاگ دوڑ کر رہی ہو اتنے دنوں سے

--

کھاتی پیتی بھی تو نہیں ہو ٹھیک سے--

" نہیں آپی میں ٹھیک ہوں "آفس سے کتنی چھٹیاں کر لی ہیں

رہنے دو تم انہیں بھی پتا ہی ہے ایک بار بھی کوئی کال نہیں کی ہے آفس والوں نے ایک دو دن اور ریسٹ کر لو--"انوشہ نے اسے سختی سے کہا--

تو وہ رک گئی اسے ابھی بھی چکر آ رہے تھے--

ایک دو قدم چلی تھی کہ پھر سے سر بری طرح چکرا گیا--اور اس بار سنبھل نا پائی تھی کہ وہیں بیٹھ گئی--

اماں اماں "انوشہ نے اماں کو آواز لگائیں۔۔

"کیا ہوا" کیوں صبح صبح سر کھالیا۔۔

اماں اکتائی سی آئیں۔۔

" اماں بشرا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسے پاس والے کلینک لے چلتے ہیں انوشہ نے کہا تو بشرا نے ٹالنا چاہا۔۔

" رہنے دو آپی میں ٹھیک ہوں

ٹھیک ہے تو رہنے دے' اماں نے کہا۔۔

اماں لے چلتے ہیں کمزوری بہت ہو رہی ہے اسے "اگر بیمار پڑ گئی تو۔۔ "انوشہ نے کہا تو اماں تیار ہو گئی لے جانے کے لیے

" چلو پھر تم گھر ہی رہو

میں چلتی ہوں ساتھ میں کچھ نہیں ہوتا بشرا کی حالت تو دیکھیں کیسے سنبھالیں گی اسے آپ بھی تو ویسے ہی ہیں چلا کہاں جاتا ہے سہی سے۔۔
میں ابھی چادر لے آئی۔۔
انوشہ کہتے کمرے میں چلی گئی مگر بشرا کے تو رنگ اڑے تھے سر مزید بھاری ہو گیا انوشہ جو اسکی چل نے نہیں دے رہی تھی۔۔

تھوڑی دیر میں کلینک میں بیٹھی تھیں۔۔ بشرا کے تو ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو رہے تھے۔۔

لیڈی ڈاکٹر نے مکمل چیک اپ کے بعد اماں اور انوشہ کے تو ہوش ہی اڑا دیے تھے۔۔

بشرا تو بس سر جھکائے کسی مجرم کی طرح بیٹھی تھی۔۔

یہ ایکسپیکٹ کر رہی ہیں" ڈاکٹر نے کہا تو انوشہ کے رنگ اڑے تھے مگر اماں کے سر سے گزر گئی۔۔

کیا کہہ رہی ہو بی بی آسان الفاظ میں کہو۔۔اماں بولی

یہ ماں بننے والی ہیں اور ایسی حالت میں ویکنیس ہو ہی جاتی ہے انہیں کیئر کی بہت ضرورت ہے" ڈاکٹر نے کہا تو اماں کی تو آنکھیں ہی پھٹی رہ گئی۔۔

"کیا

جی "انہیں حیران ہوتے ڈاکٹر نے مسکراہٹ سے کہا۔

یہ آپکی بہو ہے "انکے شوہر سے کہیں کے انکا بہت خیال رکھیں۔۔
" تین ماہ کی پریگننسی ہے۔۔

انوشہ اور اماں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔ڈاکٹر کے سامنے دونوں کچھ نہیں بولیں خاموش رہیں اور اور خاموشی سے گھر آگئیں بشرا کو لیے۔۔

اب بشرا مجرموں کی طرح سر جھکائے بیٹھی تھی اب سچ بتانے کا وقت آچکا تھا۔۔

" لو اور کرواؤ نوکریاں

محترمہ باہر ملک گئیں تھیں نوکری کے لیے" اور روب کیسے جماتی تھی۔۔

مجھے تو پہلے ہی کوئی چکر لگ رہا تھا کہ اچانک یوں بھاگ آئی ہے" مگر یہاں تو

" بات بہت آگے بڑھ گئی ہے

شکر ہے سلیم پہلے ہی مر گیا وہ بہن کہتے تھکتا نہیں تھا وہ زندہ ہوتا تو ضرور زمین

" میں دھنس جاتا یہ سب سن کر

انوشہ کیسی تربیت کی ہے اسکی تم نے سارا مان خاک میں ملا دیا اس نے ء شکر

" ہے وہ ڈاکٹر جان پہچان کی نہیں تھی ورنہ کیا بتاتے کنواری ماں ہے

اماں تو بشرا کو بات کرنے کا پہلے ہی کوئی ہاتھ سے نہیں جانے دیتی تھی۔۔

یہ الفاظ نہیں کوئی تیر کی طرح لگ رہے تھے بشرا کو۔۔

انوشہ تو بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا تھی۔۔اور بشرا سے بولی۔۔

"یہ کیا کر دیا تم نے بشرا یہ صلہ دیا ہے تم نے ہمارے اعتبار کا

بشرا کی اب بس ہوئی۔۔

کیا صلہ دیا" بشرا تو ہتھے سے ہی اکھڑ گئی اور زوردار آواز میں بولی۔۔

مجھ سے پوچھ رہی ہو صلہ کیا دیا مجھ سے وہ بھرپور چلائی تھی اتنا کہ اسکا گلہ بیٹھ گیا۔۔

آج سے پہلے وہ کبھی اتنا جلال میں نہیں آئی تھی اور انوشہ کے سامنے اونچا بولنا تو دور کی بات۔

انوشہ اور اماں تو ایک دوسرے کو دیکھتی رہ گئی اسے کیا ہو گیا۔۔

" کیا صلہ دیا ہے ابھی میں نے

یہ جو بچہ ہے حلال کا ہے" باپ ہے اسکا۔۔ میرا شوہر ہے۔۔

یہ جو بیس لاکھ ملے تھے یہ جو عیاشیاں دو سال کی ہیں اور یہ عالیشان بلڈ نگ ملی ہے یہ اس سب کی قیمت چکائی ہے میں نے۔۔ بیچا ہے میں نے خود کو تم لوگوں کی لیے" وہ چلا کر بولی تھی۔۔

اپنے باس کو بچہ پیدا کر کے دیا ہے یہ دو سرا بھی اسی کا ہی ہے
بتایا تھا نا کہ وہ شادی شدہ ہے اسکے اولاد نہیں تھی۔

" ہر مہینہ تنخواہ ملی ہے اسکے بستر پہ سونے کی

دوسری شادی خفیہ طور پہ کی تھی اس نے مجھ سے اپنی کوکھ کا سودا کیا میں نے اسکے ساتھ آپ سب لوگوں کے لیے۔۔
اپنا آپ مار دیا میں نے میری روح تو کب کی بن مانگے موت مر چکی تھی۔۔
بس زندہ لاش ہوں میں سب جگ سامنے۔۔

اپنا منہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔

اماں اور انوشہ بے یقینی سی کیفیت میں ایک دوسرے کو دیکھا اتنے بڑے "انکشاف پہ

تم مجھے تو بتا دیتی ایک بار بشرا میں تمہیں یہ قدم کبھی نا اٹھانے دیتی۔۔'انوشہ کی آنکھیں بھیگ گئیں تھی اپنی بہن کی اس کے لیے اتنی بڑی قربانی پہ۔۔

"تم نے یہ سودا کر کیسے لیا کہاں سے پیدا کیا یہ جگرا
میرے بچہ کے لیے اپنا آپ داؤ پہ لگا لیا" اماں نے اسکے پاس آتے کہا اسے
سینہ سے لگا لیا تھا اور رونے لگی۔۔

بشرا بھی انکے گلے لگ کر رونے لگی تھی۔۔

میرے پاس اور کوئی راستہ بھی نہیں تھا" مگر میں پھر بھی سلیم بھائی کی جان نا بچا سکی" سسک کر بولی تھی بشرا۔۔

انوشہ کو دیکھتے کہا جو آنسو بہا رہی تھی اپنی بے بسی پہ۔۔

بس سلیم اپنی اتنی ہی زندگی لکھوا کر لایا تھا" مگر تم دونوں بھی میری بچیاں ہو اکیلا مت سمجھنا خود کو" اماں نے دونوں کے سروں پہ ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔
تو وہ دونوں اسکے گلے لگ کر رو دی تھیں۔۔

@@@

دادجی زیان کے ساتھ کھیل رہے تھے ان دونوں کی اب بننے لگ گئی تھی۔۔

داد جی آبان صاحب کا فون آرہا ہے" شکور نے داد جی کو موبائل لا کر دیا۔۔

"اسلام علیکم داد جی کیسے ہیں آپ
آبان نے فوراً سے کہا۔۔

وعلیکم السلام فلحال تو ٹھیک ہوں" روکھا سا انداز تھا۔۔

' فلحال کیوں آپ ہمیشہ ٹھیک رہیں

ہاں مگر تم لوگوں نے کہاں رہنے دینا ہے ٹھیک" طنزیہ کہا۔۔

داد جی اب کیا ہو گیا بس اب باران کی جان چھوڑ دی تو میرے پیچھے پڑ گئے
ہیں۔۔

تیرا ہی فائدہ سوچ رہا ہوں اور تم ہو کہ پہاڑ سے نیچے ہی نہیں اتر رہے"
ناراضی سے کہا تھا۔۔

"کیسا فائدہ سوچ رہے ہیں

شادی کا بول رہا ہوں "سب پتا ہوتا ہے جان کر انجان بن جاتے ہو"سخت ہوا
تھا لہجہ۔۔

آپ حکم کریں دادجی۔۔نہایت مؤدبانہ انداز تھا۔۔

اچھا جی"پھر سے ٹر خارہا ہے"دادجی نے کہا۔۔

اس بار سیریس ہوں " سکون بھرے انداز میں کہا۔۔

"آپکا حکم سر آنکھوں پر

اوہ تو لگتا ہے کوئی نظر میں آ ہی گئی " دادجی نے چھیڑتے کہا۔۔

" تو وہ ہنس دیا

کہاں رہتی ہے یہاں کے وہاں " دادجی خوشی سے بولے تھے

پتا بتا مجھے آج ہی جاتا ہوں رشتہ لیکر۔۔

" بس بس دادجی " صبر کرلیں تھوڑا اتنی بھی کیا جلدی ہے

اور ایسی کوئی بات نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں بس لگتا ہے آپکی بات مان لینی چاہیے" وہ کسی کو سامنے منظر پہ رکھتے سوچتا ہوا بولا۔۔

"میں تمہارا دادا ہوں رگ رگ سے واقف ہوں تم دونوں کی ایسے تو نہیں کایا پلٹ گئی "تمہاری آواز کھنک رہی ہے آج" کچھ تو گڑ بڑ ضرور ہے۔۔ داد جی بولے

ہاہاہا" داد جی آپ بھی نا کیسی کایا پلٹ گئی جب نہیں مانتا تھا تب بھی نہیں چھوڑتے تھے اور اب ہاں بول رہا ہوں تب بھی نہیں مان رہے" وہ انکی بات کو مذاق میں اڑا گیا جبکہ وہ اپنی کیفیت سے خود بھی ناواقف تھا۔۔

چلیں ٹھیک ہیں مجھے کام ہے بعد میں بات کرتا ہوں' کہتے کال کاٹ دی اس سے پہلے کو وہ سچ اگلوالیں۔۔

کیا آبان صاحب کو لڑکی پسند آگیا۔۔ پاس کھڑا اشکور بہت غور سے سن رہا تھا داد جی کی گفتگو۔۔

ہاں مگر مان نہیں رہا کہہ رہا ہے کہ آپکی بات مان رہا ہو۔" وہ ہنستے ہوئے بتاتے بولے۔۔

آج مجھے لگا کہ یہ وہی پرانا آبان ہے بات بات پہ ہنس رہا تھا جیسے اسکی پرانی عادت ہوتی تھی ہر بات پہ ہنستا تھا۔۔

بس میرے بچے کی خوشی کے اب کوئی نظر نا لگے" وہ دل سے دعا دیتے بولے۔۔

آبان کو تو خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے دادجی کی بات کو مان گیا۔۔اسکا دل چاہااور اس نے ہاں بول دیا۔۔

اسکے دل کے حالات تو جیسے بدل سے گئے تھے" پہلے تو دنیا کی ہر چیز سے اسکا دل بیزار ہو چکا تھا مگر اب سب کچھ اچھا لگنے لگا تھا۔۔

مگر شاید اب اسکی یہ خوشی زیادہ دیر تک قائم نہیں رہنے والی تھی۔۔

@@@

آبان ہمت کرتا آج بشرا کے گھر چلا ہی گیا۔۔

آج جیسے اعتراف جرم کرنا ہو۔۔

جی میں باران اعوان ہوں" بشرا کا باس ہوں۔۔

اور" اسکا شوہر بھی۔۔

آخری بات کرتا سر جھکا گیا۔۔

اماں اور انوشہ اسکے سامنے بیٹھی تھی۔۔انوشہ دوپٹہ سے چہرے کو چھپائے بیٹھی تھی باران کے سامنے۔۔

اماں اور انوشہ کے تاثرات نہیں بدلے تھے دونوں پہلے سے ہی جانتی تھی۔۔

کیا چاہتے ہو اب" اماں نے سخت لہجہ میں کہا۔۔

جی میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں" جو کانٹریکٹ میں نے اسکے ساتھ کیا تھا اسے ختم کر کے باقاعدہ اپنی بیوی کا اعلان کرنا چاہتا ہوں" مانتا ہوں جو کیا غلط کیا ہے "

میں شرمندہ ہوں" وہ شرمندگی سے بول رہا تھا۔۔بشرا دروازے کی اوٹ سے سب سن رہی تھی۔۔

اب آپکی شرمندگی کا کیا فائدہ آپکو یہ سب پہلے سوچنا چاہیے تھا جب ایک انسان کی قیمت لگا رہے تھے کانٹریکٹ کے نام پہ اب کس منہ سے آئیں ہیں اسے لینے۔۔

" آپ نے تو تماشہ بنا دیا ہے اسکا

ایک تو اس سے چھپ کر شادی اور پھر اسے اسکے بچہ سے الگ کر دیا۔۔

انوشہ اسے آئنہ دکھاتے بولی تھی اس پہ بہت غصہ بھی آرہا تھا اس وقت۔۔

جی میں شرمندہ ہوں مجھے واقعی نہیں معلوم تھا وہ کس قدر مجبور ہو گی" اور میں نے اپنا فائدہ اٹھایا۔۔

وہ سر جھکائے بولا جیسے کوئی مجرم ہو۔۔

تم آج کل کے بچے بنا سوچے سمجھے کوئی بھی قدم اٹھا لیتے ہو یہ جانے بغیر کے اسکا انجام کیا ہو گا "

یہ جو کانٹریکٹ شادی ہے اسکی کوئی حثیت نہیں ہے اسلام میں شادی تو عمر بھر کا ساتھ نبھانے کا کانٹریکٹ ہوتا ہے اور تم جیسے لوگوں نے شادی کو کھیل سمجھ کر رکھ لیا ہے۔۔

اس طرح کی شادیاں سال کے لیے دو سال چھ ماہ ایک دن" یہ کام غلط ہے

۔۔

"اس طرح تو کوٹھے والیاں ہر رات کا کانٹریکٹ کرتی ہیں پھر وہ تو سہی ہوا پھر اماں نے بڑی دانائی سے بات کی تھی۔۔

باران واقعی میں شرمندہ ہوا واقعی نادانستہ طور پہ وہ کتنی بڑی غلطی کر گیا ہے

۔۔

تم دونوں کی اس نادانی میں دو معصوم پس گئے "ایک تمہارے پاس ہے اور اسکے پاس ہے "

اماں نے کہا تو باران نے سر اٹھا کر اماں کی طرف دیکھا اور انکی بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

" بشرا پھر سے ماں بننے والی ہے

اماں نے زیادہ پہیلی نا بجھائی اور صاف بتا دیا۔۔

کیا" وہ حیرت اور خوشی سے بولا تھا۔۔

اماں" انوشہ نے اماں کو ٹوکتے کہا کہ ابھی کیا ضرورت تھی بتانے کی۔۔

واقعی میں "ماں جی میں اپنی تمام تر غلطیوں کی معافی مانگتا ہوں بشرا سے معافی مانگنے کے لیے تیار ہوں پلیز آپ اسے میرے ساتھ بھیج دیں" وہ التجا کرتے بولا۔۔

" جی نہیں" میں کسی صورت بھی نہیں جاؤں گی انکے ساتھ
کیوں آئیں ہیں اب آپ پہلے معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی کہ میں کیوں راضی ہوگئی تھی شادی کے لیے اب جب پتہ چل گیا تو آ گئے معافی مانگنے کے لیے پہلے اتنا دل دکھاتے رہے تب نہیں معلوم تھا آپکو۔۔" وہ غصہ سے اسکے سامنے آتے بولی۔۔

باران تو اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

" بشرا تم جاؤ اندر میں کر رہی ہوں نا بات

انوشہ اسے لیکر جاؤ۔۔

اماں زرا سخت لہجہ میں بولیں۔۔

انوشہ بشرا کو لیے چل دی۔۔

بیٹا تمہارا کوئی بڑا ہے" اماں باران سے مخاطب ہوئی۔۔

جی" میرے دادا جی ہیں بس" باران نے کہا

ٹھیک ہے تم انہیں لے آؤ میں اپنی بچی کو عزت سے رخصت کروں گی تمہارے ساتھ" اماں نے سنجیدہ لہجہ میں فیصلہ سنایا۔۔

جی ٹھیک ہے" وہ کہتے چلا گیا۔۔

اماں یہ کیا کیا آپ نے بشرا نہیں رہنا چاہتی اسکے ساتھ ختم کر دیتی سارا معاملہ
"۔۔ مگر آپ نے تو الٹا ہی کام کر دیا
انوشہ اماں کے سامنے آتے بولی۔۔

میں نے ٹھیک کیا ہے انوشہ "ہم دونوں کے سروں کے سائیں نہیں رہے ہم
نے تو ایسے ہی رہنا ہے مجبوری ہے ہماری مگر اس بیچاری کو بھی اپنے ساتھ ملا
لیں گے۔۔
اسے بھی اکیلا کر دیں اپنی طرح۔۔
اس سے بہتر نہیں کہ وہ اپنے گھر والی ہو جائے اور لوگوں کی باتوں سے بچ
جائے۔۔ جو اسے دیکھ کر لوگ کریں گے وہ جو ابھی اس دنیا میں آیا بھی نہیں
ہے وہ اسکے لیے تہمت بن جائے گا۔۔

کیا جواب دیں گے لوگوں کا" کس کس کو سچائی کا یقین دلائیں گے۔۔اس سے اچھا ہے کہ اسے رخصت کر دیں ہمارا ابھی بھرم قائم رہ جائے گا" اور لڑکے میں کوئی کمی نہیں ہے۔۔اچھا خاصا کھاتے پیتے گھر کا ہے۔۔

اماں آپ کی بات ٹھیک ہے مگر بشرا نہیں مانے گی اور وہ پہلے سے شادی شدہ بھی ہے اسکی پہلی بیوی بشرا کو نہیں ٹکنے دے گی۔۔انوشہ نے کہا۔۔

ہاں جانتی ہوں اس لیے کہا ہے کہ اُسے کہ کسی بڑے کو ساتھ لیکر آئے کسی بڑے کی سرپرستی میں رخصت کروں گی تو حوصلہ رہے گا۔۔

اور تم یہ بات بشرا کو بھی سمجھا دو ضد نا کرے

اسی میں اسکی بھلائی ہے۔۔

اماں دوٹوک بات کہی تو انوشہ خاموش رہی تھی۔۔

" مجھے نہیں رہنا باران کے ساتھ آپی پلیز آپ اماں کو سمجھائیں

وہ منت بھرے لہجہ میں بولی تھی۔۔

بشرا تم خدمت کرو تمہارے لیے یہی بہتر ہے" انوشہ نے اسے سمجھاتے کہا۔۔

نہیں بہتر ہے میرے لیے وہ بہت ہی خود غرض شخص ہے اسے نہیں پرواہ میری وہ جو بھی سوچتا ہے بس اپنے لیے سوچتا ہے تم پلیز اماں کو منع کر دو میں نہیں جاؤں گی اسکے ساتھ میں پہلے ہی طلاق کا مطالبہ کر چکی ہوں اس سے"

ایسا کرنا پڑتا ہے اپنے لیے نا سہی اپنے ہونے والے بچہ کے لیے سوچو کیا جواب دو گی لوگوں کو "

کہ کس کا وجود لیے پھر رہی ہو اپنے ساتھ کون یقین کرے گا تمہارا مت تنگ

"کرو خود کو اور ہمیں بھی

خدا کا واسطہ ہے مت دو مزید اذیت ہمیں پہلے جو تم کر چکی ہو یہ اسی کا خمیازہ

ہے "سلیم تو پھر بھی نہیں رہے تمہاری اس عظیم قربانی کے بعد اب مزید

بوجھ مت بڑھاؤ ہم پہ اپنے احسانوں کا ہم پہ "انوشہ نے اسکے آگے بے بس

ہوتے کہا۔۔

بشرا خاموشی سے آنسو بہانے لگی تھی۔۔

بشرا پلیز اپنا گھر بسا لو نا کرو خود پہ ظلم تمہارا شوہر خود لینے آیا ہے تمہیں "کتنا

خوش ہوا ہے تمہاری دوبارا پریگننسی کا سن کر اب تو دیکھنا وہ اپنے دادا کو

" تمہارے پاس لے ہی آئے گا

اسکی آنکھوں میں شرمندگی تھی دیکھنا تمہارے سارے خدشات دور ہو جائیں گے۔۔وہ بیڈ پہ اسکے قریب بیٹھتے اسے سمجھاتے بولی۔۔

بشرا نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔

میں آپکو چھوڑ کر نہیں جاؤ گی کیا بنے گا آپ لوگوں کا" کیسے چلاؤ گی گھر کا خرچہ اس حالت میں"

بشرا فکر مند ہوئی اسکے لیے۔۔

" تم اسکی فکر نہیں کرو سب ہو جائے گا

تم بس اب اپنا گھر بساؤ" انوشہ کہتے چلی گئی۔۔

بشرا کا کوئی بہانا کام نہیں آرہا تھا اسکا فیصلہ اٹل ہو گیا تھا۔۔

وہ اپنی بے بسی پہ آنسو بہانے لگی۔

@@@

باران نے گھر جاتے ہی دادجی کو ساری حقیقت بتادی۔۔

اپنے اور بشرا کی کانٹریکٹ میرج کے بارے میں سب بتادیا اور یہ بھی کہ اسکی

" دوسری بیوی زندہ صحیح سلامت ہے

اور اپنی سچائی بھی کھل کر بیان کردی کہ کس طرح بشرا مجبور ہو کر اس کے

پاس آئی اور اس نے اسکا کتنا غلط فائدہ اٹھایا۔۔

باران مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی کہاں کسر رہ گئی تھی کہ میری تربیت میں '

"جو تم نے اتنا سنگین قدم اٹھایا۔۔

دادجی غصہ میں بولے تھے وہ سر جھکائے کھڑا تھا۔

" میں نہیں اجازت دوں گا کہ تم اس بچی کی مزید زندگی تباہ کرو

"دادجی میں نہیں چھوڑ سکتا اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہوں اپنی غلطی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں جو زاخوشیاں میں نے اس سے چھینی ہے وہ اسے واپس دینا چاہتا ہوں' باران نے شرمندگی سے کہا۔۔

نہیں باران "اتنا احساس ہوتا تم میں تو ایسا کرتے ہی نہیں "اب میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتا۔۔" دادجی اٹل لہجہ میں بولے۔۔

دادجی پلیز مان جائیں آپ نہیں جائیں گے تو وہ کبھی نہیں آسکے گی "آپ پھر سے پر دادا بننے والے ہیں" وہ انہیں ایموشنلی منانے لگا تھا۔

دادجی تو پہلے ہی پگھل گئے تھے مگر اسے ستانا چاہ رہے تھے۔۔

ہاں تو پھر جیسے پہلی شادی اپنی مرضی سے کی تھی اب بھی اپنی مرضی چلاؤ

"اب کیوں میری منتیں کر رہے ہو۔۔

سیدھے طریقہ سے پہلے کہتے میں خود تمہاری شادی کرواتا مگر یہ جو طریقہ کار

اپنایا ہے تم نے یہ نہایت ہی غلط ہے اس پہ میں تمہارا ساتھ ہر گز نہیں دوں

گا۔۔" وہ دوٹوک جواب دیتے بولے۔۔

بس مجھ سے غلطی ہو گئی "تو باران مایوس ہو گیا اسے لگا کہ وہ منا لے گا"

انہیں"۔۔

اور وہ کمرے سے باہر جانے لگا تھا سر جھکائے۔۔

دادجی مسکرائے پھر روب دار آواز میں بولے۔۔

" کب چلنا ہے پھر بہو کو لینے

باران فٹ سے مڑا انکی طرف اور وہ مسکرا رہے تھے۔۔

دادجی آپ مجھے تنگ کر رہے تھے ناٹ فیئر " وہ بھاگ کر انکے گلے جا لگا تھا
۔۔

کیوں جب تم لوگ مجھے تنگ کر سکتے ہو تو میں نہیں کر سکتا۔۔ دادجی
مسکرائے

ہاں جی بلکل کر سکتے ہیں " وہ انہیں کس کرتے بولا۔

میں تمہارا دادا ہوں بیوی نہیں" وہ اسکے کس کرنے پہ اپنا منہ ہاتھ سے " صاف کرتے بولے۔۔

آپ میرے دادا ہیں آپ کا حق سب سے زیادہ ہے" وہ ڈھٹائی سے " مسکراتے ہوئے بولا۔۔

چلو سب ٹھیک ہو رہا ہے بڑا بھی مان ہی گیا آخر۔۔
دادا جی ہنستے بولے۔۔

کیا مطلب مان گیا بارا ن نا سمجھی سے بولا۔۔

شادی کے لیے مان گیا ہے" کوئی لڑکی پسند آگئی ہے اسے۔۔" دادا جی نے جیسے راز کی بات بتائی ہو

کیا سچ میں گھنا میسنا کہیں کا مجھے تو نہیں بتایا اس نے "پوچھتا ہوں میں اس سے "خوش ہوتے کہتے باران چلا گیا۔۔

باران کمرے میں آیا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ
کیسے زیبا سے بات کرے گا دادجی کو تو منالیا مگر زیبا وہ تو ناراض ہو جائے گی۔۔

زیان سو گیا" وہ زیان کو سلا رہی تھی جب باران اس کے پاس آکر بیٹھا۔۔

" جی سو رہا ہے

" زیبا مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے

وہ جھجھکتے ہوئے بولا۔۔

جی بولیں" وہ سیدھی ہو کر بیٹھی وہ دونوں اس وقت بیڈ پہ بیٹھے ہوئے تھے
۔۔

وہ" میں نے داد جی کو منا لیا ہے۔۔ باران نے کہا

کس بات کے لیے" زیبا بولی

" بشرا کے لیے انہیں میں نے ساری سچائی بتا دی ہے
اور میں بشرا کے گھر والوں سے بھی مل آیا ہوں۔۔ وہ چاہتے ہیں میرے
ساتھ کوئی بڑا آئے۔۔
جیسے جیسے باران بولتا جا رہا تھا زیبا کے اوسان خطا ہو گئے تھے۔۔

وہ تو کیسے سن سی ہو گئی۔۔

" میں کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرنا چاہتا نا آپ کے ساتھ نا بشرا کے ساتھ باران بول رہا تھا اور زیبا کے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے۔۔

باران آپ جانتے ہیں میں آپکو کسی کے ساتھ شیئر نہیں کر سکتی۔۔" وہ بھرائی سی آواز میں بولی

" زیبا پلیز رونے کے بجائے بات کو سمجھنے کی کوشش کریں
یہ بشرا کے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہے" میں جانے انجانے میں اسکے ساتھ بہت بڑی زیادتی کر بیٹھا ہوں" پلیز زیبا اگر آپ نے میرا ساتھ نہیں دیا تو

میں کبھی اس گلٹ سے نہیں نکل پاؤں گا کہ میں نے کسی کے ساتھ زیادتی کی ہے" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر بڑے ہی نرم لہجہ میں بولا۔۔

اور جو میرے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے" وہ سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتے بولی۔۔

" آپ بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہی
اگر آپ نے میری بات کا مان رکھ لیا تو آپکا رتبہ مزید بڑھ جائے گا میری " نظروں میں آپکا۔۔
میں نے ایک بے بس اور مجبور لڑکی کا فائدہ اٹھایا ہے یہ گلٹ مجھے اندر ہی اندر ختم کر دے گا زیبا میں بہت شرمندہ ہوں اپنے آپ سے۔۔ آپ سے۔۔ بشرا سے۔۔
وہ بہت ناراض ہے مجھ سے۔۔ بات بھی نہیں کرتی یہ رائٹ ہے اسکا۔۔

بشرا نے اپنی بہن کے لیے مجھ سے شادی کی تا کہ وہ اسکے شوہر کو بچا سکے اسکا علاج کروا سکے۔۔ مگر وہ نہیں رہااب اس دنیا میں۔۔ کوئ لڑکی اتنی بڑی قربانی کیسے دے سکتی ہے کسی کی جان بچانے کی خاطر۔۔

اور جب سے مجھے یہ حقیقت معلوم ہوئی ہے میں نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا اس سے۔۔

میں اسے اپنانا چاہتا ہوں ہمیشہ کے لیے پلیز زیبا میرا ساتھ دیں۔۔ وہ بہت ہی آس سے بولا تھا اسکے دونوں ہاتھوں کو تھام کر۔۔

زیبا کے چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔

میرے لیے یہ بہت مشکل ہے باران۔۔

آپ سوچیں تو سہی میرے لیے" اپنی ہتھیلی سے اسکے آنسو صاف کرتے کہا

۔۔

پلیز زیبا میں نے نہیں سوچا تھا کہ آپکے علاوہ بھی میری زندگی میں کوئی آ سکتا

ہے مگر مجبوری انسان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہے "

پلیز میں مجبور ہوں" وہ پریگننٹ ہے۔۔

وہ منہ پھیر کھڑا ہو گیا تھا اپنی بات پوری کرتے وہ چلا گیا۔۔

بشرا پھر سے انکے درمیان آگئی تھی۔۔

اسکی کمی ہی اسکے آڑے آگئی تھی کاش کہ وہ بھی ماں بن سکتی تو آج باران

صرف اسی کا ہوتا۔۔

اپنے آنسو صاف کرتی سوچنے لگی تھی۔۔

@@@

دیکھیں بہن بچوں سے غلطی ہوئی ہے۔۔

باران نے جو کیا وہ غلط ہے۔۔

میں خود اس سے خفا ہوا تھا کہ یہ اس نے بہت غلط کیا ہے اسے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ کسی کی مجبوری کے ساتھ کھیلے اب جب اسے احساس ہو گیا ہے کہ وہ غلط ہے اور وہ اپنی غلطی سدھارنا چاہتا ہے تو اسے موقع ملنا چاہیے۔۔

دادجی نے انتہائی نرم مزاج سے بات شروع کی۔۔

مجھے اس وقت سب سے زیادہ باران کی خوشی عزیز ہے اور باران کی خوشی بشرا میں ہے جس نے مجھے مجبور کر دیا یہاں آنے پہ "اب کے زیبا بولی تھی وہ بھی اپنا دل بڑا کرتی دادجی کے ساتھ آئی تھی۔۔

انوشہ اور اماں نے پہلے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر زیبا کی جانب دیکھا۔۔

"میں زیبا ہوں

زیبا مسکرانے کی کوشش کرتے کہا۔۔

اماں اور انوشہ نے بے یقینی سے دیکھا تھا اسے۔۔

آپ بے فکر رہیں بشرا کو مجھ سے کوئی خدشہ نہیں ہو گا۔۔ میں آپکو اس بات کی ضمانت دیتی ہوں کہ بشرا کو میری جانب سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔۔
ان دونوں کے ساتھ ساتھ زیبا تو دادجی کو بھی حیران کر رہی تھی۔۔
آج جب دادجی تیار تھے بشرا کے گھر جانے کے لیے تو زیبا نے بھی انکا ساتھ چلنے کا کہا۔۔ پہلے اس بات پہ حیران تھے اور اب اسکی باتوں سے۔۔

آپکا دل بہت بڑا ہے جو کھلے دل کے ساتھ اپنی سوتن کو تسلیم بھی کر رہی ہیں اور اسے ساتھ لے جانے کے لیے بھی بضد ہیں "
اماں نے اسکی فراخ دلی سے کہا۔۔

" جب سب راستہ بند ہو جائیں تو پھر دل بڑا کرنا پڑتا ہے
میں کوئی انوکھی تو نہیں جو سوتن کو تسلیم کر کے کوئی مہان کام کر رہی ہوں

۔۔

اولاد کی خاطر تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں ماشاءاللہ سے بشرا نے پہلے ہی ہمارے گھر کو رونق بخشی ہے اب اگر وہ ہمارے ساتھ نہیں ہو گی تو یہ پھر اسکے ساتھ زیادتی ہو گی۔۔ زیبا نے مسکرا کر بہت ہی دلچسپ جواب دیا تو سب ہی اسکی بات پہ عش کر اٹھے تھے۔۔

" بس اب ہمیں پھر کوئی شک نہیں رہا
بشرا آپ لوگوں کی ہی امانت ہے " مگر ہم چار لوگوں میں ہی اپنی بچی کو رخصت کریں گے آپ مقررہ تاریخ بتا دیں تاکہ ہم اپنے چند عزیز رشتہ

داروں بلا کر انکی سرپرستی میں اپنی بچی کو رخصت کر دیں تاکہ ہمارا بھی معاشرے میں بھرم رہ جائے۔۔اماں نے بھی انکی تائید میں جواب دیا۔۔

اگر آپکی اجازت ہو تو میں بشرا سے مل سکتی ہوں" زیبا نے اماں اور انوشہ کی جانب دیکھتے کہا۔۔

انوشہ نے اماں کی طرف دیکھا تو اماں سر ہلا کر ہاں کو جواب دیا۔۔

آئیں" انوشہ کھڑی ہوتی بولی۔۔
زیبا بھی اسکے پیچھے چل دی بشرا اپنے کمرے میں موجود تھی جب زیبا انوشہ کے ساتھ کمرے میں آئی۔۔
وہ زیبا کو دیکھتی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔۔

' ہم سوچتے کچھ ہیں اور ہو کچھ جاتا ہے

میں نے بہت کوشش کی تھی کہ تمہیں باران کی زندگی سے ہمیشہ کے لیے

" نکال دوں

مگر تم تو باران کے دل میں ہی بس چکی تھی تو دل سے کیسے نکالتی اگر نکالنے کی کوشش بھی کروں تو کہیں میں ہی نا اسکے دل سے نکل جاؤں اس لیے اپنا بھرم قائم رکھنے کے لئے تمہیں لینے آئی ہوں اس سے پہلے کے باران مجھ سے بھی دور چلے جائیں" زیبا کا بولتے ہوئے لہجہ بھیگ گیا تھا۔۔کہتے ہی وہ کمرے سے چلی گئی تھی۔۔

داد جی ایک ہفتہ بعد کی تاریخ دے دی تھی تیاری کے لیے۔۔اور وہ چلے گئے

۔۔

@@@

یقین نہیں ہو رہا کہ زیبا کا دل اتنا بڑا ہے کیسے کتنی ہمت کے ساتھ آ گئی وہ بشرا کو لینے۔۔

دیکھ لو تم بس ایوی ہی گھبرا رہی تھی کہ بہت تیز ہے وہ مجھے تو وہ بہت ڈیسنٹ عورت لگی تھی۔۔انوشہ بشرا کے سر پہ کھڑی بول رہی تھی۔۔

میں نے اسکے ساتھ چھ مہینے گزارے ہیں میں اسے اچھی طرح جانتی ہوں اور تم بس ایک گھنٹے میں ہی اس سے امپریس ہو گئی۔۔بشرا نے غصہ سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔

انوشہ ٹھیک کہہ رہی ہے 'تم ایسے ہی وہم پالی بیٹھی ہو'' اماں نے بھی اسے ٹوکا۔۔

ایک تو وہ پہلے ہی غصہ سے بھری بیٹھی تھی کہ وہ دونوں اسکی ایک بھی نہیں چلنے دے رہی تھی۔۔

@@@

" آج تو تم مجھے پہ در پہ حیران ہی کر رہی ہو

دادجی اور زیبا بشرا کے گھر سے ہو کر گھر واپس جا رہے تھے۔۔

وہ دونوں گاڑی کی بیک سیٹ پہ بیٹھے ہوئے تھے

دادجی نے اسے کہا۔۔

زیبا نے نم ہوتی آنکھوں سے انہیں دیکھا تھا۔۔

میرے پاس آپکے پوتے نے کوئی راستہ ہی نہیں چھوڑا دادجی "اس لیے میں نے بند کھڑکیاں کھول دیں تاکہ سانس لینے میں آسانی ہو سکے۔۔

سامنے دیکھتے ہوئے کھوئے سے لہجہ میں کہا تھا زیبا۔۔

تم نے دل بڑا کیا اس لیے ہمیں خوشی ہوئی "اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے شفقت بھرے لہجہ میں کہا تھا دادجی نے۔۔

@@@

باران گھر میں بے صبری سے انتظار کر رہا تھا ان دونوں کا۔۔

وہ حال میں ادھر سے ادھر ٹہل رہا تھا جب زیبا اور دادجی گھر میں داخل ہوئے

" مبارک ہو باران

زیبا نے گھر میں داخل ہوتے باران سے کہا اور اپنے کمرے کی طرف چل دی تاکہ کمرے میں جا کر اپنے دل کی بھڑاس نکال سکے کہ اسکا ضبط ٹوٹ رہا تھا
۔۔

باران اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا جانتا تھا کہ وہ بہت ہرٹ ہو رہی ہے۔۔

ایک ہفتہ میں تمہاری بیوی رخصت ہو کر آ جائے گی۔۔
دادجی نے صوفہ پہ بیٹھتے کہا۔۔

ایک ہفتہ کیوں آج ہی لے آتے اسے ساتھ۔۔

بہت ہی جلد باز ہو تم "ان لوگوں نے لڑکی عزت سے چار لوگوں میں رخصت کرنی ہے ایسے کیسے منہ اٹھا کر ساتھ چلتا کرتے۔۔

اور ہم بھی خاندان کے کچھ لوگ ساتھ لے کر جائیں گے تا کہ لوگوں کو پتا چلے کے عزت سے کوئی لڑکی گھر لائیں ہیں۔۔

دادجی اسکی جلدی پہ اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

ہاں تو ایسا کہیں نا" مجھے اتنی جلدی نہیں ہے بس زیان یاد کر رہا تھا اپنی ماں کو باران نے ہنستے کہا۔۔

بس رہنے دو مجھے پتا ہے کون یاد کر رہا ہے۔۔دادجی نے اسے گھورتے کہا۔۔

تو اب اسکا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا۔۔

کمرے میں آیا تو اسے زیبا کہیں دکھائی نا دی۔۔

زیبا نے واش روم میں رو کر اپنے دل بھڑاس نکالی تھی اور اچھے سے منہ ہاتھ دھو کر کمرے سے باہر نکلی سامنے ہی باران کو پایا۔۔

اسے اگنور کرتی آگے بڑھی تھی۔۔

باران نے اسکا ہاتھ تھام لیا تھا اور اسے اپنے سامنے کیا۔۔

ایم سوری" بہت دکھ پہنچا ہے آپکو میری وجہ سے مگر میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے"

راستہ تو میرے پاس بھی نہیں" طنزیہ کہتے اپنا ہاتھ چھڑا گئی اور کمرے سے نکل گئی۔۔

@@@

" مبارک ہو "کامیاب ہو ہی گئے اپنی بیوی کو منانے میں

آبان کو داد جی سے پتہ لگا تو باران کو کال کی۔۔

" ہاں

" مگر میری چھوڑ اپنی سنا۔۔

کون ہے وہ خوش نصیب جس پہ میرے بھائی کا دل آگیا۔۔

باران نے اسے چھیڑتے کہا۔۔

" داد جی نے ہی بتایا ہو گا تمہیں

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ داد جی بھی خوامخواہ وہم میں پڑ جاتے ہیں۔۔ کب کے پیچھے پڑے ہوئے تھے میری شادی کے اب جب ہاں بول دی ہے تو اور ہی بات بنا کر بیٹھ گئے۔۔

وہ بات بناتے بولا۔۔

مجھے بھی کچھ دال میں کالا لگ رہا ہے "کچھ تو گڑ بڑ ہے ضرور" باران نے پھر اسے چھیڑا۔۔

شٹ اپ "آبان نے اسے چپ کروایا۔۔

اچھا سب چھوڑ جلدی جلدی واپس آجا" میں چاہتا ہوں تم میرے ساتھ جاؤ اپنی بھابھی لینے۔۔

مشکل ہے مگر کوشش کروں گا ٹائم پہ پہنچ جاؤں اپنی چھوٹی بھابھی کو لینے۔۔ آبان نے کہا۔۔

کوشش کرو کہ جلدی آجاؤ۔۔

چھوٹی بھابھی کو تو میں اس وقت دیکھ بھی نہیں پایا تھا ڈر ہی اتنا گئی تھی مجھ سے بیچاری نام تک جاننے کا موقع نہیں ملا" آبان نے ہنستے کہا۔۔

پہلے تم آجاؤ پھر اچھے سے خود ہی تعارف کروا لینا اور کر بھی لینا" باران نے کہا۔۔

@@@

اور آج وہ دن بھی آہی گیا جب بشرا نے رخصت ہونا تھا۔۔

گھر میں چھوٹی سی تقریب سادگی سے رکھی گئی تھی بس نزدیک کے چند رشتہ داروں کو ہی مدعو کیا گیا تھا۔۔

لال سادہ سی فراک پہنے جس پہ بس ہلکا سا کام تھا۔۔مانگ میں ٹیکہ لگائے گردن میں ہلکا سا نیکلس پہنے ہلکا سا ہی میک اپ کیے ہوئے وہ سادہ سی مگر بہت ہی پیاری لگ رہی تھی۔۔چہرہ پہ کوئی تاثرات نہیں تھے۔۔سنجیدگی سے اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی ہوئی تھی۔۔

انوشہ نے اسے ٹوکا بھی تھا کہ اپنا موڈ درست کر لے مگر وہ اپنی ضد پہ ہی اڑی بیٹھی تھی۔۔

کچھ دیر میں باران بھی دادجی اور زیبا کے ساتھ اور ساتھ میں چند رشتہ داروں کے ہمراہ بشرا کے گھر پہنچا تھا۔۔

دونوں خاندانوں نے ہی سب کو یہی بتایا کہ انہوں نے پسند کی شادی کرلی تھی اب وہ لوگ صلاح صفائی سے رخصتی کر رہے ہیں۔۔

مگر بشرا کی جانب سے خاندان والوں نے اعتراض اٹھایا گیا تھا۔۔

باران اس وقت سفید کاٹن کی شلوار قمیض زیب تن ہوئے تھا اور بہت ہی خوش نظر آرہا تھا۔۔

زیبا نے لال ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔۔گلے میں گولڈ کا ہلکا سا نیکلس پہنا ہوا تھا ہاتھوں میں ہمیشہ کی طرح گولڈ کے ہی کڑے پہنے ہوئے تھے سلکی ڈائی بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔
ہونٹوں پہ سرخ لپ اسٹک سجائے وہ خوش نظر آنے کی کوشش کر رہی تھی

۔۔

بشرا کے خاندان والوں میں کچھ عورتیں تھیں جو زیبا کے بارے میں جان گئی تھی کہ وہ لڑکے کی پہلی بیوی ہے انکی آپس چہ مگوئیاں بڑھ گئیں تھیں۔۔

جسے اماں اور انوشہ نے اگنور ہی کیا تھا۔۔

@@@

آبان گھر پہنچا تو گھر میں مکمل خاموشی چھائی تھی اسکا مطلب وہ لیٹ ہو گیا ہے

۔۔

اور وہ سب لوگ چلے گئے تھے۔۔

اس لیے اب آبان نے سوچا کہ اب فریش ہو کر یہیں بیٹھ کر انکا انتظار کرنا چاہیے انکے استقبال کے لیے۔۔

@@@

اب کھانے کی فراغت کے بعد اب داد جی نے رخصتی کی اجازت طلب کی تھی۔۔

بشرا مجھے معاف کر دو" یہ سب تمہاری خوشی اور بھلے کے لیے ہی کیا ہے"

انوشہ نے اسکا اترا ہوا چہرہ دیکھ کہا تھا۔۔

بشرا نے نگاہیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

یہ میری قسمت ہے تم کیوں معافی مانگ رہی ہو" کہتے وہ انوشہ کے گلے لگ گئی تھی۔۔

بشرا کو بڑی سی چادر اوڑھا کر آگے سے گھونگھٹ نکال دیا پھر کمرے سے باہر لایا گیا تھا۔۔

اماں اور بڑے بزرگوں نے اسے اپنی دعاؤں سے رخصت کیا تھا۔۔

انکی کوئی رسم نہیں کی گئی تھی انوشہ عدت میں تھی اس لیے بس سادگی سے اسے رخصت کر دیا۔۔

گھر سے باہر نکلتے بشرا کو زیبا نے کاندھوں سے تھاما اور گاڑی کی بیک سیٹ پہ بٹھا دیا اور دوسری طرف خود بیٹھ گئی۔۔

باران فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گیا ڈرائیور کے ساتھ۔۔

اور گاڑی اپنی منزل کی جانب چل پڑی تھی۔۔

بشرا خاموش آنسو بہا رہی تھی اپنی قسمت پہ۔۔اسکا دل اچاٹ ہو گیا تھا ہر چیز سے۔۔

@@@

آبان دروازے پہ کھڑا اسب کا انتظار کر رہا تھا۔۔

جب گاڑی کا ہارن سنا تو الرٹ کھڑا ہو گیا سیدھا۔۔

ایک ساتھ تین چار گاڑیاں گھر میں داخل ہوئیں تھی۔۔

آبان ہاتھ باندھے سب کو اندر آتا دیکھ رہا تھا۔۔

مبارک ہو" داد جی آبان کے سامنے آئے تو اس نے کہا داد جی کو۔۔

" تم نے دیر کر دی آنے میں
داد جی کہتے اندر بڑھے۔۔

پھر بھی آپکے استقبال کے لیے تو آگیا۔۔ پھر باران سامنے آیا اسکے ساتھ بغل گیر ہوا تھا۔۔

مبارکاں جی" دلہے میاں۔۔

تمہارا ابھی ٹائم آجائے گا۔۔ کہتے باران آگے بڑھا

زیبا چند اور لڑکیوں کے ساتھ بشرا کو اندر لا رہی تھی بشرا نے چادر سے گھونگھٹ کیا ہوا تھا۔۔

پاس سے گزر کر آگے بڑھی زیبا آبان کو دیکھتے وہیں رک گئی۔۔

اچھا لگا دیکھ کر" آپ نے دل بڑا کیا۔۔
آبان نے زیبا کو دیکھتے کہا۔۔

دل تو تم مردوں کا بھی بڑا ہوتا جہاں ایک ساتھ چار بھی سما جاتی ہیں" زیبا نے سنجیدگی سے جواب دیا تو آبان ہنس پڑا تھا۔۔

مگر ظرف اتنا نہیں ہوتا کہ اپنی محبت کو کسی اور کے ساتھ برداشت کر لے ۔۔" سنجیدگی کے ساتھ کہتے آگے بڑھ گئی تھی۔۔

بشرا اور باران کو ایک ساتھ صوفہ پہ بٹھایا گیا تھا۔۔ شغل میلہ کرنے کے لیے اماں نے گھر میں صاف منع کر دیا تھا دونوں کے ساتھ بٹھانے کے لیے جو بھی رسم وغیرہ کرنی ہے اپنے گھر جا کر کرے۔۔

باران بھائی گھونگھٹ اٹھائیں" ہمیں بھی دیدار کروائیں اپنی دلہن کا۔۔ پاس کھڑی باران کی کزنوں نے کہا

آبان سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔

زیبا بھی پاس ہی کھڑی تھی۔۔

باران نے مسکراتے گھونگھٹ اٹھایا تھا۔۔

سرخ جوڑے میں سبھی نظریں جھکائے بشرا حسن کا پیکر تھی۔۔

ماشاءاللہ "دادجی بھی اسکی خوبصورتی پہ عش عش کر اٹھے تھے۔۔

کسی دل پہ بجلیاں گرا رہی تھی تو کسی پہ قہر برسا رہی تھی۔۔

آبان کے مسکراتے ہونٹ سکڑے تھے" وہ تو جیسے ایک دم سکتہ میں آگیا ہو
--

باران اسے دیکھتا ہی رہ گیا تھا--

وہاں کھڑے ہر شخص نے ہی تعریف کی تھی--

یہ میرے دادا جی ہیں" پاس کرسی پہ بیٹھے داد جی کی اشارہ کرتے کہا تھا باران نے--

بشرا نے انہیں دیکھتے آہستہ سے سلام کیا--

داد جی نے اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے چند ہزار کے نوٹ رکھے تھے--

اس طرح باقی رشتہ داروں نے بھی سلامیاں دی اور منہ میٹھا کروایا۔۔

آبان تو بس سامنے ساکت کھڑا تھا اسکے سر پہ تو جیسے پھر سے پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا

۔۔

باران کی مسکراتے ہوئے سامنے نظر گئی آبان پہ۔۔

آبان میرا بڑا بھائی تمہارا جیٹھ۔۔" باران نے سامنے دیکھتے کہا۔۔

وہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی باران کی تائید میں سامنے دیکھا تو حیرت ہوئی تھی
آبان کو دیکھتے اسے جھٹ سے یاد آیا تھا۔۔

چہرے پہ بے جا سنجیدگی تھی آبان آہستگی سے آگے بڑھا انکے سامنے آیا۔۔

خوش رہو" آبان نے بشرا کے سر پہ ہاتھ رکھا تھا اور والٹ سے پانچ پانچ ہزار والے کئی نوٹ بشرا کی ہتھیلی پہ رکھ دیے زبردستی مسکرایا اور وہاں سے چلا گیا ۔۔

رسومات ختم ہوئیں تو وہاں کچھ لڑکیوں سے زیبا نے کہا اسے اس کے کمرے میں پہنچادیں اور خود اپنے کمرے میں چلی گئی ۔۔

آبان اپنے کمرے میں چلا آیا تھا ضبط سے اسکا چہرہ لال سرخ ہو رہا تھا ۔۔ کمرے میں دم گھٹنے لگا تو بالکونی میں آگیا جہاں کھلی فضا میں اسکی سانس کچھ بحال ہوئی ۔۔

وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ بشرا اسکے بھائی کی دوسری بیوی نکلے گی ۔۔

اس روز بشرا اسے دیکھتے ہی ڈریسنگ روم میں چھپ گئی تھی۔۔
وہ اسے دیکھ ہی نہیں پایا تھا۔۔اور پھر اس سے ملے بغیر ہی چلا گیا تھا۔۔

اور پھر اچانک بشرا کا اسکی گاڑی سے ٹکرانا اسے پھر سے خوش فہمی میں مبتلا کر گیا تھا۔۔

پہلی نظر میں ہی وہ اسکے دل کو چھو گئی تھی۔۔

پھر سے اسکی محبت چھن گئی تھی اس سے اب کے یکطرفہ اور حادثاتی محبت تھی اسکی۔۔

عزیز اتنا ہی رکھو کہ جی سنبھل جائے
اب اس قدر بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے

مرد تھا تو رو بھی نہیں سکتا تھا بس وہ یہیں دفن کر دے گا اس راز کو۔۔وہ اسکے بھائی کی بیوی ہے اب تو اسکے بارے میں سوچنا بھی گناہ کے مترادف ہو گا وہ اب ہمیشہ کے لیے چلا جائے گا یہاں سے۔۔بشرا اسکے سامنے رہے گی تو اسکا ضبط جواب نا دے جائے۔۔

@@@

زیبا کمرے میں بند ہوئی تھی اسکا صبر یہیں تک کا تھا۔۔

آج سب کیسے خوش ہو رہے تھے اسے دکھ ہو رہا تھا یہ سب کو دیکھ کر کیسے سب خوش تھے۔۔

بڑی مشکل سے اپنے آپکو نارمل رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔

باران کی ساری توجہ بشرا ہی تھی اسکی طرف تو ڈھنگ سے دیکھا بھی نہیں

دروازے کیساتھ ٹیک لگائے وہ آنسو بہارہی تھی جب دروازہ ناک ہوا تھا اسکا

--

اپنے آنسو صاف کرتی دروازہ کھولا تھا تو سامنے باران کھڑا تھا--

آپ"تو حیرت سے بولی

جی"میں ہوں"آپکو کیا لگا میں بھول جاؤ گا آپکو"اندر آتے کہا تھا باران نے

--

بھول جائیں گے نہیں بھول گئے ہیں"میں تو بس نام کی بیوی ہوں مس پیچ

ہوں--

بیوی تو بشرا ہے آپکی جوڑی بھی کمال کی ہے" مسکراتے ہوئے بول رہی تھی مگر آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے۔۔

زیب 'آپکی اس عظیم قربانی پہ رشک ہے مجھے۔۔مانتا ہوں آسان نہیں ہوتا اپنی محبت میں کسی کو حصہ دار بنانا مگر میں وعدہ کرتا ہوں آپ سے کہ میں کبھی بھی آپکے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں کروں گا ہمیشہ کی طرح میری پہلی ترجیح آپ ہیں" اسے کاندھوں سے تھام کر کہا باران نے۔۔

"آپکو اس وقت اپنی نئی نویلی دلہن کے پاس ہونا چاہیے

زیبا اپنا پہلو بدلتے بولی۔۔

آپ کی اجازت ہو تو جاؤ گا ورنہ نہیں" وہ بیڈ پہ بیٹھتے بولا۔۔

مجھے بہلا رہے ہیں جب رو کتی تھی تو لازمی جاتے تھے اور اب جب خود کہہ رہی ہوں چلے جاؤ تو نہیں جا رہے ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں آپ "

زیبا اسے دیکھتے بولی۔۔

یہی کہ آپ میری پہلی محبت ہیں آپکا مرتبہ اور عہدہ بڑا ہے " جیسا آپ چاہیں گی ویسے ہی چلوں گا۔۔

بڑی تابعداری کرتے ہوئے کہا۔۔

اگر کہوں نا جاؤ تو رک جائیں گے " اسے آزماتے کہا۔۔

حکم تو کریں بس " مگر اسے چھوڑنے کا مت کہیے گا۔۔

کچھ نہیں آپ جائیں میں کافی تھک گئی ہوں زیان کو دیکھ لوں صبح سے میڈ کے رحم وکرم پہ ہے" کہتے الماری سے اپنا آرام دہ سوٹ نکالا تھا زیبا نے۔۔

ٹھیک ہے" باران اپنا کورٹ درست کرتا اٹھا تھا بیڈ سے زیبا کے قریب آیا جھک کر اسکے ماتھے پہ اپنے لب رکھے اور چلا گیا کمرے سے۔۔

آنسوؤں کا بن ایک بار پھر سے ٹوٹ گیا تھا۔۔اج اپنے ہی ہاتھوں باران کو کسی اور کے حوالے کر دیا۔۔

@@@

بشرا کو اسکے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا اس وقت وہ اکیلی تھی کمرے میں۔۔ شیشہ کے سامنے اپنا سجا سنوار روپ دیکھا۔۔

دوپٹہ سے پنیں نکال کر دوپٹہ اتار دیا۔۔ایک ایک کر کے سارا زیور چوڑیاں اتار دیں اسے کوئی شوق نہیں رہا تھا دلہن بننے کا۔۔سارے ارمانوں کا گلا دبا دیا تھا۔۔

باران کمرے میں آیا تو کمرے میں کوئی موجود نہیں تھا۔۔

سارا کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجایا ہوا تھا۔۔

اسکے مطابق بشرا کو بیڈ پہ بیٹھا ہونا چاہیے تھا۔۔

دروازہ لاک کر کے کمرے میں آیا۔۔

تھوڑی دیر بعد بشرا واش روم سے باہر نکلی تھی۔۔

سادہ سا اوف وائٹ سوٹ پہنے ہوئے۔۔

یہ کیا تم نے چینج کیوں کر دیا میں نے تو ابھی ٹھیک سے تمہیں دیکھا بھی نہیں تھا۔۔ وہ افسوس سے بولا تھا۔۔

ہماری کوئی نئی نئی شادی نہیں ہوئی ہے جو آپکو چاہ چڑھ گیا ہے۔۔" سپاٹ لہجہ میں کہا۔۔

ناراض ہو" اسکے چہرے پہ نظریں جمائے دو قدم بڑھائے اسکے نزدیک ہوا ۔۔

مجھے میرے بیٹے سے ملنا ہے" وہ مزید آگے بڑھتا کہ بول پڑی۔۔

صبح مل لینا وہ سو رہا ہے ابھی" وہ اسکے بالوں کو چھونے لگا تو وہ پیچھے ہٹی تھی اسکا ہاتھ ہوا میں ہی رہ گیا تھا اسکے پیچھے ہٹنے پہ ہاتھ نیچے کر لیا

مجھے نیند آرہی ہے" جلدی سے پہلو بدلتے بولی۔۔

بشرا مجھے پتہ ہے میں بہت برا ہوں تمہاری نظروں میں پلیز مجھے موقع تو دو اپنی غلطی سدھارنے کا" وہ دردمندانہ اپیل کرتے بولا۔۔

وہ اسے اگنور کرتی بیڈ پہ درست ہو کر بیٹھی اور کمبل سیدھا کرنے لگی سونے کے لیے۔۔

بشرا پلیز مجھ سے بات تو کرو یوں چپ رہ کر مجھے سزا تو نا دو۔۔ باران اسکے قریب کھڑا بولا تھا۔۔

سزا" ہونک سے کہا تھا

سزا تو میری زندگی بن گئی ہے میرے لیے "اور اس سے بڑی اور سزا کیا ہو گی کہ میں یہاں ہوں۔۔ مگر ایک بات تو اچھی ہے کہ میں اپنے بچے کے قریب رہوں گی باقی مجھے آپ میں کوئی دلچسپی نہیں رہی تو پلیز آپ جائیں یہاں سے "بہتر یہی ہو گا کہ مجھ سے دور رہیں" بڑے روکھے پن سے جواب دیا اور سیدھی ہو کر لیٹ گئی اور خود کو مکمل کمبل میں چھپا لیا۔۔

اسکا اتنا بری طرح سے جواب دے کر اگنور کرنا باران کو اچھا نہیں لگا تھا۔۔

وہ بھی تو اسکے ہاتھوں بہت بری طرح ٹوٹی تھی شاید یہ اسکا رائٹ تھا۔۔

مزید کچھ بولے صوفہ پہ جا بیٹھا تھا۔۔

اسکے پاس اب مزید الفاظ بچے ہی نہیں تھے۔۔ کیا کہتا اب۔۔

یہی راستہ ہے کہ اسکے دل میں اپنے لیے جگہ بنائے وہ اس سے اپنے دل کی باتیں کرنا چاہتا تھا اسے آج کی رات منا لینا چاہتا تھا مگر اس نے موقع ہی نہیں دیا۔۔ افسوس ہو رہا تھا اس بات پہ کہ اب تو وہ سب کے سامنے اسے بیاہ لایا ہے اسے بھی تو اپنا دل بڑا کرنا چاہیے تھا۔۔ یہی سوچتے سوچتے وہ صوفہ پہ ہی دراز ہو گیا

@@@

دروازہ بجنے کی آواز پہ ہی بشرا کی آنکھ کھلی تھی جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔

آنکھیں مسل کر ادھر ادھر دیکھا سامنے صوفہ پہ باران سویا ہوا تھا جو بے سکون سا سو رہا تھا ایک ٹانگ اوپر ایک نیچے تھی۔

جلدی سے اٹھ کر باران کے قریب گئی۔۔

" باران اٹھ جائیں

دروازہ پھر سے بجنے لگا تھا۔۔

باران "بے چینی سے اٹھانے لگی جو گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا۔۔

اسکے اوپر جھک کر اسے پھر سے اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تھا کہ باران نے ایک دم سے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا اور اس اچانک افتاد سے وہ سنبھل نا پائی تھی کہ اسے اوپر جا گری۔۔

یہ کیا بدتمیزی ہے "چھوڑیں مجھے۔۔ غصہ سے کہتی اسکے اوپر سے اٹھنے لگی تھی مگر کمر سے مضبوطی سے تھاما ہوا تھا جسکے باعث وہ اٹھ نہیں پا رہی تھی

۔۔

اور اسکی حالت سے کافی محفوظ ہو رہا تھا بڑے غور سے اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا اتنے قریب سے۔۔

مگر وہ جلد ہی اسکا حصار توڑنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔

یہ کیا بدتمیزی تھی شرم آنی چاہیے آپکو"کافی غصہ سے بولی تھی مگر اثر کسے تھا۔۔

بیوی سے کونسی شرم"اسکے سامنے کھڑا ہوتا ڈھٹائی سے بولا اور جھک کر اسکی گال پہ لب رکھے تھے وہ بدک کر پیچھے ہٹی تھی۔۔

گال دہک اٹھے تھے۔۔

پلیز اپنی حد میں رہیں تو اچھا ہے" اسے انگلی دکھا کر وارن کیا تھا۔۔

اور وہ ہنستا ہوا سر ہلاتے واش روم میں بند ہوا تھا۔۔

پھر سے دروازہ بجا تو بشرا نے دروازہ کھولا۔۔

بشرا بی بی کتنی دیر ہے داد جی بلا رہے ہیں آپکو ناشتہ کے لیے" گھر کی ملازمہ نے پیغام دیا۔۔

" جی بس آتے ہیں تھوڑی دیر میں
وہ سوچ کر بولی۔۔

پھر میں ناشتہ لگا دوں" ملازمہ نے تابعداری سے کہا۔۔

" جی لگادیں۔۔

بشرا کے کہتے ملازمہ چلی گئی۔۔

@@@

" کافی دیر لگادی تم نے

زیبا کچن میں ناشتہ تیار کر رہی تھی جب ملازمہ واپس آئی۔۔

جی وہ کافی دیر دروازے پر کھڑی رہی تھی پھر جادر وازہ کھلا۔۔

کہہ دیا ہے چھوٹی بی بی کو کہہ رہی تھی ناشتہ لگادیں آرہے ہیں

بہت بڑی قربانی دی ہے آپ نے اپنا شوہر اٹھا کر ایک جوان جہاں خوبصورت

عورت کو دے دیا۔۔

بشرا کی خوبصورتی دیکھ وہ کافی متاثر ہوئی تھی اور ایک کی چار لگا کر زیبا کو اکسانے لگی۔۔

تم فضول باتیں بند کرو اور کام پہ دھیان دو" ناشتہ سب تیار ہے ٹیبل پہ لگاؤ اور آبان کو بھی اٹھا کر آؤ وہ بھی اب تک سو رہا ہے" زیبا کے دل کو لگی مگر اسکی بات پہ دھیان دینے کے بجائے اسے ڈپٹ دیا اور موضوع بدل دیا

آبان صاحب تو صبح ہی گھر سے چلے گئے تھے" ملازمہ نے فوراً بتایا۔۔

وہ اتنی صبح کہاں نکل گیا۔۔ زیبا سوچتے ہوئے بولی۔۔

@@@

بشرا اور باران تیار ہو کر کمرے سے ایک ساتھ نکلے تھے باہر۔۔

دادجی ڈائننگ ٹیبل پہ پہلے سے موجود انکا انتظار کر رہے تھے۔۔

اسلام علیکم دونوں نے ایک ساتھ انہیں سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام بیٹھو" دادجی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

دادجی کے ساتھ والی چیئر باران کی ہوتی تھی۔۔

باران نے اپنے ساتھ والی چیئر پہ پہلے بشرا کو بٹھایا اور پھر خود اپنی چیئر پہ بیٹھ گیا۔۔

زیبا بھی کچن سے نکلتے ٹیبل پہ آئی۔۔

اسلام علیکم" سلام کرتی بشرا کو دیکھا جو اسکی چیئر پہ براجمان تھی۔۔

وعلیکم السلام بشرا نے بھی آہستگی جواب دیا۔۔

زیبا انکے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ گئی بظاہر تو۔ مسکرا رہی تھی مگر اندر سے دل بجھ سا گیا تھا بڑی مشکل سے خود پہ قابو پایا ہوا تھا۔۔

یہ آبان کہاں گیا باران نے آبان کی غیر موجودگی پہ پوچھا۔۔
پتہ نہیں نوکروں سے پتا چلا ہے صاحب زادے صبح ہی کہیں نکل پڑے ہیں تم لوگ ناشتہ شروع کرو۔۔ دادجی نے جواب دیا۔۔

اتنے میں روتے ہوئے زیان کو اٹھائے میڈ وہاں آئی۔۔
بی بی جی بہت رو رہا ہے آپ دیکھیں نازرا۔۔

زیان" بشرا زیان کو دیکھتی فٹ سے اٹھی اپنی کرسی سے

زیبا زیان کو اٹھاتی کہ بشرا نے جھٹ سے اسے اپنی گود میں لیا۔۔اور اسے
بے جا چومنے لگی تھی۔۔

ماں کی آغوش پاتے زیان چپ ہو گیا تھا۔۔

داد جی مسکرائے تھے ماں آخر ماں ہی ہوتی ہے۔۔

بشرا زیان کو مجھے دو" تم ناشتہ کر لو۔۔
زیبا نے زیان کو بشرا کے ہاتھوں سے لے لیا تھا۔۔
اسے بھوک لگ رہی ہے میں دیکھتی آپ لوگ ناشتہ کریں" زیبا زیان کو
لیے وہاں سے چلی گئی بشرا دیکھتی رہ گئی اسے ابھی تو مزید پیار کرنا تھا اسے۔۔

بچے تم آؤ ناشتہ کرو۔۔" داد نے پیار سے کہا تو وہ بیٹھ گئی۔۔

زیبا سنبھال لے گی فلحال تم پریشان نا ہو" باران نے کہا

بشرا اداس سی ہو گئی تھی۔۔

زیبا زیان کو لیے کمرے میں آئی تھی۔۔اسکے ساتھ خود بھی رونے گی تھی ۔۔اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا سب مگر کرنا پڑ رہا تھا۔۔زیان کو بشرا کے ہاتھوں میں دیکھ وہ برداشت نا کر سکی کہیں وہ باران کے ساتھ ساتھ زیان کو بھی اس سے دور نا کر دے۔۔

@@@

بشرا باہر لان میں اکیلی بیٹھی تھی جب ایک گاڑی گھر میں انٹر ہوئی بشرا کا دھیان اس گاڑی پہ گیا جو دیکھی دیکھی سی لگی۔۔پھر اس میں سے آبان باہر نکلا۔۔

اسلام علیکم "آبان اسکے سامنے آیا تو بشرا نے اسے سلام کیا۔۔

وعلیکم السلام کیسی ہیں آپ "آبان نے اسے دیکھتے کہا

میں بلکل ٹھیک ہوں "اتفاق سے آپ سے دوسری ملاقات اس گھر میں ہوئی ہے جیٹھ کے طور پہ "بشرا نے جواباً کہا۔۔

دوسری نہیں تیسری "پہلی ملاقات لنڈن میں تھی مگر سیچویشن ایسی تھی کہ "سامنا نہیں ہو سکا تھا آپ سے

اور جب آپ میری گاڑی سے ٹکرائی تھی تب وہ دوسری ملاقات تھی اتفاق سے۔۔

آبان نے اسکی یاداشت میں اضافہ کیا۔۔

جج۔۔جی" صحیح کہا آپ نے۔۔" بشرا نے مسکرا کر کہا۔۔

آپ کی سسٹر کیسی ہیں" آبان نے مزید پوچھا

بس ٹھیک ہیں" بشرا نے نیچے دیکھتے اداسی سے کہا۔۔

بس ٹھیک کیوں؟

انکے ہسبنڈ کی ڈیتھ ہو گئی تھی کچھ دنوں پہلے" اداس لہجہ میں افسوس سے جواب دیا

اوہ" بہت افسوس ہوا۔۔آبان نے شاک ہوتے کہا

کیا باتیں ہو رہی ہیں" باران اوپر آتے بولا۔۔

کچھ نہیں حال چال کر رہا تھا اپنی بھابی سے اور تم ہر جگہ کود پڑتے ہو" اسے سناتا اندر بڑھ گیا۔۔

بشرا ابھی چلی گئی۔۔
ایک تو میں جب بھی اسکے پاس آتا ہوں کہیں نا کہیں غائب ہو جاتی ہے" بشرا کے جاتے باران بڑبڑایا

@@@

بشرا زیان کو اٹھائے کھلا رہی تھی جب باران آیا کمرے میں۔۔

وہ میں نے اپنے گھر جانا ہے دو دن ہو گئے ہیں مجھے یہاں آئے ہوئے" بشرا نے کہا۔۔

چلتے ہیں اس میں ایسی کونسی بات ہے تم تیار ہو جاؤ اسکے ہاتھوں سے زیان کو لیتے کہا۔

بس پانچ منٹ میں آئی" کہتے وہ تیار ہونے چلی گئی۔۔

داد جی ہم بشرا کے گھر جا رہے ہیں دونوں تیار کمرے سے نکلے تھے۔۔

باران نے زیان کو اٹھایا ہوا تھا زیبا بھی انہیں دیکھتے سامنے آئی۔۔

ہاں کیوں نہیں جاؤ" دادجی نے مسکراتے جواب دیا

زیان کو مجھے دے دیں ڈسٹرب نا کرے باہر جا کر آپ دونوں کو" زیبا نے زیان کو پکڑ لیا باران سے۔۔

بشرا زیان کو ساتھ لے جانا چاہتی مگر خاموش رہی تھی۔۔

چلیں" باران کہتے آگے بڑھ گیا۔۔

جی' بشرا بھی اسکی تائید میں آگے بڑھی تھی جبکہ زیان کو ساتھ نا لے جانے کی وجہ اداس بھی ہو گئی تھی۔۔

@@@

کہانی اب اختتام کی جانب بڑھ رہی اس لیے میں چاہتی ہوں کہ ایک اچھا اختتام دوں ناول کو اس لیے مجھے ٹائم لگا نیو ایپی دینے میں۔۔

کیسا ہے تمہارا سسرال "انوشہ نے بشرا سے پوچھا جسکے چہرے پہ اداسی کم نا ہوئی تھی۔۔

ٹھیک ہے سب اچھے ہیں" بشرا نے منہ نیچے کیے پھیکے انداز میں جواب دیا۔۔

باران بشرا کو اسکے گھر چھوڑ کر جا چکا تھا" کیونکہ بشرا نے کہا تھا کہ وہ ایک دو دن رکے گی اس لیے وہ پھر زیادہ دیر نہیں رکا تھا اور چلا گیا۔۔

"زیبا کا رویہ کیسا ہے تنگ تو نہیں کہا تمہیں

نہیں "ٹھیک ہے کچھ نہیں کہا اس نے مجھ سے۔۔
زیبا کا رویہ اسکے ساتھ لیا دیا سا ہی تھا کوئی ایکسٹرا بات چیت نہیں ہوئی تھی انکی۔۔

بس حالات ہی ایسے بنے تھے کہ اچانک سے تمہیں رخصت کرنا پڑا ورنا تمہاری شادی کے ارمان تو بہت تھے۔۔
تم پریشان کیوں ہو "انوشہ نے اسے دیکھتے کہا۔۔

آپی پلیز "مجھے نکال دیں اس اذیت سے میں نہیں رہ سکتی باران کے ساتھ۔۔
وہ رونے لگی تھی۔۔

انوشہ تو پریشان ہو گئی تھی اسے دیکھ۔۔

تمہیں اب ایڈجسٹ کرنا ہوگا ان حالات سے ابھی پلیز کنڑول کرو خود کو مت تھکاؤ خود کو اور ہمیں بھی

بشرا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔۔

کیا کروں مجھ سے نہیں ہو رہا یہ پلیز مجھے نہیں رہنا اس کے ساتھ۔۔

کچھ کرو جان چھڑاؤ میری ان سب سے وہ روتے ہوئے بولی۔

ہوجائے گی آہستہ آہستہ تمہیں عادت ان سب کی۔۔

بس تم ٹینشن مت لو تمہارے لئے ٹینشن اس وقت ٹھیک نہیں ہے اپنا نہیں تو اپنے آنے والے بچے کا ہی خیال کرلو۔۔

مجھ سے بڑا دکھ تو نہیں ہے تمہارا مجھے ہی دیکھ لو۔۔انوشہ کی انکھ میں بھی انسو آگئے تھے۔۔

بشرا اٹھ گئی تھی اس کے پاس سے۔۔

@@@

باران کی دوسری شادی کی خبر تو پورے شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی تھی۔۔

باران کے افس میں بھی بشرا اور باران کی شادی کے چرچے ہو رہے تھے۔۔

سنا ہے سر آپ نے بشرا سے شادی کر لی ہے۔۔" احمد یہ پوچھے بنا رہ نہ سکا

ہاں ٹھیک سنا تم نے۔۔ باران نے جواب دیا۔۔

توان سب کو بس یہی جواب دے رہا تھا جس جس کو معلوم ہو رہا تھا وہی

باران سے یہ سوال بار بار پوچھ رہا تھا۔۔

@@@

مجھے بہت افسوس ہوا آپ کے ہسبنڈ کی ڈیتھ کا سن کر۔۔

آبان انوشہ سے ملنے آیا تھا افسوس کرنے کے لیے۔۔

" یہ تو خدا کے کام ہے بس " جو آیا ہے اسے جانا ہے

انوشہ نے جواب دیا جو بڑی سی چادر اوڑھ کر پلو سے منہ کو چھپائے بیٹھے

تھی۔۔

مگر آپ اب خود کو اکیلا مت سمجھئے گا آپکا بھائی ہے آپکے ساتھ " آبان نے

حوصلہ دیتے کہا۔

بھائی "انوشہ کے منہ سے بس اتنا ہی نکلا تھا ہو نک سے
اسکا تو کوئی بھائی نا تھا یہ لفظ ہی اسکے لیے نیا تھا جیسے۔

" مجھے آپ اپنا بھائی ہی سمجھیں۔۔ "میں آپکے ساتھ ہوں۔۔

بڑی مہربانی ہو گی "ایک رشتہ تو پہلے ہی اتفاق سے جڑ چکا ہے آپکے ساتھ پہلی
بار ملے تھے تو پتہ نہیں تھا کہ آپکے ساتھ بہت قریبی رشتہ داری پڑ جائے
گی۔۔

" جب بشرا نے مجھے بتایا تھا کہ آپ باران کے بڑے بھائی ہیں
پتا ہے جب آپ مجھے پہلی دفع ملے تو مجھے خیال آیا تھا کہ بشرا کی جوڑی "
آپکے ساتھ بنادوں "انوشہ جذبات میں بول گئی آبان سے۔۔

آپکے اور میرے خیال کتنے ملتے ہیں" آبان بھی جیسے خیالی دنیا میں بولا تھا انوشہ نے چونک کر دیکھا تھا اسے۔۔

آبان کو خیال آیا کہ وہ غلط بول گیا۔۔

بشرا میری بھابھی ہے اور میں اسکے بارے میں تصور بھی نہیں کر سکتا اس طرح پہلے مجھے معلوم نہیں تھا اس لیے اس طرح سوچ گیا۔۔ وہ اپنے الفاظ کی درستگی کرتا بولا۔۔

بشرا اس وقت کچن میں تھی اس لیے انکی باتوں کا حصہ نہیں بن پائی۔۔

بشرا چائے کی ٹرے میں کچھ لوازمات رکھے اسکے سامنے آئی۔۔

اسکی کیا ضرورت تھی میں چلتا ہوں مجھے جلدی ہے" آبان فوراً کھڑا ہو گیا۔۔

آپ چائے تو پی لیتے 'بشرا نے کہا۔۔

نہیں ٹائم نہیں ہے میں چلتا ہوں۔۔آبان چلا گیا باہر۔۔

یہ کیا پانچ منٹ ہی رکے "بشرا خود سے بڑ بڑائی اور کچن میں چلی گئی۔
انوشہ جانتی تھی اسکے نارکنے کا سبب۔۔

آبان مزید نہیں رکنا چاہتا تھا وہاں وہ بس انوشہ سے ہی ملنے آیا تھا۔۔

آبان گیٹ سے باہر نکل کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا کہ اسی وقت باران بھی وہاں پہنچا تھا اس نے آبان کو گھر سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔۔

اور سوچ میں پڑ گیا کہ آبان یہاں کیا کر رہا ہے اسے عجیب سا لگا۔۔آبان نے اسکی گاڑی نہیں دیکھی فٹ سے گاڑی بھگا لے گیا تھا۔۔

باران بشرا کو لینے آیا تھا۔۔

اسلام علیکم "میں بشرا کو لینے آیا تھا۔۔

باران انوشہ سے بولا۔۔

وعلیکم السلام۔۔جی وہ تیار ہے بس آپ ہی کا انتظار کر رہی تھی۔۔

آبان کے آنے کا اس نے کوئی ذکر نہیں کیا اور نا ہی باران نے پوچھا۔۔

بشرا اسکے سامنے آئی پیچ کلر کا ہلکے کام والا سوٹ پہنے سنہری بالوں کو کھلا چھوڑے ہوئے چہرے پہ بے حد معصومیت سجائے ہوئے اسکے دل میں اتر رہی تھی۔۔

چلیں" وہ بشرا کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

آپ کچھ دیر بیٹھ تو جائیں کھانا کھا کر جائیے گا۔۔انوشہ نے پوچھا۔۔

پھر سہی "آفس سے کچھ ٹائم نکال کر آیا تھا۔۔شام ہو جائے گی۔۔اماں جی کہاں ہے؟

وہ سو رہی ہیں۔۔آپ کچھ دیر اور رک جاتے۔۔

آپی ہمیں اجازت دیں" بشرا بولی باران کچھ زیادہ ہی جلدی دکھا رہا تھا۔۔

ٹھیک اپنا خیال رکھنا۔۔انوشہ بشرا کے گلے سے ملی۔۔

@@@

یہ گھر کا رستہ نہیں ہے۔۔

بشرا بولی۔۔

ہاں ہم گھر نہیں جا رہے ابھی۔۔ باران سامنے دیکھتا گاڑی چلاتے ہوئے بولا

۔۔

مگر کیوں ابھی تو بہت جلدی پڑی ہوئی تھی۔۔ بشرا بولی۔۔

ہاں کیونکہ مجھے تمہارے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا ہے اس لیے۔۔وہ بشرا کے ہاتھ پہ ہاتھ فریش سے موڈ میں بولا۔۔

بشرا نے اپنا ہاتھ نکال لیا تھا اسکے ہاتھ سے

وہ پہلے شاپنگ مال گئے وہ کچھ نہیں لے رہی تھی باران نے خود ہی ڈھیر ساری اسے شاپنگ کروائی پھر اچھے سے ریسٹورنٹ میں ڈنر کیا اور گھر کو لوٹے تھے

بشرا اور باران ایک ساتھ انٹر ہوئے تھے گھر۔۔

زیبا سامنے ہی کھڑی تھی جو باران کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔

مگر اسے بشرا کے ساتھ اندر آتا دیکھ اسکے دل کو کچھ ہوا تھا باران کے چہرہ پہ مکمل خوشی اور اطمینان تھا۔۔جب کہ اسکا سکون تو کہیں غرق ہو چکا تھا۔۔

تم کمرے میں جاؤ سارے شاپنگ بیگز بشرا کو تھماتے بولا۔۔جو اسکی تائید میں کمرے کی طرف بڑھی۔۔

آپ جاگ رہی ہیں" اسکے پاس آتے کہا

جی آپکا انتظار کر رہی تھی مگر شاید آپکو اب میری ضرورت نہیں رہی" ضبط سے کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔

باران تو کنفیوژ ہو کر رہ گیا تھا کس طرف جائے اب بشرا کی طرف یا زیبا کی طرف سوچتے وہ حال میں رکھے صوفہ پہ بیٹھ گیا۔۔
تب ہی آبان بھی باہر سے آرہا تھا باران کو دیکھ کر رکا تھا وہیں پہ۔۔

کیا بات ہے تم یہاں اکیلے بیٹھے ہو دو دو بیویاں ہیں تمہاری۔۔"آبان اسکے سامنے کھڑا بولا۔۔

باران نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تھا تب ہی اسے خیال آیا تھا جب آبان انوشہ کے گھر سے نکل رہا تھا۔۔

تم کہاں پھرتے رہتے ہو سارا دن" باران نے پوچھا۔۔

بس ایسے ہی آوارہ گردی کر رہا تھا" آبان اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

کہاں گئے تھے آج شام تم" باران نے اسے کھوجتے ہوئے پوچھا۔۔

کہا تو ہے بس ایسے ہی کوئی کام کاج نہیں ہے یہاں تو دوستوں کے ساتھ تھا اب میری کونسا بیوی ہے۔۔آبان نے نارمل انداز میں کہا اور اٹھ گیا۔۔

وہ بشرا کے گھر کیوں گیا تھا اور وہ یہ اس نے کیوں چھپائی اور بشرا نے بھی اسکے بارے میں نہیں بتایا کچھ۔۔

اپنی تمام سوچوں کو جھٹکتے وہ زیبا کے کمرے کی طرف بڑھا

کمرے میں آیا تو کمرے میں نیم اندھیرا تھا۔۔

زیبا بیڈ کی ایک سائیڈ پہ آنکھیں میچ کر لیٹی تھی جانتی تھی ضرور آئے گا جھوٹی تسلیاں دینے اس کام میں تو وہ اب ماہر ہو چکا تھا۔۔

دو دو بیویاں ہیں سکون کہیں بھی نہیں نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے دونوں کے الجھ کر رہ گیا ہوں" اپنے آپ سے بڑبڑاتے ہوئے وہ واش روم میں بند ہوا تھا

زیبا نے اس پہ کوئی دھیان نہیں دیا اور سوتی بنی

@@@

اب بتاؤ شادی کا کیا ارادہ ہے کوئی لڑکی ہے نظر میں تو بتادو۔۔ یا باران کی طرح خود بیاہ کر گھر لانی ہے۔۔

دادجی نے کلاس لگائی ہوئی تھی آبان کی۔۔

باران بھی سامنے ہی بیٹھا تھا۔۔

دادجی ہر بات میں پہلے مجھے گھسیٹ لیتے ہیں۔۔ باران منہ بناتے بولا۔۔

فلحال میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے" آبان نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔

کیا مطلب ہے تمہارا۔۔" دادجی غصہ میں بولے۔۔

میں واپس جارہاہوں بہت اچھی ڈیل مل رہی ہے میں اپنے کام پہ فوکس کرنا چاہتاہوں۔۔بہانہ بناتے ہوئے کہا۔۔

جاؤ پھر میرے مرنے پہ بھی آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔داد جی جذباتی ہوئے۔۔

پلیز داد جی ایسا کیوں کررہے ہیں میرے ساتھ۔۔"وہ بھی بے بس ہوا انکے سامنے۔۔

ایک مرے ہوئے شخص کے لیے اپنی ساری زندگی اسکے سوگ میں لوٹادو گے کیا۔۔"داد جی نے قدرے غصے سے دانت پیستے کہا۔۔

وہاں انکی گفتگو سنتی زیبا بھی آئی تھی۔۔

مت مجبور کریں داد جی آپ۔۔ لوگ جیتے جاگتے انسان کے ساتھ وفا نہیں کر سکتے" زیبا نے باران پہ ٹونٹ مارتے کہا تھا۔۔

باران نے زیبا کی جانب دیکھا تھا وہ کہہ کیا گئی۔۔

" ہاں مگر اب یہ ایک زندہ انسان کے ساتھ وفا نبھا رہا ہے
داد جی نے آبان کو دیکھتے کہا۔۔ آبان نے چونک کر دیکھا داد جی کی طرف۔۔

میں تمہارا دادا ہوں تم میرے نہیں" یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے اتنا تو جان چکا ہوں کہ کوئی پھر سے ہوا کے جھونکے کی طرح تمہاری زندگی کو چھو کر گزر گیا ہے۔۔" داد جی نے ٹھیک نشانے پہ تیر لگایا تھا۔۔

نن۔۔نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے" وہ منہ پھیر کر بولا کہیں واقعی چوری نا پکڑی جائے۔۔

داد جی ٹھیک کہہ رہے ہیں تم شادی کر لو" باران نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا۔۔

سوچوں گا" اتنا کہتے وہ نکل گیا کمرے سے۔۔

@@@

باران آفس چلا گیا تھا رات وہ زیبا کہ روم میں ہی تھا۔۔

بشرا سکون سے سو سکی تھی اور صبح بھی لیٹ ہی اٹھی تھی۔۔

فریش ہو کر وہ باہر آئی خود کے لیے ناشتہ بنا لے۔۔

اتنا بڑا گھر تھا نوکروں کی بھی فوج رکھی ہوئی تھی سب ہی اپنے کام میں مگن تھے۔۔

کچن کی طرف بڑھی تھی۔۔

کچھ چاہیے" پیچھے زیبا کی آواز پہ پلٹی۔۔

وہ میں ناشتہ بنانے جا رہی تھی کچن میں خود کے لیے" ہلکی آواز میں اسے دیکھ بولی تھی۔۔

فوزیہ" زیبا نے اونچی آواز لگائی۔۔

جی زیبا صاحبہ ایک ملازمہ فوراً حاضر ہوئی تھی۔۔

بشرا کے لیے ناشتہ بناؤ" زیبا نے حکم دیتے کہا۔۔

زیان سے ملنا ہے مجھے" بشرا زیبا سے بولی تھی۔۔

زیان اپنے کمرے میں ہے" میڈ ہے اسکے پاس۔۔زیبا اس پہ سرسری سی نظر ڈال کر چلی گئی۔۔

وہ زیبا کے سامنے گھبرا جاتی تھی شاید وہ اسے پہلے کی طرح باتیں سنائے ۔۔ مگر زیبا نے اسے کچھ نہیں کہا بس اسکا سامنا کم ہی کرتی۔۔

ناشتہ کرنے کے بعد میڈ زیان کو بشرا کے حوالے کر گئی تھی بشرا زیان کے ساتھ کھیل رہی تھی اس سے باتیں کر رہی تھی۔۔

جب داد جی باہر آئے اسکے پاس۔۔

" ماشاللہ

میرے ویران گھر میں بھی ماشاءاللہ سے رونق بحال ہوئی ہے۔۔داد جی خوش ہوتے بولے۔۔

برسوں یہ گھر ویرانیوں میں ڈوبا رہا ہے اپنے اکلوتے بیٹے اور بہو کو کھو دینے کے بعد میرے دو پوتے ہی تھے جو ماں باپ کے جانے کے بعد چپ سے ہو گئے تھے۔۔

باران خود سر ساتھا اپنی چلانے والا

جبکہ آبان خاموش سا ہو گیا۔۔

برسوں بعد کسی بچہ کی کھلکھلانے سے گھر میں رونق بحال ہوئی ہے۔۔

اب تو بس بڑے کی فکر رہتی ہے وہ بھی اپنا گھر آباد کر لے بس۔۔

یہی رونق اسکے گھر میں بھی بحال ہو جائے زندگی کی طرف لوٹ آئے جینے لگے اس زندگی کو اپنی جوانی کا حصہ بس کسی کے سوگ میں میں ہی گزار رہا ہے" آبان کو سوچتے غمزدہ ہوئے تھے۔۔

انہوں شادی کیوں نہیں کی ابھی تک۔۔

بشرا نے پوچھا۔۔

بس ایک لڑکی آئی تھی اسکی زندگی میں "اور اسکا سکون ساتھ لیے ہی زمین میں دفن ہو گئی۔۔

اب مرنے والوں کے ساتھ مرا تو نہیں جا سکتا۔۔

پانچ چھ سال اسی کے سوگ میں گزار دیے۔۔

نا جانے کب اسکا سوگ ختم ہو گا اور وہ خوشگوار زندگی کی طرف لوٹے گا۔۔

آبان کو سوچتے کھوئے سے بولے۔۔

" بس کر دیں داد جی

اب ہر ایک کو میری داستان سنانے بیٹھ جاتے ہیں۔۔ "آبان بھی اسی وقت کمرے سے باہر آیا تھا۔۔

کیا سوچ رہی ہو گی یہ کہ میں مجنوں بنا ہوں "جو لیلہ کی یاد میں اپنی زندگی گزار رہا ہوں "بس کر دیں اب۔۔میں جا رہا ہوں واپس۔۔آبان سیریس موڈ میں بولا تھا۔۔

تم میری لاش سے گزر کر جاؤ گے میں دیکھتا ہوں تم کیسے جاتے ہو۔۔" دادجی بھی دھمکی دیتے ہوئے بولے۔۔

داد جی پلیز مجھے ایموشنلی بلیک میل مت کریں "وہ بھی ضدی ہوا تھا۔۔

دادا پوتے کی فائٹ بشرا حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔

آپ دادا جی کی بات مان لیں پلیز "بشرا نے معصوم سے انداز میں کہا۔۔

آبان نے بشرا کی طرف سرسری سا دیکھا اور چلا گیا۔۔

دیکھا ایسے ہی لڑنا شروع کر دیتا ہے مجھ سے " داد جی بولے تھے۔۔۔

وہ غصہ سے باہر آگیا تھا داد جی بھی اسکا صبر آزما رہے تھے۔۔
کیا کروں اور کیا نہیں جب زندگی جینے کی کوئی امید کی روشن ہوئی تھی وہ پھر سے بجھ گئی تھی۔۔
داد جی اسکے پیروں میں زبردستی زنجیر ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

@@@

باران آفس میں بیٹھا تھا مگر اسکا دھیان سارا بشرا کی جانب تھا۔۔
بشرا کا رویہ بہت ہی کھیچا سا تھا بس لیا دیا ہی بولتی تھی اسکے ساتھ۔۔

یہ بات تو اسے سمجھ آگئی تھی کہ اب اسے بشرا کا دل جیتنا ہے پھر سے وہ اس کنڈیشن میں ہے کہ وہ پہلے کی طرح زور زبردستی کر کے اسے حاصل نہیں کر سکتا۔۔

سر" باران خیالوں میں گم تھا کہ اسے احمد نے آواز دی تو وہ ہوش میں آیا۔۔

ہاں بولو۔۔

باران سر میٹنگ ہال میں سب اپکا ویٹ کر رہے ہیں میں نے پریزینٹیشن ریڈی کرلی ہے" آپ دیکھ لیں ایک بار۔۔
فائل اسکی جانب بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

" اس کے بعد نیکسٹ منتھ ترکی کا وزٹ ہے آپکا" آپکے بڑے بھائی وہیں

نہیں وہ یہاں آگیا ہے شادی کے بعد ہی دادجی اسے چھوڑیں گے۔۔

ہنستے ہوئے بولا تھا۔۔

"ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتا ہوں

@@@

آبان سیڑھیاں اترتا کچن میں آیا تھا۔۔

کچن میں پہلے سے بشرا موجود تھی۔۔

اس نے کچن میں ادھر ادھر دیکھا اسے ملازمہ کہیں نظر نا آئی اسے کافی پینی تھی۔۔

آپکو کچھ چاہیے" بشرا بولی۔۔

میڈ نظر نہیں آرہی کوئی۔۔

وہ تو چلی گئی ہے کام ختم کر کے نو بج گئے ہیں" آپ مجھے بتادیں۔۔ بشرا بولی
۔۔

مجھے کافی پینی تھی رہنے دو" کہتے وہ باہر لان میں چلا آیا۔۔

وہ لان میں بیٹھا ہوا تھا جب اسکے پاس باران آیا

میں کچھ دنوں میں ترکی جارہا ہوں اپنے گھر کی چابی دے دینا۔۔
باران بولا تھا آبان سے۔۔

کیوں تم کیا لینے جا رہے ہو وہاں ۔۔آبان نے پوچھا۔۔

تمہاری ایک اور نئ بھابھی لینے' باران نے اسکا مذاق اڑاتے کہا۔۔

تمہارا کوئی بھروسہ بھی نہیں'' آبان نے تمسخر اڑایا۔۔

ہاہاہا' جیلس ہو رہے ہو۔۔ باران نے ہنستے کہا۔۔

آبان نے اسے آنکھیں دکھائی۔۔

آفس کے کام کے سلسلے میں جا رہا ہوں۔۔ باران پھر لائن پہ آیا۔۔

کافی" اتنے بشرا آبان کے لیے کافی لیے حاضر ہوئی اس نے باران کو باہر کی طرف جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا اس لیے دونوں کے لیے کافی لائی۔۔

' تھینکس

کہتے آبان نے کافی لی۔۔

تمہیں کیا اچانک کافی کی سوجھ گئی۔۔ بشڑا کو دیکھتے کہا باران نے

آبان بھائی نے پینی تھی کافی۔۔ انکا سر درد کر رہا ہے۔۔
کہتے بشرا اندر چلی گئی۔۔

باران اسے جاتے دیکھتا رہا۔۔

@@@

بشرا بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے سوچوں میں گم بیٹھی تھی۔۔

جب باران کمرے میں آیا۔۔

وہ اسکے برابر میں آکر بیٹھا تھا۔۔

بشرا نے چونک کر اسکی طرف دیکھا تھا۔۔اور پھر اپنا تکیہ اٹھا کر اٹھ گئی بیڈ سے۔۔

بشرا"میں یہاں صرف سونے نہیں آتا ہوں۔۔ باران نے اسے اٹھتے دیکھ کہا

"بیٹھو مجھے تم سے باتیں بھی کرنی ہیں

"گرادو اس اجنبیت کی دیوار کو۔۔موقع تو دو مجھے اپنی غلطی سدھارنے کا۔۔

"کیسا موقع" موقع تو میں آپکو دے چکی تھی باران۔۔

بشرا" باران اسکے سامنے آیا تھا دونوں کاندھوں سے تھام کر بٹھایا تھا بیڈ پہ۔۔

" مت ٹینشن لو کسی بات کی خوش رہو اب ہمارے بے بی کے لیے
جیسا تم چاہو گی ویسا ہی کروں گا" تم آرام سے سو بیڈ پہ میں صوفہ پہ چلا جاتا ہوں۔۔
مگر پہلے تھوڑی سی باتیں کر لیا کرو۔۔
اچھا میں کچھ دنوں بعد ترکی جا رہا ہوں چلو گی میرے ساتھ" وہ انتہائی نرم لہجہ میں پیار سے بولا۔۔

ترکی تو اسکا پسندیدہ ملک تھا کتنا شوق تھا ترکی دیکھنے کا وہاں کے خوبصورت لوگ دیکھنے کا جو ابھی تک اس نے بس ڈراموں میں ہی دیکھے تھے۔۔

"نہیں
مجھے کہیں نہیں جانا یہیں ٹھیک ہوں" بڑی سہولت سے آرام سے انکار کر دیا۔۔

اچھا ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔
"گڈ نائٹ
کہتے وہ اٹھ گیا اس کے پاس۔۔
وہ دوسری طرف منہ پھیر کر لیٹ گئی۔۔

کیا اسے باران کو پھر سے موقع دینا چاہئے۔۔ مگر جو وہ پہلے اسکے ساتھ کر چکا ہے اسکے لیے تو اسے کبھی نہیں موقع دینا چاہئے۔۔ صرف اپنے بچہ کی خاطر یہ کڑوا گھونٹ بھرا ہے ورنہ کبھی مڑ کر بھی نا دیکھتی اسے۔۔

@@@

دادجی مجھے اپنے گھر جانا ہے انوشہ آپی سے ملنے چلی جاؤں آنکھ طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔

بشرا دادجی کے پاس آئی۔۔

ہاں ٹھیک ہے چلی جاؤ' ڈرائیور کے ساتھ

باران سے پوچھا تم نے۔۔ دادجی نے کہا

تو بشرا نے نفی میں سر ہلایا۔۔

اچھا جاؤ میں باران سے بات کر لوں گا۔۔

تھینک یو دادا جی" بشرا نے خوش ہوتے کہا۔۔

دادجی مجھے اپنے گھر جانا ہے انوشہ آپی سے ملنے چلی جاؤں انکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔
بشرا دادجی کے پاس آئی۔۔

ہاں ٹھیک ہے چلی جاؤ' ڈرائیور کے ساتھ

باران سے پوچھا تم نے۔۔ دادجی نے کہا

تو بشرا نے نفی میں سر ہلایا۔۔

اچھا جاؤ میں باران سے بات کر لوں گا۔۔

تھینک یو دادا جی" بشرا نے خوش ہوتے کہا۔۔

داد جی بھی مسکرائے تھے۔۔

کیا میں زیان کو لے جا سکتی ہوں اپنے ساتھ" بشرا نے پھر سے پوچھا۔۔

یہ اجازت تو زیبا سے لینی ہو گی تمہیں" داد جی بولے۔۔

وہ میرا بیٹا ہے' زیبا سے کیوں اجازت؟ بشرا کو نا جانے کیوں اچھا نا لگا۔۔

کیونکہ تم اسکی پیدا کرنے والی ماں ہو اور زیبا پالنے والی ماں ہے؟ مگر اسکے بدلہ اپنا شوہر تمہارے حوالے کیا ہے۔۔ داد جی نے زیبا کی سائیڈ لیتے کہا۔۔

زیبا نے بھی داد جی کے الفاظ سنے تھے زیبا تھوڑے فاصلے پہ زیان کو لیے بیٹھی تھی۔۔

زیان تمہیں باہر ڈسٹرب کرے گا اور تم خود بھی ڈسٹرب ہو گی آرام سے جاؤ شام تک رہنا۔۔ زیبا نے کہا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ کبھی داد جی بھی اسکی سائیڈ لیں گے۔۔

بشرا بنا کچھ بولے خاموشی سے باہر نکل آئی۔۔

کہاں جارہی ہو" آبان اسے باہر لان میں ہی مل گیا۔۔

وہ میں گھر جارہی تھی انوشہ آپی سے ملنے انکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔بشرا نے سر جھکائے جواب دیا۔۔

کس کے ساتھ جاؤ گی۔۔

ڈرائیور کے ساتھ" بشرا نے آہستہ آواز میں کہا۔۔

ڈرائیور تو نہیں آیا آج" آبان نے کہا۔۔

ٹھیک ہے میں کل چلی جاؤ گی "کاندھے پہ ڈالے بیگ پہ گرفت مضبوط کی تھی پہلے ہی اسے اندر زیان کو ساتھ نا لے جانے کا دکھ تھا اور اب باہر ڈرائیور کے نا آنے کا دکھ۔۔

چلو میں لے جاتا ہوں "انوشہ کو ہوسپٹل لے جاتے ہیں اگر زیادہ طبیعت خراب ہے تو "آبان نے آفر کی۔۔

بشرا نے ایک منٹ کی سوچ کے بعد ہاں میں جواب دیا۔۔

اور پھر وہ آبان کے ساتھ چل دی۔۔

زیبا نے اسے آبان کے ساتھ جاتے دیکھا۔۔

باہر کھڑے گارڈ سے معلومات لی تو پتہ چلا ڈرائیور آج چھٹی پہ ہے۔۔

" اس لیے آبان لے گیا ہو گا "

سوچتے اندر چلی گئی پھر۔۔

@@@

میں ٹھیک ہوں فکر کرنے کوئی ضرورت نہیں ہے "انوشہ نے اسے تسلی دیتے کہا۔۔

کیسے نا کروں فکر آپکی" بس ہر وقت آپ پہ ہی دھیان رہتا ہے میرا۔۔ بشرا نے اسے گلے لگاتے کہا۔۔

کس کے ساتھ آئی ہو "انوشہ نے پوچھا۔۔

وہ آبان آئے تھے ساتھ باہر سے ہی چلے گئے "کچھ کام تھا واپسی پہ مجھے پک کر لیں گے۔۔

" اچھا پھر اسے جلدی بلا لینا کھانا کھا کر ہی جانا دونوں

آپی یہ کس کے کپڑے ہیں "سامنے سلائی مشین کے پاس سلائی والے کپڑے پڑے تھے۔۔

یہ "انوشہ کہتے رک گئی۔۔

یہ کسی کے کپڑے ہیں سلائی کے لیے آئے ہیں "اتنے میں اماں باہر آئی کمرے سے اور بولیں۔۔

کس کے کپڑے ہیں"انوشہ آپی کیا آپ نے کپڑے سلائی کا کام تو نہیں شروع کرلیا۔۔بشرا انوشہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

انوشہ کچھ نا بولی۔۔

آپی اپنی حالت دیکھی ہے آٹھواں مہینہ اسٹارٹ ہو گیا ہے آپکا اس لیے طبیعت خراب ہو گئی تھی نا۔۔
بیٹھا تو جاتا نہیں اور کپڑے سی لیں گی جس کے بھی ہیں واپس کر دیں بس۔۔
"بشرا غصہ ہوتے بولیں۔۔

میں نے بھی کہا ہے نا کرے اتنی محنت " گزارا کر لیں جیسے تیسے بس اپنے دن پورے کر لے بچہ ہونے کے بعد کر لے شوق پورے اپنے" اماں بولی تھی ۔۔

میں ہوں نا کرتی ہوں کچھ بس آپ یہ کام نا کریں اب بس" بشرا نے انوشہ کے ہاتھ پکڑتے کہا۔۔

تم نے پہلے ہی بہت کچھ کیا ہے ہمارے لیے اب بس کر دو۔۔انوشہ کی آنکھیں بھر آئیں۔۔

میرا تعلق آپ لوگوں سے ابھی بھی برقرار ہے پلیزاب مت سوچنا ایسا" بشرا نے اسکے آنسو صاف کرتے حوصلہ دیا

@@@

" زیب میری پیکنگ کر دیں

باران شام کو جلدی آگیا آفس سے۔۔

کیوں کہاں جارہے ہیں آپ" زیبا نے پوچھا

" ترکی کچھ دنوں کے لیے بہت ضروری کام ہے
ایک ویک میں واپس آجاؤ گا۔۔" نارمل سے انداز میں کہا۔۔

زیان بشرا کے پاس ہے" باران نے پوچھا۔۔

نہیں" بشرا تو گھر پہ نہیں ہے زیان دادجی کے پاس ہے۔۔

وہ کہاں گئی ہے" اسے حیرت ہوئی۔۔

" آپ کو نہیں بتایا اس نے "ایک گھنٹہ ہو گیا ہے اسے گھر سے نکلے ہوئے دادا جی سے کہہ رہی تھی کہ اپنی بہن کے گھر جا رہی ہے۔۔'زیبا نے اسے دیکھتے کہا جو بڑا متفکر ہو گیا تھا بشرا کے لیے۔۔

@@@

آپ اندر آجائیں انوشہ آپی کہہ رہی تھی کہ کھانا کھا کر جائیں گے۔۔

بشرا پلیز دیر ہو جائے گی آپ آجائیں "آبان جب بشرا کو واپسی لینے آیا تو بشرا نے کہا۔۔

آجاؤ بیٹے اندر اب کیا منتیں کرواؤ گے مانا کے یہ گھر تمہارے گھر سے بہت چھوٹا ہے "اماں بول پڑی تھی۔۔

" اماں جی ایسی بات نہیں ہے

آبان کو گھر میں آنا ہی پڑا۔۔

کھانا کھانے کے بعد آبان رکا نہیں تھا بشرا کو لیے وہ فوراً چلتا بنا۔۔

@@@

ڈنر کرنے کے بعد باران لان میں ہی بیٹھ گیا تھا۔۔وہ بشرا کا انتظار کرنے لگا تھا

۔۔

درازوہ پہ گاڑی کا ہارن ہوا گارڈ نے فوراً دروازہ کھولا

گھر میں آبان کی گاڑی انٹر ہوئی تھی۔۔

فرنٹ سیٹ سے بشرا اتری تھی اسکے ساتھ۔۔

باران لان کی رکھی ہوئی کرسی پہ بیٹھا تھا۔۔اسکی ساری توجہ انکی طرف تھی۔۔ایک پل کے بشرا کو آبان کے ساتھ دیکھ کر اسکے دماغ میں ہلچل سی ہوئی تھی۔۔اسے اچھا نہیں لگا تھا بشرا کو آبان کی گاڑی سے اترتا ہوا دیکھ کر ۔۔

بشرا باران کو دیکھتی اسکے پاس آئی تھی۔۔

اتنی دیر لگادی گھر آنے میں" باران نے سنجیدگی سے کہا جبکہ اسے بشرا پہ غصہ آرہا تھا۔۔

وہ انوشہ آپی نے زبردستی روک لیا تھا کھانے پہ اس لیے دیر ہو گئی تھی۔۔
آبان بھائی تو رک نہیں رہے تھے۔۔ بشرا نے جواب دیا۔۔

آبان بھی انکی جانب آیا تھا۔۔
بشرا اندر چلی گئی۔۔

اتنی تفتیش کرنے کی ضرورت نہیں ڈرائیور نہیں تھا آج اس لیے میں لے گیا انوشہ آپی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔" آبان اسکے سامنے رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا۔۔

تھوڑے وقت میں کافی زیادہ جان گئے ہو" انوشہ آپی تم سے تو چھوٹی ہی ہو گی۔۔ باران نے جیلسی سے جواب دیا۔۔

بات چھوٹے بڑے کی نہیں عزت کی ہے جو تم نے میری کبھی نہیں کی" بھائی کے بجائے میرے نام سے پکارتے ہو جیسے میں تم سے چھوٹا ہوں" آبان نے بڑے آرام سے جواب دیا۔۔ وہ اسکی بات کی گہرائی کو نا سمجھ پایا۔۔

عزت تو دل میں ہونی چاہیے زبان سے بھائی کہہ دینے سے کوئی بھائی یا بہن نہیں بن جایا کرتے۔۔ باران ذو معنی بولا تھا اور چلا گیا تھا وہاں سے۔۔ بشرا کا اسے بھائی کہنا اور اسکا انوشہ کو آپی کہنے پہ ٹونٹ مارا تھا۔۔
جو وہ سمجھ گیا تھا۔۔

@@@

آج اگر ڈرائیور نہیں تھا تو تمہارا جانا بہت ضروری تھا" بشرا کے کمرے میں آکر وہ سخت انداز میں بولا۔۔

کہا تو تھا آپی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے" وہ ایسی کنڈیشن میں ہیں" مجھے فکر ہو رہی تھی انکی۔۔

بشرا نے دوپٹہ اتار کر سائیڈ پہ رکھا تھا اور اپنے ائیر رنگز اتار رہی تھی جب باران کمرے میں آیا۔۔

وہ اسے دیکھ کر دوپٹہ اٹھاتے ہوئے گلے میں ڈال لیا۔۔

میرے سامنے خود کو اتنا چھپانے کی ضرورت نہیں ہے" بیوی ہو میری اور میرے دوسرے بچہ کی ماں بننے والی ہو" بہت قریب سے جانتا ہوں تمہیں اتنا چھپنے کی ضرورت نہیں۔۔ معنی خیزی سے کہتا اسکا دوپٹہ گلے سے نکال چکا تھا۔۔

بشرا دو قدم پیچھے ہٹی تھی اسکا انداز اچھا نہیں لگا تھا۔۔

باران نے بھی دو قدم کا فاصلہ سمیٹتے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالتے اسے اپنے ساتھ لگا یا تھا۔۔بشرا نے اسکے سینے پہ ہاتھ رکھے اپنے اور اسکے بیچ کا فاصلہ قائم رکھا تھا۔۔

مانا کے آپکا پورا حق ہے مگر مجھ سے دور رہیں۔۔آپکے ساتھ رہنا میری صرف مجبوری ہے بس۔۔

آپ صرف اپنی من مرضیاں کرنا جانتے ہیں اگلے بندے کا حال دل جاننے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔۔آپ نے خود دور کیا مجھے اپنے آپ سے اپنی اس خودسری کی وجہ سے۔۔آپ بس محبت کے دعوے کرنا جانتے ہیں محبت نبھا نہیں سکتے "صرف اپنے بچہ کی خاطر برداشت کر رہی ہوں آپکو۔۔

دانت پیستے اسے جواب دیا تھا باران نے ایک دم سے اسے چھوڑ دیا تھا وہ تو اسکے حقیر لہجہ پہ دنگ رہ گیا تھا۔۔

اپنی زبان کو سنبھال کر بات کرو مجھ سے شوہر ہوں تمہارا" تمہیں عزت سے لایا ہوں سب کے سامنے۔۔

غصہ سے کہتے وہ چلا گیا تھا۔۔

بشرا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی کیسا شخص ہے یہ اسے صرف اپنی پڑی ہے۔۔

باران باہر آگیا تھا۔۔

اسکا سر پھٹ رہا تھا بشرا کی باتوں کو سوچتے ہوئے" اتنا نفرت بھرا لہجہ۔۔

اسکا جرم اتنا بھی بڑا نہیں تھا کہ اسکی کوئی معافی نا مل سکے جتنے اسکے نخرے اٹھا رہا ہوں اتنا ہی سر پہ چڑھ رہی ہے" ایک مہینہ ہو گیا تھا مگر اسکا رویہ جوں کا توں ہی تھا برداشت کی بھی لمٹ ہوتی ہے۔۔

@@@

ایک ہفتہ اور گزر گیا تھا باران نے بشرا سے کوئی بات نہیں کی تھی نا ہی اس کے کمرے میں گیا۔۔

زیبا بھی حیران تھی کہ باران کا جھکاؤ بشرا کی طرف زیادہ تھا مگر ایسا بھی کیا ہوا کہ وہ اس سے بات ہی نہیں کر رہا اور ایک ہفتہ سے وہ اسکے کمرے میں ہی سو رہا ہے "

بشرا کو احساس ہونے لگا تھا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول گئی تھی جذبات میں آ کر وہ اسے بلانا چاہتی تھی مگر انا آڑے آ رہی تھی۔۔

وہ اسے بلائے بھی تو کیسے کیا کہے کہ اس سے غلطی ہوئی ہے۔۔

آپ کب جا رہے ہیں ٹرکی" بشرا نے ایک دن اسے بلا ہی لیا۔۔

باران زیان کیساتھ کھیل رہا تھا جب وہاں بشرا بھی آئی ہمت بندھاتے اس نے بات شروع کر ہی لی۔۔

باران نے اسکی جانب غور سے دیکھا تھا اسکے دیکھنے پہ نظریں جھکا گئی تھی۔۔

کل جا رہا ہوں" مگر تمہیں اس سے کیا" بشرا کا یوں اس سے مخاطب ہونا اچھا بھی لگا مگر اکڑ بھی دکھانی تھی۔۔

کچھ نہیں ویسے ہی" بشرا مڑنے لگی تھی باران نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔

کدھر" آئیبروا چکائی۔۔

کہیں نہیں آپ مصروف ہیں" ہاتھ نہیں چھڑایا تھا۔۔

میں اتنا بھی مصروف نہیں کہ تمہیں نظرانداز کردوں مجھے اچھا لگا تم نے مجھ سے بات کرنے کے قابل تو سمجھا۔۔

ہلکی سی سمائل پاس کی تھی بشرا نے اسے دیکھ کر۔۔

" ماشاءاللہ

آج تو سورج کہیں اور سے نکلا ہے" کیا خوب نظارہ ہے۔۔اسکے مسکرانے پہ باران نے شوخ لہجہ سے کہا۔۔

زیان کو اٹھائے ہوئے کہا تھا دوسرے ہاتھ سے بشرا ہاتھ تھاما تھا۔۔

آج وہ دونوں مکمل نظر آرہے تھے۔۔

@@@

باران جا چکا تھا تر کی بشرا اپنے کمرے میں ہی تھی زیادہ تر وقت وہ زیان کے ساتھ ہی گزارتی۔۔زیبا نے گھر کی ذمہ داریاں سنبھالیں ہوئی تھی سارا گھر اسی کے آسرے پہ تھا۔۔آبان نے باران کی غیر موجودگی میں اسکا آفس سنبھال لیا تھا۔۔

@@@

" زیبا ہمت ہے ویسے تمہاری
کیسے تم نے اپنی سوتن کو برداشت کر لیا۔۔
تمہاری جگہ میں ہوتی تو کب کا نکال باہر کرتی اسے۔۔
زیبا کی بہت ہی پرانی دوست تھی جو اس سے ملنے آئی تھی جسے باران کی دوسری شادی کا پتہ چلا تو ملنے چلی آئی تھی۔۔

باران تو پورا اسکے بس میں آچکا ہے کیسے نکالوں اب اسے ایک بار زور آزمائی کر کے میں اسے نکال چکی تھی مگر اب میں نے سب اب خدا کے سپرد کر دیا ہے وہی بہترین انصاف کرنے والا ہے۔۔

زیبا نے جواب دیا۔۔

تو اسکا مطلب تم نے ہار مان لی اپنی سوتن سے۔۔وہ تمہیں سائیڈ پہ لگادے گی جوان جہاں شوہر ہے تمہارا ہوش کے ناخن لو۔۔وہ زیبا کو سمجھاتے بولی۔۔

یہ گھر میرا ہے بہت انسیت ہو گئی ہے مجھے اس گھر سے اس لیے مجھ سے یہ گھر چھوڑا نہیں جاتا ورنہ میں تو کب کی جا چکی ہوتی یہاں سے زیان سے مجھے بہت محبت ہو گئی ہے اس لیے میں نے حالات سے سمجھوتہ کرنا سیکھ لیا ہے۔۔

کوئی مجھے سائیڈ پہ نہیں لگا سکتا۔۔ کیونکہ سب جانتے ہیں کے قربانی میں نے دی ہے۔۔ کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا بھی پڑتا ہے اور اپنی سوتن سے مجھے کوئی ڈر نہیں کیونکہ وہ مجھ سے ڈرتی ہے بہت اچھی طرح جان گئی ہے مجھے کہ میں اسے کیسے سائیڈ پہ لگا سکتی ہوں۔۔ زیبا نے بڑے کونفیڈنس سے کہا تھا۔۔

دیکھتے ہیں" اسکی دوست نے کہا۔۔

@@@

باران کو ترکی آئے ہوئے ایک ویک ہو گیا تھا۔۔

وہ آبان کے گھر میں ہی رہ رہا تھا۔۔

کام ختم ہونے کے بعد اس نے زیبا اور بشرا کے لیے شاپنگ کی تھی۔۔
اگلی صبح کی فلائیٹ تھی تو اسکے پاس ایک دن پورا فری تھا شاپنگ کے بعد وہ گھر پہ ہی تھا اس گھر میں وہ اور آبان کئی سال اکٹھے رہ کر بزنس کر رہے تھے۔۔ پھر زیبا سے شادی کے بعد اس نے اپنا بزنس الگ کر لیا تھا آبان سے۔۔

وہ ایسے ہی پورے گھر کا جائزہ لے رہا تھا پورے گھر میں آبان کی طرح طرح کی پینٹنگز لگی ہوئیں تھیں۔۔ پھر اسے آبان کا کمرہ دیکھنے کی سوجھی کیونکہ اسکے کمرے میں ہی اسکے راز دفن تھے وہ تھا ہی چھپا رستم اپنے گھر ے راز کسی پہ بھی عیاں نہیں ہونے دیتا تھا۔۔

وہ اسکے کمرے میں داخل ہوا تو بظاہر تو وہ کمرہ خالی تھا۔۔ اسکی کبرڈ کھولی تو بس کپڑوں اور جوتوں کے سوا کچھ نا ملا۔۔ پھر اسکے کمرے کے ساتھ ایک اور بھی کمرہ تھا جہاں وہ پینٹنگ کیا کرتا تھا اسے پینٹنگ کا بہت شوق تھا بچپن سے اسکا

کمرہ مختلف قسم کی پینٹنگ کے شاہکار تھے۔۔گھر میں بھی اسکی بنی ہوئی پینٹنگ ہر دیوار پہ تھی۔۔

وہ دروازہ کھول کر اس کمرہ میں انٹر ہوا۔۔

جہاں سامنے دیوار پہ میرال کی بڑی سی پینٹنگ بنی ہوئی تھی اور ساتھ چھوٹی بڑی میرال کی بنی ہوئی تصویریں تھیں۔۔

ایک پیٹنگ بورڈ پہ بنی ہوئی تھی وہ ڈھانپ رکھی تھی کپڑے سے۔۔

وہ کپڑا ہٹایا تھا باران نے مگر جیسے اس چہرہ کی بنی ہوئی پینٹنگ باران نے دیکھی تو اسکا خون ہی کھول اٹھا تھا۔۔اسکی دماغ کی نسیں ابھر گئیں تھیں غصہ سے زوردار ہاتھ مارا تھا اسٹینڈ پہ جہاں بشرا کے چہرہ کی خوبصورتی رنگوں سے مصوری کی ہوئی تھی۔۔

پل میں وہ پینٹنگ زمیں بوس ہوتی خراب ہو چکی تھی۔۔

بشرا کی پینٹنگ آبان نے کیوں بنائی تھی یہ سوچتے ہی اس کی دماغ میں غلط فہمیاں پیدا ہونے لگی دماغ سن ہو رہا تھا جیسے اسے کچھ سمجھائی نہیں دے رہا تھا۔۔اسے تو بس یاد آرہا تھا جب آبان انوشہ کے گھر سے نکل رہا تھا۔۔جسکا ذکر نا بشرا نے کیا اور نا ہی آبان نے کو وہ اسکے گھر کیوں گیا تھا جبکہ بشرا وہاں پہلے سے موجود تھی۔۔

پھر بشرا کا اسے بتائے بغیر آبان کے ساتھ جانا اور رات دیر سے گھر آنا۔۔وہ خود سے سب مطلب اخذ کرنے لگا تھا

"میرے ہی بھائی نے میری پیٹھ پیچھے وار کیا ہے اسے اس ساری دنیا کو چھوڑ کر میری ہی بیوی ملی تھی اپنی تنہائی دور کرنے کے لیے"اب سمجھ آرہا ہے وہ

کیوں دادجی کو شادی کے لیے انکار کر رہا تھا'' اسے تو انٹرٹینمنٹ گھر میں ہی مل رہی ہے۔۔ بشرا اسے یہ امید میں ہر گز نہیں کر سکتا تھا۔۔

میں چھوڑوں گا نہیں تم دونوں کو۔۔

طیش میں آتے وہ کمرے سے نکلا تھا۔۔اب تو بس صبح کا انتظار تھا کہ وہ جلد از جلد گھر پہنچ سکے اور دادجی کو اسکے لاڈلے پوتے کے کرتوت بتا سکے اور بشرا کی عقل ٹھکانے لگا سکے۔۔

غصہ میں وہ پاگل ہو رہا تھا اور نا جانے کیا کچھ سمجھ رہا تھا۔۔

@@@

سارا راستہ باران نے سوچتے سوچتے گزارا تھا اسے بے حد غصہ آرہا تھا بشرا پہ اور باران پہ وہ بدگمانی کی لپیٹ میں آچکا تھا۔۔

اسکا پلین پاکستان لینڈ ہو چکا تھا اب بس انتظار تھا تو گھر پہنچنے کا۔۔

آبان سیڑھیاں اترتا آرہا تھا آج سنڈے تھا تو آفس نہیں گیا تھا۔۔

داد جی اپنے کمرے سے باہر آرہے تھے۔۔زیبا بھی کچن میں باران کے کھانے کی تیاریاں کررہی تھی۔۔

بشرا حال میں رکھے صوفوں کے پاس کھڑی تھی آج عجیب سی طبیعت ہورہی تھی گھٹن گھٹن محسوس ہورہی تھی۔۔دو قدم چلی تھی کہ سر بری طرح چکرایا تھا اپنا بیلنس برقرار نارکھ سی تھی کہ اس سے پہلے کے زمین بوس ہوتی آبان نے فوراً سے اسکی طرف بڑھتے ہوئے اسے تھام لیا تھا۔۔

آر یو او کے " فکر مندی سے کہا تھا۔۔

جی" فوراً سے بشرا پیچھے ہوئی تھی۔۔

واہ'' واہ۔۔ باران نے صرف آبان کو بشرا کو کمر سے تھامے ہوئے دیکھا تھا ۔۔اسی وقت وہ اوپر پہنچا ایک تو پہلے دماغ میں کھچڑی پکی ہوئی تھی اور اوپر سے یہ سب اسکا تو میٹر ہی گھوم گیا۔۔

دادجی اور زیبا بھی سب دیکھ رہے تھے مگر وہ جانتے تھے کہ بشرا کو چکر آیا تھا اس لیے آبان نے اسے تھاما تھا۔۔
میں کچھ دنوں کے لیے چلا کیا گیا تم دونوں کو عیاشیوں کا موقع مل گیا۔۔

یہاں تو کھلا ماحول ہے سر عام ہی سب کچھ چل رہا ہے

باران تم ہوش میں تو ہو زبان سنبھال کر بات کرو اپنی۔۔آبان کو غصہ آیا اس پہ

اور تم کتنا معصوم چہرہ ہے تمہارا اور اتنی بھیانک کردار ہے تمہارا۔۔بشرا کی طرف دیکھتے کہا جو صدمہ سے کھڑی اسکی باتیں سن رہی تھی

باران تم ہوش میں نہیں ہو اس وقت کہہ کیا رہے ہو تم" آبان شوکڈ تھا اس کے رویہ پہ۔۔

تم اچھے سے جانتے ہو میں کیا کہہ رہا ہوں جو تم اسکی پینٹنگ بناتے رہے ہو" باران طیش میں بولا۔۔

آبان کو اب سمجھ آگئی تھی کہ وہ بشرا کی بنائی ہوئی پینٹنگ دیکھ چکا ہے اور بدگمانی کا شکار ہو گیا ہے اس سے پہلے کہ وہ اسے سمجھا پاتا مگر پانی سر سے گزر چکا تھا اور وہ ہوا جو کوئی سوچ بھی نا سکا تھا

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اس حد تک گزر جاؤ گی مجھے نیچا دکھانے کے لیے تم یہ سب کر گزر جاؤ گی

تم اتنی گھٹیا گھٹیا عورت اور گری ہوئی ہو گی میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا

کچھ نہیں کیا میں نے تمہارے لیے
میری عزت کا ذرا خیال نہ ایا

میری پیٹھ پیچھے تم دونوں نے چاکو گھونپا ہے

ایک منٹ بھی اب میں تمہیں اپنی زندگی میں برداشت نہیں کر سکتا اج سے تم میری طرف سے ازاد ہو

میں پورے اپنے ہوش وحواس میں تمہیں ابھی اور اسی وقت طلاق دیتا ہوں

طلاق طلاق طلاق دیتا ہوں

پورے طیش میں آتے وہ بشرا پہ پہاڑ گرا چکا تھا بنا تحقیق کیے۔۔

باران " یہ کیا کر دیا تم نے وہ بیچاری معصوم ہے' آبان نے سر پکڑ لیا تھا۔۔

بشرا کا دل بیٹھ سا گیا تھا اسکے سر پہ تو قیامت ٹوٹ پڑی تھی ایک پل میں۔۔

"دادجی تو خود صدمہ سے وہیں بیٹھ گئے تھے پاس پڑے صوفہ پہ۔۔

باران یہ کیا کر دیا تم نے۔۔ وہ افسوس سے بولے تھے۔۔

زیبا خود شاک تھی۔۔وہ بشرا کی طرف بڑھی تھی جو زمین پہ سر پکڑتی بیٹھ چکی تھی اپنی بد قسمتی پہ آنسو بہاتی ہوئی۔۔

سارے فیصلہ ہمارے نہیں ہوتے

کچھ فیصلہ وقت کے بھی ہوتے ہیں۔۔

@@@

باران" یہ کیا کر دیا تم نے وہ بیچاری معصوم ہے 'آبان نے سر پکڑ لیا تھا۔۔

بشرا کا دل بیٹھ سا گیا تھا اسکے سر پہ تو قیامت ٹوٹ پڑی تھی ایک پل میں۔۔

"دادا جی تو خود صدمہ سے وہیں بیٹھ گئے تھے پاس پڑے صوفہ پہ۔۔

باران یہ کیا کر دیا تم نے۔۔وہ افسوس سے بولے تھے۔۔

زیبا خود شاک تھی۔۔وہ بشرا کی طرف بڑھی تھی جو زمین پہ سر پکڑتی بیٹھ چکی تھی اپنی بد قسمتی پہ آنسو بہاتی ہوئی۔۔

باران اسکے سر پہ پہاڑ گراتے جا چکا تھا وہاں سے

زیبا اسے ہاتھ لگانے لگی تھی کہ اس اسکا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔
" جو آپ چاہتی تھیں وہ ہو گیا اب خوش ہو جائیں آپ نے ہی بھڑکایا ہو گا باران کو میرے خلاف کتنی بڑی تہمت لگائی ہے مجھ پہ" چھوڑنا تھا تو ویسے ہی چھوڑ دیتے یوں بدنام تو نا کرتے" وہ روتے سسکتے نخوت سے بولی۔۔

آبان آگے بڑھ کر اسے دلاسہ دینا چاہتا تھا مگر وہیں کھڑا رہ گیا۔۔داد جی بھی ہمت نا کر سکے اسے تسلی دینے کے لیے۔۔

ایسی بات نہیں ہے میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ورنہ میں خود تمہیں یہاں کیوں لاتی میں نے تو حالات سے سمجھوتا کرنا سیکھ لیا تھا پتا نہیں باران کو کیا ہوا ہے اس نے ایسا اچانک کیوں کر دیا وہ تمہارے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتا تھا ۔۔زیبا اسے اپنی ایمانداری کا یقین دلاتے ہوئے بولی تھی ۔۔

مجھے دکھ ہوا ہے باران نے غلط کیا ہے تمہارے ساتھ "زیبا نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا۔۔

بشرا کھڑی ہوگئی اپنے آنسوؤں کو ہتھیلی سے رگڑ کر صاف کیا تھا۔۔

اور باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔

کہاں جارہی ہو" زیبا اسکے سامنے آتے بولی

اب کس حیثیت سے رکوں گی میں یہاں" مجھے جانا ہو گا۔۔" آنسو بہاتی بشرا نے کہا۔۔

کہاں جاؤ گی رات ہونے کو آئی ہے" صبح چلی جانا۔۔زیبا کو ترس آرہا تھا بشرا پہ۔۔

"نہیں رکنا چاہتی میں ایک سیکنڈ بھی یہاں پہ۔۔

رک جاؤ بیٹی" آج کی رات بس مجھے بہت دکھ ہے باران نے تمہاری زندگی خراب کر دی" دادجی افسردگی سے بولے۔۔

پلیز دادا جی "مت روکیں مجھے۔۔ میں ایک پل بھی رکنا گوارا نہیں سمجھتی یہاں جہاں میری اتنی تذلیل ہوئی ہو کسی نے اسے روکا بھی نہیں.. بشرا کہتی باہر کی جانب قدم بڑھائے۔۔

ڈرائیور چھوڑ آئے گا تمہیں اکیلی مت جانا" داد جی نے کہا۔۔

زیبا بھی اسکے پیچھے باہر گئی تھی مگر وہ دروازہ کی دہلیز پار کر چک تھی۔۔

بے سروسامان کی حالت میں وہ نکلی تھی اس گھر سے اس نے اپنا کوئی بھی سامان ساتھ نہیں اٹھایا بس جیسے تھی ویسے ہی روتے ہوئے وہ نکل آئی تھی ۔۔

رکشہ پہ بیٹھتی وہ چلی گئی۔۔

زیبا سر جھکائے گھر کے اندر آ گئی۔۔

کہیں واقعی میں تم نے تو نہیں بھڑکایا باران کو' دادجی مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے بولے۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا دادجی یہ آپ آبان سے پوچھیں کے اس نے بشرا کی پینٹنگ کیوں بنائی تھی جبکہ وہ یہاں موجود ہے اور اسکی پینٹنگ اسکے گھر میں کیا کر رہی تھی۔۔

زیبا نے دادجی سے کہا آبان کو دیکھتے ہوئے۔۔

یہ سب باران کی غلط فہمی کا نتیجہ ہے مجھے آرٹ کا شوق ہے یہ سب ہی جانتے ہیں میری کوئی غلط نیت نہیں تھی وہ تو بے چاری بے قصور تھی آپ نے اسے

روکا کیوں نہیں لوگ تو یہی سوچیں گے اس وقت رات کے اندھیرے میں اس حال میں اسے گھر سے نکال دیا۔۔آبان نے بات بدل دی۔۔

مجھے تو خود شرمندگی ہو رہی ہے"زیبا سر جھکائے بولی پھر اسکا رخ اپنے کمرے کی طرف تھا جہاں باران گیا تھا۔۔

@@@

باران غصہ میں بشرا کو طلاق دے کر کمرے میں آچکا تھا۔۔

آبان نے جب اسکی سائیڈ لے کر بات کی تو اسے مزید غصہ آگیا تھا اور وہ جلد بازی میں اسے طلاق دے گیا۔۔

"میری پیٹھ پیچھے میرے ہی بھائی کے ساتھ

اسکا غصہ کسی قدر بھی کم نہیں ہو رہا تھا۔۔

اتنے میں زیبا کمرے میں آگئی۔۔

"شرم تو نہیں آئی آپکو اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیتے ہوئے
زیبا نے غصہ سے کہا اسے دیکھتے۔۔

تو اسے شرم نہیں آئی مجھے دھوکہ دیتے ہوئے" باران نے سرخ ہوتی آنکھوں سے کہا۔۔

دھوکہ "آپکے منہ سے یہ لفظ اچھا نہیں لگ رہا۔۔

یہ وہی دھوکہ ہے جو آپ نے مجھے دیا ہے۔۔اور جب وہی دھوکہ آپکی طرف پلٹ کر آیا تو ایک منٹ بھی برداشت نا ہوا اور میں دو سال سے برداشت کر رہی ہوں" ایک ایک لفظ پہ زور دیتی بولی۔۔

وہ خاموش رہ گیا تھا سچ جو تھا آئینہ دکھایا تھا اسے۔۔

اب خاموش کیوں ہیں جواب دیں اب آپ سے کیوں نہیں برداشت ہو پایا۔۔

" ظلم اتنا ہی کرنا چاہیے جو آپ خود برداشت کر لیں

میرے ساتھ جو کیا آپ نے سو کیا مگر اس بیچاری کو کیوں سزا دے دی زندگی بھر کے لیے" زیبا نے بشرا کی سائیڈ لیتے کہا۔۔

آپ اس کی سائیڈ لے رہی ہیں جو آپکو پسند نہیں تھی" باران نے کہا۔۔

ہاں نہیں تھی پسند چھین لیا تھا آپکو مجھ سے اسنے " مگر اس میں قصور آپکا تھا اسکا نہیں تھا۔۔

میں بھی یتیم ہوں اس لیے جانتی ہوں کہ اس یتیم پہ کیا گزر رہی ہو گی"۔۔ مجھے لوگوں کی نظروں میں مشکوک بنا دیا آپ نے سب مجھ سے ہی سوال کریں گے اور اس بچہ کا کیا بنے گا جو اس دنیا میں آیا ہی نہیں" زیبا فکر مندی سے بولی تھی اسے بشرا کا احساس تھا کہ کیا گزر رہی ہو گی اس پہ۔۔

باران پہ کچھ اثر نہیں ہوا تھا اس کی باتوں کا "زیبا پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو اس وقت مجھے پتا ہے میں نے کیا کرنا ہے بشرا کی اتنی ہی ہمدردی ہے تو اسکے ساتھ ہی چلی جاؤ"

ہمم" چلی جاؤں گی اس سب کے بعد تو یہی بہتر رہے گا' وہ چلی گئی کمرے سے

باران اپنا ماتھا سہلانے لگا تھا جو درد سے پھٹ رہا تھا۔۔
غصہ میں آکر وہ بہت بڑی حماقت کر چکا تھا۔۔

@@@

دروازہ بج رہا تھا انوشہ نے ہی دروازہ کھولا سامنے تورات کے اس پہر بشرا کو باہر کھڑا پایا

" بشرا تم اس وقت

بشرا اندر آئی تھی رویا سا چہرہ آنکھیں لال سرخ ہو رہی تھیں رونے کے باعث۔

انوشہ تو اسکی حالت دیکھ کر پریشان سی ہوئی۔۔

تو اس وقت "اماں نے بھی بشرا کو دیکھ کر حیرت سے کہا۔۔

آٹھ سالہ التمش بھی اٹھ کر بیٹھ گیا جو سونے کے لیے لیٹا تھا۔۔

خالہ کیا ہوا اسکا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر بولا۔۔

انوشہ نے اسے کرسی پہ بٹھایا۔۔

بشرا تم اس وقت کس کے ساتھ آئی ہو "اور یہ تمہیں کیا ہوا ہے۔۔انوشہ کا تو دل بیٹھا جا رہا تھا۔۔

بشرا کے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

کوئی نہیں آیا میرے ساتھ کون آئے گا" اب کوئی تعلق نہیں رہا انکا میرے ساتھ "

ایسے کیسے تعلق نہیں رہا" کیا کہہ رہی ہو" انوشہ پریشانی سے بولی۔۔ بشرا بیٹھی ہوئی تھی انوشہ اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔ اماں سامنے والی کرسی پہ بیٹھی تھی۔۔

باران نے۔۔

باران نے مجھے طلاق دے دی سسکتے ہوئے بمشکل کہا تھا۔۔

انوشہ نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا تھا حیرت کے مارے اسکی آنکھیں پھٹی رہ گئی تھی۔۔اماں نے تو دل پہ ہاتھ رکھ لیا تھا۔۔

پاس کھڑا التمش بھی کبھی ماں کو دیکھتا تو کبھی خالہ کو۔۔

بشرا" کہہ دو کہ یہ جھوٹ ہے۔۔

مجھے نہیں یقین میں نہیں مانتی۔۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ سب ٹھیک ہو رہا ہے۔۔

یہ کیسے ہوا اچانک۔۔انوشہ کو تو آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

مجھے نہیں پتا آپی اچانک کیا ہو گیا باران کو" کیوں کیا اس نے ایسا۔۔

کیوں؟

اس سے اچھا تھا وہ مجھے پہلے ہی ڈیوورس دے دیتا جب میں اسکے گھر سے نکل آئی تھی اتنا دکھ تو نا ہوتا جتنا آج ہو رہا ہے۔۔تب تو کسی کو بھی پتا نا چلتا" رسوا

کر کے چھوڑا ہے ساری دنیا کے سامنے۔۔'تمہت لگائی ہے میرے اوپر اتنا بڑا بہتان لگایا ہے" وہ رو رو کر بتا رہی تھی۔۔

کیسی تمہت ؟انوشہ نے پوچھا۔۔

وہ سمجھتا ہے کے میں اسکے بھائی آبان کے ساتھ اس سے چھپ کر۔۔وہ پوری بات بھی نا بتا سکی اور پھر رونے لگ گئی۔۔

"کیوں؟اسے ایسا کیوں لگا؟۔۔

مجھے نہیں پتا آبان بھائی کے گھر میں میری پینٹنگ تھی جو آبان بھائی نے بنائی تھی وہ دیکھتے سارے مطلب خود سے اخذ کر لیے۔۔میں نے کبھی بھی آبان

بھائی کو اس نظریہ سے دیکھنا تو دور کی بات سوچا بھی نہیں۔۔پتا نہیں انہوں نے میری پینٹنگ کیوں بنائی۔۔

تم حوصلہ رکھو میری بہن میں ہوں تمہارے ساتھ اللہ پوچھے گا باران کو ایسا کیوں کیا اس نے "انوشہ نے اسے گلے سے لگا لیا۔۔

مجھ سے ہی غلط فیصلہ ہو گیا تھا مجھے معاف کر دو کاش کہ میں اس وقت تمہاری بات مان لیتی اور تمہیں باران کے ساتھ رخصت نا کرتی تو آج یہ دن نا دیکھنا پڑتا۔۔اماں افسوس سے بولی تھی انکی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں۔۔

" جاؤ اسے کمرے میں لے جاؤ کچھ کھلاؤ پلاؤ اور سلا دو

انوشہ اسے اپنے ساتھ کمرے میں لے گئی التمش سب کچھ سن بھی رہا تھا اور دیکھ بھی رہا تھا وہ سب سمجھ رہا تھا اپنی خالہ کے دکھ کو سمجھ بھی رہا تھا۔۔

آجاؤ بیٹے التمش تم میرے ساتھ سو جاؤ ماما خالہ کے ساتھ ہے" اماں نے التمش کو اپنی طرف بلایا۔۔

باران انکل نے خالہ کو گھر سے نکال دیا" التمش نے اپنے ننھے دماغ کے مطابق سوال پوچھا۔۔

تم ابھی ان معاملات میں ناپڑو" سو جاؤ۔۔اماں نے اسے ٹوک دیا۔۔

@@@

انوشہ نے بڑی مشکل سے اسے کھانا کھلایا تھا اور دوا دے کر سلا دیا تاکہ کچھ آرام کر لے ورنہ رو رو کر برا حال کیا ہوا تھا۔۔

پھر وہ اپنے کمرے میں آئی اور آبان کو کال لگائی۔۔

آبان نے پہلی ہی بیل پہ کال اٹھالی تھی۔۔

یہ سب کیا ہے آبان کیوں ہوا یہ سب۔۔

پتا نہیں کیوں مجھے تو خود نہیں سمجھ آرہی۔۔آبان شرمندہ سا بولا۔۔

بشرا کی پینٹنگ دیکھ لی تھی باران نے ترکی میں میرے کمرے میں" وہ اور نا جانے کیا کیا مطلب خود سے بنا لیے۔۔

توتم نے سمجھایا کیوں نہیں؟" انوشہ نے کہا

مجھے بولنے کا موقع ہی نہیں ملا اور یہ سب اتنی جلدی میں ہوا میں کچھ کر ہی نہیں پایا" آبان افسردگی سے بولا۔۔

میرے بہن پہ تو داغ لگ گیا نا اسکی قسمت پہ اسکے کردار پہ "ساری دنیا میں ہماری جگ ہنسائی ہو گی اب۔۔ کیا جواب دیں گے ہم لوگوں کو کے کس کا قصور تھا۔۔

قصوروار تو ہمیشہ عورت ہی ہوتی ہے طلاق کی وجہ بھی عورت ہی ہے" یہ دنیا کبھی مرد کو قصوروار نہیں ٹھہرائے گی۔۔

ہمیشہ صبر عورت کے حصہ میں ہی آتا ہے" کتنی مشکل سے بشرا کو سلایا ہے ۔۔اسکی حالت ہی نا خراب ہو جائے۔۔ کیا کچھ نہیں سہا اس بیچاری نے میری

خاطر۔۔ کھلونا بن کر رہ گئی ہے تمہارے بھائی کے ہاتھوں۔۔انوشہ نے قرب سے کہا تھا۔۔

میں مانتا ہوں اس سب کے پیچھے کہیں نا کہیں قصور میرا بھی ہے میں شرمندہ ہوں آپ سے بشرا سے۔۔
اس مشکل گھڑی میں آپ کے ساتھ ہوں جب بھی کوئی ضرورت ہو مجھے ضرور بلا لینا میں ہمیشہ حاضر رہوں گا بشرا کا خیال رکھنا۔۔اسے کہے کہ صبر سے کام لے اب کچھ نہیں کیا جا سکتا۔۔

مرنے والے پہ بھی صبر آ ہی جاتا ہے آج نہیں تو کل سنبھل جائے گی" بشرا نے دکھی ہوتے کہتے کال کاٹ دی۔۔اسے سلیم کی یاد آ گئی تھی۔

@@@

آبان کو۔بہت ہی دکھ ہو رہا تھا بشرا کے لیے جو بھی ہوا بہت غلط ہوا وہ سمجھا چکا تھا اپنے دل کو قسمت کے لکھے کو مان چکا تھا اس سے بھول ہو گئی تھی جو بشرا کی تصویر بنا بیٹھا تھا مگر تب تو اسے پتا نہیں تھا کہ بشرا باران کی دوسری بیوی ہو گی ورنہ یہ غلطی وہ کبھی نا کرتا۔۔

اسے بات کرنی ہو گی باران سے اپنے اور بشرا کے تعلق کو کلئیر کرنا ہو گا۔۔

دادجی کافی پریشان ہو گئے تھے اس سب واقعہ کے بعد انہیں دوائیاں دے کر سلا کر آیا تھا۔۔

دادجی کی تو خود سمجھ سے باہر تھا کہ یہ سب کیا ہو گیا۔۔

@@@

بشرا تمہاری اتنی ٹینشن لینے سے کیا سب صحیح ہو جائے گا کیوں اپنی دشمن بنی ہوئی ہو کھا لو کچھ دیکھو تو سہی ایک دن میں کتنی کمزور لگنے لگی ہو"۔۔انوشہ اسکی منتیں ترلے کر رہی تھی کے کچھ کھا پی لے مگر وہ تو جیسے سکتے سے ہی باہر نہیں نکلیں تھی۔۔

بت بنی بیٹھی تھی۔۔

بشرا"انوشہ نے اسے ہلایا۔۔

بشرا نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

انوشہ کو ترس آرہا تھا اسکی حالت پہ۔۔

مجھے دیکھو میں نے بھی تو کتنا بڑا دکھ برداشت کیا ہے نا"اچھا ہوا اس کمینے شخص سے تمہاری جان چھوٹ گئی۔۔پل پل مرنے سے اچھا ہے ایک بار ہی

مر جائے۔۔تم تو خود نہیں رہنا چاہتی تھی اسکے ساتھ۔۔انوشہ نے اسے سمجھانا چاہا۔۔

نہیں رہنا چاہتی تھی تب میں جب رہنا شروع کیا تو"ایسا کیوں ہو گیا۔۔ کیوں مجھے رسوا کر دیا سب کے سامنے اپنا کر چھوڑ دیا۔۔وہ منہ ہاتھوں میں چھپا کر پھر سے رونے لگی تھی۔۔

بشرا"انوشہ نے اسے پکڑنا چاہا تو وہ اسکے ہاتھوں میں ہی جھول گئی۔۔

بشرا"وہ اسکے گال تھپتھپانے لگی تھی مگر وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔

انوشہ تو اسکی حالت دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔۔

جلدی سے ایمبولینس کو کال کی۔۔

@@@

آبان حال میں بیٹھا تھا جب باران سیڑھیاں اترتا نیچے آرہا تھا۔۔

وہ آبان کے سامنے جا کھڑا ہوا۔۔ آبان بھی اسے ہی گھور رہا تھا دونوں بھائی آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔

شرم تو نہیں آئی تمہیں" آبان نے دانت پیستے کہا۔۔

تمہیں آئی تھی شرم اپنی ہی بھابھی کی تصویر بناتے ہوئے" طنزیہ کہا تھا۔۔

آبان نے اسکے منہ پہ رکھ کر تھپڑ جڑ دیا باران لڑ کھڑا گیا تھا۔۔

مگر باران نے جوابی کاروائی کرتے اسکے منہ پہ گھونسا دے مارا تھا۔۔
ایک چوری اوپر سے سینہ زور" نخوت سے کہا تھا۔۔

آبان کو اس پہ شدید غصہ آیا تھا اسے گریبان سے جھنجھوڑ کر بولا۔۔
بکواس بند کر اپنی" کتنا گرو گے اور۔۔

دادا جی بھی وہاں آ گئے تھے اپنے دونوں پوتوں کو ایک دوسرے کا گریبان پکڑا دیکھ کر انکے بیچ میں آئے۔۔

پاگل ہو گئے ہو تم دونوں" کیا کر رہے ہو یہ سب بھائی ہو تم دونوں کیوں یوں دشمنوں کی طرح لڑ رہے ہو"

پاگل یہ ہو گیا ہے داد جی آپکا لاڈلہ اسکا دماغ خراب ہو چکا ہے'' مجھ پہ ہاتھ اٹھایا اس نے۔۔آبان نے غصے میں کہا۔۔

مجھے پاگل تمہارے کالے کرتوتوں نے کیا جو میری ہی بیوی کے ساتھ''
باران پھر زہر اگلنے لگا۔۔

شٹ اپ''پہلے بات جان تو لو ساری۔۔
اپنی بیوی پہ نا سہی مجھ پہ تو بھروسا کیا ہوتا بڑا بھائی ہوں تمہارا''اتنا بے غیرت سمجھ رکھا ہے مجھے تم نے۔۔'ساری زندگی ایک دوسرے کا سہارا بن کر رہے ہیں اور آج یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے۔۔آبان غصہ سے دھاڑ کر بولا تھا۔۔

''سوچ بھی کیسے لیا تم نے کے میں ایسا کر سکتا ہوں تمہارے ساتھ۔۔

میں نے جب پہلی بار بشرا کو دیکھا تو تب مجھے نہیں پتا تھا کہ بشرا تمہاری بیوی ہے۔۔

جب وہ پہلی بار مجھ سے ملی میری گاڑی کے ساتھ ٹکرا گئی تھی۔۔"اسے ہوسپٹل سے مرہم پٹی کروائی اسے گھر چھوڑا ایسے میں اسکی بہن سے بھی ملاقات ہوئی جب اسکا شوہر زندہ تھا۔۔

پھر میں واپس چلا گیا باہر۔۔
بشرا کا چہرہ یاد رہ گیا"مصوری کا اتنا شوقین ہوں کہ جو چیز شخص پسند آئے اس پہ مصوری کرتا ہوں ایسے ہی میں نے بشرا کا چہرہ بنا دیا۔۔

جب میں دوبارہ یہاں آیا تو پتا چلا کے بشرا ہی تمہاری بیوی ہے'وہ تو بیچاری معصوم ہے۔۔اسکا تو کوئی قصور نہیں۔۔

میں تو دوبارہ واپس گیا ہی نہیں دادجی کی ضد کی وجہ سے۔۔وہ تصویر تو میں نے پہلے کی بنائی ہوئی تھی جب مجھے معلوم نہیں تھا کہ بشرا تمہاری بیوی ہے

'

اور اس دن بشرا چکرا کر گرنے لگی تھی اسے گرنے سے بچانے کے لیے میں آگے بڑھا تھا۔۔غلط نیت سے نہیں۔۔

تم نے مجھ پر نہیں میری تربیت پہ شک کیا ہے۔۔کیا تم بھلا ایسا کر سکتے ہو میری بیوی کے ساتھ۔۔ نہیں نا تو پھر تم نے میرے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ میں گھر کی عزت پہ ہاتھ ڈالوں گا "

باران تو شرمندگی سے منہ نیچے کیے پاس رکھے صوفہ پہ بیٹھ گیا۔۔

باران پہلے تم ساری بات کلیئر تو کرتے تسلی کر کے کوئی بڑا قدم اٹھاتے۔۔یہ تھی تمہاری محبت بشرا کے لیے ایک بار پھر تم نے اسے بیچ چوراہے پر لا کھڑا کیا۔۔

داد جی بولے انہیں بے حد افسوس ہو رہا تھا باران پہ۔۔

میں کیا کروں داد جی کیسے سدھاروا اپنی غلطی کو اتنی بڑی حماقت کر دی میں نے وہ تو پہلے مجھ سے بدگمان تھی اب تو وہ کبھی میری شکل دیکھے گی بھی نہیں کیسے مناؤ گا اسے اب۔۔

طلاق دے چکے ہو تم اسے سارے راستہ بند کر دیے ہیں تم نے خود اب بیٹھ کر پچھتاتے رہو۔۔" داد جی کو غصہ آیا تھا اس پہ اب۔۔

آبان کا فون بجنے لگا۔۔

انوشہ کی کال دیکھتے کال پک کرتے فون کان سے لگایا۔۔

ہیلو۔۔

آگے جو انوشہ نے خبر دی اسکے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔۔

کیا" اچھا میں آرہا ہوں ابھی۔۔اسکے منہ سے بس اتنا ہی نکل سکا باران اور دادجی نے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

آبان نے کال کاٹ دی۔۔

کیا ہوا کون تھا دادجی نے پوچھا۔۔

بشرا کی بہن انوشہ تھی۔۔

بشرا کی حالت بہت خراب ہے۔۔آئی سی یو میں ہے اسکا ٹریٹمنٹ چل رہا ہے ۔۔باران کو دیکھتے کہا تھا آبان نے۔۔

میں چلتا ہوں تمہارے ساتھ" باران فوراً کھڑا ہوا۔۔

کیوں کس حق سے "آبان نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے کہا۔۔

باران خاموش رہا سارے حق تو وہ ختم کر چکا ہے۔۔

" باران تم گھر ہی رہو آبان جا رہا ہے
دادجی نے بھی اسے روک دیا۔۔

مگر دادجی بشرا کو ضرورت ہے میری میرے بچہ کی ماں ہے" باران نے بھونڈا سا جواز پیش کیا۔۔

تم طلاق دے چکے ہو اسے "اب کوئی ضرورت نہیں رہی تمہاری۔۔

آبان تم جاؤ" دادجی نے زرا سخت لہجہ سے کہا۔۔

باران شرمندگی سے وہیں بیٹھ گیا اسے فکر ہونے لگی تھی بشرا کی اپنے ہونے والے بچہ کی۔۔

زیبا بھی انکی باتیں سنتے وہیں آگئی تھی۔۔
بشرا کا سن کر اسے بھی فکر ہونے لگی تھی۔۔

@@@

آبان ہوسپٹل پہنچا تھا۔۔انوشہ آئی سی یو کے باہر کھڑی تھی۔۔

کیا کہا ڈاکٹرز نے بشرا کو کیا ہوا ہے۔۔"انوشہ کے پاس پہنچتے بولا

بشرا کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔۔

اسکا بچہ اس دنیا میں نہیں رہا" انوشہ نے روتے جواب دیا۔۔

آبان اپنی جگہ سے لڑکھڑا سا گیا تھا یہ خبر واقعی شاک کر دینے والی تھی۔۔

آبان ہوسپٹل پہنچا تھا۔۔انوشہ آئی سی یو کے باہر کھڑی تھی۔۔

کیا کہا ڈاکٹرز نے بشرا کو کیا ہوا ہے۔۔" انوشہ کے پاس پہنچتے بولا

بشرا کا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے۔۔

اسکا بچہ اس دنیا میں نہیں رہا" انوشہ نے روتے جواب دیا۔۔

آبان اپنی جگہ سے لڑکھڑا سا گیا تھا یہ خبر واقعی شاک کر دینے والی تھی۔۔

'کیا

ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔۔

"کیسی ہے بشرا اب

آبان نے پریشانی سے پوچھا۔۔

پتا نہیں ڈاکٹر نے بس ابھی تک یہی بتایا ہے بشرا کی حالت ابھی بھی خطرے میں ہے۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر باہر آئی۔۔

ڈاکٹر ز بشرا کیسی ہے اب۔۔

دیکھیے ایک تو انکا نروس بریک ڈاؤن ہوا دوسرا وہ پریگننٹ تھی ففتھ منتھ کی۔۔انٹرنل بلیڈنگ بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے ایسے میں انکے بے بی کو ہم نہیں بچا سکے کیونکہ اسکا بے بی پہ بہت اثر پڑا ہے۔۔

" خطرے والی کوئی بات نہیں ہے
مگر پیشنٹ کا ابھی ٹریٹمنٹ چل رہا ہے۔۔کچھ ہی دیر میں ہم انہیں دوسرے روم میں شفٹ کر دیں گے۔۔

یااللہ یہ کیسا امتحان ہے۔۔
بشرا کی جگہ مجھے کچھ ہو جاتا اسے نا ہو کچھ بھی۔۔انوشہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔

انوشہ پلیز آپ دعا کریں بشرا کے لیے رونے سے کیا سب ٹھیک ہو جائے گا"
آبان نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے تسلی دیتے کہا۔۔

@@@
باران کے تو پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی یہ خبر سن کر کتنا خوش تھا وہ
اپنے دوسرے بچہ کو لیکر۔۔

وہ سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔
اپنے آپ کو کوس رہا تھا کاش کہ وہ اپنا غصہ کنٹرول کر لیتا اور یوں اسکا اتنا بڑا
نقصان نا ہوتا کیسے فیس کرے گا وہ بشرا کو۔۔

"کیا ہوا
"پچھتاوا ہو رہا ہے اپنے کیے پہ

آپ نے ہمیشہ اپنی مرضی کی ہے کبھی کسی دوسرے کی نہیں سنی یہی ہونا تھا پھر۔۔

زیبا اس کے سر پہ کھڑی بولی جسے بھی بشرا کے بارے میں آبان سے پتا چلا تھا۔۔

باران نے سر اٹھا کر زیبا کی جانب دیکھا۔۔اسکی آنکھیں لال سرخ اور نم ہو رہی تھی۔۔

زیبا نے اسکی نم آنکھوں کو دیکھا تھا۔۔

اپنے بچہ کو کھو دیا ہے میں نے "نقصان تو میرا ہی ہوا ہے نا۔۔بشرا اور میرا بچہ دونوں ہی کھو دیے میں نے۔۔

دکھ سے بولا تھا۔۔

مجھے بھی نہیں رہنا آپکے ساتھ "زیبا سپاٹ لہجہ میں بولی تھی وہ ترس نہیں کھانا چاہتی تھی اس پہ۔۔

کیا آپ مجھے چھوڑ کر چلی جائیں گی "اسکے دیکھتے حیرت سے بولا۔۔

چلی نہیں جاؤ گی "جارہی ہوں۔۔آپ جیسے جھوٹے،دھوکہ باز اور خود سر شخص کے ساتھ میں نہیں رہنا چاہتی اب اس لیے میں نے یہاں سے جانے کا فیصلہ کر لیا ہے "
آگے آپکی مرضی چاہیں تو مجھے بھی ڈیوورس دے دیں۔۔
سامنے دیکھتے کہا تھا زیبا نے۔۔

" میں آپکو چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا زیب

اور کہیں نہیں جائیں گی آپ" وہ اسے کاندھوں سے تھام کر بولا۔۔

اسکے کاندھوں سے ہاتھ ہٹاتے بولی۔۔

روک کر تو دکھائیں مجھے" کس منہ سے روک رہیں ہیں مجھے۔۔

آپکے لیے لڑکیوں کی کمی نہیں ہے" اور مل جائیں گی۔۔

جھوٹی محبت تو بہت خوب کرنا آتی ہے آپکو" زیبا نے اسے دیکھتے طنزیہ کہا تھا۔۔

آپ کو میری محبت جھوٹی لگتی ہے" وہ اسے دیکھتے سکتہ سے بولا تھا۔۔

ہاں اب تو لگتی ہے جھوٹی کاش کہ آپ میری زندگی میں دوبارہ واپس آئے ہی ناہوتے۔۔ کاش کہ اس وقت ہی آپ سے شادی سے انکار کر دیتی تو آج یہ نوبت ہی نا اتی۔۔

وہ سپاٹ لہجہ میں کہتے چلی گئی کمرے سے۔۔

اور وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔۔

اسکی دکھ کی اس گھڑی میں زیبا کو اسکے ساتھ ہونا چاہیے تھا نا کہ چھوڑ دینا چاہیے تھا اسکے جانے کا فیصلہ سن کر اسکی پریشانی میں مزید اضافہ ہی ہوا تھا۔۔ ایک اپنے بچہ کے کھو جانے کا دکھ تھا دوسرا ابشر اسے الگ ہو جانے کا افسوس اور اب زیبا سے بچھڑنے کا خوف۔۔

اپنی آنکھیں زور سے میچ کر بیڈ پہ لیٹ گیا تھا اسکا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔

@@@

بشرا کو اب ہوش آچکا تھا۔۔وہ افسردگی سے اداس سی منہ دوسری طرف کیے لیٹی تھی اپنی کے گود اجڑنے کا ایک اور دکھ لگ گیا۔۔۔۔

انوشہ اسکے پاس ہی بیٹھی تھی۔۔آبان نہیں آیا تھا اس سے ملنے وہ اسکے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا کہ کہیں وہ اسے دیکھ پھر نا اپنی طبیعت خراب کر لے ۔۔

بشرا" انوشہ نے اسے آواز دی جو کب سے خاموش لیٹی تھی۔۔

بشرا نے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

کیوں بچایا مجھے مر جانے دیا ہوتا۔کیا کروں میں زندہ رہ کر۔۔وہ قرب سے بولی تھی۔۔

بشرا مجھے ہی دیکھ لو "میں تو نہیں مری نا سلیم کے جانے کے بعد "کیا میں بھی اسکے ساتھ مر جاتی۔۔

مت دو اور دکھ مجھے۔۔

بس جو ہونا تھا ہو گیا اب زندگی کی طرف واپس آؤ۔۔نئ سرے سے آغاز کرو ایک نئ زندگی کا۔۔

وقت ہے گزر ہی جائے گا "چاہے اچھا ہو یا برا۔۔"

وہ اسکے بال سہلاتے بولی تھی۔۔

"نہیں جیا جاتا اور مجھ سے اور کتنے امتحان لے گی یہ زندگی "

وہ مایوسی سے بولی تھی۔۔

تم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔"وہ اسے تسلی دیتے بولی۔۔

کیا ٹھیک ہو گا'' کیا سب پہلے جیسا ہو گا۔۔

پہلے جیسا تو نہیں ہو سکتا مگر بہتر تو ہو گا نا تم حوصلہ تو رکھو'' وہ اسکے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے بولی۔۔

@@@

تم کہاں جا رہی ہو'' زیبا نے چادر اوڑھ رکھی تھی۔۔ گود میں زیان کو اٹھایا ہوا تھا۔۔ دوسرے ہاتھ سے اٹیچی کو کھینچ باہر لا رہی تھی۔۔

دادجی باہر حال میں بیٹھے تھے۔۔ آبان بھی پاس ہی بیٹھا تھا۔۔

'' میں جا رہی ہوں

وہ داد جی کو دیکھتے بولی۔۔

مگر کہاں جا رہی ہیں آپ "آبان بولا۔۔

کہیں بھی مگر اب مجھے باران کے ساتھ نہیں رہنا۔۔
سپاٹ لہجہ میں بولی۔۔

مگر کیوں ؟ داد جی بولے۔۔

" داد جی اب بھی کیوں
' کیونکہ باران وہ انسان ہے جس میں وفا نہیں ہے

وہ صرف اپنے بارے میں سوچتا ہے "مجھ سے نہیں رہا جاتا اب یہاں اس گھر سے بہت لگاؤ ہو گیا تھا اس وجہ سے میں نے بشرا کو بھی برداشت کیا مگر اسکے ساتھ پھر سے زیادتی ہوئی ہے "

اب میرا تو دل ہی بھر گیا ہے۔۔اس لیے میں جا رہی ہوں زیان میرے ساتھ رہے گا "

اگر اسکی ماں اسے ساتھ رکھنا چاہتی ہے تو رکھ سکتی ہے '

جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو جاتی زیان میرے ساتھ رہے گا۔۔زیبا نے جواب دیا۔۔

زیان میرا پوتا ہے اور تم میری بہو ہو "لہذا تم دونوں یہاں سے نہیں جا سکتے چپ چاپ اپنے کمرے میں جاؤ" دادجی زرا سخت لہجہ میں بولے۔۔

پلیز دادجی مجھے جانے دیں یہاں سے "زیبا التجا کرتی بولی۔۔

مگر آپ جائیں گی کہاں" آبان بولا۔۔

یہ تو میں نہیں بتاؤ گی مگر ابھی مجھے مت روکنا" زیبا کہتے بیرونی دروازے کی جانب بڑھی۔۔

آبان نے پیچھے جانا چاہا تو داد جی نے روک لیا۔۔

رہنے دو آبان جانے دو اسے اب" وہ نہیں رکنا چاہتی۔۔

" پتا نہیں کیا بنے گا میرے باران کا بیچارہ اکیلا ہو کر رہ جائے گا

داد جی نے افسردہ ہوتے کہا۔۔

مگر دادا جی باران نے پوچھا تو کیا جواب دیں گے اسے وہ اسکے بچہ کو لے کر چلی جائے گی آپکو اسے روکنا چاہیے تھا "

کہاں جائے گی کوئی نہیں رکھنے والا اسے اتنے دن تک آجائے گی خود ہی واپس باران اسے نہیں چھوڑنے والا" دادا جی بولے تھے۔۔

@@@

شام کو باران گھر آیا تو اسے گھر خالی خالی سا لگا۔۔

کمرے میں گیا تو کمرہ بھی خالی تھا۔۔

گھر کی ملازمہ سے پتہ چلا کے زیبا اپنا سامان لیکر ساتھ زیان کو لے کر چلی گئی ہے "

وہ سیدھا دادا جی کے کمرے میں گیا۔۔

"دادا جی زیبا کہاں چلی گئی ہے آپ نے اسے روکا کیوں نہیں

روکا تھا مگر وہ نہیں مانی اور چلی گئی زیان کو لیکر۔۔" دادا جی افسوس سے بولے اور اپنے پوتے کو بھی دیکھ رہے تھے جو کتنا پریشان ہو چکا تھا۔۔

دادا جی آپکو اسے نہیں جانے دینا چاہیے تھا" وہ افسوس کرتا بیٹھ گیا تھا۔۔

باران یہ تمہارا خود کا ہی کیا دھرا ہے' دادا جی بولے۔۔

کیا؟

میرا" وہ اپنی طرف اشارہ کرتے بولا۔۔

بھول گئے دادجی آپ کہ پوتے کی خواہش آپکی تھی "میں تو ایسے ہی خوش تھا آپ نے ہی میرے دماغ میں ڈالا تھا کہ وارث ہونا چاہیے بڑھاپے کے سہارے کے لیے اس لیے میں نے اتنا بڑا قدم اٹھایا بشرا کا فائدہ اٹھایا زیبا سے بیوفائی کی" وہ تیز لہجہ میں بولتا چلا گیا۔۔

سار ی بات مجھ پہ مت ڈالو باران۔۔
میری مرضی کے مطابق تو تم پھر بھی نہیں چلے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ کسی مجبور اور بے بس کا فائدہ اٹھاؤ" دادجی بھی کڑے انداز میں بولے۔۔

میری مرضی کے مطابق شادی کرتے تو آج یہ دن نا دیکھنا پڑتا" زیبا سے تم نے اپنی مرضی سے شادی کی اور بشرا سے بھی تم نے اپنی مرضی سے شادی کی "

اور بشرا کو بھی خود ہی چھوڑا تم نے" نا جانے تمہارے دماغ میں یہ خناس کہاں سے بھر گیا کیوں تم حد سے تجاوز کر گئے" دادجی کو تو غصہ ہی آگیا اس پہ--

اچھا نا سوری غلطی ہو گئی مجھ سے" دادجی کے لمبے چوڑے لیکچر سننے کے بعد ان کے آگے ہاتھ جوڑتا بولا--

باران تم اسی خود سری کی وجہ سے آج اکیلے کھڑے ہو" دادجی کو بھی غصہ آیا اس پہ--

دادجی پلیز میں پہلے ہی ٹینشن میں ہوں مزید نا ٹینشن دیں--پہلے بشرا کی وجہ سے اور اب یہ زیبا بھی--میں دونوں کو رکھنا چاہتا ہوں کسی کو بھی نہیں چھوڑ سکتا--

اس سب کے باوجود تمہیں کیا لگتا ہے اب بشرا تمہارے ساتھ رہے گی۔۔ داد جی نے پوچھا۔۔

ناراض ہو گی میں منالوں گا" رجوع کر سکتا ہوں اب بھی۔۔امید سے کہا تھا۔۔

دیکھ لو مگر مجھے نہیں لگتا ایسا ہو گا" داد جی نے کہا۔۔

سب ٹھیک کر دوں گا میں نے ہی بگاڑہ ہے سب میں ہی ٹھیک کروں گا" کہتے وہ چلا گیا داد جی کے کمرے سے اور داد جی بس نفی میں سر ہلاتے رہ گئے۔۔

باران نے کتنی کالز کی زیبا کو کہیں جا کر اس نے کال ریسیو کی۔۔

کہاں ہیں آپ جلدی واپس گھر آئیں "کال اٹھاتے ہی باران نے زرا سختی سے کہا۔۔

"میں واپس آنے کے لیے نہیں گئی ہوں
میں نے آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ اب بہتر ہے کہ آپ چھوڑ دیں میرا پیچھا"

کیوں چھوڑ دوں میں آپکو "اور آپ میرے بیٹے کو کیوں لیکر گئی" باران کو غصہ آیا۔۔

"زیان بشرا کی امانت ہے اور میں اسے واپس کر دوں گی

آپ کے پاس اب کوئی اختیار نہیں مجھ پہ جب میں آپکو چھوڑنے کا فیصلہ کر
ہی چکی ہوں"

" شٹ اپ زیبا
آپ کہاں ہیں اس وقت بتائیں ابھی آ رہا ہوں میں آپ کو لینے کے لیے۔۔
باران نے غصہ سے کہا۔۔

"ایم سوری باران مجھ سے اب دوبارا کوئی رابطہ مت کرنا میں نہیں آنے والی
کہتے کال کاٹ دی زیبا نے۔۔

زیبا اپنی دور کی خالہ کے گھر آئی تھی۔۔ جو اسی شہر میں ہی رہتی تھی جسکا
باران کو نہیں معلوم تھا۔۔
کیونکہ انکی ملاقات بہت ہی کم ہوتی تھی۔۔

" بیٹا میں تو تمہیں یہ ہی مشورہ دوں گی کہ چلی جاؤ اپنے خاوند کے گھر اکیلی عورت نہیں رہ سکتی بنا کسی سہارے کے اس معاشرے میں " اسکی خالہ پاس ہی بیٹھی تھی بولی۔۔

خالہ آپ فکر نا کریں میں زیادہ دن نہیں رہوں گی یہاں اپنا بندوست کر لوں گی جلد ہی " زیبا بولی تھی۔۔

اسکی خالہ بھی اپنے بیٹے اور بہو کے رحم و کرم پہ تھی۔۔ زیبا کو انہوں نے پناہ تو دے دی مگر اپنے بہو کی کڑی نظروں کو پہچان گئی تھی کہ وہ اسے یہاں رکھنے پہ آمادہ نہیں ہے۔۔

میں یہ تو نہیں کہہ رہی تم چلی جاؤ جتنا تمہارا دل کرتا ہے اتنے دن رہو مگر
" تمہیں یہ سمجھا رہی ہوں کہ شوہر سے مضبوط سہارا اور کوئی نہیں ہوتا
خالہ بات کو سمجھاتے ہوئے بولی۔۔

جانتی ہوں خالہ اس لیے تو اسکی بیوفائی برداشت کی تھی۔۔ مگر اب بات تو حد
سے بڑھ گئی ہے تم کچھ دن کے رہ لینے دو پھر دیکھوں گی۔۔
وہ اٹھ کر چلی گئی کمرے میں۔۔

خالہ کی بہو کچھ دور ہی کھڑی اسکی اور خالہ کی باتیں سن رہی تھی۔۔ جوزیبا کو
گھور کر دیکھتے جا رہی تھی۔۔ اسکے ہاتھوں میں پہنے سونے کے بھاری کنگن
کانوں سونے کی ہی بالیاں اور گلے میں لٹکتا ڈائمنڈ کا پینڈٹ برینڈڈ پہنا ہوا
سوٹ سفید رنگت پہ جچ رہا تھا۔۔

اسکے جاتے ہی وہ اپنی ساس کے پاس آکر بیٹھی۔۔
کافی کھاتے پیتے گھر کی بہو لگ رہی ہے "تم نے تو کبھی اسکا ذکر ہی نہیں کیا۔۔

میری خالہ زاد کی بیٹی ہے جب ماں زندہ تھی تب تک کو بات چیت ہوتی پھر نہیں ملی کبھی۔۔ بس شوہر سے جھگڑا ہو گیا تو آگئی ہے یہاں چلی جائے گی کچھ دن میں"

کریم کی عادتوں کا پتہ ہے تمہیں چلتا کرو جلدی سے اسے۔۔ اسکی بہو نے ناک چڑھاتے کہا۔۔

چلی جائے گی اب تو کریم کی اولاد جوان ہونے کو آئی ہے ایسے ناشکری کرتی رہا کرو میرے بیٹے ساری زندگی گزر گئی مگر تمہاری عادت نا گئی۔۔ خالہ بھی بڑبڑاتے اٹھ گئی اسکے پاس سے کہیں پھر بات بڑھ جائے۔۔

@@@

بشرا دو دن ہسپتال رہنے کے بعد ڈسچارج ہو کر گھر آ چکی تھی۔۔
ایک خالی پن سا تھا ہر وقت سوگوار سی اداس بیٹھی رہتی تھی۔۔

باہر کا دروازہ بجا تھا وہ بے دھیان ہی بیٹھی تھی۔۔التمش نے دروازہ کھولا تھا

۔۔

زیبا زیان کو اٹھائے اندر آئی تھی۔۔اسے دیکھ انوشہ بھی باہر آئی تھی۔۔بشرا نے بھی سر اٹھا کر سامنے دیکھا تھا۔۔

زیان" بشرا کے منہ سے نکلا تھا اور آنسو جاری ہو گئے تھے۔۔

بیٹھی رہو" زیان خود ہی آ جائے گا تمہارے پاس۔۔

اسکی کمزور طبیعت کے پیش نظر کہا زیبا نے جو اٹھنے لگی تھی۔۔

زیان کو گود میں لیتے اسے پیار کرنے لگی تھی۔۔ایک سال کا ہونے والا تھا اب زیان۔۔ جو اپنے قدموں پہ چل کر آیا تھا اسکے پاس۔۔

میں تمہاری امانت دینے آئی ہوں تمہیں" چاہے تو رکھ لو اسے اپنے پاس ہمیشہ کے لیے" مجھے افسوس ہے تمہارے ہونے والے بچہ کے لیے کہیں نا کہیں اسکی خوشی مجھے بھی تھی کے زیان کا کوئی بہن بھائی ہو گا مگر شاید قدرت کچھ اور منظور تھا۔۔

زیبا نے افسوس سے کہا۔۔

مگر باران وہ" بشرا نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔

اسکی بات کو سمجھتے زیبا بولی۔۔

" میں نے باران کا گھر چھوڑ دیا ہے

مگر کیوں" بشرا نے حیرت سے کہا

کیونکہ باران ایک بے وفا انسان ہے میں اب مزید اسکے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔
اسے پتہ چل گیا ہے کہ تم انوسینٹ ہو تمہارا کوئی قصور نہیں اسے بہت بڑی غلط فہمی ہوئی تھی آبان نے اسے ساری حقیقت بتا دی کہ کیسے غلط فہمی کا شکار ہوا وہ تم سے پہلے مل چکا تھا اور یہ نہیں جانتا تھا کہ تم ہی باران کی بیوی ہو اسے تو شوق ہے مصوری کا جو بھی چہرہ ایک بار دیکھ اسے وہ تصویر میں ڈھال دیتا ہے۔۔

" باران تمہیں اب اپنی زندگی میں واپس لانا چاہتا ہے

زیبا نے اسے دیکھتے تفصیل سے بات بتائی مگر آخری بات پہ بشرا نے اسے چونک کر دیکھا۔۔

میں نہیں رہنا چاہتی اب اسکے ساتھ اور اب یہ ممکن بھی نہیں ہے "اور سمجھ لیں کہ جیسے بھی سہی میں آپ دونوں کی درمیان سے نکل چکی ہوں اور پلیز
" باران کے پاس واپس چلی جائیں

میں نہیں چاہتی کہ زیان بھی اپنے باپ کے پیار سے محروم رہے ہماری طرح ۔۔اسے ماں اور باپ کا پیار ایک ساتھ ملے۔۔

باران ایک اچھا شوہر نا سہی مگر ایک اچھا باپ ضرور ہے وہ زیان کو ہر آسائش اور پیار دے سکتا ہے جس سے میں ساری زندگی محروم رہی۔۔

مگر میں زیان کو تمہیں دینے آئی تھی اسکے ساتھ رہ کر تم اپنے غم بھول سکو۔۔زیبا نے اسکی بات سمجھتے ہوئے پھر کہا۔۔

میں زیان کو محرومی کے علاوہ کچھ نہیں دے سکتی۔۔جیسے میری ساری زندگی محرومی میں گزری ہے ویسے میں اسے نہیں دیکھنا چاہتی محرومیوں کے ساتھ۔۔

آپ بھی اچھی ماں ہیں" باران کے پاس واپس لوٹ جائیں میرا واپسی کا راستہ "اب ناممکن ہے

تم بہت اچھی ہو بشرا میں نے تمہیں سمجھنے میں بہت بڑی غلطی کر دی تھی میں نے تمہارے ساتھ جو بھی کیا اسکے لیے مجھے معاف کر دو" زیبا نے بھیگے لہجہ میں کہا اپنے پرانے رویہ پہ معافی مانگی۔۔

پلیز ایسا نا کہیں کیسی معافی مجھے نہیں یاد کچھ بھی آپکی جگہ اگر میں بھی ہوتی تو شاید ایسا ہی کرتی۔۔

انوشہ جو پاس کھڑی انکی آپس کی باتیں سن رہی تھی بشرا کے ساتھ بیٹھتی بولی ۔۔

بشرا تم نے بلکل ٹھیک فیصلہ کیا ہے۔۔

بس آج کا دن مجھے زیان کے ساتھ گزار لینے دیں" بشرا نے کہا۔۔

ہاں ضرور" تمہارا شکریہ کیسے ادا کروں گی" وہ مشکور ہوتی مسکرا کر بولی۔۔

@@@

باران دو دن سے زیبا کو ڈھونڈ تا رہا۔۔

زیبا نے نمبر بھی بند کر رکھا تھا۔۔ زیان کو بھی دیکھنے کا بہت دل کر رہا تھا۔۔ ناجانے کہاں چلی گئی" سارا دن ٹینشن میں گزرا تھا آفس بھی کام میں دل نہیں لگ رہا تھا۔۔

اسے زیبا کا بہت خیال آ رہا بشرا سے زیادہ اس نے زیبا جو یاد کیا تھا اسے تو اب بس زیبا کا ہی خیال آ رہا تھا۔۔ گھر اس امید سے واپس آ گیا تھا کہ شاید وہ آ گئی ہو "

مگر خالی گھر دیکھ کر پھر مایوسی ہوئی تھی اسکے بغیر یہ گھر گھر نہیں لگ رہا تھا ایک ویرانہ سا لگ رہا تھا۔۔ ہر طرف جیسے اسکی خوشبو بس ہوئی تھی ۔۔ جیسے ابھی کہیں سے نکل اسکے سامنے آ جائے۔۔

زیب پلیز واپس آجاؤ میرا دل نہیں لگ رہا تمہارے بغیر" کمرے میں اکیلا کھڑا وہ اسے پکار رہا تھا جیسے وہ اسکی آواز سن رہی ہو۔۔

ایم سوری میں نے بہت دل دکھایا تمہارا پلیز واپس آجاؤ جیسا چاہو گی ویسا ہی " کروں گا" اب نہیں توڑوں گا تمہارا دل

بہت پیار کرتا ہوں آپ سے اب وہی دوری مجھے پھر سے مت دینا نہیں رہ سکتا آپ سے دور" اسے وہی پرانے لمحہ یاد آنے لگے تھے بچپن کے جب پہلی بار اسکے دل میں زیبا کے لیے جذبات بیدار ہونے لگے تھے۔۔

جب پہلی بار اسکے محبت کے اقرار پہ زیبا نے اسے تھپڑ مارا تھا وہ تھپڑ اسکے دل "پہ لگا تھا جیسے۔۔

آج وہی درد دل میں پھر سے اٹھنے لگا تھا۔۔

دونوں ہاتھوں سے اپنے بال جکڑ لیے تھے۔۔اور فرش پہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔۔

پلیز کم بیک زیب "آئی وانٹ یو۔۔ "

" باران تمہاری اداسی کا سبب جنتے ہیں کہیں نا کہیں میں بھی ذمہ دار ہوں میری بات مانو تو بشرا کا خیال دل سے نکال دو اور زیبا کو گھر واپس لے آؤ بشرا اور تمہارا ساتھ یہیں تک کا تھا۔۔

باران خاموش سا ناشتہ کر رہا تھا اسکی چپی کو دیکھ دادجی بولے کافی دنوں سے وہ خاموش سا ہو گیا تھا ورنہ وہ تو دادجی کیساتھ شرارتے کرتا ہی رہتا تھا خاموش بیٹھنے والوں میں سے تو تھا ہی نہیں۔۔

باران نے سر اٹھا کر انکی جانب دیکھا تھا۔۔

" بشرا کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں اور زیبا پتا نہیں کہاں چلی گئیں ہیں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں شاید مجھے یہ رئیلائز ہوا ہے کہ بشرا کو میری طرف سے بہت دکھ پہنچا ہے میں نے دونوں کے جذبات کو بہت ٹھیس پہنچائی ہے

۔۔

اب جو بچا ہے اسے تو گنوانا نہیں چاہیے بس زیبا آ جائے واپس۔۔

باران نے سنجیدگی سے کہا تھا اور گاڑی کی چابیاں اٹھا کر باہر نکل گیا تھا۔۔

آبان بھی اٹھ کر آیا تھا ناشتہ کے لیے۔۔

اب تمہارا کیا ارادہ ہے" آبان کو دیکھتے دادجی نے کہا۔۔

کیسا ارادہ اب واپس جاؤں گا باہر بہت سن لی آپکی اب پلیز اکیلا چھوڑ دیں مجھے
" وہ تنک کر بولا تھا۔۔

" بشرا بیٹی کیسی ہے اب تم تو جاتے رہتے ہو وہاں
دادا جی اسے دیکھتے بولے تھے۔۔

پتا نہیں میں بس ہوسپٹل ہی گیا تھا جب تک وہ وہاں تھی۔۔ گھر میں نہیں گیا
" اور ناہی بشرا کا سامنا کر سکتا ہوں " میری وجہ سے اسکی لائف
ڈسٹرؤے (تباہ) ہو گئی ہے۔۔ وہ دکھ اور افسوس سے بولا تھا۔۔

تمہارا اس میں کوئی ہاتھ نہیں " دادا جی بولے۔۔

ہاتھ نہیں بھی ہے لیکن کہیں نا کہیں وجہ میں بھی ہوں" وہ شرمندگی سے بولا۔۔

یوں خود کو ہر بات کا ذمہ دار مت ٹھہراؤ" اپنی زندگی کے بارے میں سوچو "اور آگے بڑھو
دادجی بولے۔۔

میرال کے جانے کے بعد میری زندگی ختم ہوگئی تھی اب تو بس جی رہا ہوں زندگی مگر اس زندگی میں زندہ رہنے کا احساس مر چکا ہے" بریڈ اٹھا کر اس پہ جام لگاتے گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے بولا تھا۔۔

تمہاری زندگی میں ایک دوسرا جھونکا بھی آیا تھا۔۔" دادجی نے اسے ٹٹولا۔۔
اسکا بریڈ پہ جام لگاتا ہاتھ رکا ایک پل کے لیے۔۔

یہ آپکی خام خیالی ہے "ایک نظر داد جی کی جانب ڈالی اور پھر چائے کپ میں ڈالنے لگا۔۔

یہ میری خام خیالی نہیں ہے "کہیں وہ بشرا تو نہیں تھی۔۔داد جی نے تیر تکا مارا تھا۔۔

اسکے ہاتھ میں پکڑا کپ لڑکھڑا گیا تھا گرم چائے اسکے ہاتھ کو جلا گئی تھی۔۔

پلیز داد جی آپ بھی باران کی طرح مجھ پہ شک کر رہے ہیں" وہ غصہ ہوتے بولا۔۔

داد جی مسکرا دیے۔۔

میں تمہارے باپ کا بھی باپ ہوں" مجھ سے نہیں بچ سکتے تم" وہ مسکرا دیے تھے۔۔

آبان ٹشو سے اپنا ہاتھ صاف کرتے اٹھ گیا تھا انکے پاس سے کہیں اور نیا شوشہ نا چھوڑ دیں۔۔
اور وہ مسکراتے رہ گئے۔۔

@@@

زیبا کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا یہاں آئے ہوئے۔۔ خالہ کا رویہ ٹھیک تھا مگر اسکی بہو بگڑتی جا رہی تھی اسکے ساتھ بات بات طنز طعنہ۔۔

اس نے اب یہاں سے جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔۔

اس نے آج ڈاکٹر کے پاس جانا تھا کافی دن سے اسکی طبیعت عجیب سی ہو رہی تھی۔۔ چکر سے آتے رہتے تھے۔۔
کچھ کھانے پینے کو بھی دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔

زیان کو خالہ کے حوالے کیا کچھ ایک دو گھنٹوں کا ایک کہہ کر وہ نکل آئی تھی۔۔

وہ اپنی پرانی ڈاکٹر کے پاس ہی آئی تھی جو اسکی فرینڈ کی طرح ہی تھی اس سے ہر بات شئیر کرتی اور اپنا ٹریٹمنٹ بھی اسی سے کروا رہی تھی۔۔
مگر مایوس ہوتے اس نے اسکے پاس جانا چھوڑ دیا تھا۔۔

ڈاکٹر نے پہلے اسکی سارے ٹیسٹ لیے تھے۔۔

اب ڈاکٹر کے سامنے بیٹھی تھی اور وہ اسکی میڈیکل رپورٹ کا جائزہ لے رہی تھی اور ساتھ ہی اسکے چہرے پہ مسکراہٹ بھی آرہی تھی۔۔زیبا اسے دیکھ کر حیران ہورہی تھی کہ وہ کیوں مسکرا رہی ہے۔۔

کونگریچولیشن زیبا" وہ مسکرا کر بولی۔۔

کیا مطلب ہے آپکا" وہ ناسمجھی میں بولی۔۔

زیبا تم پریگننٹ ہو" وہ مسکرا کر بولی۔۔

کیا" حیرت سے زیبا کا منہ ہی کھلا رہ گیا۔۔

یہ "یہ کیسے ہو سکتا ہے تم تو کہتی تھی کہ مشکل ہے ایج زیادہ ہونے کی وجہ سے "زیبا کو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔

یہ ہو گیا ہے میری جان اور میں نے مشکل کہا تھا نا ممکن نہیں "اور تم ابھی صرف تھرٹی نائن کی ہو تم سے بھی زیادہ ایج کی عورتیں میرے پاس آتی ہیں " جو پریگننٹ ہوتی ہیں انکے بچے بھی جوان ہوتے ہیں

تمہیں اب بہت زیادہ احتیاط کرنی ہو گی نا زیادہ کام کرنا ہے نا کوئی سفر کرنا اور ہاں ٹینشن تو بلکل بھی نہیں لینی ہے بہت ہی کیئر کی ضرورت ہے تمہیں "اور میں کچھ میڈیسن لکھ کر دے رہی ہوں وہ لازمی لینی ہے اور نیکسٹ ویک پھر آنا چیک اپ کے لیے۔۔

زیبا کو تو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا اپنی ساعتوں پر کہ وہ کیا سن رہی ہے۔۔

خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات تھے۔۔

وہ گھر آئی اور اپنا سامان پیک کیا تھا۔۔
کہاں جاؤ گی تم" خالہ نے اسے سامان پیک کرتے ہوئے دیکھا تو پوچھا۔۔

خالہ میں گھر واپس جا رہی ہوں" وہ مسکرا کر بولی۔۔

کیوں شوہر سے صلاح ہو گئی ہے" اسے خوش ہوتا دیکھ بولی۔۔

جی یونہی سمجھ لیں" آج میں ڈاکٹر کے پاس گئی تھی۔۔
" وہ کہہ رہی تھی کہ میں ماں بننے والی ہوں

" کیا سچ میں ماشاءاللہ مبارک ہو تمہیں بہت بہت

یہ تو تم نے بہت اچھا کیا کہ واپس جا رہی ہو" خالہ نے اسے مبارک دی اور پھر ماتھا چومتے کہا۔۔

زیبا نے اپنے ہاتھوں سے سونے کے کنگن اتار کر خالہ کے حوالے کیے۔۔

ارے یہ کیا" خالہ کنگن کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔

کچھ نہیں ہے بس میری طرف سے تحفہ ہے رکھ لیں مجھے محفوظ پناہ دینے کے لیے "

تو تم قیمت ادا کر رہی ہو تمہاری ماں کی وجہ سے میں نے تمہیں اپنے گھر رکھا ہے لے لو مجھے نہیں چاہیے "
خالہ نے اسکی طرف پھر کنگن بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

کچھ نہیں ہوتا خالہ میرے پاس بہت ہیں اور یہ آپکے لیے بس اب میں انکار نا سنو'' انہیں واپس کنگن تھماتے وہ سامان لیے کمرے سے باہر نکلی۔۔ خالہ نے کنگن اپنے دوپٹہ کے نیچے کر لیے تھے کہیں اسکی بہو ہی نا دیکھ لے۔۔

@@@

باران ہمت کرتا بشرا کے گھر پہنچا تھا۔۔

انوشہ نے دروازہ کھولا تھا۔۔

تم اب کیا لینے آئے ہو یہاں تم سے اب ہمارا کوئی تعلق نہیں رہا'' انوشہ نے اسے دیکھتے غصہ سے کہا۔۔

پلیز اندر چل کر بات ہو سکتی ہے "گلی میں ادھر ادھر دیکھتے بولا۔۔

انوشہ نے اسے ندر آنے کا راستہ دیا

مجھے بشرا سے ملنا ہے "وہ اندر آتے بولا۔۔

" کس منہ سے ملنے آئے ہو تم
بہت بڑی بھول کر دی میں نے تمہیں سمجھنے میں باران "جب پہلی بار آئے تھے تب ہی تمہیں انکار کر دینا چاہیے تھا کم از کم اس ذلت سے تو بچ جاتے جو آج سہنی پڑ رہی ہے "لوگوں کو منہ سے کیا کچھ نہیں سننا پڑ رہا طلاق تو ایک تہمت بن چکی ہے بشرا کے لیے جو تم نے اس پہ لگائی ہے۔۔
انوشہ اسے غصہ میں سناتی چلی گئی۔۔
وہ خاموشی سے سن رہا تھا شرمندگی سے۔۔

میں بہت شرمندہ ہوں آپکا غصہ بجا ہے "بشرا کے ساتھ بہت غلط ہوا مگر اس سب میں نقصان ساتھ میرا بھی ہوا ہے بشرا میری زندگی سے دور چلی گئی میرا بچہ اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی چلا گیا زیبا مجھے چھوڑ کر چلی گئی زیان کو نہیں دیکھا اتنے دنوں سے "میں تنہا رہ گیا ہوں۔۔

میں بشرا سے مل کر اس سے معافی مانگنا چاہتا ہوں شاید دل کا بوجھ کچھ کم ہو سکے" وہ ندامت سے بول رہا تھا۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے تمہارا جرم معافی کے لائق ہے "انوشہ بولی۔۔

نہیں" مگر دل کا بوجھ ضرور ہلکا ہوگا" بشرا کو میں ڈیزرو ہی نہیں کرتا تھا شاید اس لیے وہ میری زندگی سے دور چلی گئی ہے اتنی دور کی چاہ کر بھی اسکے قریب نا جا سکوں "پلیز آخری بار ملنا چاہتا ہوں" وہ وہ استدعا کرتے بولا۔

بشرا" بشرا اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی تھی جب انوشہ نے اسے آواز دی۔۔

بشرا نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو اسکے ساتھ باران کھڑا تھا۔۔

وہ سکتہ میں آگئی تھی اسے دیکھتے۔۔ پھر ہوش میں آئی۔۔
کیوں آئے ہیں میرے سامنے چلے جائیں دور میں آپکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی" وہ غصہ میں چلا کر بولی۔۔

ایم سوری بشرا پلیز مجھے معاف کر دو' وہ اسکے سامنے آتا اسکی قابل رحم حالت کو دیکھتے شرمندگی سے بولا۔۔

کس بات کی سوری" وہ روتے ہوئے بولی۔۔

اس سب باتوں کے لیے جس سے تمہیں میری وجہ سے تکلیف پہنچی" پلیز مجھے معاف کر دو۔۔

وہ گھنٹوں کے بل بیٹھ گیا اسکے سامنے اور اپنے دونوں ہاتھ جوڑ لیے تھے۔۔
وہ لمبا چوڑا شہزادوں سی شان رکھنے والا اسکے سامنے گھٹنے ٹیک گیا۔۔

وہ تو حیرت سے کھڑی ہو گئی بیڈ سے۔۔

آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں میری قسمت ہی ایسی ہے خوشیاں میرے نصیب میں ہی نہیں لکھی تھیں" وہ اپنے آنسوں صاف کرتی بولی۔۔

باران اٹھ جائیں" انوشہ نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔

نہیں پہلے بشرا سے کہو کے مجھے معافی دے دے۔۔

میں نے معاف کیا آپکو "بشرا جھٹ سے بولی تھی اور منہ موڑ گئی۔۔

کیا تم نے مجھے دل سے معاف کر دیا ہے' باران نے پھر تصدیق کرنا چاہی۔۔

جی میں نے آپکو دل سے معاف کر دیا ہے "اب پلیز چلیں جائیں ہمیشہ کے لیے میرے سامنے سے اب کبھی دوبارا میرے سامنے مت آیئے گا "

وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔۔

میں اب کبھی بھی نہیں آؤں گا تمہارے سامنے میری دعا ہے تم ہمیشہ خوش رہو تمہیں پیار کرنے والا خوش رکھنے والا اچھا ساتھی ملے "

وہ سر جھکائے بولتا چلا گیا تھا وہاں سے۔۔

انوشہ بشرا کے سامنے گئی۔۔

بہت اچھا کیا تم نے بشرا "بس اب تم بھی اپنی لائف میں آگے بڑھو" اسکے گال پہ ہاتھ رکھ کر بولی۔۔

بشرا نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔

@@@

باران تھکا ہارا سا گھر آیا تھا۔۔ مگر آج جیسے گھر میں رونق سی لگی کتنا اداس تھا آج مگر سامنے دیکھتے چہرے پہ خوشی آگئی تھی زیان دادجی کے ساتھ کھیل رہا ۔۔

زیان" جلدی سے آگے بڑھتے اسے گود میں اٹھایا تھا۔۔

اور جا بجا اسکا منہ چوما تھا۔۔

دادجی مسکرائے تھے دونوں باپ بیٹوں کو دیکھ کر۔۔آبان بھی سامنے ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔

کیا زیبا بھی آگئی" تصدیق کے لیے پوچھا تھا۔۔

نہیں صرف زیان ہی بھیج دیا ہے اس نے" آبان نے سیریس ہو کر بتایا تو وہ مایوس ہو گیا اسکا چہرہ اتر گیا۔۔

زیان کو ان کے حوالے کیا اور پستہ قدموں سے چلتے سیڑیاں چڑھنے لگا تھا۔۔
آبان اور دادجی ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔۔

وہ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آیا تو سامنے ہی زیبا کھڑی تھی۔۔
تو ایک پل کے لیے تھم سا گیا تھا۔۔
خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات تھے۔۔
بھاگ کر زیبا کو گلے سے لگا لیا زور سے خود کے اندر بھینچ لیا تھا۔۔

" آئی مس یو سو مچ زیب
کہاں چلی گئی تھیں آپ۔۔ زیبا کی بھی آنکھیں بھیگ گئی تھی اسے تو یہ وہی
پرانا باران لگا تھا۔۔

ہاں میں بہت دور چلی جانا چاہتی تھی مگر کوئی ہے جو مجھے واپس یہاں کھینچ لایا
۔۔

وہ مسکراتے نم آنکھوں سے اس سے الگ ہوتے بولی تھی۔۔

باران جس خوشی کے لیے میں تڑپی ہوں" وہ بلآخر مجھے مل ہی گئی۔۔میری امیدوں کے دیے جھج سے گئے تھے مگر پھر سے وہ چراغ روشن ہو گئے۔۔

ٹیبل پہ پڑی رپورٹ اٹھا کر باران کے سامنے کی۔۔

باران کو سمجھ نہیں آرہی تھی اسکی باتیں پھر تجسس سے رپورٹ پکڑ کر اسے پڑھنا شروع۔۔

وہ تو حیران رہ گیا۔۔

زیب آپ ماں بننے والی ہیں" اسے پھر سے گلے سے لگا لیا تھا۔۔

جی" مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ یہ سچ ہے" زیبا اسکے گلے سے لگی بولی۔۔

تھینکس" میں بہت خوش ہوں آج ایسا لگ رہا تھا کہ خوشیاں مجھ سے روٹھ گئی ہیں۔۔
اسکے ماتھے پہ لب رکھتے کہا تھا اور پھر باری باری دونوں رخسار پہ لب رکھے تھے۔۔

مگر مجھے بشرا کے لیے بہت دکھ ہے" زیبا افسوس کرتے بولی۔۔

میں آج معافی مانگ کر آیا ہوں اس سے "اور اس نے اپنا دل بڑا کرتے مجھے معاف بھی کر دیا۔۔

باران نے زیبا سے کہا۔۔

ہاں اسکا دل بہت بڑا ہے اللہ اسکے نصیب میں بھی اب خوشیاں لکھ دے وہ بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھے اب "میری دعائیں ہمیشہ اسکے ساتھ رہیں گی اس نے مجھے زیان جیسا خوبصورت تحفہ دے دیا ہے "زیبا بشرا کو سوچتے بولی ۔۔

انشاللہ ضرور" باران نے کہا اور اسے خود میں بھینچ لیا۔۔

@@@

انوشہ کے پاس ایک خوبصورت سی گڑیاں نے جنم لیا تھا۔۔

آپی کتنی پیاری ہے یہ "بشرا ننھی پری کو گود میں اٹھائے بولی تھی۔۔

انوشہ خاموش اداس سی ہوسپٹل کے بیڈ پہ لیٹی تھی۔۔

یہ بیچاری معصوم کی قسمت بھی ہمارے جیسی ہے "جب دنیا میں آئی تو باپ سے ہی محروم ہے۔۔ کہتے اسکی آنکھ سے آنسو نکل آئے۔۔

کیوں مایوسی والی باتیں کر رہی ہو "تم ہو نا اسکی ماں اللہ تمہیں لمبی زندگی دے "اماں پاس بیٹھی تھی اسے انوشہ کی بات پسند نا آئی اور اسے ڈپٹ دیا۔۔

" یہ میرے سلیم کی نشانی ہے "بہت خوش قسمت ہو گی دیکھنا "مرحہ اماں نے نام بھی تجویز کر دیا۔۔

توانوشہ اماں کو دیکھ کر مسکرانے لگی تھی جنہیں کبھی پوتے کی خواہش ہوا کرتی تھی کتنا بدل گیا ہے سب کچھ اماں اسے بلکل ماں جیسا ہی پیار کرنے لگی تھی۔۔

@@@

بشرا کی عدت کی پوری ہو چکی تھی۔۔اب تو وہ کافی سنبھل چکی تھی جیسے حالات سے سمجھوتا کر لیا تھا۔۔

انوشہ کی بیٹی دو ماہ کی ہو گئی تھی۔۔اب وہ گھر سنبھالنے لگی تھی پھر سے۔۔

بشرا کو پھر سے جاب کرنے کی سوجھی تھی۔۔

اس نے انوشہ سے بات کی تو وہ بگڑ گئی۔۔

بس رہنے دو اب تم جاب کو تھوڑا کھا لیں گے مگر تمھیں جاب نہیں کرنے دوں گی۔۔

آپی گھر کیسے چلانا ہے پھر کچھ تو کرنا ہو گا نا۔۔

جو بھی کرنا ہے میں خود کروں گی۔۔ تم تو رہنے دو بس پھر باہر نکلو گی اور لوگ اور زیادہ باتیں بنائیں گے۔۔ پہلے تمہاری طلاق کو لیکر کیا کیا افواہیں گردش کر رہی ہیں "

دو مہینے میں طلاق کیوں ہُوئی تھی۔۔

لوگوں کے سوال بھی حد کر دیتے ہیں سب جلے پہ نمک ہی چھڑکنے کے لیے آجاتے ہی مگر کسی نے آج تک یہ تو پوچھا نہیں کہ ہمیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں کیسے گزارا کر رہی ہیں ہم "

وہ دکھ سے بولی تھی۔۔

" آپی چھوڑیں لوگوں کی پرواہ کرنا

مجھے اب کوئی فرق نہیں پڑتا "

سپاٹ لہجہ میں بولی۔۔

ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں وہاں پرواہ کرنی پڑتی ہے خاص طور پہ جہاں

مرد نا ہو وہاں پہ خاص لوگوں کی نگاہ ہوتی ہے "

انوشہ نے اسے گہرائی سے سمجھایا وہ ٹھہری ہمیشہ کی طرح ضدی۔۔

بس کر دیں آپی لوگوں سے ڈرنا جب یہ لوگ کسی کے کام نہیں آ سکتے تو کسی

کی ذاتی زندگی میں ٹانگ بھی نا اڑایا کریں۔۔

وہ اپنی کہتی چلی گئی۔۔

اتنی ٹھوکریں کھالی ہیں مگر عقل زرا نا آئی اس لڑکی کو" انوشہ پیچھے بڑبڑاتی رہ گئی۔۔

@@@

دادجی کیا بات ہے کیوں بلایا مجھے ارجنٹ" کتنے کام چھوڑ کر آیا ہوں" آبان دادجی کے پاس بیٹھتے بولا دادجی اس وقت اپنے کمرے میں تھے وہ پہلے سے زیادہ کمزور لگ رہے تھے۔۔

دادجی آپکی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی" وہ پھر انہیں بغور دیکھتے ہوئے بولا

۔۔

شکر ہے تم نے دھیان تو دیا مجھ پہ" طنز کیا تھا۔۔

میری جان بھی قربان آپ پہ دادجی" وہ انکے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا اور انکا ہاتھ پکڑ کر چوم لیا۔۔

بس یہ چونا ہی لگاتے رہتے ہو دونوں بھائی بات تو مانتے نہیں" وہ بیماری کے باعث آہستہ آہستہ بول رہے تھے

آپ حکم تو کریں" مؤدبانہ انداز میں بولا۔۔

شادی کرلو اب عمر نکلی جارہی ہے تمہاری" دادجی بولے۔۔

"پلیز دادجی اس بات کو چھوڑ کر جو حکم کریں گے مان لوں گا

پھر جاؤ میرے جنازے پہ آجانا" وہ ناراض ہوتے بولے اور اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

داد جی 'ناراض تو نا ہوں اب "آپ حکم کریں۔۔آبان داد جی کو مناتے بولا۔۔

بشرا سے نکاح کر لو یہ میری آخری خواہش سمجھ لو" داد جی نے جیسے اسکے سر "پہ بم گرا دیا ہو

وہ تو اپنی جگہ سے اچھل پڑا تھا۔۔

واٹ "داد جی آپکو پتا ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں" وہ صدمہ سے بولا تھا۔۔

ہاں میں جانتا ہوں۔۔مجھے اس بچی کی بہت فکر ہے۔۔اور تمہاری بھی۔۔

بہت غلط ہوا ہے اسکے ساتھ۔۔

داد جی وہ باران کی بیوی رہ چکی ہے۔۔اور باران کو یہ اچھا نہیں لگے گا۔۔

نو وے داد جی "ایم سوری میں آپکی یہ بات نہیں مان سکتا۔۔

مجھے بشرا سے ہمدردی ہے اسکے ساتھ غلط ہوا ہے "میں تو شرمندگی کے مارے اسکے سامنے بھی نہیں جا سکا کہ کہیں نا کہیں اسکی طلاق کا ذمہ دار میں بھی ہوں۔۔

وہ صاف انکار کر گیا۔۔

تو اسے اپنا کر اسے سہارا دے کر اپنی اس شرمندگی کو مٹا دو "داد جی نے سمجھانا چاہا۔۔

داد جی پلیز مجھ سے دوبارہ اس ٹاپک پہ بات مت کیجیے گا ایسا نہیں ہو سکتا۔۔
بشرا ابھی اس بات کے لیے نہیں مانے گی۔۔

تم تو مان جاؤ پہلے اسے بھی میں منا لوں گا" داد جی بولے۔۔

" پلیز داد جی "مت مجبور کریں مجھے اب یہ کیا نئی ضد پکڑ لی ہے آپ نے
باران کا سوچے گا اسے کتنا برا لگے گا"۔۔
وہ تنک کر بولا تھا داد جی کے بار ابار اسرار پہ۔۔

مجھے باران کی فکر نہیں ہے وہ خوش ہے اب اپنی زندگی میں۔۔اسکے پاس
اسکی من پسند بیوی اور اولاد بھی ہے بشرا کا غم چند دن منایا اور پھر اپنی زندگی
" میں مگن ہو گیا اسکی بیوی جو امید سے ہو گئی ہے
" مگر بشرا بیچاری وہ تو خالی ہاتھ رہ گئی اسکے حصہ میں کیا آیا رسوائی

میں بے سکون رہتا ہوں اس بچی کو سوچتے ہوئے کتنے چاہ سے اسے رخصت کر کے لایا تھا یہاں مگر۔۔

اس لیے اسے مضبوط سہارا دینا چاہتا ہوں "اس لیے میں نے سوچا ہے کہ تم دونوں کی شادی کر دوں۔۔ تم اسے لیکر ترکی ہی شفٹ ہو جانا مت آنا باران کے سامنے۔۔ میں اپنی زندگی میں تمہارا گھر بستا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ پر سکون ہو کر مرنا چاہتا ہوں۔۔

آپ مجھے ایموشنلی بلیک میل کر رہے ہیں پلیز نا کریں ایسا میرے ساتھ"۔۔ وہ استدعا کرتے بولا اسے باران کی طرف سے فکر تھی اسے جب یہ معلوم ہو گا تو کیا سوچے گا اس کے بارے میں۔۔

بلکہ بشرا کے لیے اچھا رشتہ میں ڈھونڈتا ہوں" پلیز اس بات کو ذہن سے نکال دیں "

@@@@

آپ مجھے ایموشنلی بلیک میل کر رہے ہیں پلیز نا کریں ایسا میرے ساتھ "۔۔ وہ استدعا کرتے بولا اسے باران کی طرف سے فکر تھی اسے جب یہ معلوم ہو گا تو کیا سوچے گا اس کے بارے میں۔۔

بلکہ بشرا کے لیے اچھا رشتہ میں ڈھونڈتا ہوں" پلیز اس بات کو ذہن سے نکال دیں "

کیوں نکال دوں ذہن سے تم نے ساری زندگی ایسے ہی رہنا ہے بتیس سال کے ہو گئے ہو اور ابھی تک کنوارے بیٹھے ہو "

مت تنگ کرو مجھے اب میں تمہاری ایک نہیں چلنے دوں گا" وہ بھی دادا جی تھے۔۔

@@@

باران نے زیبا کا بہت زیادہ خیال رکھنا شروع کر دیا تھا۔۔اب وہ ہر طرح سے اسے خوش رکھنا چاہتا تھا ہمیشہ کی اسکی پہلی ترجیح زیبا ہی تھی۔۔ مگر اندر کچھ خالی پن سا تھا جو اسے سکون نہیں لینے دے رہا تھا۔۔

بشرا کا اس سے ہمیشہ کے لیے بچھڑ جانا جو اسے بہت تکلیف دے رہا تھا اب وہ کسی طرح بھی اپنی زندگی میں واپس نہیں لا سکتا تھا نا اسے دیکھ سکتا تھا نا مل سکتا تھا۔۔اسکی یادیں ہی تھی اسکے پاس جو اسکے ساتھ جڑیں تھی۔۔اکیلے میں بیٹھا ہوتا تو بشرا کو ہی سوچ رہا ہوتا تھا۔۔

جب بشرا اسے پہلی دفع ملی تھی اسکی آفس جاب کرنے آئی تھی لفٹ میں پہلی ملاقات ہوئی تھی جو اسنے انتہائی بدتمیزی سے بات کی تھی۔۔

" . تم میرا پیچھے کرتے یہاں بھی آ گئے """

ایکس کیوزمی.. "یہ کیا بکواس کی آپ نے" وہ حیران ہوتے اس سے مخاطب ہوا..

.. چھوٹی سی ناک گول فیس گال پہ پڑتا ڈمپل باریک ہونٹ سلکی کھلے بال جی بالکل تم.. ابھی اپنی لینڈ کروزر سے مجھے ٹکر مارنے والے تھے امیر ہو تو کسی کی بھی جان لے لو گے.. "ایک ہاتھ میں فائلز پکڑے اور دوسری ہاتھ کی انگلی نچا نچا کر اس سے بہت ہی اٹیٹوڈ میں بات کر رہی تھی..

.. تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا میری گاڑی کے آگے آج تو کوئی نہیں آیا ''''''

اسے جب یہ لمحے یاد آئے تو درد بھری مسکراہٹ ابھری تھی۔۔
کبھی وصال کے وہ لمحہ اسکے آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح گھومتے جو اس نے اسکی آغوش میں گزارے تھے۔۔
وہ اسموکنگ کرنے لگا تھا اب ذہنی سکون کھو چکا تھا۔۔زندگی کبھی اس نے سگریٹ کو ہونٹوں سے نہیں لگایا تھا مگر اب اسکی یاد میں وہ سلگتے ہوئے ساتھ سگریٹ بھی سلگانے لگا تھا سموکنگ وہ صرف آفس میں ہی کرتا تھا۔۔

مگر اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ آنے والا وقت اس کے لیے مزید تکلیف دہ ہو گا ۔۔

زیبا نے بھی اپنے بچہ کی خاطر معاف کر دیا تھا مگر اسکا دیا ہوا دکھ اب بھی کہیں نا کہیں کھٹکتا تھا اندر سے۔۔
" عورت معاف تو کر دیتی ہے مگر بھولتی نہیں ہے "

وہ اپنے بچوں کو باپ کی شفقت سے محروم نہیں رکھنا چاہتی اسی خاطر وہ گھر واپس آئی تھی۔۔جانتی تھی بشرا اب بھی اسکے دل کے کسی کونے میں بسی ہے۔۔

@@@@

دادجی بلآخر لیے دیے ہی بشرا کے گھر پہنچ چکے تھے آبان کی ایک بھی سنے بغیر۔۔

مجھے افسوس ہے اس بات کا کہ باران نے بہت غلط کیا ہے بشرا بیٹی کے ساتھ ,

دادجی آہستہ آواز میں بولے تھے وہ شرمندہ بھی تھے۔۔

اب آپکے افسوس سے گزرا وقت واپس تو نہیں آسکتا" اماں شکوہ کرتی بولی تھی۔۔

" میں جانتا ہوں
مگر غلطی کو سدھارا ابھی جا سکتا ہے میں اپنی غلطی کا ازالہ کرنے ہی آیا ہوں بشرا کی گود میں واپس سے خوشیاں بھرنے ہی آیا ہوں اب میرا آپ سے وعدہ ہے جو غلطی پہلے ہو چکی اب دوبارہ نہیں ہو گی۔۔" دادجی نپے تلے الفاظ میں بولے تھے۔

انوشہ اور اماں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تھا نا سمجھی سے۔۔
بشرا کمرے میں موجود تھی وہ بس دادجی سے پیار لیتی کمرے میں چلی گئ تھی ۔۔

داد جی دونوں کو دیکھ رہے تھے۔۔

ہم سمجھے نہیں آپ کہنا کیا چاہتے "اماں بولی۔۔

" میں بشرا کے لیے اپنے بڑے بیٹے آبان کا رشتہ مانگنے آیا ہوں
داد جی بول رہے تھے وہ دونوں تو ساکت ہو گئی تھیں ایک پل کے لیے۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے شوکت صاحب "ایسا بھلا کیسے ہو سکتا ہے آبان تو باران کا بھائی ہے۔۔
لوگ کیا سوچیں گے۔۔اور پھر بشرا وہ تو نہیں مانے گی ہر گز بھی۔۔ "اور ہم ایک بار آپ پہ بھروسہ کر کے خطا کھا چکے ہیں۔۔دوبارہ بھروسہ نہیں کر سکتے "اماں نے جواب دیا تھا۔۔

میں جانتا ہوں مگر آبان اور باران کی نیچر میں بہت فرق ہے۔۔ جہاں باران ایک گرم مزاج کا شخص ہے وہیں آبان ایک ٹھنڈے مزاج کا ہے ہر بات بہت پر سکون ہو کر سنتا ہے۔۔ کوئی بھی فیصلہ جلد بازی سے نہیں لیتا ہے اور مجھے امید ہے کہ آبان بشرا کو بہت زیادہ خوش رکھ سکتا ہے۔۔

میرے خیال سے ان کچھ مہینوں میں آپ آبان کو جان تو گئیں ہی ہوں گی۔۔ کوئی کمی نہیں ہے میرے پوتے میں" دادجی نے بڑے تحمل سے اپنی بات سمجھائی تھی۔۔

وہ دونوں تو خاموش رہ گئیں تھی کہ کیا جواب۔۔

آپ دونوں سوچ کر جواب دے دینا اس بار صرف آپ لوگوں کی چلے گی میری نہیں اگر اعتراض ہو گا تو بلا جھجک انکار کر دینا۔۔

میں پھر بشرا کے لیے کہیں اور اچھا رشتہ تلاش دوں گا۔۔وہ میری بھی بیٹیوں کی طرح ہے مجھے فکر ہے اسکی۔۔

یہ دنیا بھیڑیوں سے بھری پری ایک طلاق یافتہ اور نوجوان لڑکی کا گزارا کس قدر مشکل کر دیا ہے۔۔اس لیے میں چاہتا ہوں گھر کی بات گھر ہی رہ جائے تو اچھا ہے۔۔

دادجی نے اپنی بات مکمل کی چلے آئے تھے وہاں سے۔۔

وہ جانتے تھے انہوں بات اس طرح سے کی ہے کہ وہ انکار نا کر پائیں گی۔۔اور بشرا کو بھی منا لیں گی۔۔

اماں آپ کیا سوچ رہی ہیں" اماں کو سوچ میں ڈوبا ہوا دیکھ انوشہ نے پوچھا۔۔

"کچھ نہیں مگر تم کیا کہتی ہو

اماں بولی۔۔

اماں آبان ایک بہت ہی اچھا اور نرم دل انسان ہے کتنا کام آیا ہے وہ ہمارے بشرا جب ہوسپٹل میں تھی دن رات وہاں رہا ہوسپٹل کا خرچہ بھی خود اٹھایا اور اب بھی کہاں باز آتا ہے کوئی نا کوئی مدد گھر کے لیے کرتا رہتا ہے۔۔
میری اس سے بات بھی ہوتی رہتی ہے وہ بہت اچھا انسان ہے میرا تو دل نہیں کر رہا ہے کہ میں انکار کر دوں میری نظر میں یہ بہت ہی عمدہ اور اچھا رشتہ ہے۔۔انوشہ نے اپنے دل کی بات کہی۔۔

بات تمہاری بھی ٹھیک ہے مگر وہ باران کا بھائی ہے "لوگ کیا کہیں گے ایک نے چھوڑ دی تو دوسرے نے اپنالی۔۔اماں بولی۔۔

" لوگ کی چھوڑیں اماں ہم نے بشرا کا مستقبل دیکھنا ہے

"مگر بشرا نہیں مانے گی یہ تو مجھے پکا پتا ہے" بشرا کو منانا آسان نہیں ہے

میں پہلے آبان سے بات کر لوں وہ کیا کہتا اس بارے میں آخر اسکی رضامندی ہو گی تو ہی دادا جی آئے ہیں۔۔
انوشہ نے اپنے کمرے میں آتے کال لگائی تھی آبان۔۔

آبان اپنے کمرے میں تھا انوشہ کی کال آرہی تھی۔۔
انوشہ کی اچانک کال اسے شش و پنج میں ڈال گئی تھی۔۔
" ہیلو

اسلام علیکم "انوشہ بولی۔۔

وعلیکم السلام کیسی ہیں آپ سب خیریت ہے" آبان نے جواب دیا۔۔

" ہاں خیریت ہے سب

ابھی آپکے داداجی آئے تھے ہمارے گھر تمہارارشتہ لیکر آئے تھے بشرا کے لیے "انوشہ بتایا تو باران اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔۔

واٹ "کتنا منع کیا تھا میں نے انہیں مگر وہ نہیں مانے۔۔بشرا کیا سوچے گی میرے بارے میں۔۔وہ فکر مند ہوتے بولا۔۔

توآپ کیا چاہتے ہیں ابھی میں نے بشرا سے بات نہیں کی اسے نہیں معلوم

۔۔

ویسے اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے دو لوگ جو اندر سے ٹوٹ جاتے ہیں وہ لوگ اگر جڑ جائیں تو ایک دوسرے کے غم بانٹ لیتے ہیں" پھر زندگی گزارنی آسان ہو جاتی ہے۔۔

انوشہ نے کہا۔۔

آپ بھی دادجی کی طرح باتیں کر رہی ہیں انوشہ۔۔
" بشرا کیا سوچے گی میرے بارے میں
آپ اسے فورس مت کرنا اگر اس نے انکار کر دیا تو دوبارامت دباؤ ڈالنا سارا فیصلہ بشرا کا ہی ہونا چاہئے۔۔

دادا جی بھی یہی کہہ رہے تھے او کے پھر بات کرتی ہوں" کہتے کال کاٹ دی۔۔اب انوشہ کے لیے سب بڑامسئلہ بشرا سے بات کرنااور اسے راضی کرنا تھا۔۔
جو بظاہر تو ناممکن ہی نظر آرہا تھا۔۔

دادجی چلے گئے" بشرا انوشہ کو دیکھتے بولی جوابھی اسکے کمرے میں آئی تھی۔۔

ہاں چلے گئے تم ان کے پاس نہیں بیٹھی کمرے میں کیوں آگئی۔۔انوشہ اس کے پاس بیڈ پہ بیٹھتی بولی۔۔

بس ایسے ہی" ویسے وہ کیوں آئے تھے یہاں" بشرا نے پوچھا۔۔

وہ۔۔اس لیے۔۔انوشہ تو الفاظ کو ترتیب دینے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

وہ۔۔
وہ تمہارا رشتہ لائے تھے آبان کے لیے' پھر جلدی سے بول گئی۔۔

کیا" بشرا نے حیرت سے بولی۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو" ایسا نہیں ہو سکتا تم نے منع کر دینا تھا فوراً ہی۔۔ آبان بھائی کہ بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔ میں کبھی انہیں اس طرح سے نہیں دیکھا۔۔ اور وہ باران کے بھی بھائی ہیں دادا جی کو سوچ کر بات کرنی چاہیے تھی۔۔ وہ صدمہ سے بول رہی تھی۔۔

میں نے فلحال تو منع نہیں کیا وہ کہہ رہے تھے کہ تم سے پوچھ کر جواب دوں۔۔ انوشہ نے اسکے تاثرات دیکھتے کہا۔۔

کیوں؟ تمہیں اسی وقت منع کر دینا چاہیے یہ پوسیبل ہی نہیں ہے۔۔ وہ اس پہ غصہ ہوتی بولی۔۔

تم ایک بار سوچو تو سہی اس بارے میں۔۔

آبان کتنی سوفٹ نیچر کا مالک ہے کتنا کول انسان ہے۔۔جب تم ہوسپٹل میں تھی ہر وقت ساتھ رہا ہمارے کتنا پریشان تھا تمہارے لیے۔۔۔

پرسنیلٹی بھی کتنی اچھی ہے اتنا گڈ لکنگ اور ہینڈسم بندہ ہے" انوشہ اسے کسی طرح بھی قائل کرتے ہوئے بولی۔۔

ہر چمکتی چیز سونا نہیں ہوتی ہے تو وہ باران کا ہی بھائی نا اسکی مثال آپکے سامنے ہے۔۔

آبان اور باران کی نیچر میں بہت فرق ہے" باران نے تم سے مطلب کے لیے شادی کی تھی۔۔اور پھر بعد میں اس نے تمہیں چھوڑ ہی دینا تھا مگر شاید اسے یہ رشتہ نبھانا ہی نہیں آیا۔۔

بات کو سمجھنے کی کوشش کرو شادی تو کرنی ہے نا پھر آبان ہی کیوں نا سہی اچھا ہے وقت پہ کتنا اچھا رشتہ آگیا۔۔"

مگر باران "میں اسکا سامنا نہیں کرنا چاہتی اور وہ کیا سوچے گا کے میں نے اس کے بھائی سے شادی کرلی میرا کردار تو پہلے مشکوک بنا دیا تھا اس نے اور اب اس طرح تو یہ اچھا نہیں لگے گا۔۔پلیز نا لیں میرا امتحان مزید مجھے جی لینے دیں اب نہیں کرنی مجھے شادی" وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑتی بولی۔۔

" تم سمجھنے کی کوشش تو کرو

نہیں سمجھنا کچھ اور صاف منع کر دیں انہیں اب میں مزید اپنا تماشہ نہیں بنانا چاہتی لوگوں کے سامنے۔۔
اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

انوشہ تو سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی اسکے انکار کرنے پہ

@@@

دادجی گھر پہنچے تھے۔۔آبان سامنے ہی کھڑا تھا۔۔

" تو کر ہی لی آپ نے اپنی مرضی کتنا منع کیا تھا آپکو اور پھر بھی ٹلے نہیں

میں تو نہیں ٹلنے والا کر آیا ہوں بات انشاللہ مثبت جواب ہی ملے گا اب تمہارے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔۔" وہ صوفہ پہ بیٹھتے بولے۔۔

بشرا کیا سوچ رہی ہو گی میرے بارے میں اگر باران کو پتہ چلا تو" کہتے سامنے نگاہ گئی جہاں باران زیان کو لیے کھڑا تھا۔۔

کس بارے میں بات کر رہے ہیں آپ لوگ اور بشرا کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے تم اور مجھے کیا پتہ چلنا ہے" وہ اسکے سامنے آتے تفتیشی انداز میں بولا اسے سمجھ نہیں آئی تھی انکی بات ٹھیک طرح سے۔۔

آبان تو شاک ہی ہو گیا سامنے دیکھتے۔۔اب کیا کہے اسے۔۔

میں آبان کا رشتہ لے کر گیا تھا بشرا کے گھر بشرا کے لیے" دادجی نے ساری بات کلیئر کر دی۔۔

باران کو لگا کہ جیسے کسی نے اسے آسمان سے زمین پہ لا پٹخا ہو۔۔

دادا جی آپ ایسا کیسے سوچ سکتے ہیں" بشرا میری بیوی تھی۔۔ میرے ہی سامنے آپ اسکی شادی میرے بھائی سے کرنے کی باتیں کر رہے ہیں" حیرت اور صدمہ سے بول رہا تھا۔۔

وہ تمہاری بیوی تھی مگر اب نہیں" مجھے آبان کے لیے وہی بہتر لگی تو میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔۔ یہ دونوں کے حق میں بہتر ہے تم اپنی زندگی میں مکمل ہو اور خوش ہو اب انہیں بھی جی لینے دو۔۔ دادا جی طنزیہ بولے تھے۔۔

باران کو غصہ آنے لگا" زیان کو اٹھائے کھڑا تھا اسے نیچے اتار دیا تو وہ بھاگتا ہوا زیبا کے پاس چلا گیا جو انکی باتوں کی آواز سن کر وہیں آگئی تھی۔۔

یہ آپ اچھا نہیں کر رہے" غصہ سے کہتا وہ گھر سے باہر نکل گیا۔۔

مجھے سب پتا ہے کیا کرنا ہے" دادجی بھی کہتے اپنے کمرے کی طرف بڑھے۔۔

دادجی بھی نا بچوں کی طرح ضد پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں انہیں کیوں ہماری بات سمجھ نہیں آرہی۔۔" آبان سر پکڑ کر زیبا سے کہتا وہیں صوفہ پہ بیٹھ گیا۔۔

دادجی دوراندیشی سے سوچ رہے ہیں وہ ٹھیک ہیں اپنی جگہ پہ" وہ تمہارے ساتھ بشرا کا فیوچر سیکیور کرنا چاہتے ہیں" اور رہی بات باران کی تو وہ بھی ٹھیک ہے بشرا اسکی بیوی تھی شاید اس لیے اسے اچھا نہیں لگ رہا۔۔زیبا نے اسکے سامنے آتے کہا۔۔

مگر میں ہی کیوں اسکے لیے کوئی اور بہترین رشتہ بھی تو ڈھونڈا جا سکتا ہے" آبان نے پریشانی سے کہا۔۔

کیونکہ جو کچھ بشرا کے ساتھ ہوا ہے داد جی تمہارے علاوہ کسی اور پہ بھروسہ نہیں کر سکتے' کیونکہ وہ تم دونوں کے بارے میں نہیں صرف بشرا کے لیے سوچ رہے ہیں انہیں ہمدردی ہے بشرا سے۔۔

پہلے دادا پوتے کی آپس میں کتنی بنتی تھی مگر اب جب سے باران نے بشرا کو ڈیوورس دی ہے تب سے داد جی کا رویہ باران سے خراب ہوتا جا رہا ہے وہ ہر کام باران کی مرضی کے خلاف ہی کر رہے ہیں۔۔"

زیبا نے بھی آبان کو سمجھانے کی کوشش کی۔۔

مگر یہ سب میرے لیے بھی تو آسان نہیں ہے بشرا سے ہمدردی کے چکر میں ہم دونوں بھائی ایک دوسرے سے دور ہو جائیں گے۔۔

مانتا ہوں اس معصوم کے ساتھ بہت غلط ہوا ہے مگر اس طرح سے ہمارے آپس کے تعلقات بگڑ سکتے ہیں۔۔"

آبان بھی اپنی جگہ درست لگ رہا تھا۔۔

اب یہ سب تو بشرا پہ ڈیپینڈ ہے کہ وہ کیا فیصلہ کرتی ہے۔۔زیبا نے کہا۔۔

بشرا ابھی یقیناً اس حق میں نہیں ہو گی" آبان نے کہا اور چلا گیا۔۔

زیبا کو ٹھیک لگا تھا دادجی کا فیصلہ۔۔

@@@

باران غصہ سے گھر سے باہر نکلا تھا گاڑی لیکر۔۔

یہ اسکے لیے کسی سزا سے کم نہیں ہو گا کہ وہ بشرا کو آبان کے ساتھ دیکھے گا۔۔

یہ سوچ بھی اسکا دماغ گھمار ہی تھی۔۔وہ تیز گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔۔

پہلے جب وہ اسکی بیوی تھی تب وہ بشرا کو آبان کے ساتھ نارمل دیکھتا تھا تو تب ہی اسے اچھا نہیں لگتا اور نا جانے خود سے ہی کیا کچھ سوچ گیا تھا انکے بارے میں اور غصہ میں وہ اتنی بڑی حماقت کر بیٹھا تھا اور اب وہ دونوں حقیقت میں ہی ایک ہو گئے تو۔۔
یہ سوچیں ہی اسکا دماغ پھاڑ رہی تھی۔۔

تب ہی سامنے اچانک گاڑی تیزی سے آتی دکھائی دی تھی تب ہی فٹ سے ہوش میں آتے گاڑی کو سنبھال لیا تھا اور بڑے حادثہ سے بچا لیا تھا خود کو۔۔
سائیڈ پہ گاڑی روک کر اسٹیئرنگ پہ سر رکھ لیا تھا اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگا تھا اچانک سے حادثہ سنبھلتے اسکا سانس پھولنے لگا تھا۔۔

@@@

اماں اور انوشہ بھی سر جوڑے بیٹھی تھی کہ کیا کیا جائے آخر۔۔

اماں بشرا نے تو صاف منع کر دیا ہے "وہ فکر مندی سے بولی۔۔

اب تم اس پہ کوئی زور زبردستی مت کرو' ابھی چار مہینے ہی تو ہوئے ہیں۔۔
اسے ابھی اس قرب سے نکلنے میں وقت لگے ابھی کونسا دونوں کہیں بھاگے جا
رہے ہیں "
حوصلہ رکھو ابھی اتنی جلدی کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور شوکت صاحب
کو بھی ابھی کوئی جواب دینے کی ضرورت نہیں جب تک وہ خود نا پوچھیں
دوبارہ۔۔

اور اب جیسا وہ چاہے گی ویسا ہی کرنا ورنہ مجھے بھی خدشہ ہے کہیں پہلے کی طرح دوبارا انا اس خاندان کے ہاتھوں تماشا بن جائے۔۔

یہ سارا پیسے کا غرور ہے ورنہ ہم جیسے غریبوں کی قسمت بھی غریب ہی ہوتی ہے"۔۔اماں نے بڑی دانائی سے سمجھایا تھا۔۔

انوشہ خاموش رہی تھی مگر وہ دل سے آبان کے ساتھ تھی۔۔

مگر اس نے سوچا کہ وہ اپنی کوشش جاری رکھے گی اور کسی طرح سے بشرا کو منالے گی۔۔

@@@

باران جب گھر آیا تو رات ہو چکی تھی۔۔

اسکی گاڑی گھر انٹر ہوئی تو لان سے ہوتا وہ گھر داخل ہوا سامنے آبان کو کھڑا پایا اسے اگنور کرتا ہوا وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا تھا۔۔

کہاں تھے تم'' آبان نے پیچھے سے آواز دی۔۔پہلی سیڑھی پہ قدم رکھا تھا کہ قدم وہیں جم کے رہ گئے پھر آبان کی جانب مڑا۔۔

جہاں بھی جاؤں تمہیں اس سے کیا'' سپاٹ لہجہ میں جواب دیا۔۔

مجھے معلوم ہے تم غصہ ہو مگر پھر سے بدگمان ہو رہے ہو مجھ سے آئی سوئیر یہ سب دادجی کے کارنامے ہیں' آبان نے اپنی صفائی پیش کرنا چاہی۔۔

سب سے زیادہ تمہیں ہی ہمدردی ہو رہی تھی بشرا سے سے۔۔شاید اسی کے

'' پیش نظر انہوں نے ایسا سوچ لیا ہو

کیسا لگے گا تمہیں میری سابقہ بیوی سے شادی کر کے''۔۔ٹونٹ مارتے کہا تھا باران نے۔۔

انف باران "تم حد سے بڑھ رہے ہو" آبان غصہ سے چلا کر بولا تھا۔۔

باران کو لگا کہ وہ کچھ زیادہ ہی بول چکا ہے اس لیے خاموشی سے سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔

آبان بھی کچھ سوچتے اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

آبان نے کمرے میں آتے انوشہ کو کال لگائی تھی۔۔

انوشہ اپنے کمرے میں تھی بچوں کو سلا کر خود سونے کے لیے لیٹی تھی جب اسکا موبائل بج اٹھا۔۔

" آبان کی اس وقت کال

"ہیلو

مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی۔۔

کیا بات ہے "انوشہ متجسس ہو کر بولی۔۔

آپ نے آج بات کی تھی بشرا سے "آبان جلدی میں بولا۔۔

ہاں کی تھی "اس نے صاف انکار کر دیا ہے۔۔انوشہ نے جواب دیا۔۔

مجھے یہی امید تھی آپ دادا جی کو کال کر کے انکار کر دیں" باران کو پتا چل چکا ہے اس بارے میں اسے بہت برا لگا ہے وہ بہت ہرٹ بھی ہوا ہے "میں اسے دکھی نہیں دیکھ سکتا۔۔

اور آپکے بھائی کی وجہ سے جو بشرا ہرٹ ہوئی ہے وہ" اسکا نہیں پتا آپکو۔۔ آپ بھی اسی کی طرح ہی نکلے صرف اپنے جذبات کا پتا ہے اگلے بندے کی نہیں پرواہ۔۔

اچھا ہوا آپکی بھی حقیقت کھل گئی بس اوپر اوپر سے ہی ہمدردی کا ناٹک کر رہے تھے کچھ دنوں میں دادا جی کو کر دوں گی میں رشتہ سے انکار بشرا بلکل ٹھیک ہے اپنی جگہ۔۔انوشہ غصہ سے کہتے کال کاٹ دی۔۔

آبان نے اپنا سر پکڑ لیا تھا انوشہ کے اتنے جذباتی ہونے پہ پھر کال لگائی تھی انوشہ کو سمجھانے کے لیے۔۔

انوشہ نے پہلے تو دو دفع کال کاٹ دی مگر وہ باز نا آیا۔۔
پھر تنگ آتے کال اٹھالی۔۔

" پلیز میری دو منٹ تسلی سے بات سن لیں
دیکھیں آپ تو جذباتی ہی ہو گئی ہیں بات کو نہیں سمجھ رہی مطلب اس طرح میرے لیے سیچویشن بہت اکورڈ سی ہو جائے گی ایک طرف بھائی ہے اسکے جذبات ہے دوسرے طرف بشرا ہے "اس طرح تو ہم بھائی ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گے۔۔ آپ بات کو تو سمجھیں۔۔ میں مانتا ہوں بشرا بہت ہرٹ ہوئی ہے اس سب کی وجہ سے۔۔ مگر آپ میری بھی تو باتوں سمجھنے کی کوشش کریں۔۔

آبان نے تسلی سے اسے بات سمجھائی۔۔

چلیں دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے" میں کر دوں گی منع انہیں مگر دادجی کو اچھا نہیں لگے گا انکار" انوشہ نے افسوس سے کہا۔۔

تھینکس" کہتے آبان کال کاٹ دی۔۔

@@@@

آبان تھوڑا پر سکون ہوا تھا کہ بشرا نے انکار کر دیا ہے اب شاید دادجی بھی اپنی ضد سے پیچھے ہٹ جائیں گے۔۔

اس نے جلد از جلد یہاں سے جانے کا فیصلہ کیا اگر وہ مزید دن رکا تو دادجی کی ضد زور نا پکڑ جائے۔۔

@@@

ایک ہفتہ گزر چکا تھا انوشہ کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا دادجی انتظار میں تھے اس کے جواب کے۔۔

آبان انکے روم میں آیا تھا ان سے ملنے کے لیے اور انہیں یہ بتانے کے لیے کہ وہ واپس جا رہا ہے ایک دو دن میں۔۔

وہ کمرے میں آیا تو دادجی کھانس رہے تھے انکا ملازم شکور اس کے پاس کھڑا تھا۔۔

دادجی آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔انہیں دیکھ کر انکی خراب طبیعت کا اندازہ ہو ہی گیا تھا۔۔

تمہارے سامنے ہوں دیکھ لو" دادجی کھانستے ہوئے کہا۔۔

دادجی کو رات سے بخار ہے "ابھی ڈاکٹر آئے تھے چیک کر کے گئے ہیں ابھی انکی دی ہوئی میڈیسن دی ہے انہیں" شکور نے بتایا۔۔

دادجی ہم ہوسپٹل چلتے ہیں" آبان نے فکرمندی سے کہا۔۔

رہنے دو تم پہلے تم بشرا کی بہن سے میری بات کرواؤ" دادجی نے اسکا ہاتھ جھٹکتے کہا۔۔

مگر کیوں" آبان نے جان بوجھ کر کہا۔۔

ایک ہفتہ کب کا ہو گیا کوئی مثبت جواب نہیں دیا۔۔

تم کال کر کے پوچھو تو سہی۔۔

آپ ابھی رہنے دیں پہلے اپنا خیال رکھیں ٹھیک ہو جائیں" آبان نے انہیں ٹالنا چاہا۔۔

تم مجھے بہلاؤ مت ابھی بات کرواؤ۔۔ داد جی نے زرا سخت لہجہ اختیار کیا۔۔

وہ خاموش ہو گیا اور چارو ناچار موبائل نکال کر انوشہ کو کال لگانی ہی پڑی۔۔
دوسری بیل پہ کال اٹھالی گئی۔۔

اسلام علیکم" مقابل کی آواز ابھری تھی۔۔

وعلیکم السلام" داد جی نے بات کرنی تھی آپ سے۔۔

یہ لیں دادجی " کہتے موبائل دادجی کی جانب بڑھایا۔۔

ہیلو" دادجی نے موبائل کانپتے ہوئے ہاتھوں سے پکڑااور کان کے ساتھ لگاتے بولے۔۔
بیماری کے باعث کمزوری ہورہی تھی۔۔

اسلام علیکم دادجی کیسے ہیں آپ" دادجی کی آواز سنتے ہی فوراً سے انوشہ بولی۔۔

" وعلیکم اسلام بس ٹھیک ہوں بچہ
" تم نے جواب نہیں دیا میں منتظر تھا تمہارے جواب کا

وہ دادجی "انوشہ ایک پل کے لیے خاموش ہوئی پھر بولی۔۔

بشرا نے انکار کر دیا ہے آپ ہی نے کہا تھا کہ اس بار مرضی بشرا کی چلے گی اس لیے میں نے مزید دباؤ نہیں ڈالا۔۔انوشہ کو اچھا نہیں لگ رہا تھا یوں انکار کرنا۔۔

چلو ٹھیک ہے بچہ اپنا خیال رکھنا جو خدا کو منظور ہو گا وہی ہو گا" دادجی مایوس ہوئے تھے کال بند کر کے موبائل آبان کی جانب بڑھا دیا ایک آس تھی جو ختم ہو گئ۔۔

آبان دادجی کے تاثرات ہی دیکھ رہا تھا جو مایوس کن لگ رہے تھے۔۔

دادجی آپ دل مت چھوٹا کریں" ہم بشرا کے لیے بہترین رشتہ ڈھونڈ لیں گے۔۔

آبان نے جیسے دلاسہ دینا چاہا۔۔

آہ! دادجی نے آہ بھری تھی اور پھر سے بات شروع کی۔۔

اپنی جوان اولاد کو ان ہاتھوں سے دفنایا ہے "اکلوتا بیٹا تھا میرا۔۔اپنے ہاتھ اٹھا کر سامنے پھیلا کر بولے تھے۔۔
مگر میرے جینے کی وجہ تم دونوں تھے۔۔انکی آنکھیں نم ہوئیں تھیں۔۔
باران تو دس سال کا تھا اسے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ماں باپ سے بہت لاڈ ملا تھا۔۔اور تم سمجھدار تھے۔۔
اس لیے ماں باپ کا غم سہہ گئے اسے بہت مشکل سے سنبھالا تھا۔۔
"تم دونوں کو ماں اور باپ دونوں بن کر پالا ہے میں نے
انکی آواز بھرا سی گئی تھی۔۔

اس لیے تم دونوں کے مستقبل اچھا دیکھنا چاہتا تھا۔۔

باران شروع سے ہی اپنی چلاتا آیا تھا زیبا سے بھی شادی اپنی مرضی سے کی زیبا کے اولاد نا ہونے کی وجہ سے پریشانی ہونے لگی تھی کہ باران کے بڑھاپے کا سہارا کون ہو گا وہ اکیلا رہ جائے گا اس لیے اسے دوسری شادی کے لیے اکسانا شروع کر دیا۔۔

مگر وہ یہ سب کر گزرے گا اسکا اندازہ نہیں تھا۔۔ بشرا کے ساتھ کانٹریکٹ میرج کر لی پھر اس پہ دل آگیا تو اسے گھر لے آیا۔۔

مگر جوش میں آتے ہی اسے پھر سے رسوا کر دیا سارے دنیا کے سامنے 'کہیں نا کہیں اس سب کی وجہ تو میں بھی ہوں "اس لیے میں بے چین رہتا ہوں" بشرا کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔۔ سوچا تھا تمہارے ساتھ اسکا مستقل محفوظ کر دوں تاکہ تم بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھ سکو پھر زندگی کا کیا بھروسہ۔۔ مگر۔۔

کہتے ہوئے انکی آنکھ اشکبار ہوئی تھی۔۔
آبان نے فٹ سے انہیں گلے سے لگالیا تھا پہلی بار داد جی کو اتنا کمزور ہوتے دیکھا تھا ورنہ وہ تو بہت سٹر ونگ آدمی تھے ہر مشکل حالات کا ہمت سے سامنا کیا تھا مگر آج تو جیسے ٹوٹ سے گئے تھے۔۔

پلیز داد جی" آبان کے دل کو کچھ ہوا تھا انہیں اتنا رنجیدہ دیکھ کر۔۔

داد جی میں آپکے ساتھ ہوں" آپکو میں یوں ٹوٹتا ہوا نہیں دیکھ سکتا آپ تو بہت سٹر ونگ مین ہیں" آج تک میں نے کبھی آپکی آنکھ سے آنسو گرتا ہوا نہیں دیکھا تھا۔۔
آپ جو کہیں گے جیسا کہیں گے میں ویسا ہی کروں گا" داد جی کے گلے میں باز وڈالے کاندھے پہ سر رکھے وہ بچوں کی طرح ان سے لپٹ کر بولا تھا۔۔

کیا تم کرو گے بشرا سے شادی' دادجی نے پھر سے اپنی وہی ضد دوہرائی۔۔

دادجی آپکا حکم سر آنکھوں پر مگر باران کی وجہ سے مجھے ہچکچاہٹ ہے ہم بھائی نا آپکی اس ضد کی وجہ سے الگ ہو جائیں'' آبان نے بھی اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔

ہمیشہ باران کی ہی نہیں چلے گی'' اگر بشرا کی شادی تم سے ہو جائے گی تو وہ اپنے بچہ کے ساتھ رہے گی ورنہ اسکا بچہ تو اسے بھول جائے گا مگر بشرا کبھی نہیں بھولے گی۔۔

بس تم ہاں کردو باران کو میں خود ہی دیکھ لوں گا۔۔ دادجی نے آخر میں اسکا ہاتھ تھامتے کہا۔۔

بشرا تو انکار کر چکی ہے اسے کیسے منائیں گے۔۔آبان نے بظاہر تو آماد گی ظاہر نہیں کی تھی مگر بشرا کا نام لیتے کہا

میں جاؤں گا پھر سے اسکے پاس مان جائے گی" دادجی کے چہرے پہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔

افف داد جی بھی نا اپنی ضد چھوڑنے پہ بلکل بھی تیار نہیں تھے اس نے بس اوپر اوپر سے ہی داد جی کو بہلانے کے لیے رضامندی ظاہر کی تھی۔۔

جی مگر" آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے پھر کسی دن اس ٹاپک پہ بات کریں گے فلحال تو آپ اپنا خیال رکھیں بس" آبان نے کہا تو داد جی نے اسے پھر بات سے پھرتا ہوا دیکھ ایک نیا شوشہ چھوڑتے اسے حیران و پریشاں کر گیا۔۔

تم کب جارہے ہو واپس" سنجیدگی سے پوچھا دادجی نے۔۔

میں پرسوں تک "آبان نے نارمل سے انداز میں جواب دیا۔۔

ہم تو پھر چلو ابھی میرے ساتھ "کسی ارادہ کے تحت بولے۔۔

کہاں "ناسمجھی سے پوچھا۔۔

بشرا کے گھر بشرا سے بات کرنے کے لیے۔۔اس بار تم اکیلے نہیں جارہے '
دادجی نے کہا تو حیرت سے بول اٹھا۔۔

' کیا مطلب ہے آپکا

مطلب تم مجھے بہلا پھسلا رہے ہو اور میں بھی تمہارا دادا ہوں پکا بندوبست کروں گا تمہارا اس سے پہلے کے پھر سے مکر جاؤ"۔۔

او خدا کا واسطہ ہے دادجی پلیز کچھ ٹائم تو دیں سوچنے کے لیے" وہ تو بلبلا ہی اٹھا تھا جیسے۔۔

تم چل رہے ہو میرے ساتھ" اٹھو اور تیار ہو کر آؤ اچھے سے کپڑے پہن لو رشتہ لیکر جانا ہے اتنے میں بھی چینج کر لو" ایک دم سے دادجی کے انداز ہی بدل گئے تھے اور آبان کے کانوں میں خطرے کی گھنٹیاں بجنا شروع ہو گئیں تھیں۔۔

چار و ناچار" آبان کو انکے ساتھ جانا ہی پڑا تھا۔۔

@@@

" آبان اور دادجی انوشہ اور اماں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اس وقت آبان کا دل چاہ رہا تھا کہ بس وہ کہیں بھاگ جائے یہاں سے زبردستی خود کو نارمل ظاہر کر رہا تھا۔۔

بہن میں پھر سے آپ کے گھر سوالی بن کر آیا ہوں آج تو میں جواب ہاں میں ہی سن کر جاؤں گا "

دیکھیے بھائی صاحب بشرا پہلے ہی انکار کر چکی ہے اور ہم کوئی زور زبردستی کے قائل نہیں ہیں "

تو آپ یہ ضد چھوڑ دیں" اماں نے جواب دیا۔۔

انوشہ کی نظر آبان پہ تھی جو سر جھکائے بیٹھا تھا جیسے کسی نے زبردستی بٹھایا ہو۔۔

بشرا تو کمرے سے ہی باہر نہیں نکلی تھی جانتی تھی کہ کس غرض سے آئیں ہیں دونوں۔۔

آپ بشرا کو بلائیں میں خود بات کروں گا اس سے۔۔
دادجی نے کہا تو اماں نے انوشہ کو اشارہ کہ تو وہ اٹھ کر چلی گئی بشرا کو بلانے۔۔

"بشرا تمہیں آبان کے دادجی بلا رہے ہیں

مجھے نہیں جانا انہیں کہہ دو کہ میں سو رہی ہوں۔۔ منہ بناتی بولی جانتی تھی جس ارادے سے آئیں ہوں گے۔۔

تم ایک بار چل کر ان سے مل تو لو بڑے ہیں خود بلا رہے ہیں تمہیں ایک بار انکی بات سن تو لو۔۔انوشہ نے اسے سمجھاتے کہا۔۔

آپی آپکو پتہ ہے اچھی طرح سے وہ دونوں کیوں آئے ہیں آبان بھائی کو بھی شرم آنی چاہیے جو وہ منہ اٹھا کر چلے آئے ساتھ۔۔
اور میں دادجی کی کوئی بات نہیں ٹال سکتی اگر انہوں نے مجھ سے پوچھ لیا تو میں انہیں کیسے انکار کروں گی۔۔وہ پریشان ہوتی بولی۔۔

اب مجھے نہیں پتا چلو تم" اسکی ساری باتوں پہ دھیان دینے کے بجائے انوشہ نے اسے جیسے تیسے اٹھاتی ساتھ لیے باہر آئی کمرے سے۔۔

لائٹ پنک سادہ سا سوٹ پہنے سر پہ ہم رنگ دوپٹہ اچھے سے اوڑھے ہوئے

باہر آئی تو سامنے داد جی کے ساتھ آبان کو اگنور کرتے داد جی کو سر جھکائے سلام کیا۔۔

آبان بلیک ٹی شرٹ اور ساتھ بلیک ہی پینٹ پہنے ہوئے۔۔ ہلکی سی داڑھی سفید رنگت پہ بلیک کلر اٹھ رہا تھا جس سے اسکی شخصیت مزید وجیح لگ رہی تھی۔۔

آبان نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر سے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا وہ اس سے نظر ملانے کی ہمت نہیں رکھتا تھا اور اوپر سے یہ سب۔۔

وعلیکم السلام جیتی رہو بیٹھو بیٹا" سر پہ ہاتھ رکھتے انہوں نے جواب دیا اور اپنے برابر والی کرسی پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ چپ چاپ بیٹھ گئی نظریں جھکی ہوئیں تھیں۔۔

پہلے تو بیٹے میں تم سے شرمندہ ہوں "جو ہوا وہ بہت غلط ہوا ایسا نہیں ہونا چاہیے مجھے شرمندگی ہوتی ہے میں تمہیں بڑے دعوے کے ساتھ لیکر گیا اور میرے ہی سامنے تمہاری رسوائی ہوئی ہو سکے تو مجھے معاف کر دو۔۔

دادجی نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے اور آنکھیں بھی اشکبار ہوئی تھی۔۔

دادجی پلیز ایسا نا کریں کیوں مجھے شرمندہ کر رہے ہیں' بشرا نے انکے ہاتھ تھام لیے تھے۔۔

جو بھی ہوا میں سب اپنی قسمت کا لکھا سمجھ بھلا چکی ہوں' آپ یوں خود کو اور مجھے اذیت نا دیں' بشرا کے آنسو بھی بہہ نکلے تھے۔۔

آبان نے بھی دادجی کے کاندھے پہ ہاتھ رکھ لیا تھا بشرا کے سامنے یوں دادجی کو بے بس کی طرح ہاتھ جوڑتے ہوئے دیکھ اسے اچھا نا لگا تھا اس سے پہلے کہ

وہ کچھ کہتا بشراان کے ہاتھ پکڑ چکی۔۔وہیں انوشہ اور اماں کو بھی حیرت ہوئی تھی۔۔

بھائی صاحب پلیز ایسا نا کریں" ہمیں آپ سے کوئی شکوہ نہیں ہے آپ اس طرح ہمیں شرمندہ مت کریں" اماں بولی تھیں۔۔

تو پھر بشرا کا رشتہ آبان کے لیے میری جھولی میں ڈال دیں آج میں سوالی بن کر آیا ہوں خالی ہاتھ نہیں جاؤں گا۔۔
بشرا میرے بچہ تم ہاں بول دو" نکال دو مجھے اس اذیت سے۔۔میں پر سکون ہو کر اس دنیا سے جانا چاہتا" اب دادجی بشرا کی طرف پھر سے متوجہ ہوئے۔۔

بشرا خاموش رہی تھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ جواب دے اور وہ دادجی کو مایوس بھی نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

آبان کو بھی اس طرح سے انکی منتیں کرتا ہوا دیکھ اچھا نہیں لگ رہا تھا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ فوراً سے وہاں سے غائب ہو جائے۔۔

وہ بولنے ہی والا تھا کہ "بس کر دیں اب" کہ بشرا نے بول کر اسے دنگ کر دیا تھا۔۔

دادجی آپ بڑے ہیں آپ جو بھی کر رہے ہیں شاید وہ ہمارے بھلے کے لیے ہی ہو" مجھے کوئی اعتراض نہیں" کہتے ہوئے بشرا فوراً سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی اور ایک سیکنڈ میں غائب ہو گئی تھی آبان کی نظریں بس بشرا پہ ہی تھیں کہ وہ کہہ کیا گئی ہے اسے امید تھی کہ وہ انکار کر دے گی اور دادجی پھر دوبارہ اصرار نا کریں مگر اسکی ہاں اسے حیرت میں ڈال گئی تھی مگر اسنے ایک غلط نگاہ تک بھی اس پہ نا ڈالیں تھی۔۔

دادجی توخوشی سے کھل اٹھے تھے انہیں یقین تھا کہ بشرا انہیں انکار نہیں کر سکتی تھی۔۔اماں اور انوشہ بھی خوش ہوئیں تھیں انہیں یقین نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی مان جائے گی۔۔

مجھے معلوم تھا کہ بشرا میری بات کا مان رکھ لے گی بس اب جلد از نکاح کی تاریخ مقرر کر لیں "میں کسی قسم کی بھی دیر نہیں چاہتا"۔۔دادجی بولے تھے۔۔

"آبان کے نکاح کے نام پہ جان حلق میں آئی تھی
اتنی بھی کیا جلدی ہے کچھ وقت تو دیں" وہ فٹ سے بولا۔۔

وقت ہاتھ سے نکلے نا نکلے مگر تم ضرور ہاتھ سے نکل جاؤ گے اس لیے جو کام وقت پہ ہو جائے تو بہتر ہے' الٹا اسے ہی لتاڑتے کہا وہ تو چپ ہی کر کے رہ گیا اپنی اتنی عزت افزائی پہ دادا جی کے ہاتھوں سے۔۔

جی دیکھ لیں آپ پھر کونسا دن بہتر ہے میرے خیال سے بھی جتنی جلدی ہو سکے یہ کام جلد ہی ہو جائے "

کوئی آڑنا آڑے آجائے' اماں بولیں۔۔

انہوں نے تین دن کے بعد کا جمعہ دن مقرر کر لیا تھا۔۔
اور کچھ ضروری بات چیت کرنے کے بعد انہوں نے گھر کی راہ لی تھی۔۔

@@@

دادجی اتنی جلدی کرنے کی کیا ضرورت تھی بشرا نے ہاں بول دی تھی نا پھر بھی سکون نہیں آیا اور سیدھا نکاح کا دن رکھ لیا میں کونسا کہیں بھاگا جا رہا ہوں "وہ گاڑی چلاتے ہوئے غصہ سے بول رہا تھا۔۔اور دادجی ساتھ بیٹھے مسکرا رہے تھے۔۔

جلدی اس لیے کی ہیں کہ کہیں دونوں میں سے کوئی ایک مکر نا جائے اور تم ویسے ہی مجھے اوپر سے ٹرخا رہے تھے "دادجی مسکراتے بولے

بس آپکو خامخواہ کا وہم لگا پڑا ہے "وہ سر ہلاتا ہوا گویا ہوا۔۔

بس تم باران زیبا کو اس بات کی بھنک بھی مت پڑنے دینا ورنہ کہیں گڑبڑ نا کر دیں جب تک نکاح نا ہو جائے اپنی چونچ بند رکھنا۔۔دادجی اسے سمجھاتے بولے۔۔

مگر کیوں اسے معلوم ہونا چاہیے میں کوئی چوری نہیں کر رہا" وہ انکی بات پہ حیرت سے بولا۔۔

"بس جیسا میں نے کہا ہے ویسا کرو
دادجی نے اسے ڈپٹتے چپ کروادیا۔۔
@@
بشرا کمرے میں آتی رودی تھی اپنی بے بسی پہ" دادجی کو وہ انکار نہیں کر سکی تھی۔۔اس گھر میں دادجی نے بلکل ایک باپ کی طرح اسکا خیال رکھا تھا وہ بہت عزت کرتی تھی انکی مگر آبان کے ساتھ وہ اس رشتہ کا تصور بھی نہیں کر سکتی
زندگی نے پھر سے اسے اسی موڑ پہ لا کھڑا کیا ہے فرق صرف اتنا تھا کہ پہلے باران تھا اور اب آبان ہے۔۔جہاں اسکے احساسات کی قدر و قیمت نہیں

رہے گی پھر سے اپنے آپ کو اسی قید میں جکڑتا ہوا محسوس کر رہی تھی جہاں سے وہ رہائی پا گئی تھی۔۔

آبان کے ساتھ گزرے اذیت کے لمحہ کسی فلم طرح اسکی آنکھوں سے گزرے تھے۔۔ تو رونا مزید آنے لگا تھا۔۔

بے نام سا یہ درد ٹھہر کیوں نہیں جاتا

جو بیت گیا ہے وہ گزر کیوں نہیں جاتا

@@@

آبان دادجی کو لیے گھر کے اندر آرہا تھا۔۔ دادجی خوش اور کھلے کھلے سے لگ رہے تھے پہلے کی نسبت "

یہ جوڑی کہاں سے آرہی ہے" باران سامنے ہی بیٹھا تھا دونوں ایک ساتھ گھر میں انٹر ہوتا دیکھ بولا جب کہ نظریں انکے چہرے کے تاثرات جانچ رہی تھی۔۔

ہم ویسے ہی باہر گھومنے پھرنے کے لیے گئے تھے میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی تو آبان مجھے زبردستی لے گیا اپنے ساتھ۔۔کافی اچھا اور فریش فیل کر رہا ہوں" دادجی کے اتنی صفائی کے ساتھ جھوٹ بولنے پہ آبان تو انہیں دیکھ کر عش کر اٹھا تھا۔۔

کافی ٹائم لگا دیا آپ لوگوں نے میں تو کب کا گھر آیا ہوا ہوں" اور یہ کونسا وقت ہے گھومنے پھرنے کا" رات آٹھ بجتے ہوئے دیکھ باران تفتیشی انداز میں بولا۔۔

آبان مجھے کمرے میں لے چلو" یہ میرا باپ نہیں ہے جو اسے ہر چیز کی صفائی پیش کروں" دادا جی نے غصہ ہوتے کہا۔۔

اب میں نے ایسا بھی کیا پوچھ لیا' باران بولا۔۔

آبان دادا جی کو لیے اسکے کمرے کی طرف بڑھا۔۔

کچھ تو گڑبڑ ضرور ہے" باران انکے جاتے بولا۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے" زیبا بولی جو اسکے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی تھی۔۔

آپ آجکل بہت سائیڈ لینے لگی ہیں آبان کی" باران نے الٹا اسی سے سوال کر دیا۔۔

باران آپکو ہو کیا گیا ہے ہر ایک کو شک کی نظر سے دیکھنے لگے ہیں" زیبا زرا غصہ ہوتی بولی۔۔

کچھ نہیں ویسے ہی کہہ رہا تھا آپ غصہ نا ہوں "اپنا خیال رکھا کریں" اسٹریس بلکل نہیں لینا آپ نے میں اب مزید اپنا نقصان نہیں چاہتا۔۔ باران زیبا کا ہاتھ تھامتے بولا زیبا کو پانچواں مہینہ شروع ہو چکا تھا اور اسے بہت احتیاط کا کہا تھا ڈاکٹر نے۔۔

آپ ایسی باتیں نا کیا کریں نا" اور اب بشرا کا خیال بھی نکال دیں دل و دماغ سے "وہ نرم ہوتی بولی۔۔

نکال دیا" خوش۔۔ مسکرا کر بولا تھا مگر اندر سے دل نے ساتھ نا دیا۔۔

توزیبا بھی مسکرادی۔۔

@@@

تین دن تو جیسے پر لگا کر اڑ گئے۔۔

آبان یہ تمہارا سوٹ ہے دو دن میں ارجنٹ سلوایا ہے آج یہی پہنو گے اور ساتھ میں یہ ویسکوٹ بھی پہن لینا آدھے گھنٹے میں تیار ہو کر میرے پاس آؤ پھر چلتے ہیں۔۔دادجی آبان کو اپنے کمرے میں بلاتے بولے تھے۔۔

اب اسکی کیا ضرورت تھی میرے پاس بہت کپڑے تھے کوئی بھی پہن لیتا" بے دلی سے بولا تھا۔۔

ضرورت تھی یہ خاص موقع ہے تمہارے لیے۔۔ داد جی نے اسے ڈپٹ کر کہا۔۔

تو چپ چاپ وہاں سے چلا گیا اپنے کمرے میں۔۔

شکور یہ کپڑے آبان کے کمرے میں پہنچادو" شکور انکا راز دار ہی تھا اسکے علاوہ کسی کو نہیں پتا تھا کہ آج کیا ہونے جا رہا ہے۔۔

" جی سرکار
مگر یہ زبردستی آبان صاحب تو بلکل بھی خوش نہیں آپ دوسری بار بھی غلط کر رہے ہیں" شکور کپڑے اٹھاتے بولا۔۔

مجھے مت سمجھاؤ مجھے سب پتا ہے جتنا کہا ہے اتنا کرو" داد جی نے اسے بھی ڈانٹ دیا۔۔

@@@

تین دن تو جیسے پر لگا کر اڑ گئے۔۔

آبان یہ تمہارا سوٹ ہے دو دن میں ارجنٹ سلوایا ہے آج یہی پہنو گے اور ساتھ میں یہ ویسکوٹ بھی پہن لینا آدھے گھنٹے میں تیار ہو کر میرے پاس آؤ پھر چلتے ہیں۔۔ داد جی آبان کو اپنے کمرے میں بلاتے بولے تھے۔۔

اب اسکی کیا ضرورت تھی میرے پاس بہت کپڑے تھے کوئی بھی پہن لیتا بے دلی سے بولا تھا۔۔

ضرورت تھی یہ خاص موقع ہے تمہارے لیے۔۔دادجی نے اسے ڈپٹ کر کہا۔۔

توچپ چاپ وہاں سے چلا گیا اپنے کمرے میں۔۔

شکور یہ کپڑے آبان کے کمرے میں پہنچادو" شکور انکار ازدار ہی تھا اسکے علاوہ کسی کو نہیں پتا تھا کہ آج کیا ہونے جارہا ہے۔۔

" جی سرکار

مگر یہ زبردستی ہے آبان صاحب تو بلکل بھی خوش نہیں آپ دوسری بار بھی غلط کر رہے ہیں" شکور کپڑے اٹھاتے بولا۔۔

مجھے مت سمجھاؤ مجھے سب پتا ہے جتنا کہا ہے اتنا کرو" داد جی نے اسے بھی ڈانٹ دیا۔۔

جا رہا ہوں بس صلاح دے رہا تھا" وہ منہ بگاڑتا ہوا چلا گیا۔۔

شکور کمرے میں کپڑے لے آیا۔۔ آبان کمرے میں آئینہ کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔ چہرہ تو جیسے اترا ہوا تھا۔۔
کس کشمکش میں ڈال دیا ہے اسے داد جی نے۔۔
کیسا امتحان لے رہی ہے قسمت اس سے۔۔

وہ تو بشرا کے لیے احساسات کو کب کا سلا چکا تھا جب اسے پتہ چلا تھا کہ وہ باران کی بیوی ہے۔۔

آج بجائے خوش ہونے کے وہ دل مسوس کر رہ گیا تھا۔۔وہ بھاگ جانا چاہتا تھا اس سب حالات سے مگر اب دادجی نے بھاگنے کا کوئی راستہ ہی نہیں چھوڑا ایک طرف باران ہے اور دوسری طرف دادجی اگر باران کو پتہ چلے گا تو کیا ہو گا" پہلے ہی اس نے اتنا شور برپا کیا تھا۔۔

شکور کے آنے سے وہ خیالوں سے باہر آیا تھا۔۔

آبان صاحب جی۔۔آپکے کپڑے دادجی نے جلدی کرنے کو کہا۔۔ایک بجے نکلنا ہے گھر سے۔۔ شکور نے دادجی کا پیغام دیا۔۔

رکھ دو" وہ تیوری چڑھا کر بولا۔۔

بڑے بزرگ ہیں "آپ زرا ٹھنڈے دماغ سے سوچیں اور دل بڑا کریں ایک تو ثواب کا کام ہے طلاق یافتہ عورت سے شادی کرنا دوسری بڑے " بزرگ کی خواہش ہے

یہی بات پریشان کر رہی ہے نا کہ وہ آپکے بھائی کی سابقہ بیوی ہے "مگر یہ بھی تو سوچیں کے حق تلفی ہوئی اس بیچاری کی آپ کے ساتھ جھوٹی تہمت لگائی " تھی بنا تحقیق کے اب کچھ سزا اسکی بھی تو بنتی ہے

اسے قدرت کا فیصلہ سمجھ کر تسلیم کر لیں۔۔ شکور ان پڑھ سہی مگر بات بڑے عالموں والی کر گیا تھا۔۔

مگر آبان کے دل کو تسلی پھر بھی نا ہوئی تھی۔۔

تم جاؤ" کہتے وہ واش روم میں بند ہوا تھا۔۔

سفید کاٹن کا کڑک دار سوٹ پہنے ہوئے کالی ویسکوٹ سلیقہ سے بال سیٹ کیے ہلکی سی تراشی ہوئی داڑھی گھنے تھوڑے سے لمبے سلکی بال۔۔ وہ جاذب نظر آرہا تھا۔۔ وہ بہت کم ہی سوٹ پہنتا تھا وائٹ سوٹ میں اسکی پرسنیلٹی اور بھی پرکشش ہوگئی تھی۔۔

ماشاءاللہ" دادجی ہزار ہزار کے کئی نوٹ اسکے سر سے وارے تھے اور شکور کو تھمادیے" یہ ضرورت مندوں میں تقسیم کردینا۔۔

" چلیں اب

انکے ڈراموں سے تنگ آکر بولا تھا آبان۔۔ چہرے پہ بلا کی سنجیدگی چھائی تھی۔۔

ہاں چلو' شکور باہر دیکھ آئے ہو کوئی ہے تو نہیں' شکور سے بولے۔۔

جی کوئی نہیں ہے باران سر آفس میں اور زیبا بی بی کمرے میں سو رہی ہیں۔۔ شکور نے کہا۔۔

سوچا نہیں تھا کہ اپنی بارات میں یوں دبے پاؤں چھپ کر لے کر جاؤں گا وہ بھی تین لوگوں کے ساتھ۔۔ ایک شکور دوسرا آپ اور تیسرا میں خود" وہ باہر نکلتے سیریس انداز میں بولا تھا۔۔

دادجی مسکرائے تھے اسکی بات پہ۔۔ جبکہ شکور کی بھی ہنسی نکلی تھی۔۔

@@@

بشرا تیار ہو جاؤ" انوشہ نے بشرا کے سامنے اوف وائٹ کلر کا کامد اور جوڑا رکھا تھا۔۔اور ساتھ مناسب سا ہلکا سا جیولری سیٹ بھی رکھا تھا۔۔

بشرا بیڈ پہ اداس سی بیٹھی تھی جب انوشہ اسکے سامنے آئی سارا سامان لیکر۔۔

وہ ٹس سے مس نا ہوئی اور نا ہی کوئی جواب دیا۔۔

بشرا" اسکے گھٹنے پہ ہاتھ رکھ کر اسے ہلایا تو وہ خیالی دنیا سے باہر آئی۔۔

ہاں" کیا کہا تم نے" بشرا نے جیسے سنا ہی نا ہو کہہ کر گئی ہے۔۔

میں نے کہا تیار ہو جاؤ تمہاری دوست بلائی ہے جسکا پارلر بھی ہے تمہیں پیارا سا تیار کر دے گی۔۔"انوشہ نے مسکرا کر کہا کیونکہ آج وہ بشرا کے لیے بہت خوش تھی۔۔

اس کی کیا ضرورت تھی کونسا یہ پہلی دفع ہے"بے دلی سے کہا تھا۔۔

ضرورت ہے اور اس موقع پہ تو یوں منہ بنانا چھوڑ دو۔۔انوشہ نے کہا۔۔

یہ آپکے لیے آسان ہے میرے لیے نہیں ہے"نم ہوتی آنکھوں سے کہا تھا۔۔

یہ میرے لیے بھی آسان نہیں تمہارا مستقل سنور رہا ہے اس سے بڑ کر کچھ " نہیں ہے میرے لیے دیکھنا آبان تمہارے سارے دکھ درد سمیٹ لے گا

اتنی محبت ملے گی اس سے تمہیں کہ تم اس کے بغیر سانس بھی نا لے سکو گی مگر۔۔انوشہ نے بڑے دعوے سے کہا۔۔

مگر تمہیں بھی اسکا ساتھ دینا ہوگا وہ بھی اپنی محبت کھو چکا ہے اسے بھی حق ہے کہ وہ پھر سے چاہا جائے"جب تم اسکی عزت کروگی اسکا ساتھ دوگی تو وہ تمہیں بڑھ کر عزت دے گا"اسے سمجھاتے وہ چلی گئی تھی کمرے سے۔۔

جو محبت ہی کر چکا تو وہ دوبارہ کیا محبت کرے گا"اپنے آنسو صاف کرتی خود سے بولی۔۔

اور جوڑا اٹھا کر تیار ہونے کی غرض سے واش روم میں بند ہوئی۔۔

اور اسکی دوست بھی آگئی اور اس نے اپنا کام کرنا شروع کردیا۔۔

کچھ ہی دیر میں اپنی ماہرانہ صلاحیت سے اسکی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر دیا

--

اوف وائٹ کام والی بھاری فراک پہنے میچنگ کی چوڑیاں--

سوفٹ سا میک کیے ہونٹوں پہ لال سرخی سجائے ماتھے پہ ٹیکا--

کانوں میں بھاری آویزے-- صراحی دار گردن میں نیکلس-- سر پہ دوپٹہ ٹکائے--

وہ کوئی آسمان سے اتری ہوئی پری ہی لگ رہی تھی--

گھر میں صرف چند لوگ ہی مدعو تھے ایک دو عورتیں پڑوس کی اور ایک آدھ انوشہ کی سہیلی اور ایک ہی بشرا کی دوست جس نے اسکا میک اپ کیا تھا--

آبان اور دادا جی بھی آ گئے تھے انہیں ڈرائنگ روم میں بٹھایا گیا تھا--

ماشااللہ "انوشہ نے تو آبان کو دیکھتے کہا جو سفید سوٹ میں انتہائی پرکشش لگ رہا تھا۔۔

آبان صوفہ پہ بیٹھا ہوا تھا چہرے پہ بلا کی سنجیدگی تھی۔۔

دادجی اور اماں آپس میں باتیں کر رہے دادجی حق مہر کے حوالے سے اماں سے باتیں کر رہے اور رخصتی ایک ماہ بعد کی رکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔۔

انوشہ بشرا کے کمرے میں آئی تھی اسے دیکھنے کے لیے۔۔

" ماشاءاللہ

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو "انوشہ نے اسے دیکھتے خوش ہوتے کہا تھا۔۔

کچھ ہی دیر بعد نکاح شروع ہوا تھا۔۔

بشرا ریاض بنت ریاض احمد آپکا نکاح آبان اعوان کے ساتھ حق مہر سکہ رائج الوقت بیس لاکھ میں آپکو قبول ہے "

بڑی مشکل سے کانپتی آواز میں اس نے کہا۔۔

قبول ہے "..

اور یہی کلمات دو دفع دہرائے گئے تھے۔۔

کانپتے ہاتھوں سے نکاح نامے پہ سائن کیا۔۔

اور یہی سب آبان کے ساتھ دہرایا گیا۔۔ دونوں طرف اعجاب قبول ہونے کے بعد ایک دوسرے کو مبارک باد دی گئی۔۔

انوشہ بشرا کو کمرے سے لیے باہر لا رہی تھی وہ سر جھکائے سہج کر چل رہی تھی انوشہ کے کیساتھ۔۔

آبان بیزار سا ہو کر بیٹھا ہوا تھا بس نہیں چل رہا تھا کہ کہیں اور چلا جائے۔۔
چوڑیوں کی کھنک سے آبان نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو دیکھتا رہ گیا وہ حسن کا پیکر سج دھج کر بجلیاں گرا رہی تھی۔۔
وہ بے ساختہ اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا تھا۔۔وہی منظر آنکھوں کے سامنے آیا جب وہ پہلی دفع اسے ملی تھی جب اسکی گاڑی سے ٹکرا گئی تھی۔۔
پہلی بار بھی وہ ایسے ہی اسکے دل میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔اگلے ہی پل ہوش میں آتے اپنی تمام تر سوچیں جھٹکتے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا۔۔

اسکی نظریں خود پہ محسوس کرتی مزید سمٹی تھی خود میں آہستہ آہستہ چلتی اس تک پہنچی تھی۔۔

انوشہ نے اسے آبان کے ساتھ صوفہ پہ بٹھادیا۔
ایک غلط نگاہ تک بھی اس پہ ڈالنی گوارہ نا کی تھی بشرا نے بت بنی بیٹھی تھی اسکے ساتھ۔۔

کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بعد بشرا کا دل گھبرانے لگا تھا۔ وہ اٹھ کر کمرے میں چلی آئی تھی۔۔

آبان اگر تم بشرا سے اکیلے میں ملنا چاہتے تو مل سکتے ہو" انوشہ آبان کے ساتھ بیٹھتی بولی۔۔

نہیں "اسکی ضرورت نہیں ہے" اس نے صاف انکار کر دیا بشرا سے ملنے کے لیے۔۔

انوشہ کو عجیب سا لگا اسکا یوں ایک دم سے انکار کرنا۔۔

میرا مطلب ہے ابھی نہیں پھر کبھی سہی ابھی آپ کی بہن کا موڈ خراب لگ رہا ہے کہیں میرا سر ہی نا پھاڑ دے" آبان کو لگا وہ غلط بول گیا ہے جو انوشہ نے فیل کیا ہے اس لیے اپنی بات کی درستگی کی تھی۔۔ تو انوشہ ہنس دی تھی وہ ٹھیک ہی کہہ رہا تھا۔۔

کچھ دیر مزید بیٹھنے کے بعد اب انہوں نے بھی اجازت طلب کی جانے کے لیے۔۔

@@@

یہ آبان کدھر ہے اور نا ہی دادجی نظر آرہے ہیں باران نے گھر خالی دیکھ زیبا سے سوال کیا۔۔

پتا نہیں میں تو سو رہی تھی جب اٹھی تو دونوں گھر نہیں تھے۔۔اور نا ہی وہ دونوں بتا کر گئے ہیں۔۔زیبا نے جواب دیا۔۔

آبان اور دادجی گھر انٹر ہوئے تھے۔۔باران انکی طرف متوجہ ہوا۔۔

آبان نے سوٹ پہنا ہوا تھا اسے یوں دیکھ کر باران بول اٹھا۔۔
لگتا ہے کہیں شادی سے آئے ہو" یا
آج بھی گھومنے پھرنے گئے تھے۔۔
باران نے طنز کرتے کہا۔۔

داد جی آبان کے سہارے چل رہے تھے۔۔

ٹھیک کہا تم" داد جی بولے اتنے میں شکور بھی مٹھائی کا ٹوکرا اٹھائے گھر داخل ہوا۔۔

زیبا بھی انکی طرف متوجہ ہوئی پاس بیٹھا زیان ٹوئز کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔

باران نے ناسمجھی سے دیکھا انکی طرف۔۔

آبان اور بشرا کا نکاح تھا آج۔۔
ہم وہیں سے ہی آرہے ہیں نکاح ہو گیا ہے۔۔
داد جی جب پھر بولے تو ایسا لگا کے سر پہ پہاڑ گر پڑا ہو جیسے۔۔وہ تو اپنی جگہ سے ہی کھڑا ہو گیا تھا۔۔

آبان دونوں ہاتھ پیچھے باندھے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔
جیسے اسکی غلطی ہو۔۔

آبان تم نے یہ سب کیسے کر دیا تمہیں میرا ذرا خیال نا آیا۔۔
وہ گہرے دکھ اور افسوس سے بول رہا تھا اسکے اپنے ہی اسکے دشمن بن گئے ہوں جیسے۔۔

سوری یہ سب میں نے دادجی کی وجہ سے کیا ہے میرے لیے تم سے پہلے دادجی کی خوشی عزیز ہے۔۔آبان نے نیچے دیکھتے کہا وہ اس سے نظر نہیں ملا سکا۔۔

دادجی کو تو میں اب انکا دشمن لگنے لگا ہوں' یہ سب انہوں نے مجھے نیچا دکھانے کے لیے کیا ہے" باران غصہ میں جو جی آیا بولتا چلا گیا۔۔
دادجی نے دکھ سے دیکھا تھا اسے جانتا تھا وہ غصہ ہو گا مگر ایساری ایکشن دے گا۔۔

باران انہوں نے ہمیں پالا ہے ماں اور باپ بن کے" آبان کو بھی اسکی یہ بات اچھی نا لگی تھی۔۔

" پالا ہے تو کوئی احسان نہیں کیا ہم پہ
اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ ہماری زندگیوں کے ساتھ کھیلیں۔۔
تمہاری شادی ایک ڈیوورسڈ عورت سے کروادی جو میری بیوی"۔۔
باران بول رہا تھا کہ آبان اس سے اونچا چلاتے اسے مزید آگ اگلنے سے روکا
۔۔

بس "بس کرو تم دادجی کے بارے میں ایسا کیسے بول سکتے ہو شرم آنی چاہیے تمہیں اور ایک بات کان کھول کر سن لو بشرا اب میری بیوی ہے" بیوی پہ زور دیتے کہا تھا۔۔

میں اب اسکے بارے میں کوئی لفظ نا سنوں تمہارے منہ سے۔۔

بس کرو آبان" دادجی نے ہاتھ اٹھا کر آبان کو مزید بولنے سے روکا۔۔ باران کی باتوں سے وہ دکھی ہو گئے تھے۔۔

مجھے کمرے میں لے چلو۔۔انکی سانس اکھڑنے لگی تھی۔۔

آبان انکی طرف بڑھا تھا۔۔انہیں سہارا دے کر انکے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔

باران کا غصہ سے خون کھول رہا تھا۔۔جب آبان نے بشرا کو اپنی بیوی کہا۔۔

زیبا باران کو ہی دیکھ رہی تھی جو

غصہ سے پاگل ہو رہا تھا بشرا کے پیچھے۔۔باران نے ایک نظر زیبا کی طرف دیکھا اور پھر باہر چلا گیا۔۔زیبا اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئی۔۔

دادجی پلیز آپ ٹینشن نا لیں پاگل ہو گیا ہے "غصہ میں کیا بک گیا ہے اسے خود سمجھ نہیں۔۔

جب اسے احساس ہو گا آئے گا خود آپ سے معافی مانگنے "آبان نے انہیں کمرے میں لا کر بیڈ پہ بٹھایا اور تسلی دینے لگا۔

ٹھیک ہی تو کہہ کر گیا ہے "میں نے تمہاری زندگیوں پہ ہی تو حکومت کی ہے تم بھی مجھے معاف کر دو ہو سکتا ہے تمہارے ساتھ بھی میں نے زیادتی کر دی ہو "وہ دکھی ہو گئے تھے کافی۔۔

دادجی پلیز آپ میڈیسن کھائیں اور آرام کریں تھک گئے ہیں اور باران کو اگنور کریں بس۔۔آبان نے انہیں میڈیسن دیتے کہا۔۔

ہاں واقعی تھیک گیا ہوں "اب تو ہمیشہ کے لیے آرام چاہتا ہوں۔۔
وہ مایوس ہوئے تھے۔۔

آپ آرام کریں "اور ان باتوں کو سوچنا چھوڑ دیں۔۔
اور مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے "آبان انہیں لٹاتے ہوئے انکے اوپر چادر ڈالتے بولا۔۔

باران نکل آیا تھا گھر سے۔۔

اسے بہت غصہ آ رہا تھا دادجی پہ اور آبان پہ اور اس سے بھی زیادہ بشرا پہ جی تو چاہ رہا تھا کہ جائے اس کے پاس اور پوچھے اس سے کہ کیوں کیا اسکے ساتھ ایسا کیوں کیا اس نے آبان کے ساتھ نکاح۔۔

مگر اب وہ یہ بھی اختیار کھو چکا تھا۔۔
خود ہی اپنے ہاتھوں سے سب کچھ ختم کر دیا۔۔
کیسے دیکھے گا وہ بشرا کو آبان کے ساتھ۔۔
سوچ سوچ کر ہی اسکا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔۔
آبان نے کیوں کیا اسکے ساتھ ایسا کیوں مانی اس نے داد جی کی بات" کوئی بہانا بنا کر جا بھی تو سکتا تھا یہاں سے کچھ تو کر لیتا۔۔
" میرے لیے یہ برداشت کرنا بہت مشکل ہو گا
ضبط سے اسکی آنکھیں سرخی مائل ہو رہی تھیں۔۔

آبان کمرے میں آیا تھا۔۔ چینج کر کے فریش ہو کر وہ بستر پہ لیٹا تھا آرام کرنے کی غرض سے ابھی آنکھیں بند کی تھیں کہ بشرا کا سجا سنوار روپ ایک بار اسکی آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔۔

تو فوراً سے آنکھیں کھول دیں تھیں۔۔

اسکا دل بے ساختہ تیز دھڑکنے لگا تھا۔۔ وہ اس وقت بشرا کو سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا مگر اسکا خیال دماغ سے نکل بھی نہیں رہا تھا

وہ جگہ میرال کی ہے پھر وہ جگہ وہ کسی اور کو کیسے دے سکتا ہے جس کا خیال اسے کبھی سونے نہیں دیتا تھا آج ان خیالوں میں بھی بشرا میرال کہ جگہ لے چکی ہے۔۔

اپنی تمام تر سوچوں کو جھٹکتے پھر سے آنکھیں موندلیں تھیں۔۔

سارے دن کی تھکان کے باعث جلد ہی نیند اس پہ حاوی ہوگئی تھی۔۔

@@@

بشرا نے سب کے جاتے ہی سب سے پہلے خود کو بھاری بھر کم جوڑے سے آزاد کروایا تھا۔۔

ہلکی پھلکی ہو کر وہ آرام کی غرض سے لیٹی تھی کہ انوشہ آن ٹپکی۔۔

اہم "تم سونے لگی ہو" وہ چھیڑنے کے ارادہ سے آئی تھی۔۔

بشرا نے آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھا تھا۔۔بولی کچھ نہیں۔۔

آبان کتنا ہینڈ سم اور کیوٹ سا لگ رہا تھا پہلی بار سوٹ میں دیکھا تھا۔۔وہ مسکرا کر آبان کا نام لیتے بولی۔۔

تو میں کیا اچھی نہیں لگ رہی تھی" جیلس ہوتی بولی۔۔

تم تو آسمان سے اتری پری لگ رہی تھی جس پہ آبان کی نظریں بار بار اٹھ رہی تھیں روک نہیں پا رہا تھا خود کو "

اسکا بس چلتا تو آج ہی رخصت کروا کر تمہیں اپنے ساتھ لے جاتا۔۔

ہاں "شرم کا ہی گھاٹا ہے ورنہ وہ مجھ سے نکاح کبھی نا کرتا۔۔وہ تیز لہجہ میں بولی تھی۔۔

ایسا کیوں کہہ رہی ہو "انوشہ کو اسکی یہ بات اچھی نا لگی۔۔

میں اسکے بھائی کی ایکس وائف ہوں "وہ سیریس انداز میں بولی۔۔

ایکس ہو اسکا مطلب تم اسکی زندگی سے نکل چکی ہو "اب تم خوامخواہ میں بات کا بتنگڑ مت بناؤ اب بس اس بات کو یاد رکھو کہ "تم آبان کی بیوی ہو

بشرا آبان ہو انڈرسٹینڈ" انوشہ نے اسے زرا سختی سے کہا تھا اور چلی گئ تھی کمرے سے۔۔

بشرا اسکے جاتے پھر سے سیدھی ہو کر لیٹی" مگر اسکی آخری کہے الفاظ اسکے " سماعتوں سے ٹکرانے لگے تھے" تم آبان کی بیوی ہو بشرا آبان ہو

کتنی خوش تھی وہ اپنی زندگی میں باران سے ملنے سے پہلے۔۔
گھر چھوٹا تھا خواہشات زیادہ تھیں پر زندگی میں سکون تھا۔ مگر وہ سکون تو اب کہیں کھو سا گیا ہے۔۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے اسکی زندگی تماشہ بن کر رہ گئ ہو۔۔

اب تو ایسے لگ رہا ہے جیسے ایک دوزخ سے نکل کر دوسری دوزخ میں آگئ ہو۔۔

انہی سوچوں کو سوچتے نیند اس پہ حاوی ہونے لگی تھی۔۔

@@@

آبان سو رہا تھا جب آدھی رات کو اچانک اسکا دروازہ زور زور سے بجنے لگا۔۔

پہلے تو اس نے ٹائم دیکھا تین بج رہے تھے اس وقت کون ہو سکتا ہے سوچتے

دروازہ کھولا تو شکور گھبرایا سا سامنے کھڑا تھا۔۔

شکور تم اس وقت 'حیرت سے دیکھتے کہا اسے۔

آبان صاحب دادا جی کی طبیعت خراب ہو گئی ہے انہیں جلدی ہسپتال لے جانا

"""" ہوگا وہ اکھڑے اکھڑے سے سانس لے رہے ہیں

یہ سننا تھا م آبان بھاگا تھا دادا جی کی کمرے کی جانب۔۔

دادا جی کی بگڑتی حالت کو دیکھا جو اکھڑے سے سانس لے رہے تھے۔۔

وہ انہیں گاڑی میں لیے فوراً ہسپتال پہنچا تھا باران ساری رات کا غائب تھا زیبا ساتھ آنا چاہتی تھی مگر آبان نے اسے آنے سے منع کر دیا تھا۔۔

دادجی آئی سی یو میں تھے انکا ٹریٹمنٹ چل رہا تھا ڈاکٹر کے مطابق انہیں ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔

آبان پریشانی سے ٹہل رہا تھا وہ دادجی کو لیکر بہت پریشان تھا۔۔
صبح جا کر ڈاکٹر نے کوئی مثبت خبر دی تھی۔۔اس نے شکر ادا کیا تھا کہ دادجی اب ٹھیک ہیں فجر کا وقت ہو گیا تھا کہیں دور سے اذان کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی تو نماز پڑھنے کے لیے نکل پڑا مسجد کی طرف۔۔

@@@

بشرا" انوشہ بشرا کے پاس آئی تھی گھبرائی سی۔۔

" کیا ہوا

وہ دادا جی کی طبعیت کافی خراب ہے وہ رات سے ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہیں" انوشہ نے اسے خبر دی۔۔

کیا" کیا ہوا انہیں کل تو ٹھیک تھے پھر اچانک کیا ہوا" بشرا بھی پریشان سی ہوئی۔۔

پتا نہیں آبان کا فون آیا تھا ابھی وہ بتا رہا تھا۔۔ تم تیار ہو جاؤ ہوسپٹل چلتے ہیں" انوشہ نے اس سے کہا تو مان گئی اور ہوسپٹل جانے کے ارادے سے تیاری کرنے لگی۔۔

کچھ ہی دیر میں دونوں بہنیں ہوسپٹل پہنچی تھیں رکشہ سے۔۔

انوشہ نے اترتے کرایہ دیا رکشہ کا بشرا اسکے ساتھ کھڑی تھی کالی شیشوں والی چادر اوڑھ کر آدھا چہرہ چادر میں چھپایا ہوا تھا۔

آبان میڈیکل اسٹور سے دوائیاں لیکر جارہا تھا جب اسکی ان دونوں پہ نظر پڑی تو انکی طرف آیا۔۔

آپ دونوں یہاں "انہیں دیکھ حیرت سے بولا۔۔ نظر بشرا پہ تھی جو کالی چادر سے اپنا آدھا چہرہ چھپائے ہوئے تھی۔۔

وہ ہم دونوں داداجی سے ملنے آئے ہیں انکی عیادت کیلئے کیسے ہیں وہ" انوشہ بولی تھی جبکہ بشرانے تو اسے اگنور ہی کیا تھا اسکی طرف دیکھنے سے گریز ہی کیا۔۔

ہم پہلے سے کافی بہتر ہیں" آئیں میرے ساتھ۔۔ کہتے آبان آگے بڑھا تھا۔۔ اور وہ دونوں اسکی تائید میں پیچھے چل دیں۔۔

دادجی مشینوں میں جکڑے ہوئے لیٹے تھے پہلے سے کافی کمزور لگے تھے۔۔

کیسے ہیں آپ دادجی" انوشہ نے بڑھ کر ان سے پوچھا انہوں سر ہلا کر پلک جھپکا کر ٹھیک ہونے کا جواب دیا۔۔
پیچھے کھڑی بشرا کو دیکھا تو وہ بھی آگے بڑھ کر انکے پاس کھڑی ہوئی تھی۔

داد جی کیسے ہیں آپ" مدھم سی آواز میں بولی تھی۔۔آبان جو داد جی کی دوسری طرف کھڑا تھا اسکے بولنے پہ سر اٹھا اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

داد جی نے کانپتے ہاتھوں سے بشرا کا ایک ہاتھ تھاما پھر اپنی دوسری جانب کھڑے آبان کا ہاتھ پکڑا اور بشرا کے ہاتھ کے اوپر رکھ دیا اور اوپر اپنا ہاتھ رکھ کر کانپتی آواز میں بولے اب ٹھیک ہوں۔۔

آبان کے لمس سے اسکے اندر سر سراہٹ سی دوڑی تھی۔۔ہاتھ بھی نہیں کھینچ سکی تھی۔۔
آبان نے اسکی جانب دیکھا تھا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ انکمفرٹیبل ہو رہی ہے اس نے داد جی سے بڑے پیار سے بات کرتے اپنا ہاتھ نکالا تھا انکے ہاتھوں سے۔۔

دادجی ماشاءاللہ آپ کو اللہ لمبی زندگی دے ہمیشہ ہمارے سروں پہ سلامت رہیں۔۔

بشرا نے بھی فٹ سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا اور اسکی اٹکی سانس بحال ہوئی تھی۔۔

@@@

باران ساری رات باہر رہنے کے بعد گھر داخل ہوا تھا۔
زیبا کچن میں ناشتہ بنوا رہی تھی دادجی اور آبان کے لیے ہوسپٹل لے جانے کے لیے۔۔

" دادجی کا ناشتہ الگ سے پیک کرو سوپ ہے دھیان سے رکھنا

بیگم صاحبہ دادجی اب کیسے ہیں " ملازمہ نے پوچھا زیبا سے۔۔

ٹھیک ہیں اب تو" آبان کے مطابق مگر یہ تو ہوسپٹل جا کر ہی پتا چلے گا کتنے ٹھیک ہیں"

زیبا کی آواز باران کے کانوں میں پڑی تھی جو اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔دادجی کا سنتے ہی کچن کی طرف آیا۔۔

یہ ابھی کیا کہہ رہی تھی دادجی کے بارے میں آپ" کہاں ہیں دادجی" باران نے تصدیق کرنا چاہی تھی۔

دادجی ہوسپٹل میں ہیں رات کو انکی حالت بہت خراب ہو گئی تھی ہارٹ اٹیک آیا تھا انہیں۔۔
خیر آپکو کیا اس سے کونسا احسان ہے آپکے سر انکا" آپکو تو بس سوگ ہی لگا ہوا ہے کسی کا" طنز کرتے کہا تھا۔۔

کیا دادا جی کی اتنی طبیعت خراب ہو گئی اور مجھے کسی نے بتایا کیوں نہیں" وہ غصہ ہوتے بولا۔۔

نا آپ گھر موجود تھے اور نا ہی آپکا نمبر لگ رہا تھا اس لیے کسی اور کو قصور وار " ٹھہرانے سے پہلے خود کے گریبان میں جھانک کر دیکھ لیں

زیبا کو بھی غصہ آیا تھا اس پہ اس لیے سناتی چلی گئی۔۔ تم یہ کھانا گاڑی میں .. رکھو میں آتی ہوں

پاس کھڑی ملازمہ کو آرڈر دیتے وہ آگے بڑھی۔۔

رکو میں بھی چلتا ہوں فریش ہو جاؤں ساتھ چلتے ہیں" اپنے بکھرے ہوئے حلیہ پہ نگاہ ڈالتے بولا۔۔

ہمم' جلدی کریں۔۔ میں زیان کو دیکھ لوں اسے گھر ہی چھوڑ کر جانا ہے۔۔
نخوت سے کہتی آگے بڑھی۔۔

تو وہ جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔۔
اور زیبا زیان کی طرف گئی تھی میڈ کو ہدایت دینے کے لیے زیان کے لیے
۔۔

کچھ ہی دیر میں دونوں ہسپتال کے لیے روانہ ہوئے تھے۔۔
@@@
دادجی کے پاس کچھ دیر رہنے کے بعد انوشہ بشرا سے مخاطب ہوئی۔۔

بشرا میں گھر چلی جاتی ہوں بچہ اور اماں گھر پہ اکیلی ہیں۔۔ تم اگر رہنا چاہتی ہو تو رہ سکتی ہو کچھ اور دیر یہاں"

نہیں آپی میں کیا کروں گی یہاں رہ کر میں بھی چلتی ہوں آپکے ساتھ" وہ فٹ سے بولی تھی۔۔ وہ دونوں کمرے کے باہر کوریڈور میں کھڑی تھیں

بشرا تمہیں رکنا چاہیے" انوشہ نے آہستگی سے دانت پیستے کہا تھا۔ تو اسنے پھر نفی میں سر ہلایا تھا۔۔

جانے دیں یہ کیا کرے گی یہاں ویسے بھی یہ ہوسپٹل ہے" آبان انکے بیچ بول پڑا تھا وہ انکی باتیں سن چکا تھا۔۔

بشرا نے خاموشی سے سر جھکایا ہوا تھا اس نے دوبارہ نظر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا بھی نہیں تھا۔۔

آبان کی نظریں کالی چادر کے اوٹ سے نظر آتے چہرے کی طرف تھی جو کالی چادر میں شیشوں کی طرح دمک رہا تھا۔۔

آپ لوگ کچھ دیر رکیں گے میں چھوڑ آتا ہوں آپ دونوں کو زیبا بھابھی بس آتی ہوں گی۔۔" آبان بول رہا تھا بشرا نے سر اٹھایا تھا مگر نظریں آبان کے پیچھے آتے باران اور زیبا پہ پڑی تھی باران کی نظر بھی عین اسی وقت بشرا پہ پڑی تھی۔۔ بشرا نے فوراً نظر آبان کی جانب گھمائی۔۔

سوری" ہم چلیں جائیں گے آپ دادجی کا خیال رکھیں" بشرا فوراً بولی وہ چلی جانا چاہتی تھی۔۔

باران کو کچھ ہوا تھا بشرا کو دیکھ کر دل جیسے تڑپ اٹھا ہو فوراً نظریں نیچے کر لیں تھیں۔۔

آبان نے بشرا کی طرف دیکھا۔۔

میری بیوی رکشوں پہ دھکے کھائے گی" یہ مجھے گوارا نہیں۔۔

چلیں" کہتا وہ مڑا تھا پیچھے باران اور زیبا چلتے آرہے تھے۔۔

باران دادجی کے کمرے میں گھس گیا اسے اگنور کرتے زیبا نے انکی جانب قدم بڑھا لیے۔۔

" تم دونوں کب آئیں

کیسی ہو بشرا۔۔زیبا نے انکے سامنے آتے مسکرا کر کہا۔۔

کچھ دیر ہوئی ہے اب ہم جارہی ہیں" انوشہ نے کہا۔۔

اتنی جلدی بشرا تم تو رک جاؤ" زیبا نے بشرا کو دیکھتے کہا۔۔

بشرا اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی وہ دوبارا ابان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی
--

نہیں "میرا مطلب ہے ہوسپٹل میں رکنا مشکل ہے گھبراہٹ ہو رہی ہے "
وہ جلدی سے بہانہ بناتی بولی --

اچھا ٹھیک ہے آبان چھوڑ آئے گا پھر میں داد جی سے مل لوں " مسکرا کر کہتی
چلی گئی --

چلیں " آبان آگے بڑھ گیا --
وہ دونوں اسکے پیچھے چل پڑی تھی --

گاڑی تک پہنچتے آبان نے گاڑی انلاک کر کے فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گیا بشرا بیک سیٹ کا دروازہ کھولنے لگی تو انوشہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے آنکھیں دکھائیں پھر فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا تو وہ چپ چاپ منہ بناتی بیٹھ گئی۔

اور آبان نے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی۔۔

@@@

باران داد جی کے پاس آیا تو وہ آنکھیں بند کیے لیٹے تھے۔۔

وہ مشینوں میں جکڑے پہلے سے بہت کمزور لگ رہے تھے انکی یہ حالت باران سے دیکھی نا گئی۔۔

ایم سوری داد جی" انکا ہاتھ تھامتے بولا تھا۔۔

دادجی نے آہستگی سے آنکھیں کھولیں اور باران کی جانب دیکھا۔۔

ایم سوری دادجی مجھے معاف کردیں میں نے آپکا دل دکھایا۔۔وہ شرمندگی سے بول رہا تھا۔۔

مجھے۔۔ معاف کردو۔۔دادجی کانپتی آواز میں بولے۔۔

پلیز دادجی مجھے مزید شرمندہ مت کریں"بس اب جلدی سے ٹھیک ہو جائیں ۔۔

دادجی پلک جھپکا کر مثبت جواب دیا۔۔

دادجی کو آرام کرنے دیں"زیبا باران سے بولی۔۔

میری وجہ سے دادجی کا یہ حال ہوا ہے" وہ افسردگی سے بولا تھا۔۔

یہ بات آپکو پہلے سوچنی چاہیے تھی۔۔" وہ دادجی کو دیکھتی بولی جو پھر سے آنکھیں بند کر چکے تھے۔۔

وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔۔

آبان" دادجی نے کانپتی آواز میں آبان کو پکارا۔۔

آبان بشرا اور اسکی بہن کو گھر چھوڑنے گئے ہیں" زیبا نے دادجی سے کہا۔

اچھا اچھا۔۔وہ پھر سے کہتے آنکھیں موند گئے تھے۔۔

باران نے آنکھوں کو زور سے میچ کر کھولا تھا بشرا کے نام پہ۔۔

@@@

گھر کے سامنے گاڑی رکتے ہی بشرا ایک منٹ کی بھی دیر کیے بنا گاڑی سے نکلتے ہوئے گھر کے اندر غائب ہوئی تھی۔۔

اسکی اتنی جلد بازی پہ آبان اسے دیکھتا رہ گیا پورے سفر بشرا اسکے ساتھ بت بنی بیٹھی تھی آبان اور انوشہ میں ہی ہلکی پھلکی سی باتیں ہو رہی تھیں۔۔

آجاؤ تم بھی اندر" انوشہ گاڑی سے نکل کر آبان کی طرف آتے بولی جو اپنی سیٹ پہ ہی بیٹھا تھا۔۔

نہیں میں نہیں رک سکتا دادجی کو میں ایک منٹ بھی اکیلا نہیں چھوڑ " سکتا۔۔

آبان نے کہتے گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔

ٹھیک ہے پھر داماد جو بن گئے ہو نخرے تو کرو گے "انوشہ نے مذاق اڑاتے کہا۔۔

ارے ایسا نہیں ہے "آبان بھی مسکرایا تھا۔۔
میں بس دادجی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔۔

" میں مذاق کر رہی تھی آپ بہت اچھے انسان ہیں
خدا حافظ۔۔
اور آبان چلا گیا

اب انوشہ کا ارادہ بشرا کی خبر لینے کا تھا۔۔

' تم نے ٹھیک نہیں کیا

کیا کیا ہے میں نے 'وہ نا سمجھی والے انداز میں بولی۔۔

سب پتا ہے تمہیں بنو مت 'کتنا اگنور کیا تم نے آبان کو شوہر ہے تمہارا کوئی " سلام دعا حال چال پوچھ لیتا ہے تم نے تو اسے دیکھنا بھی گوارہ نہیں کیا میں تمہیں اس لیے وہاں چھوڑنا چاہتی تھی تا کہ تم دونوں کو بات کرنے کا موقع مل سکے۔۔

مگر تم تو ہوا کے گھوڑے پہ سوار تھی "انوشہ نے خوب ٹانگ کھیچی بشرا کی

۔۔

پلیز آپی مت تنگ کریں مجھے میرا نہیں دل کرتا میں اسے بلاؤں بھی کتنی عجیب نظروں سے دیکھتا ہے الجھن ہوتی ہے" وہ نخوت سے بولی تھی۔۔

شوہر ہے وہ تمہارا" وہ اسکے سر پہ چت لگاتے بولی۔۔

جیسے بھی دیکھے اسکا حق بنتا ہے' دانت پیستے کہا۔۔

ہمم شوہر" وہ سر نفی میں ہلا کر بولی۔۔

@@@

دادجی کا ٹریٹمنٹ ابھی بھی چل رہا تھا وہ مکمل طور پر ابھی ٹھیک نہیں ہوئے تھے۔۔

آبان اور باران ہی تھے دادجی کے پاس۔۔

تم گھر چلے جاؤ رات ہو گئی ہے زیبا بھابھی اکیلی ہیں گھر" آبان نے باران سے کہا تھا انداز نارمل ہی تھا باران نے اس سے کوئی بات تک نہیں کی تھی۔۔

میں داد جی کے پاس ہی رہوں گا تم اپنی بیوی کی فکر کرو" باران نے اسکا الٹ ہی جواب دیا۔۔

آبان خاموش رہا تھا سنانے کا دل تو بہت کیا مگر موقع دیکھتے خاموش رہا تھا۔۔

داد جی کی طبیعت سنبھلنے کے بجائے مزید بگڑتی جا رہی تھی ڈاکٹرز اپنی پوری کوشش کر رہے تھے۔۔
رات سے صبح ہو گئی تھی۔۔ وہ دونوں ایک منٹ بھی سوئے نہیں تھے۔۔

صبح نو بج رہے تھے داد جی کی سانسیں پھر سے اکھڑنے لگی تھی۔۔

ڈاکٹرز نے فوراً سے ٹریٹمنٹ شروع کیا کئی ڈاکٹرز سر پہ کھڑے تھے باران اور آبان کو روم سے نکال دیا تھا وہ دونوں پریشانی سے دروازہ تک رہے تھے۔۔

پھر ڈاکٹر نے جو خبر آکر خبر دی انکی پیروں تلے سے جیسے زمین کھسک گئی۔۔

سوری ہم انہیں نہیں بچا سکے۔۔

آبان دیوار کے ساتھ جا لگا تھا۔۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں کچھ نہیں ہو سکتا میرے داد جی کو۔۔ باران تو ڈاکٹر پہ ہی چلا اٹھا تھا۔۔

پلیز ڈاکٹر بچالیں میرے دادجی کو" پھر بچوں کی طرح ڈاکٹر کی منتیں کرنے لگا

۔۔

ڈاکٹر نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا۔۔

کالم ڈاؤن مسٹر باران" یہ تو قدرت کا کھیل ہے جس نے آنا ہے اس نے ایک دن جانا بھی ہے۔۔

آبان تو ابھی بھی صدمہ کی حالت میں کھڑا تھا۔۔

اسے تو یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ دادجی اسے چھوڑ کر چلیں گئے ہیں۔۔

دادجی کو اسٹریچر پہ ڈال کر باہر لایا گیا تھا۔۔

سفید کپڑے سے چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا۔۔

آبان نے آہستگی سے کپڑا چہرے سے سرکایا تھا۔۔

باران تو بچوں کی طرح انکے سینہ پہ سر رکھ رونے لگا تھا۔۔

وہ چھوٹا سا تھا دس سال کا جب اسکے ماں باپ دنیا سے رخصت ہو گئے تھے وہ اکیلا سونے سے ڈرتا تھا

" دادجی مجھے ڈر لگ رہا ہے نیند نہیں آرہی" معصوم سے چھوٹے باران نے دادجی کے کمرے میں آتے کہا۔۔

" آجا میرا بچہ میرے پاس سوجا" دادجی نے مسکراتے اسے اپنے عقب میں جگہ دی" تو وہ بھاگ کر انکے ساتھ لیٹ گیا۔۔

بچپن یاد آیا تو مزید رو دیا۔۔

مجھے معاف کر دیں دادجی میں نے آپکا دل دکھایا" یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔۔۔

آبان نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔ باران نے بھیگتے چہرہ سے آبان کی جانب دیکھا تھا۔۔

باران آبان کے گلے سے جا لگا تھا۔

آبان دادجی کیوں چلے گئے ہمیں چھوڑ کر اب کون ڈانٹے گا ہمیں 'اب کون پیار کرے گا ہمیں وہ بھی ماما پاپا کے پاس چلے گئے" وہ بچوں کی طرح اسکے گلے سے لگ کر رویا تھا۔۔

باران یہ اللہ کی مرضی ہے "بس اب دادجی کے لیے دعا کرو انہیں ہماری دعاؤں کی زیادہ ضرورت ہے" آبان نے اسکا چہرہ صاف کرتے اسے سمجھایا تھا۔ اسے اب بڑے دل کا مظاہرہ کرنا تھا اگر وہ بھی دل چھوڑ جائے گا تو کیسے سنبھالے گا سب۔۔ اس لیے آبان نے مضبوط بنتے کہا۔۔ مگر باران دل چھوڑ

چکا تھا اسے لگ رہا تھا یہ سب اسکی وجہ سے ہوا ہے وہ صدمہ سے نکل نہیں پا رہا تھا۔۔

@@@

بشرا آبان کی کال آئی تھی "دادجی اس دنیا میں نہیں رہے "انوشہ نے بھیگے لہجہ میں کہا تھا اسے بہت دکھ ہو رہا تھا۔۔

کیا "بشرا کو شاک لگا تھا۔۔

مگر کل تو وہ ٹھیک لگ رہے تھے مگر آج اچانک کیسے "وہ صدمہ سے بول رہی تھی۔۔

پتہ نہیں "بس آبان نے اتنا ہی بتایا تھا جلدی میں تھا۔۔اب آبان کے گھر چلنا ہو گا میں زرا بچوں کو دیکھ لوں اماں بھی چلیں گی ساتھ تم بھی ریڈی ہو جاؤ۔۔ انوشہ کہہ کر جانے لگی تو بشرا بولی۔۔

ہاں تم بھی "تمہارا جانا زیادہ ضروری ہے ہو سکے تو رک جانا وہیں۔۔انوشہ کہہ کر چلی گئی۔۔

بشرا کشمکش میں پڑ گئی کیسے جائے گی وہ دوبارا اس گھر میں۔۔

@@@

نیکسٹ سیکنڈ لاسٹ ایپیسوڈ ہو گی ناول اپنے اختتام کو پہنچ چکا ہے جلدی سے لائکس کا بٹن دبا کر بتائیں کون کون ایکٹو ہے اور جو خاموش ریڈرز ہیں جنہوں نے بنا لائک کیے پورا ناول پڑھا ہے وہ بھی اپنا حصہ ڈالیں۔۔ Second

last episode

#آغوشِ_ستمگر

#عائشہ_نور

#سیکنڈ_لاسٹ_ایپیسوڈ

بشرا آبان کی کال آئی تھی "دادجی اس دنیا میں نہیں رہے "انوشہ نے بھیگے لہجہ میں کہا تھا اسے بہت دکھ ہو رہا تھا۔۔

کیا "بشرا کو شاک لگا تھا۔۔

مگر کل تو وہ ٹھیک لگ رہے تھے مگر آج اچانک کیسے "وہ صدمہ سے بول رہی تھی۔۔

پتہ نہیں "بس آبان نے اتنا ہی بتایا تھا جلدی میں تھا۔۔اب آبان کے گھر چلنا ہو گا میں زرا بچوں کو دیکھ لوں اماں بھی چلیں گی ساتھ تم بھی ریڈی ہو جاؤ۔۔

میں "انوشہ کہہ کر جانے لگی تو بشرا بولی۔۔

ہاں تم بھی "تمہارا جانا زیادہ ضروری ہے۔۔انوشہ کہہ کر چلی گئی۔۔

بشرا کشمکش میں پڑ گئی کیسے جائے گی وہ دوبارا اس گھر میں۔۔

@@@

بشرا انوشہ اور ماں کے ساتھ اس گھر میں دوبارا داخل ہوئی تھی مگر آج حیثیت اور مقام دونوں بدل گئے تھے۔۔

گھر میں لوگوں کا رش تھا آگے بڑھ کر حال میں داخل ہوئی تو سامنے دادجی کا جنازہ رکھا ہوا تھا۔۔زیبا پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی اسکی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں

۔۔

بشرا زیبا کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔

بشرا تم آگئی "دیکھو نا دادجی ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہمیشہ کے لیے۔۔زیبا نے بھرائی سی آواز میں کہا تھا۔۔
بشرا کے بھی بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

بڑی مشکل سے حوصلہ پکڑتے سب کے کہنے پہ باران اور آبان نے جنازہ اٹھایا تھا اور دونوں ہی بے اختیار رو پڑے تھے اپنے جان سے عزیز دادجی کو کاندھے پہ اٹھاتے ہوئے۔۔

اب پیچھے سب عورتیں بیٹھی ہوئیں زیادہ تر لوگ جاننے والے اور رشتہ دار تھے۔۔

بشرا باران کے ساتھ صرف دو مہینے ہی رہی تھی سب باران کی دوسری بیوی یعنی بشرا کو نہیں جانتے تھے۔۔

زیبا کے ساتھ بشرا زیان کو گود میں لیے بیٹھی تھی کچھ عورتوں نے دیکھ کر سوال کرنا شروع کر دیے تھے۔۔

یہ بشرا ہے آبان کی بیوی داد جی جاتے جاتے کچھ دن پہلے نکاح کر گئے تھے آبان کا بشرا کے ساتھ۔۔ زیبا نے انہیں بتایا تب انہیں تسلی ہوئی تھی۔۔

شام کے سائے رات میں ڈھل گئے تھے۔۔ داد جی کو سپرد خاک کر دیا گیا تھا

۔۔

کچھ دور سے آنے والے مہمان رات رک گئے تھے۔۔ زیبا ایسی کنڈیشن میں نہیں تھی کہ سب کو سنبھال پاتی

اس لیے سب ذمہ داری بشرا پہ آگئی تھی۔۔انوشہ اور اماں جا چکی تھی گھر۔۔ سب مہمانوں کھانا چائے پانی سب کھلا کر انکو الگ الگ کمروں میں ٹھہرا کر انہیں ٹھکانے لگا دیا۔۔اب خود کے لیے کوئی کمرہ نہیں بچہ تھا حال میں صوفہ پہ بیٹھی تھی کبھی ٹہلنے لگ جاتی تو کبھی بیٹھ جاتی زیبا بھی اپنے کمرے میں سونے جا چکی تھی۔۔

تبھی آبان باہر کے سارے کام نمٹا کر گھر داخل ہوا تھا سامنے بشرا پہ نگاہ گئی تھی۔۔

وہ اسوقت کالے سوٹ پہنے ہوئے تھا جس میں اسکی پرسنیلٹی مزید ابھر رہی تھی۔۔بشرا نے بھی سادہ سا اوف وائٹ سوٹ پہن رکھا سر پہ اچھے سے دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔۔

آپ" بشرا نے آبان کو اپنے پاس آتا دیکھا تو بولی۔۔

آپ کھانا کھائیں گے" بمشکل ہمت مجتمع کر کے پوچھا تھا۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے" وہ صوفہ پہ ڈھہ سا گیا تھا۔۔

تھوڑا بہت۔۔ کھا۔۔ لیتے آپ کچھ" وہ پھر لڑکھڑاتی آواز میں اسے دیکھ بولی تھی جس کی تھکن سے آنکھیں سرخی مائل ہو رہی تھیں۔۔

سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

کافی بنا دیں بس" سر درد کر رہا ہے۔۔

اتنا کہتے پھر سے صوفہ کے ساتھ ٹیک لگاتے آنکھیں موند لی۔۔

بشرا کچن میں چلی گئی کچھ ہی دیر میں وہ کافی کا مگ لیے اور ساتھ میں پین کلر لیے اسکے سامنے حاضر ہوئی تھی۔۔

ٹرے میں کافی کا مگ پین کلر اور ساتھ پانی کا گلاس موجود تھا اسکے سامنے رکھا تھا۔۔

تھینکس" کہتے پین کلر لی تھیں پانی کے کیساتھ "اور کافی کا مگ اٹھا کر کافی پینے لگا۔۔
بیٹھ جاؤ۔۔اسے کھڑا دیکھ بولا

تو وہ ساتھ رکھی کرسی پہ بیٹھ گئی۔۔

انوشہ اور اماں چلی گئیں تھیں "۔۔آبان نے کافی کا سیپ لیتے پوچھا۔۔

جی وہ چلی گئیں کب کی" بشرا نے سر جھکائے جواب دیا۔۔

تم نہیں گئی" نظریں اسکے چہرے پہ جمائے بولا۔۔

وہ زیبا اکیلی تھیں انکی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی
اس لیے وہ مہمانوں کو نہیں سنبھال سکتی تھیں انوشہ آپی نے کہا تھا رکنے کو
اس لیے" وہ دھیرے دھیرے بول رہی تھی۔۔

خالی کافی کا مگ میز پہ رکھا اور کھڑا ہو گیا کمرے میں جانے کے لیے۔۔

تم کہاں سوئی گی۔۔اچانک ذہن میں خیال آیا آبان کے۔۔

وہ" اسے خود نہیں سمجھ آرہی تھی کیونکہ اب کوئی خالی کمرہ بچا ہی نہیں تھا۔۔
وہ دو قدم چل کر اسکے سامنے آیا۔۔

" میرے کمرے میں سو جاؤ

جی "شاک سے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

عین اسی وقت باران گھر داخل ہوتا ہے وہ دروازے پہ رک جاتا ہے انہیں دیکھ کر۔۔

اس میں حیران ہونے والی کیا بات "اسکا حیرت زدہ چہرہ دیکھ بولا۔۔

وہ اسکے سامنے کھڑی ہوئی۔۔
میں یہیں ٹھیک ہوں "آپ تھک گئے ہیں سارا دن کام کرتے آپ سو جائیں "بشرا نے جھکے سر کے ساتھ آہستگی سے جواب دیا آبان اسے ہی دیکھ رہا تھا

۔۔

اسکا ہاتھ تھام کر آگے بڑھا تھا سیڑھیوں کی جانب۔۔

چھوڑیں مجھے کوئی دیکھ لے گا"آہستہ آواز میں بولی تھی کہیں کوئی جاگ نا جائے۔۔

میری بیوی ہو"پورے حق کے ساتھ تمہیں اپنے کمرے میں لے جا سکتا ہوں" کہتے اسے سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا۔۔

باران نے یہ سارا منظر دیکھا تھا کیسے آبان اسے پورے استحقاق کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف لے جا رہا تھا۔۔

اسکی آنکھوں میں جیسے مرچیں سی بھرنے لگی تھیں۔۔

اندر بڑھتے اسی جگہ آیا جہاں وہ دونوں کھڑے تھے اور سامنے ہی دیوار پہ دادجی کی تصویر لگی ہوئی تھی جہاں وہ دونوں دادجی کے گھٹنے سے لگے بیٹھے تھے تصویر میں۔۔

" دادجی آپ جاتے جاتے مجھے تا عمر کے لیے سزا دے گئے ہیں "
جب جب میں بشرا کو آبان کے ساتھ دیکھوں گا تب تب میرا دل تڑپ اٹھے
" گا جیسے ابھی تڑپ رہا ہوں
" میری غلطی سے بڑی تو میری سزا ہے
بشرا میری محبت نہیں شاید عادت تھی" جسے پورا نا ہونے کی وجہ سے "
" تڑپ رہا ہوں
محبت تو میری زیبا بھی تھی جس کے لیے میں تڑپا ہوں جب وہ میسر آگئی تو کیسے کسی اور کی طرف مائل ہو گیا میرا دل" یہ دیوانگی تھی میری جو میں نے زیبا کو تڑپایا اور یہی تڑپ تو میری بھی مقدر بن گئی۔۔

" جو کسی اور کو ستاتا ہے وہ خود بھی ستایا جاتا ہے

آبان ہی بشرا کے لیے بہترین ساتھی ہے میں نے تو اس بیچاری کو بس سزا ہی دی ہے اس سے صرف اپنی ضرورت پوری کی تھی محبت نہیں کی محبت کرتا تو شاید کسی انمول ہیرے کی طرح چھپا کر رکھتا مگر میں نے تو اسے رسوا کر دیا

"۔۔

دادا جی کی تصویر کو دیکھتے وہ خود سے کھڑا باتیں کرتا رہا۔۔

پھر ٹیبل پہ پڑے کافی مگ پہ نظر گئی جس سے آبان نے ابھی کافی پی تھی۔۔ جو شاید بشرا نے اسکے لیے بنائی ہو گی۔۔

پھر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

" بشرا کو کمرے میں لاتے آبان نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا

کتنے بد تمیز ہیں آپ "کیوں زبردستی لائے مجھے یہاں آپ نہیں آنا تھا مجھے یہاں "بشرا غصہ ہوتی بولی تھی۔۔

" مجھے پتہ تھا آپکو نہیں آنا تھا اس لیے زبردستی کرنا پڑی "سوری

میں اسٹڈی روم میں جارہا ہوں "تم یہاں آرام کرو"۔۔
کمرے کے ساتھ جڑے وہ اسٹڈی روم میں چلا گیا۔۔

بشرا غصہ میں کھڑی تھی ایک تنقیدی نگاہ دوڑائی تھی پورے کمرے میں۔۔

سب اپنی اپنی مرضی ہی چلاتے ہیں اسکی کوئی نہیں سنتا بس دادجی کا لحاظ مار گیا ورنہ وہ کبھی نا آتی یہاں۔۔

رات کافی ہوگئی تھی بارہ سے اوپر کا ٹائم ہو گیا تھا نیند سر چڑھ رہی تھی۔۔ آنکھیں اب خود ہی بند ہونے لگی تھی کافی دیر کھڑی رہنے کے بعد بلا آخر خود سے ہی ہار مانتے بیڈ پہ بیٹھ گئی بہت عجیب لگ رہا تھا اسے آبان کے کمرے میں آنا اور پھر اسکے بیڈ پہ سونا۔۔اب کتنا عجیب لگ رہا تھا اسکے لیے۔۔

@@@

اگلے دن بھی مہمان کی آمد کا سلسلہ جاری رہا تھا لوگ دور دور سے دادجی تعزیت کرنے آرہے تھے۔۔

شام تک سارے مہمان چلے گئے تھے اب بشرا نے گھر جانے کا ارادہ کیا تھا ۔۔

مجھے گھر جانا ہے اب" بشرا نے زیبا سے کہا۔۔

رک جاتی رات ہونے والی ہے صبح چلی جانا" زیبا نے کہا۔۔

نہیں" نہیں مجھے جانا ہے" بشرا نے فٹ سے کہا۔۔

اچھا تمہارا بہت شکریہ تم نے میرا اتنا ساتھ دیا کل سے اب تک" ورنہ میں اکیلی کیسے یہ سب سنبھال پاتی" زیبا نے۔ مشکور ہوتے کہا۔۔

کوئی بات نہیں شکریہ کس بات کا دادجی میرے بھی کچھ لگتے ہیں" بشرا نے جوابی کہا۔۔

تم کل رات کو کہاں سوئی تھی نیچے تو کوئی جگہ نہیں تھی۔۔
زیبا نے دل میں آیا سوال پوچھ لیا۔۔

وہ آبان کے روم میں" پہلے تو وہ سٹپٹا گئی۔۔ادھر ادھر دیکھتے کچھ دیر بعد بولی۔۔

زیبا مسکرائی۔۔
تو کیا ہوا شوہر ہے تمہارا آبان بہت اچھا انسان ہے اس نے تمہیں تنگ نہیں کیا ہوگا" زیبا نے اسے چھیڑتے کہا۔۔

مجھے جانا ہے ڈرائیور سے کہے کہ مجھے چھوڑ آئے۔۔

ڈرائیور تو چلے گئے ہیں اب تو صبح ہی آئے گے آبان گھر آتا ہے تو اس سے کہہ دوں گی چھوڑ آئے گا تمہیں"

اتنے میں آبان آگیا۔۔

اآبان بشرا گھر جانا چاہتی ہے تم اسے چھوڑ آؤ۔۔

"کیا ابھی ٹائم پہ نگاہ ڈالی تو شام کے سات بج رہے تھے۔۔

آپ لوگوں کے پاس وقت نہیں ہے میں خود چلی جاتی ہوں" بشرا کو غصہ آیا تھا۔۔

ایک تو بات بات پہ ناراض ہونے لگتی ہو بہت غصہ آتا ہے تمہیں" آبان نے جھنجھلا کر کہا کیونکہ وہ بہت تھکا ہوا تھا ابھی وہ آرام کرنا چاہتا تھا مگر بشرا کے جانے کی رٹ نے اسے طیش دلا دیا تھا۔۔

میں چلی جاؤں گی خود آپکے احسان کی ضرورت نہیں" وہ بھی بشرا تھی اپنی بات کی پکی۔۔

" کہیں نہیں جا رہی ہو
میں تھک گیا ہوں فلحال تو صبح چھوڑ آؤں گا" یہاں کوئی کھا نہیں رہا تمہیں۔۔
" ہو سکے تو ایک کپ کافی پلا دے کوئی سر پھٹ رہا ہے درد سے
غصہ تو بہت آ رہا تھا مگر پھر بھی کنڑول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

کھانا نہیں کھاؤ گے" زیبا نے پوچھا۔۔

نہیں دیر سے کھایا تھا اس لیے بھوک نہیں۔۔
کہتے وہ سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔

بشرا وہ کل سے بہت تھک گیا ہے" جہاں اتنا وقت گزار لیا ہے وہاں ایک رات اور سہی میں جانتی ہوں تمہارے لیے بھی یہ سب آسان نہیں ہے مگر تھوڑا سا تم بھی برداشت کرلو۔۔" زیبا نے اسے سمجھایا۔۔

ضبط سے بشرا کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔۔

اچھا اب کافی بنا کر دے آؤ اسے آبان کا سر درد کر رہا ہے اس لیے وہ اتنا غصہ ہو گیا ورنہ وہ اتنا غصہ کبھی نہیں کرتا۔۔ زیبا کہتے کمرے میں چلی گئی۔۔

بس سب ہی اسکا دم بھرتے نظر آتے ہیں میں تو کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔۔

اب کچن میں آکر آبان کے لیے کافی بنانے لگی تھی۔۔

باران اسی وقت گھر داخل ہوا تھا صبح کا باہر تھا گھر سے۔

کچن سے آتی کھٹ پٹ کی آواز نے اسے متوجہ کیا تھا۔۔

قدم کچن کی جانب بڑھا لیے اسکے مطابق کچن میں زیبا ہو گی مگر سامنے بشرا کھڑی مگ میں کافی ڈال رہی تھی۔۔

سامنے باران کو اگنور کرتی۔۔ کافی مگ میں انڈیلی اور ٹرے میں رکھے کچن سے باہر نکلنے کے لیے اسکے پاس سے گزرنے لگی تھی کہ باران کے بولنے پہ رکی تھیں۔۔

" بڑی خدمتیں کی جارہی ہیں شوہر کی

رک کر اسکی طرف دیکھا تھا پتھریلے تاثرات تھے۔۔

آپ میرے راستہ میں نا ہی آیا کریں تو بہتر ہے اور یہ داد جی کی ہی دست شفقت ہے کہ میں پھر سے یہاں موجود ہوں"

غصہ سے بھرے انداز میں کہا تھا۔

مجھے داد جی نے اس لائق چھوڑا ہی کہاں ہے کہ میں دوبارہ تمہارے رستہ میں آؤں" قرب سے کہا تھا۔۔

تو اسکے سائیڈ سے نکلتی چلی گئی۔۔

باران کا رخ اب زیبا کے کمرے کی طرف تھا۔۔

@@@

"آبان کمرے میں آیا سر کھجانے لگا تھا کچھ زیادہ ہی سنا آیا ہے وہ بشرا کو وہ چاہتا نہیں تھا بس مزاج ہی کل سے ایسا ہوا پڑا تھا ایک تھکاوٹ تھی رات بھی ٹھیک سے سو نہیں پایا تھا سٹڈی روم کاوچ پہ بمشکل رات گزاری تھی۔۔

صبح فجر کے وقت وہ کمرے میں آیا تھا تو بڑے استحقاق کے ساتھ وہ اسکے بیڈ پہ براجمان سو رہی تھی۔۔

ایک سرسری سی اس پہ نگاہ ڈالتے وہ واش روم چلا گیا اور وضو کر کے مسجد چلا گیا تھا نماز پڑھنے اور پھر سے مہمانوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔۔

سارا دن کی تھکاوٹ سے اسکا مزاج چڑچڑا ہو گیا تھا۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی دوبارا اسے آبان کے روم میں آناپڑا تھا۔۔وہ صوفہ پہ آڑا ترچھا لیٹا ہوا تھا جب وہ اسکے سامنے حاضر ہوئی۔۔

کافی" خیالوں میں گم تھا کہ اسکی اواز سے ہوش میں آیا اور فٹ سے بیٹھ گیا۔۔

تھینکس "مگ پکڑتے کہا۔۔

وہ بنا کچھ کہے جانے کے لیے مڑی تھی کہ وہ بول پڑا۔۔

ایم سوری" میں کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔۔

میں صبح ہی تمہیں گھر چھوڑ دوں فلحال میں بہت تھک گیا ریسٹ کرنا چاہتا ہوں" وہ بڑے نرم لہجہ میں بولا تھا۔۔

ہمم" وہ منہ ہلاتی چل دی تھی وہاں سے

@@@

باران کمرے میں آیا تو زیبا بیڈ پہ لیٹی تھی دوسری طرف کروٹ لیے وہ اسکے ساتھ لیٹ گیا اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لے لیا اور اسکے بالوں میں منہ چھپائے سکون ڈھونڈنے لگا تھا جو کہیں کھو سا گیا تھا۔۔

زیبا آنکھیں بند کیے لیٹی تھی باران کا لمس محسوس کرتے آنکھیں کھول لی تھیں مگر اپنی جگہ سے ایک انچ نہیں ہلی تھی اور نا ہی کچھ بولی تھی۔۔

" ایم سوری زیب بہت دکھ دیا ہے میں نے آپکو

مگر آپ نے مجھے سزا کیوں نہیں دی۔۔

" میرا سکون کہیں کھو سا گیا ہے بیچین رہتا ہوں دن رات

دادا جی کے گزر جانے کا غم مجھے بے سکون کر دیتا ہے میری وجہ سے کتنی

" تکلیف ہوئی انہیں

مگر جب آپکو اپنے ساتھ اپنے پاس محسوس کرتا ہوں تو کچھ تو سکون اندر اترتا

" ہے میرے

شکر کرتا ہوں کہ آپ واپس آگئیں میرے پاس اگر آپ بھی مجھ سے دور

" ہو جاتی تو کیسے جیتا میں

میرے اتنی تکلیفیں دینے کے باوجود بھی آپ نے مجھے معاف کر دیا" وہ بھیگے

لہجہ میں اسے اپنے ساتھ لگائے کہہ رہا تھا اسکے آنسو زیبا کے بالوں میں جذب

ہو رہے تھے۔۔

صرف اپنے بچہ کی خاطر آپکو معاف کیا تھا باران مگر آپ کے دیے ہوئے

" زخم اب بھی تازہ ہیں

میں نہیں چاہتی کہ جو محرومی میں نے ساری زندگی بنا باپ کے دیکھی ہے وہ

میری اولاد بھی دیکھے۔۔

کہتے زیبا کے آنسو بھی نکل آئے تھے۔۔

میں کیا سزا دوں سزا تو آپکو قدرت کے ہاتھوں ملی ہے جس سے دوسری محبت

ہوئی تھی آپکو اب اسے ساری زندگی اپنے بھائی کی آغوش میں دیکھیں گے

۔۔

مجھے صرف آپ سے محبت ہوئی تھی زیب " وہ محبت تو میں نے خریدی تھی

" شاید اس لیے راس نہیں آئی مجھے

قرب تھا اسکی آواز میں۔۔ کہیں کھویا سا بولا پھر اپنی تمام تر سوچوں کو جھٹکتے ساتھ ساری توجہ زیبا کی طرف کر دی وہ سکون حاصل کرنا چاہتا تھا جو کہیں کھو سا گیا تھا

@@@

اگلی صبح بشرا تیار تھی گھر جانے کے لیے اس نے سوچا کہ وہ ڈرائیور کے ساتھ ہی چلی جائے آبان تو کمرے سے باہر آ نہیں رہا تھا۔ کتنی دیر وہ انتظار کرتی رہی تھی اسکا۔۔

ابھی وہ ڈرائیور سے بات کر رہی تھی کہ آبان آگیا پیچھے سے

اتنی بھی کیا جلدی ہے انتظار نہیں ہو سکتا تھا تم سے دو منٹ اور "کونسی" ٹرین چھوٹ رہی ہے تمہاری۔۔

وہ اسکے سامنے آتے بولا تھا۔۔

پینٹ کوٹ پہنے ہوئے سلکی سیاہ بال گیلے بالوں کو سلیقہ سے سیٹ کیے ہوئے تھے گرے کلر کے تھری پیس سوٹ میں اسکی شخصیت ابھر رہی تھی۔۔

ڈرائیور سے چابی لیتا فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔
بشرا کھڑی رہی تھی اسے غصہ آرہا تھا آبان پہ۔۔

بیٹھ جاؤ بیگم صاحبہ "اسے یونہی کھڑے دیکھا وہ بولا۔۔

تو بیک سیٹ کا ڈور کھول کر بیٹھ گئی۔۔

میں ڈرائیور نے نہیں ہوں تمہارا آگے آؤ" سر پیچھے موڑ کر کہا۔۔

ٹھیک ہوں میں آپ چلیں" وہ بھی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے بولی۔۔

تو طیش میں اترا تھا گاڑی سے اسکی طرف کا دروازہ کھولتے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے باہر نکالا اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے اسے بٹھا دیا ایسا اس نے منٹوں سیکنڈوں میں کیا تھا اور پھر جلدی سے آتے اپنی سیٹ سنبھالی تھی گاڑی اسٹارٹ کرتے باہر نکالی تھی۔۔

وہ تو اپنا ہاتھ مسلتی رہ گئی اتنے زور سے پکڑا۔۔

اسے ہاتھ مسلتا ہوا دیکھا پھر ایک نظر اسکے سراپہ پہ ڈالی اور بولا۔۔
"منہ سے کہی بات تمہیں سمجھ نہیں آرہی تھی کرنا پڑا ایسا۔۔

" چہرے پہ غصہ دھرا تھا اسنے بجائے کچھ کہنے کہ منہ موڑ لیا ونڈو کی طرف

کچھ ہی دیر میں اسکے گھر پہنچے تھے۔۔

ناسلام نادعا بشرا بس اپنے کمرے میں بند ہوئی تھی۔۔

وہ انوشہ اور اماں کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کل رات سے اماں اور انوشہ سر جوڑے بیٹھی تھیں بشرا اور آبان کے لیے اب جب وہ آیا تو اسکے سامنے اپنی بات رکھی تھی۔۔

انوشہ نے اسکے سامنے چائے ناشتہ رکھا تھا وہ بشرا کی وجہ سے بنا ناشتہ کے ہی نکل آیا تھا اس لیے اب وہ انکار نا کر سکا تھا وہ چائے کے سیپ لے رہا تھا۔۔

آبان اب کیا سوچا ہے تم نے آگے کے بارے میں" انوشہ بولی۔۔

ہمم "فلحال تو میں ابھی باہر جا رہا ہوں واپس تر کی" آبان چائے کے سیپ لیتے ہوئے کہا۔۔

پھر رخصتی کر دیتے ہیں بشرا کی تم اسے ساتھ ہی لے جاؤ اپنے "انوشہ بولی۔۔

چائے کا خالی کپ ٹیبل پہ رکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھا اور پھر بولا۔۔
ابھی کچھ وقت رک جائے اتنی بھی کیا جلدی ہے "میں نے ابھی سوچا نہیں اس بارے میں۔۔

کیا مطلب ہے سوچا نہیں "دادجی نے ایک مہینہ کا ٹائم دیا تھا رخصتی کا مگر اب وہ اس دنیا میں نہیں رہے تو پھر سارے معاملات آپکے ساتھ ہی طے کرنا ہو گے تو اب یہی موقع ہے کہ تم لے جاؤ اسے اپنے ساتھ "
انوشہ بولی۔۔

مگر میں کچھ وقت چاہتا ہوں سوچنے کے لیے "آبان نے تحمل سے بات کی مگر انوشہ کو غصہ اگیا

جب نکاح ہی ہو گیا تو وقت چلا گیا سوچنے کا "تم اسے اپنے نام کر کے چھوڑ کر چلے جاؤ گے۔۔اور کیا پتا پھر آؤ ہی نا "

انوشہ "اماں نے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے مزید بولنے سے روکا۔۔

بیٹا آخر بات کیا ہے کیا تم رکھنا نہیں چاہتے بشرا کو تو بتادو اب بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔۔اماں آبان سے بولی۔۔

ایسی بات نہیں ہے "۔۔میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا اس بات کی تسلی رکھیں۔۔

ناتو وہ ذہنی طور پہ تیار ہے اور نا ہی میں اگر ایسے میں رخصت کر کے اپنے ساتھ لے جاؤں گا تو ہمارے تعلقات مزید خراب ہوں گے بہتر یہی ہے کہ دونوں کو کچھ وقت دیا جائے' آبان نے تحمل مزاجی سے اپنی بات بیان کی۔۔

ٹھیک ہے کتنا وقت چاہتے ہو تم" اماں نے پوچھا۔۔

ایک سال" آبان بولا۔۔

" ٹھیک ہے
پورے ایک سال بعد تم آؤ گے اور اپنی امانت اپنی بیوی کو لے جانا۔۔
ہمیں کہنا ناپڑے دوبارہ" اماں نے بی سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔۔

اور آبان چلا گیا۔۔

اماں یہ کیا ایک سال کا وقت "اگر وہ دوبارہ نا آیا تو" انوشہ نے خدشہ ظاہر کیا۔۔

ایسا نہیں ہے" وہ آئے گا۔۔

ایسی بات نہیں ہے" آبان سے بشرا کی شادی پہ زور بھی زیادہ تم نے دیا تھا ۔۔اتنا تو اعتبار ہونا چاہیے۔۔

مجھے کیا پتا تھا اماں کے وہ مکر جائے گا" انوشہ دانت پیستے بولی۔۔

بشرا نے آبان کے ساتھ ہوئی ساری باتیں سن لی تھیں۔۔

کیا مسئلہ آپ لوگوں کے ساتھ کیوں مجھے سکون سے رہنے نہیں دیتے کیا پڑی ہے اتنی جلدی رخصتی کرنے کی میں کہیں بھاگی نہیں جا رہی ہوں" بشرا غصہ ہوتی بولی۔۔

اماں اسی نے ہی کہا ہو گا آبان سے کچھ جو وہ پیچھے ہٹ رہا ہے انوشہ غصہ سے بولی۔۔

میں نے کچھ نہیں کہا" اچھا ہوا اس نے خود ہی منع کر دیا ورنہ میں کر دیتی انکار "

@@@

بشرا آبان کی کال آئی تھی" دادا جی اس دنیا میں نہیں رہے" انوشہ نے بھیگے لہجہ میں کہا تھا اسے بہت دکھ ہو رہا تھا۔۔

کیا" بشرا کو شاک لگا تھا۔۔

مگر کل تو وہ ٹھیک لگ رہے تھے مگر آج اچانک کیسے" وہ صدمہ سے بول رہی تھی۔۔

پتہ نہیں" بس آبان نے اتنا ہی بتایا تھا جلدی میں تھا۔۔اب آبان کے گھر چلنا ہو گا میں زرا بچوں کو دیکھ لوں اماں بھی چلیں گی ساتھ تم بھی ریڈی ہو جاؤ۔۔ میں" انوشہ کہہ کر جانے لگی تو بشرا بولی۔۔

ہاں تم بھی" تمہارا جانا زیادہ ضروری ہے۔۔انوشہ کہہ کر چلی گئی۔۔

بشرا کشمکش میں پڑ گئی کیسے جائے گی وہ دوبارا اس گھر میں۔۔

@@@

بشرا انوشہ اور ماں کے ساتھ اس گھر میں دوبارا داخل ہوئی تھی مگر آج حیثیت اور مقام دونوں بدل گئے تھے۔۔
گھر میں لوگوں کا رش تھا آگے بڑھ کر حال میں داخل ہوئی تو سامنے داد جی کا جنازہ رکھا ہوا تھا۔۔زیبا پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی اسکی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں
۔۔

بشرا زیبا کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔۔

بشرا تم آگئی "دیکھو نا داد جی ہمیں چھوڑ کر چلے گئے ہمیشہ کے لیے۔۔زیبا نے بھرائی سی آواز میں کہا تھا۔۔
بشرا کے بھی بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

بڑی مشکل سے حوصلہ پکڑتے سب کے کہنے پہ باران اور آبان نے جنازہ اٹھایا تھا اور دونوں ہی بے اختیار رو پڑے تھے اپنے جان سے عزیز داد جی کو کاندھے پہ اٹھاتے ہوئے۔۔

اب پیچھے سب عورتیں بیٹھی ہوئیں زیادہ تر لوگ جاننے والے اور رشتہ دار تھے۔۔
بشرا باران کے ساتھ صرف دو مہینے ہی رہی تھی سب باران کی دوسری بیوی یعنی بشرا کو نہیں جانتے تھے۔۔

زیبا کے ساتھ بشرا زیان کو گود میں لیے بیٹھی تھی کچھ عورتوں نے دیکھ کر سوال کرنا شروع کر دیے تھے۔۔

یہ بشرا ہے آبان کی بیوی دادجی جاتے جاتے کچھ دن پہلے نکاح کر گئے تھے آبان کا بشرا کے ساتھ۔۔زیبا نے انہیں بتایا تب انہیں تسلی ہوئی تھی۔۔

شام کے سائے رات میں ڈھل گئے تھے۔۔دادجی کو سپرد خاک کر دیا گیا تھا ۔۔

کچھ دور سے آنے والے مہمان رات رک گئے تھے۔۔زیبا ایسی کنڈیشن میں نہیں تھی کہ سب کو سنبھال پاتی
اس لیے سب ذمہ داری بشرا پہ آگئی تھی۔۔انوشہ اور اماں جا چکی تھی گھر۔۔ سب مہمانوں کھانا چائے پانی سب کھلا کر انکو الگ الگ کمروں میں ٹھہرا کر انہیں ٹھکانے لگا دیا۔۔اب خود کے لیے کوئی کمرہ نہیں بچہ تھا حال میں صوفہ پہ بیٹھی تھی کبھی ٹہلنے لگ جاتی تو کبھی بیٹھ جاتی زیبا بھی اپنے کمرے میں سونے جا چکی تھی۔۔

تبھی آبان باہر کے سارے کام نمٹا کر گھر داخل ہوا تھا سامنے بشرا پہ نگاہ گئی تھی۔۔

وہ اسوقت کالے سوٹ پہنے ہوئے تھا جس میں اسکی پرسنیلٹی مزید ابھر رہی تھی۔۔ بشرا نے بھی سادہ سا اوف وائٹ سوٹ پہن رکھا سر پہ اچھے سے دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔۔

آپ" بشرا نے آبان کو اپنے پاس آتا دیکھا تو بولی۔۔
آپ کھانا کھائیں گے" بمشکل ہمت مجتمع کر کے پوچھا تھا۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے" وہ صوفہ پہ ڈھہ سا گیا تھا۔۔
تھوڑا بہت۔۔ کھا۔۔ لیتے آپ کچھ" وہ پھر لڑکھڑاتی آواز میں اسے دیکھ بولی تھی جس کی تھکن سے آنکھیں سرخی مائل ہو رہی تھیں۔۔
سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

کافی بنادیں بس'' سر درد کر رہا ہے۔۔
اتنا کہتے پھر سے صوفہ کے ساتھ ٹیک لگاتے آنکھیں موندلی۔۔

بشرا کچن میں چلی گئی کچھ ہی دیر میں وہ کافی کا مگ لیے اور ساتھ میں پین کلر لیے اسکے سامنے حاضر ہوئی تھی۔۔

ٹرے میں کافی کا مگ پین کلر اور ساتھ پانی کا گلاس موجود تھا اسکے سامنے رکھا تھا۔۔

تھینکس'' کہتے پین کلر لی تھیں پانی کے کیساتھ'' اور کافی کا مگ اٹھا کر کافی پینے لگا۔۔
بیٹھ جاؤ۔۔اسے کھڑا دیکھ بولا

تو وہ ساتھ رکھی کرسی پہ بیٹھ گئی۔۔

انوشہ اور اماں چلی گئیں تھیں"۔۔آبان نے کافی کا سیپ لیتے پوچھا۔۔

جی وہ چلی گئیں کب کی"بشرا نے سر جھکائے جواب دیا۔۔

تم نہیں گئی" نظریں اسکے چہرے پہ جمائے بولا۔۔

وہ زیبا اکیلی تھیں انکی طبیعت بھی ٹھیک نہیں تھی
اس لیے وہ مہمانوں کو نہیں سنبھال سکتی تھیں انوشہ آپی نے کہا تھا رکنے کو
اس لیے"وہ دھیرے دھیرے بول رہی تھی۔۔

خالی کافی کا مگ میز پہ رکھا اور کھڑا ہو گیا کمرے میں جانے کے لیے۔۔

تم کہاں سوؤ گی۔۔اچانک ذہن میں خیال آیا آبان کے۔۔

وہ" اسے خود نہیں سمجھ آ رہی تھی کیونکہ اب کوئی خالی کمرہ بچا ہی نہیں تھا۔۔
وہ دو قدم چل کر اسکے سامنے آیا۔۔

" میرے کمرے میں سو جاؤ

جی" شاک سے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

عین اسی وقت باران گھر داخل ہوتا ہے وہ دروازے پہ رک جاتا ہے انہیں دیکھ کر۔۔

اس میں حیران ہونے والی کیا بات "اسکا حیرت زدہ چہرہ دیکھ بولا۔۔

وہ اسکے سامنے کھڑی ہوئی۔۔

میں یہیں ٹھیک ہوں "آپ تھک گئے ہیں سارا دن کام کرتے آپ سو جائیں "بشرا نے جھکے سر کے ساتھ آہستگی سے جواب دیا آبان اسے ہی دیکھ رہا تھا ۔۔

اسکا ہاتھ تھام کر آگے بڑھا تھا سیڑھیوں کی جانب۔۔

چھوڑیں مجھے کوئی دیکھ لے گا "آہستہ آواز میں بولی تھی کہیں کوئی جاگ نا جائے۔۔

میری بیوی ہو" پورے حق کے ساتھ تمہیں اپنے کمرے میں لے جا سکتا ہوں" کہتے اسے سیڑھیاں چڑھنے لگا تھا۔۔

باران نے یہ سارا منظر دیکھا تھا کیسے آبان اسے پورے استحقاق کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف لے جا رہا تھا۔۔

اسکی آنکھوں میں جیسے مرچیں سی بھرنے لگی تھیں۔۔
اندر بڑھتے اسی جگہ آیا جہاں وہ دونوں کھڑے تھے اور سامنے ہی دیوار پہ دادجی کی تصویر لگی ہوئی تھی جہاں وہ دونوں دادجی کے گھٹنے سے لگے بیٹھے تھے تصویر میں۔۔

" دادجی آپ جاتے جاتے مجھے تاعمر کے لیے سزا دے گئے ہیں "

جب جب میں بشرا کو آبان کے ساتھ دیکھوں گا تب تب میرا دل تڑپ اٹھے

" گا جیسے ابھی تڑپ رہا ہوں

" میری غلطی سے بڑی تو میری سزا ہے

بشرا میری محبت نہیں شاید عادت تھی " جسے پورا نا ہونے کی وجہ سے "

" تڑپ رہا ہوں

محبت تو میری زیبا بھی تھی جس کے لیے میں تڑپا ہوں جب وہ میسر آ گئ تو

کیسے کسی اور کی طرف مائل ہو گیا میرا دل " یہ دیوانگی تھی میری جو میں نے

زیبا کو تڑپایا اور یہی تڑپ تو میری بھی مقدر بن گئ۔۔

" جو کسی اور کو ستاتا ہے وہ خود بھی ستایا جاتا ہے

آبان ہی بشرا کے لیے بہترین ساتھی ہے میں نے تو اس بیچاری کو بس سزا ہی

دی ہے اس سے صرف اپنی ضرورت پوری کی تھی محبت نہیں کی محبت کرتا تو

شاید کسی انمول ہیرے کی طرح چھپا کر رکھتا مگر میں نے تو اسے رسوا کر دیا
"۔۔

دادجی کی تصویر کو دیکھتے وہ خود سے کھڑا باتیں کرتا رہا۔۔

پھر ٹیبل پہ پڑے کافی مگ پہ نظر گئی جس سے آبان نے ابھی کافی پی تھی۔۔
جو شاید بشرا نے اسکے لیے بنائی ہو گی۔۔

پھر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

" بشرا کو کمرے میں لاتے آبان نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا

کتنے بد تمیز ہیں آپ "کیوں زبردستی لائے مجھے یہاں آپ نہیں آنا تھا مجھے یہاں "بشرا غصہ ہوتی بولی تھی۔۔

" مجھے پتہ تھا آپکو نہیں آنا تھا اس لیے زبردستی کرنا پڑی "سوری

میں اسٹڈی روم میں جا رہا ہوں "تم یہاں آرام کرو"۔۔
کمرے کے ساتھ جڑے وہ اسٹڈی روم میں چلا گیا۔۔

بشرا غصہ میں کھڑی تھی ایک تنقیدی نگاہ دوڑائی تھی پورے کمرے میں۔۔
سب اپنی اپنی مرضی ہی چلاتے ہیں اسکی کوئی نہیں سنتا بس دادجی کا لحاظ مار گیا ورنہ وہ کبھی نا آتی یہاں۔۔

رات کافی ہو گئی تھی بارہ سے اوپر کا ٹائم ہو گیا تھا نیند سر چڑھ رہی تھی۔۔ آنکھیں اب خود ہی بند ہونے لگی تھی کافی دیر کھڑی رہنے کے بعد بلآخر خود سے ہی ہار مانتے بیڈ پہ بیٹھ گئی بہت عجیب لگ رہا تھا اسے آبان کے کمرے میں آنا اور پھر اسکے بیڈ پہ سونا۔۔اب کتنا عجیب لگ رہا تھا اسکے لیے۔۔

@@@

اگلے دن بھی مہمان کی آمد کا سلسلہ جاری رہا تھا لوگ دور دور سے داد جی تعزیت کرنے آرہے تھے۔۔

شام تک سارے مہمان چلے گئے تھے اب بشرا نے گھر جانے کا ارادہ کیا تھا

۔۔

مجھے گھر جانا ہے اب "بشرا نے زیبا سے کہا۔۔

رک جاتی رات ہونے والی ہے صبح چلی جانا" زیبا نے کہا۔۔

نہیں " نہیں مجھے جانا ہے " بشرا نے فٹ سے کہا۔۔

اچھا تمہارا بہت شکریہ تم نے میرا اتنا ساتھ دیا کل سے اب تک "ورنہ میں اکیلی کیسے یہ سب سنبھال پاتی " زیبا نے۔ مشکور ہوتے کہا۔۔

کوئی بات نہیں شکریہ کس بات کا دادجی میرے بھی کچھ لگتے ہیں " بشرا نے جوابی کہا۔۔

تم کل رات کو کہاں سوئی تھی نیچے تو کوئی جگہ نہیں تھی۔۔

زیبا نے دل میں آیا سوال پوچھ لیا۔۔

وہ آبان کے روم میں" پہلے تو وہ سٹپٹا گئی۔۔ادھر ادھر دیکھتے کچھ دیر بعد بولی۔۔

زیبا مسکرائی۔۔
تو کیا ہوا شوہر ہے تمہارا آبان بہت اچھا انسان ہے اس نے تمہیں تنگ نہیں کیا ہو گا" زیبا نے اسے چھیڑتے کہا۔۔

مجھے جانا ہے ڈرائیور سے کہے کہ مجھے چھوڑ آئے۔۔

ڈرائیور تو چلے گئے ہیں اب تو صبح ہی آئے گے آبان گھر آتا ہے تو اس سے کہہ دوں گی چھوڑ آئے گا تمہیں"

اتنے میں آبان آگیا۔۔

اآبان بشرا گھر جانا چاہتی ہے تم اسے چھوڑ آؤ۔۔

"کیا ابھی ٹائم پہ نگاہ ڈالی تو شام کے سات بج رہے تھے۔۔

آپ لوگوں کے پاس وقت نہیں ہے میں خود چلی جاتی ہوں" بشرا کو غصہ آیا تھا۔۔

ایک تو بات بات پہ ناراض ہونے لگتی ہو بہت غصہ آتا ہے تمہیں" آبان نے جھنجھلا کر کہا کیونکہ وہ بہت تھکا ہوا تھا ابھی وہ آرام کرنا چاہتا تھا مگر بشرا کے جانے کی رٹ نے اسے طیش دلا دیا تھا۔۔

میں چلی جاؤں گی خود آپکے احسان کی ضرورت نہیں" وہ بھی بشرا تھی اپنی بات کی پکی۔۔

" کہیں نہیں جارہی ہو
میں تھک گیا ہوں فلحال تو صبح چھوڑ آؤں گا" یہاں کوئی کھا نہیں رہا تمہیں۔۔
" ہو سکے تو ایک کپ کافی پلادے کوئی سر پھٹ رہا ہے درد سے
غصہ تو بہت آرہا تھا مگر پھر بھی کنڑول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

کھانا نہیں کھاؤ گے" زیبا نے پوچھا۔۔

نہیں دیر سے کھایا تھا اس لیے بھوک نہیں۔۔
کہتے وہ سیڑھیاں چڑھ گیا۔۔

بشرا وہ کل سے بہت تھک گیا ہے" جہاں اتنا وقت گزار لیا ہے وہاں ایک رات اور سہی میں جانتی ہوں تمہارے لیے بھی یہ سب آسان نہیں ہے مگر تھوڑا سا تم بھی برداشت کرلو۔۔" زیبا نے اسے سمجھایا۔۔

ضبط سے بشرا کا چہرہ لال ہورہا تھا۔۔

اچھا اب کافی بنا کر دے آؤ اسے آبان کا سر درد کر رہا ہے اس لیے وہ اتنا غصہ ہو گیا ورنہ وہ اتنا غصہ کبھی نہیں کرتا۔۔ زیبا کہتے کمرے میں چلی گئی۔۔

بس سب ہی اس کا دم بھرتے نظر آتے ہیں میں تو کسی کو دکھائی نہیں دیتی۔۔ اب کچن میں آکر آبان کے لیے کافی بنانے لگی تھی۔۔

باران اسی وقت گھر داخل ہوا تھا صبح کا باہر تھا گھر سے۔

کچن سے آتی کھٹ پٹ کی آواز نے اسے متوجہ کیا تھا۔۔

قدم کچن کی جانب بڑھا لیے اسکے مطابق کچن میں زیبا ہو گی مگر سامنے بشرا کھڑی مگ میں کافی ڈال رہی تھی۔۔

سامنے باران کو اگنور کرتی۔۔کافی مگ میں انڈیلی اور ٹرے میں رکھے کچن سے باہر نکلنے کے لیے اسکے پاس سے گزرنے لگی تھی کہ باران کے بولنے پہ رکی تھیں۔۔

" بڑی خدمتیں کی جا رہی ہیں شوہر کی

رک کر اسکی طرف دیکھا تھا پتھریلے تاثرات تھے۔۔

آپ میرے راستہ میں ناہی آیا کریں تو بہتر ہے اور یہ دادجی کی ہی دست

"شفقت ہے کہ میں پھر سے یہاں موجود ہوں

غصہ سے بھرے انداز میں کہا تھا۔

مجھے دادجی نے اس لائق چھوڑا ہی کہاں ہے کہ میں دوبارہ تمہارے رستہ میں

آؤں" قرب سے کہا تھا۔۔

تو اسکے سائیڈ سے نکلتی چلی گئی۔۔

باران کا رخ اب زیبا کے کمرے کی طرف تھا۔۔

@@@

"آبان کمرے میں آیا سر کھجانے لگا تھا کچھ زیادہ ہی سنا آیا ہے وہ بشرا کو

وہ چاہتا نہیں تھا بس مزاج ہی کل سے ایسا ہوا پڑا تھا ایک تھکاوٹ تھی رات بھی ٹھیک سے سو نہیں پایا تھا سٹڈی روم کاوچ پہ بمشکل رات گزاری تھی۔۔

صبح فجر کے وقت وہ کمرے میں آیا تھا تو بڑے استحقاق کے ساتھ وہ اسکے بیڈ پہ براجمان سو رہی تھی۔۔

ایک سرسری سی اس پہ نگاہ ڈالتے وہ واش روم چلا گیا اور وضو کر کے مسجد چلا گیا تھا نماز پڑھنے اور پھر سے مہمانوں کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔۔

سارا دن کی تھکاوٹ سے اسکا مزاج چڑچڑا ہو گیا تھا۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی دوبارا اسے آبان کے روم میں آنا پڑا تھا۔۔ وہ صوفہ پہ آڑا ترچھا لیٹا ہوا تھا جب وہ اسکے سامنے حاضر ہوئی۔۔

کافی" خیالوں میں گم تھا کہ اسکی اواز سے ہوش میں آیا اور فٹ سے بیٹھ گیا۔۔

تھینکس "مگ پکڑتے کہا۔۔

وہ بنا کچھ کہے جانے کے لیے مڑی تھی کہ وہ بول پڑا۔۔

ایم سوری "میں کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔۔

میں صبح ہی تمہیں گھر چھوڑ دوں فلحال میں بہت تھک گیا ریسٹ کرنا چاہتا ہوں "وہ بڑے نرم لہجہ میں بولا تھا۔۔

ہم "وہ منہ ہلاتی چل دی تھی وہاں سے

@@@

باران کمرے میں آیا تو زیبا بیڈ پہ لیٹی تھی دوسری طرف کروٹ لیے وہ اسکے ساتھ لیٹ گیا اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لے لیا اور اسکے بالوں میں منہ چھپائے سکون ڈھونڈنے لگا تھا جو کہیں کھو سا گیا تھا۔۔

زیبا آنکھیں بند کیے لیٹی تھی باران کا لمس محسوس کرتے آنکھیں کھول لی تھیں مگر اپنی جگہ سے ایک انچ نہیں ہلی تھی اور نا ہی کچھ بولی تھی۔۔

" ایم سوری زیب بہت دکھ دیا ہے میں نے آپکو
مگر آپ نے مجھے سزا کیوں نہیں دی۔۔
" میرا سکون کہیں کھو سا گیا ہے بےچین رہتا ہوں دن رات
دادا جی کے گزر جانے کا غم مجھے بے سکون کر دیتا ہے میری وجہ سے کتنی تکلیف ہوئی انہیں "

مگر جب آپکو اپنے ساتھ اپنے پاس محسوس کرتا ہوں تو کچھ تو سکون اندر اترتا

"ہے میرے

شکر کرتا ہوں کہ آپ واپس آ گئیں میرے پاس اگر آپ بھی مجھ سے دور

"ہو جاتی تو کیسے جیتا میں

میرے اتنی تکلیفیں دینے کے باوجود بھی آپ نے مجھے معاف کر دیا" وہ بھیگے

لہجہ میں اسے اپنے ساتھ لگائے کہہ رہا تھا اسکے آنسو زیبا کے بالوں میں جذب

ہو رہے تھے۔۔

صرف اپنے بچہ کی خاطر آپکو معاف کیا تھا باران مگر آپ کے دیے ہوئے

" زخم اب بھی تازہ ہیں

میں نہیں چاہتی کہ جو محرومی میں نے ساری زندگی بنا باپ کے دیکھی ہے وہ

میری اولاد بھی دیکھے۔۔

کہتے زیبا کے آنسو بھی نکل آئے تھے۔۔

میں کیا سزا دوں سزا تو آپکو قدرت کے ہاتھوں ملی ہے جس سے دوسری محبت ہوئی تھی آپکو اب اسے ساری زندگی اپنے بھائی کی آغوش میں دیکھیں گے

--

مجھے صرف آپ سے محبت ہوئی تھی زیب "وہ محبت تو میں نے خریدی تھی " شاید اس لیے راس نہیں آئی مجھے
قرب تھا اسکی آواز میں۔۔ کہیں کھویا سا بولا پھر اپنی تمام تر سوچوں کو جھٹکتے ساتھ ساری توجہ زیبا کی طرف کر دی وہ سکون حاصل کرنا چاہتا تھا جو کہیں کھو سا گیا تھا

@@@

اگلی صبح بشرا تیار تھی گھر جانے کے لیے اس نے سوچا کہ وہ ڈرائیور کے ساتھ ہی چلی جائے آبان تو کمرے سے باہر آ نہیں رہا تھا۔۔ کتنی دیر وہ انتظار کرتی رہی تھی اسکا۔۔

ابھی وہ ڈرائیور سے بات کر رہی تھی کہ آبان آ گیا پیچھے سے
اتنی بھی کیا جلدی ہے انتظار نہیں ہو سکتا تھا تم سے دو منٹ اور "کونسی"
ٹرین چھوٹ رہی ہے تمہاری۔۔
وہ اسکے سامنے آتے بولا تھا۔۔
پینٹ کوٹ پہنے ہوئے سلکی سیاہ بال گیلے بالوں کو سلیقہ سے سیٹ کیے ہوئے تھے گرے کلر کے تھری پیس سوٹ میں اسکی شخصیت ابھر رہی تھی۔۔

ڈرائیور سے چابی لیتا فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔
بشرا کھڑی رہی تھی اسے غصہ آ رہا تھا آبان پہ۔۔

بیٹھ جاؤ بیگم صاحبہ "اسے یونہی کھڑے دیکھا وہ بولا۔۔

تو بیک سیٹ کا ڈور کھول کر بیٹھ گئی۔۔

میں ڈرائیور نے نہیں ہوں تمہارا آگے آؤ" سر پیچھے موڑ کر کہا۔۔

ٹھیک ہوں میں آپ چلیں" وہ بھی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے بولی۔۔

تو طیش میں اترا تھا گاڑی سے اسکی طرف کا دروازہ کھولتے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے باہر نکالا اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولتے اسے بٹھا دیا ایسا اس نے منٹوں سیکنڈوں میں کیا تھا اور پھر جلدی سے آتے اپنی سیٹ سنبھالی تھی گاڑی اسٹارٹ کرتے باہر نکالی تھی۔۔

وہ تو اپنا ہاتھ مسلتی رہ گئی اتنے زور سے پکڑا۔۔

اسے ہاتھ مسلتا ہوا دیکھا پھر ایک نظر اسکے سراپہ پہ ڈالی اور بولا۔۔
"منہ سے کہی بات تمہیں سمجھ نہیں آرہی تھی کرنا پڑا ایسا۔۔

" چہرے پہ غصہ دھرا تھا اسنے بجائے کچھ کہنے کہ منہ موڑ لیا ونڈو کی طرف

کچھ ہی دیر میں اسکے گھر پہنچے تھے۔۔

ناسلام نادعا بشرا بس اپنے کمرے میں بند ہوئی تھی۔۔

وہ انوشہ اور اماں کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کل رات سے اماں اور انوشہ سر جوڑے بیٹھی تھیں بشرا اور آبان کے لیے اب جب وہ آیا تو اسکے سامنے اپنی بات رکھی تھی۔۔

انوشہ نے اسکے سامنے چائے ناشتہ رکھا تھا وہ بشرا کی وجہ سے بنا ناشتہ کے ہی نکل آیا تھا اس لیے اب وہ انکار نا کر سکا تھا وہ چائے کے سیپ لے رہا تھا۔۔

آبان اب کیا سوچا ہے تم نے آگے کے بارے میں "انوشہ بولی۔۔

ہمم "فلحال تو میں ابھی باہر جا رہا ہوں واپس ترکی "آبان چائے کے سیپ لیتے ہوئے کہا۔۔

پھر رخصتی کر دیتے ہیں بشرا کی تم اسے ساتھ ہی لے جاؤ اپنے "انوشہ بولی۔۔

چائے کا خالی کپ ٹیبل پہ رکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھا اور پھر بولا۔۔
ابھی کچھ وقت رک جائے اتنی بھی کیا جلدی ہے "میں نے ابھی سوچا نہیں

اس بارے میں۔۔

کیا مطلب ہے سوچا نہیں" دادجی نے ایک مہینہ کا ٹائم دیا تھا رخصتی کا مگر اب

وہ اس دنیا میں نہیں رہے تو پھر سارے معاملات آپکے ساتھ ہی طے کرنا ہو

" گے تو اب یہی موقع ہے کہ تم لے جاؤ اسے اپنے ساتھ
انوشہ بولی۔۔

مگر میں کچھ وقت چاہتا ہوں سوچنے کے لیے" آبان نے تحمل سے بات کی مگر

انوشہ کو غصہ اگیا

جب نکاح ہی ہو گیا تو وقت چلا گیا سوچنے کا "تم اسے اپنے نام کر کے چھوڑ کر چلے جاؤ گے ۔۔ اور کیا پتا پھر آؤ ہی نا "

انوشہ "اماں نے اسکا ہاتھ پکڑتے اسے مزید بولنے سے روکا ۔۔

بیٹا آخر بات کیا ہے کیا تم رکھنا نہیں چاہتے بشرا کو تو بتا دو اب بھی دیر نہیں ہوئی ہے ۔۔ اماں آبان سے بولی ۔۔

ایسی بات نہیں ہے "۔۔ میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا اس بات کی تسلی رکھیں ۔۔

ناتو وہ ذہنی طور پہ تیار ہے اور نا ہی میں اگر ایسے میں رخصت کر کے اپنے ساتھ لے جاؤں گا تو ہمارے تعلقات مزید خراب ہوں گے بہتر یہی ہے کہ دونوں کو کچھ وقت دیا جائے' آبان نے تحمل مزاجی سے اپنی بات بیان کی ۔۔

ٹھیک ہے کتنا وقت چاہتے ہو تم" اماں نے پوچھا۔۔

ایک سال" آبان بولا۔۔

" ٹھیک ہے
پورے ایک سال بعد تم آؤ گے اور اپنی امانت اپنی بیوی کو لے جانا۔۔
ہمیں کہنا ناپڑے دوبارہ" اماں نے بی سمجھداری کا مظاہرہ کیا۔۔

اور آبان چلا گیا۔۔

اماں یہ کیا ایک سال کا وقت" اگر وہ دوں ارہ نا آیا تو" انوشہ نے خدشہ ظاہر کیا۔۔

ایسا نہیں ہے" وہ آئے گا۔۔

ایسی بات نہیں ہے" آبان سے بشرا کی شادی پہ زور بھی زیادہ تم نے دیا تھا
۔۔اتنا تو اعتبار ہونا چاہیے۔۔

مجھے کیا پتا تھا اماں کے وہ مکر جائے گا" انوشہ دانت پیستے بولی۔۔

بشرا نے آبان کے ساتھ ہوئی ساری باتیں سن لی تھیں۔۔
کیا مسئلہ آپ لوگوں کے ساتھ کیوں مجھے سکون سے رہنے نہیں دیتے کیا
پڑی ہے اتنی جلدی رخصتی کرنے کی میں کہیں بھاگی نہیں جا رہی ہوں" بشرا
غصہ ہوتی بولی۔۔

اماں اسی نے ہی کہا ہو گا آبان سے کچھ جو وہ پیچھے ہٹ رہا ہے انوشہ غصہ سے بولی۔۔

میں نے کچھ نہیں کہا" اچھا ہوا اس نے خود ہی منع کر دیا ورنہ میں کر دیتی انکار "

@@@

بوجھل دل کے ساتھ وہ پاکستان سے واپس آیا تھا۔۔ معلوم نہیں تھا کہ جب واپس آئے گا تو اتنا قیمتی رشتہ کھو دے گا اور ایک اور نیا رشتہ اسکے ساتھ جڑ جائے گا۔۔

اپنی سارے سفر کی تھکان اتار کر وہ سو کر اٹھا تھا۔۔
فریش ہو کر اپنے لیے کافی بنائی۔۔

پھر کمرے میں آیا۔۔ کمرے کے ساتھ جڑے دروازے پہ دھیان گیا۔۔ قدم اس دروازے کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔ دروازہ پار کرتے وہ اس کمرے میں۔ آیا جہان وہ پینٹنگ کرتا تھا۔۔ اس کمرے میں صرف میرال کی ہی پینٹنگز تھیں۔۔

وہ ایک میرال کی بڑی سی پینٹنگ کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔۔

تو آخر تم نے مجھے اپنی زندگی سے نکال ہی دیا آبان "ایسا لگا جیسے میرال کی تصویر بول رہی ہو "

تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم تو کہتے تھے کہ تمہاری زندگی میں میرے علاوہ کوئی نہیں آئے گا

پھر سے آواز آئی۔۔

ہاں" میں نبھا رہا ہوں اپنا قول" وہ ہڑ بڑا کر بولا۔۔

جھوٹ" پھر سے آواز گونجی۔۔

" تم نے بیوفائی کی ہے تم کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل کر چکے ہو

میں نے بیوفائی نہیں کی" جیسے میرال کا عکس اسکے سامنے کھڑا ہوا اور وہ گھبرا کر بول رہا تھا۔۔

" تم ہمیشہ میرے دل میں تھی اور رہو گی

میں تمہارے دل میں تھی مگر اب نہیں رہی میری جگہ کوئی اور لے چکا ہے
تم پھر گئے اپنے وعدے سے ء' اسکا عکس پھر سے بولا۔۔

آبان نے اسے چھونا چاہا تو وہ عکس اچانک غائب ہو گیا اور اسکا ہاتھ ہوا میں رہ گیا۔۔اور آوازیں بھی آنا بند ہو گئیں۔۔۔

وہ فوراً سے نکل آیا تھا اس کمرے سے۔۔

اسکا سر درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔

عجیب کشمکش میں پڑا ہوا تھا کیا کرے کیا نا کرے "وہ نہیں کرنا چاہتا تھا بشرا سے شادی کیونکہ وہ اسکا حق ادا نہیں کر پائے گا مگر دادجی نے اسکی ایک نا مانی۔۔

" کیسے نبھا پائے گا وہ یہ رشتہ

اس لیے اس نے انوشہ کو منع کر دیا تھا رخصتی کے لیے

۔وہ ذہنی طور پہ تیار نا تھا۔۔

@@@

وقت گزر رہا تھا۔۔

زیبا کے ہاں آج بیٹی کی پیدائش ہوئی تھی۔۔
باران کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نا تھا آج ایک ننھی سی پری اسکی گود میں آگئی تھی
۔۔

تھینک یو سو مچ زیب آپ نے مجھے دنیا کا سب سے قیمتی اور خوبصورت رشتہ دیا ہے میں بہت خوش ہوں آج" باران کی آنکھیں نم ہوئیں تھی کہتے اس نے چھوٹی سی اینجل کو اپنی گود میں اٹھایا ہوا تھا۔۔

زیبا بیڈ پہ لیٹی دونوں باپ بیٹی کو دیکھ رہی تھی مسکراتے ہوئے۔۔

یہ تو قدرت کا تحفہ ہے میرے لیے جس نے مجھے پہلی اولاد بیٹی دی۔۔اور آپکو مجھے واپس لوٹا دیا۔۔

.." زرنش نام رکھا تھا باران نے اپنی بیٹی کا
زیان ابھی بھی زیبا کے ساتھ ہی تھا۔۔

زیبا اسے ہر ہفتہ بشرا کے گھر بھیج دیتی بشرا سے ملنے کے لیے۔۔
وہ بشرا کو چھوٹی ماما کہتا تھا اور زیبا کو بڑی ماما بشرا اور زیبا کی آپس میں کافی بننے لگی تھی۔۔

۔بشرا ہوسپٹل میں ملنے آئی تھی زیبا سے۔۔

باران کمرے میں ہی موجود تھا بشرا پہ نظر پڑی تو اسی وقت نکل گیا کمرے سے۔۔

"کیسی ہو زیبا آپ اور بیٹی

ٹھیک ہوں اور یہ رہی زرنش" بے بی کوٹ کی طرف اشارہ کیا۔۔

زرنش "اس نے نام زیر لب دہرایا تھا۔۔

ہاں" باران نے رکھا ہے" زیبا نے کہا تو اسکے ذہن نے جھماکا سا ہوا تھا یہ نام تو اسکا پسندیدہ تھا جسکا ذکر اس نے باران سے کیا تھا۔۔

بہت پیارا نام ہے" کہتے زرنش کو گود میں اٹھایا تھا۔۔

آبان سے بات ہوئی تمہاری" زیبا نے پوچھا۔۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

پانچ ماہ ہو گئے تھے آبان کو گئے ہوئے مگر ایک بار بھی انکے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔

کیوں" تم خود۔۔ زیبا نے بولنا چاہا تو بشرا نے ٹوک دیا۔۔
"میں آپ سے ملنے آئی ہوں تو آپ اپنی بات کریں یا میں جاؤں

تو وہ خاموش رہی تھی۔۔ بشرا غصہ کر گئی تھی۔۔

کچھ ہی دیر رکنے کے بعد بشرا چلی گئی تھی۔۔ باران کمرے میں نہیں آیا تھا
جب تک بشرا تھی۔۔

وہ نہیں دیکھ سکتا تھا بشرا کو اسکے دل میں ٹیس سی اٹھتی تھی اسے دیکھ کر اس
لیے بنا اسکی جانب دیکھتے وہ کمرے سے باہر نکل آیا۔۔

@@@

اور پھر یوں ایک سال کا عرصہ بھی پورا ہونے والا تھا۔۔
انوشہ کافی پریشان تھی بشرا اور آبان کو لیکر کے آخر کیا بنے گا دونوں کا کیا یہ
کبھی ایک بھی ہوں گے۔۔

کتنی دفع کہا بشرا سے کہ وہ آبان سے رابطہ کرے اس سے بات کرے مگر بشرا بھی اپنی ضد کی پکی ثابت ہوتی تھی۔۔

آج دادجی کو گزرے ایک سال بیت گیا تھا۔۔

بشرا"۔۔
زیبا نے گھر میں دادجی کی برسی پہ ختم شریف کا اہتمام کیا تو کیا تم جا رہی ہو" انوشہ نے پوچھا بشرا سے۔۔

نہیں" میرا دل نہیں چاہ رہا۔۔ میں اس گھر میں نہیں جا سکتی" دوٹوک جواب دیتی بیٹھ گئی۔۔

کیوں نہیں جا سکتی تم تمہارا سسرال ہے" انوشہ نے اسے سمجھانا چاہا۔۔

پلیز آپی مجھے مجبور مت کیا کریں ہر بات کے لیے۔۔
وہ چڑ کھاتہ بولی تھی۔۔

انوشہ سر نفی میں ہلاتی چلی گئی

@@@

زیبا آج انتظار کرتی رہی تھی بشرا کا مگر وہ نا آئی اور آج کا دن گزر گیا اسکے کے لیے سرپرائز تھا اسکے پاس۔۔

اس نے انوشہ کو کال کی تو اس نے بشرا کی طبیعت خرابی کا بہانا بنادیا اور معزرت کرلی۔۔

@@@

ڈور بیل بج رہی تھی انوشہ کچن میں تھی وہ بشرا کو آوازیں لگائے جا رہی تھی

--

بشرا نے برا سا منہ بناتے دروازہ کھولا تھا کہ التمش ہو گا جسے ٹِک ہی نہیں کبھی اندر کبھی باہر--

"کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ-- "
دروازہ کھولتے فٹ سے بولی مگر بولتی بند ہو گئی سامنے دیکھتی رہ گئی--
اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر--

کیا اب مجھے سارا دن یہیں کھڑا رہنا پڑے گا" بلیک پینٹ کوٹ پہنے سفید "
رنگت سیاہ بال سلیقہ سے سیٹ کیے ہوئے کافی جاذب نظر آ رہا تھا۔۔

شارٹ پنک فراک پہنے ساتھ ٹائٹ پاجامہ بالوں کا رف سا جوڑا بنائے دوپٹہ
سے بے نیاز اسکے سامنے کھڑی تھی۔۔

اسکے بولنے پہ فٹ سے پیچھے ہٹی تھی اسے راستہ دینے کے لیے۔۔

کون ہے" انوشہ کچن سے باہر آئی تھی سامنے دیکھتے حیرت سے منہ سے نکلا
تھا۔۔

..." آبان

کیا ہوا" میرے کونسا سینگ نکل آئے ہیں جو اتنا حیران ہوا جا رہا ہے مجھے دیکھ کر" آرام سے کہتے کورٹ کے بٹن کھولتے وہ صوفہ پہ بیٹھ گیا۔۔

نہیں مجھے یقین نہیں آرہا ہے کہ تم آئے ہو" انوشہ حیرت سے بولی تھی۔۔

بشرا تو اپنی جگہ پہ سمٹی کھڑی تھی اسکا دوپٹہ صوفہ پہ ہی پڑا تھا جہاں آبان بیٹھا تھا۔۔

کیوں؟

آپکو کیا لگا کہ میں میدان چھوڑ کر بھاگ جاؤں گا۔۔

وہ خوشگوار موڈ میں بولا۔۔

لگ تو ایسا ہی رہا تھا۔۔ وہ مسکراتے بولی۔

بشرا آؤ تم بھی وہاں کیا کونے کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو"انوشہ نے اسے آواز دی۔۔

بشرا نے انوشہ کو آنکھیں دکھائیں اور اپنے دوپٹہ کی طرف اشارہ کیا۔۔

آبان نے دوپٹہ اٹھاتے ہوئے بشرا کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔وہ سمجھ گیا تھا بشرا کا اشارہ۔۔

اسنے آہستہ سے آگے بڑھتے دوپٹہ تھام لیا۔۔

اور وہ جانے لگی تو آبان نے آواز دے کر روک لیا۔۔

کدھر "بیٹھو سامنے بات کرنے کے لیے آیا ہوں۔۔

ایک ہفتہ کا ٹائم ہے تمہارے پاس نیکسٹ منڈے تمہاری رخصتی ہے میں لینے آؤں گا صرف میں ہی ہوں گا اور کوئی فارمیلٹی نہیں "

آخری بات انوشہ کو دیکھتے کہی۔۔

ایک ہفتہ "تم آنے سے پہلے بتا دیتے تو مکمل تیاری تو کر لیتے "۔۔

انوشہ بولی۔۔

پورے ایک سال کا ٹائم دیا تھا" تیاری کر لینی تھی۔۔اماں نے خود ہی کہا تھا کہ انہیں بتانا نا پڑے دوبارہ۔۔اور میں اپنی امانت اپنی بیوی لینے آیا ہوں۔۔ اور آپ کو کیا لگا میں بھاگ جاؤں گا دادجی سے ہی ملنے آیا ہوں واپس "اور انکا عہد نبھانے آیا ہوں "

بشرا تو جیسے سکتہ میں بیٹھی تھی "دل چاہ رہا تھا کہ فوراً منع کر دے وہ نہیں جانا چاہتی اسکے ساتھ۔۔

" اچھا میں تمہارے لیے کھانے کا اہتمام کروں پہلی بار آئے ہو

نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے میں نے ناشتہ لیٹ کیا تھا مجھے بھوک نہیں ہے ۔۔

" مجھے ضروری کام ہے میں چلتا ہوں

ارے ایسے کیسے رکو تو سہی چائے تو پینی پڑے گی' کہتی انوشہ اٹھی تھی۔۔اور کچن میں چلی گئی۔۔بشرا تو اپنی جگہ پہ جمی بیٹھی تھی۔۔

آبان نے اپنی نظریں اسکی طرف مرکوز کر لیں۔۔

" کیا ہوا کوئی بات ہے تو بتا دو "

بشرا نے نیچے دیکھتے نفی میں سر ہلایا اور اٹھ کر چلی گئی۔۔

" کیا ہوا تم کچن میں کیوں آگئی جاؤ بیٹھو آبان کے ساتھ

انوشہ اسے کچن میں آتا دیکھ کر بولی۔۔

کیا ہے آپی نہیں بیٹھنا میں نے اسکے سامنے بلکہ ایسا کریں کہ اسے انکار ہی کر دیں " مجھے نہیں جانا اسکے ساتھ " وہ منہ بسورتی بولی۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا شکر کر وہ آگیا ہے تمہیں لینے" بلکہ کوئی ضرورت نہیں اسکے سامنے جانے کی ورنہ کوئی اول فول بک دو گی۔۔انوشہ کا دل چاہا دور کھ کر لگا دے اسے۔۔

بشرا اسکے سامنے نہیں گئی تھی۔۔
اماں سے مل کر کچھ دیر بیٹھے رہنے کے بعد آبان چلا گیا تھا۔۔

اماں سمجھاؤ اسے کہہ رہی ہے کہ نہیں جانا اسکے ساتھ۔۔
انوشہ اماں سے بولی تھی بشرا کی طرف اشارہ کرتے بشرا خاموشی سے منہ نیچے کیے ٹسوے بہا رہی تھی۔۔

پلیز آپی مت لیں میرا امتحان یہ آسان نہیں ہے میرے لیے کیسے فیس کروں گی اسے کیسے رہوں گی اسکے ساتھ" وہ سسکتے ہوئے بولی۔۔

میں جانتی ہوں بشرا یہ مشکل ہے مگر تھوڑی بہت کوشش کرو تم بھی وہ بھی تو آہی گیا ہے نا دو قدم تم بھی بڑھالو اسکی جانب" انوشہ نے اسے مت دینا چاہی۔۔

بیٹا یہ تمہارا کڑاامتحان ہے اب تمہیں کب تک بٹھا کر رکھیں گے گھر ایک نا ایک دن تو یہ کڑوا گھونٹ بھرنا ہی پڑے گا" تمہارے رونے دھونے سے سب کچھ بدل تو نا جائے گا۔۔
شاباش اٹھو منہ ہاتھ دھو ہمت کرو اب اور تیاری کرو پیا گھر سدھارنے کی۔۔
جو بھی ہو آبان تمہارا شوہر ہے کچھ وقت رہو گی اسکے ساتھ تو سنبھل جاؤ گی" وہ سمجھدار ہے اس لیے آگیا تمہیں لینے اب تم بھی سمجھداری دکھاؤ" اماں نے اسے پیار سے سمجھانا چاہا۔۔

رہنے دیں اماں کسے سمجھا رہی ہیں اسے سمجھالو یا دیوار کے ساتھ سر مار لو ایک ہی بات ہے جب سے وہ ہو کر گیا ہے اسکی ایک ہی رٹ لگائی ہے نہیں جانا ۔۔ شکر ہے آبان کے سامنے منہ نہیں کھول دیا ورنہ وہ کیا سوچتا اس نے بھی "منع کر دینا تھا اسے دیکھ "انوشہ غصہ سے بول رہی تھی ۔۔

بشرا پیر پٹختی نکل گئی وہاں سے اور اپنے کمرے میں بند ہوئی تھی ۔۔

تم زرا تسلی رکھو وقتی غصہ ہے سمجھ جائے گی "اماں نے انوشہ کو تسلی دی ۔۔

انوشہ تو سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی ۔۔

@@@

ہو آئے سسرال سے حیران ہو گئے ہوں سب تمہیں دیکھ کر "زیبا آبان سے بولی تھی۔۔

ہاں "حیران تو ہو گئے تھے جیسے انہیں واقعی یقین تھا کہ میں مکر چکا ہوں اپنی بات سے "

حیران تو تم نے مجھے بھی کر دیا اچانک آ کر "زیبا بولی۔۔

دادا جی سے ملنے آنا تھا انکی قبر پہ گیا تو ایسا لگا جیسے وہ شکوہ کر رہے ہوں مجھ سے اس لیے میں نے بھی فیصلہ کر لیا اسے ساتھ لے جانے کا۔۔ورنہ میں تو سیدھا واپس جانے والا تھا۔۔آبان پر سوچ انداز میں بولا۔۔

بہت اچھی بات ہے "کوشش کرو گے تو نبھا بھی لو گے۔۔

آبان اور زیبا آپس میں باتیں کر رہے تھے باران ان سے کچھ فاصلے پہ بیٹھا ہوا تھا بظاہر تو وہ زیان کے ساتھ فٹبال کھیلنے پہ مصروف تھا مگر دھیان سارا ان دونوں کی باتوں پہ تھا۔۔

سب کچھ اس نے اپنے ہاتھوں سے گنوایا ہے جسکا اسے پچھتاوا آج بھی ہو رہا تھا

۔۔

@@@

آج آبان نے بشرا کو لینے آنا تھا اسکا منہ سوجھا ہوا تھا۔۔

بشرا دور رکھ کر لگا دوں تمہارے منہ پہ دل چاہ رہا ہے میرا منہ سیدھا کرواپنا"

انوشہ نے غصہ سے کہا تھا۔۔

اس پورا ہفتہ انوشہ نے اتنی بھاگ دوڑ کر کے اسکی تیاری کی تھی۔۔
مگر بشرا نے زرا دلچسپی نہیں دکھائی تھی۔۔
آج بھی زبردستی اسے تیار کیا تھا۔۔اورنج اور پنک امتزاج کا رنگ پہنے ہوئے جس پہ ہلکی پھلکی سی کڑھائی بھی ہوئی تھی ہلکا سا میک اپ بھی کیا تھا اسکا بالوں کو کھلا ہی چھوڑا ہوا تھا۔۔

یہ زبردستی ہے تو ایسا ہی چلے گا" وہ منہ بگاڑتے بولی۔۔

کوئی حل نہیں ہے تمہارا اب تو بس اس بیچارے کی آ رہی ہے کہ کیسے جھیلے گا تمہیں۔۔
اب یوں سڑا سا منہ مت بنا کے رہنا تیار ہو کر رہنا چوڑیاں پہن کر رکھنا۔۔
ابھی وہ بول رہی تھی کہ گاڑی کا ہارن بجا تھا۔۔

لو آ گئے تمہارے میاں" کہتی وہ کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔

اس وقت دن کا ایک بج رہا تھا۔۔

سلام دعا کرتے آبان بیٹھ چکا تھا۔۔

انوشہ اسے جانے کے بارے میں پوچھنے لگی۔۔

" کب کی فلائٹ ہے

رات کے بارہ بجے کی ہے فلائٹ فلحال تو گھر جائیں گے" پھر ائیرپورٹ کے لیے نکلیں گے۔۔

" اچھا" کھانا کھا کر جانا ہے آج سب اہتمام کیا ہے

جی آج تو بھوک بھی بہت لگی ہے" آبان نے مسکراتے کہا۔۔

بشرا تو کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔
کھانا لگانے کے بعد انوشہ کمرے میں آئی۔۔

آجاؤ میڈم یا پیری ہاتھ لگاؤں" کھانا لگا دیا ہے میں نے

میں یہیں ٹھیک ہوں" بھوک نہیں ہے مجھے" موڈی انداز میں بولی۔۔

افف کیا کروں میں تمہارا سر پہ ہاتھ مارتی چلی گئی۔۔
اور اسکا کھانا کمرے میں ہی بھیج دیا۔۔

اچھا اماں اب ہمیں اجازت دیں" کھانا کھانے کے بعد اماں سے بھی آبان نے کچھ گپ شپ لگائی اور پھر انوشہ نے چائے پیش کی چائے پینے کے بعد اس نے اجازت طلب کی۔۔

شام پانچ بجے گئے تھے اسے گھر بھی جانا تھا اور وہاں کچھ دیر رکنے کے بعد ائیرپورٹ نکلنا تھا۔۔

چلو ٹھیک ہے" اماں نے اجازت دی اور انوشہ کو اشارہ کیا وہ بشرا کے کمرے میں گھسی تھی۔۔

کچھ دیر بعد ایک اٹیچی کھینچ کر باہر لائی اور ساتھ بشرا کا ہاتھ پکڑے اسے بھی کھینچ کے ہی لائی تھی باہر۔۔

ایک نظر بشرا کے سراپہ پہ اٹھی تھی کچھ پل تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا پھر اگلے لمحہ اٹیچی پکڑے گھر سے باہر نکلا۔۔

سدا خوش رہو آباد رہو "ہنستے مسکراتے رہو" انوشہ بشرا کے گلے سے لگی تھی بمشکل اپنے آنسوؤں کو ضبط کیا تھا۔۔

اماں نے بھی اسکے سر پہ پیار دیا اور ڈھیروں دعائیں دی۔۔ بشرا کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی آنسوؤں پہ بن باندھ لیا تھا۔۔

انوشہ اسکا ہاتھ پکڑے ہی گھر سے باہر نکلی آبان گاڑی میں بیٹھ چکا تھا

انوشہ نے اسے فرنٹ سیٹ پہ آبان کے ساتھ بٹھایا تھا۔ اور ہاتھ لہرا کر خدا حافظ کہا۔۔

آبان نے گاڑی دوڑا دی تھی۔۔

سر پہ اچھے دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھی آنسوؤں کا بن ٹوٹ گیا۔۔خاموش آنسو بہانے لگی تھی آبان نے اسکی جانب دیکھا تھا سامنے ٹشو باکس سے ٹشو نکال کر اسکے سامنے کیا تھا۔۔جو اس نے خاموشی سے تھام کر اپنے آنسو صاف کیے تھے۔۔

اسکے جاتے ہی انوشہ بھی خوب روئی تھی۔۔
بس کر جاؤ ابھی تو لڑ رہی تھی اسکے ساتھ اب جاتے ہی ٹسوے بھی بہانے شروع کر دیے دعا کرو کہ خیر خیریت سے اب اپنا گھر بسا لے" اماں نے اسے دلاسہ دیا۔۔

میری تو دعا ہے کہ اب اسکی زندگی میں کوئی کانٹا نا آئے اب خیر و آفیت سے ہی اسکی زندگی گزرے۔۔

انوشہ نے اپنے آنسو پونچھتے اسے دعا دی۔۔

@@@

آبان کی گاڑی گھر انٹر ہوئی تھی۔۔

شام چھ بجے کا وقت تھا باران بھی گھر آچکا تھا۔۔

زیبا کچن میں مصروف تھی جانتی تھی کہ آج آبان بشرا کو لینے گیا ہوا ہے۔۔

باران لان میں ہی بچوں کو لیے بیٹھا تھا پانچ ماہ کی زرنش کو گود میں اٹھائے ہوئے تھا اور 2 سالہ زیان فٹبال سے کھیل رہا تھا۔۔

باران کی نظر گاڑی کی جانب اٹھی مگر گاڑی سے نکلتے ہوئے وجود کو دیکھ کر ایک پل کے ساکت ہوا تھا۔۔

بشرا آبان کے ساتھ اتری تھی گاڑی سے۔۔
سر پہ اچھے سے دوپٹہ کو اوڑھے ہوئے تھی پورے راستہ انکی آپس میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ چل رہے تھے۔۔

یہ منظر دیکھنا باران کے لیے ناقابل برداشت ہو رہا تھا۔۔
اسکی آنکھوں میں چبھن سی ہونے لگی تھی دل کڑھنے لگا تھا۔۔
یہ اسکے لیے کسی اذیت سے کم نا تھا بظاہر تو وہ زیبا کے ساتھ بہت خوش رہتا تھا مگر اندر ہی اندر وجود چھلنی ہو رہا تھا اندر ہی اندر وہ پچھتاوے کی آگ میں جل رہا تھا"۔۔
آنکھیں زور سے میچ کر کھولیں تھیں سر گھوم رہا تھا جیسے وہ کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔۔ ہاتھ میں پکڑی زرنش کو ساتھ کھڑی میڈ کو پکڑا چکا تھا۔۔ وہ بچوں کو گھر کے اندر لے گئی۔۔

آبان اور بشرا ایک ساتھ گھر میں انٹر ہوئے تھے۔۔

ماشاءاللہ "زیبا انہیں ایک ساتھ دیکھتی بولی تھی۔۔

اوکے لیڈیز میں کمرے میں جا رہا ہوں آپ باتیں کریں میں زرا پیکنگ دیکھ لوں اپنی "

آبان کہتے اپنے روم میں چلا گیا۔۔ بشرا زیبا کے ساتھ ہی بیٹھ گئی اتنے میں میڈ زیان اور زرنش کو لے آئی۔۔

بشرا نے زیان کو گود میں اٹھا لیا تھا۔۔

زیبا کیا اب مجھے زیان واپس کر دیں گی میرا دل نہیں لگے گا اسکے بغیر "بشرا نے التجا کی۔۔

زیبا کے مسکراتے ہونٹ سکڑے تھے۔۔

مگر اسکے بغیر باران کا دل نہیں لگے گا" بہت چاہتا ہے وہ اسے۔۔اور میں بھی زیان سے دور نہیں رہ سکتی۔۔
پلیز "زیبا نے منت بھرے لہجہ میں کہا۔۔

اسے ماں اور باپ دونوں کا اکٹھے پیار مل رہا ہے اور وہ اپنی بہن کے ساتھ بھی بہت خوش ہے ہماری فیملی کمپلیٹ ہے "اسے تم ریکوئسٹ سمجھو۔۔

اور زیان پہ یہ بات کبھی ظاہر نہیں کرو گی کہ تم اسکی اصلی ماں ہو اس راز کو یہیں دفن کر دو ورنہ کل کو اسکے باپ کا کردار مشکوک ہو جائے گا اسکی نظروں میں "۔۔زیبا نے اسے سمجھاتے کہا۔۔

بشرا خاموش رہی تھی "اسے سہی بھی لگا تھا مگر زیان کے بغیر رہنا مشکل سا لگ رہا تھا۔۔

اس نے سارا وقت زیان کے ساتھ گزارا تھا اسکے روم میں "دس بجنے کو آئے تھے آبان نے سارا سامان گاڑی میں رکھوایا۔۔

بی بی جی آبان صاحب جی آپکو بلا رہے ہیں "ملازمہ نے آکر پیغام بھجوایا تھا آبان کا۔۔

زیان سوچکا تھا اسے ڈھیر سارا پیار دیا اسکے گال چومے ماتھا چوما۔۔

مس یو ٹو مچ زیان" بھرائی سی آواز میں کہتے وہ نکل گئی۔۔

باران انکے سامنے نہیں آیا تھا جب تک چلے نہیں گئے۔۔

@@@

طویل سفر کے بعد وہ دونوں ترکی پہنچے تھے۔۔

یہ جگہ تو اسکی فیورٹ تھی کتنا شوق تھا اسے ترکی دیکھنے کا اسے ٹرکش ڈرامہ بھی بے حد پسند تھے وہ سوچا کرتی تھی جب اسکے خوابوں کا شہزادہ اسے ملے گا تو وہ یہیں آئے گی آج وہ سچ میں بھی آگئی مگر دل میں کوئی خوشی کی رمق باقی نا تھی۔۔

ائیر پورٹ اترنے کے بعد آبان کی گاڑی آچکی تھی اسے لینے کے لیے۔۔

سارے راستہ ہی ان دونوں کے درمیان طویل خاموشی ہی چھائی ہوئی تھی۔۔

بڑی سی بلڈنگ کے سامنے انکی گاڑی جار کی تھی۔۔

بہت خوبصورت اور فرنشڈ اپارٹمنٹ تھا اسکا۔۔

" بڑی بڑی سی پینٹنگ لگی تھی ہر دیوار پہ

تھک گئی ہوگی ریسٹ کرلو۔۔آبان بھی تھکا ہوا تھا وہ بھی ریسٹ کرنا چاہتا تھا۔۔

اسکا سامان سارا وہ اندر لے آیا تھا۔۔

یہ کمرہ میرا ہے اور اسکے علاوہ سامنے دو کمرے ہیں کوئی بھی کمرہ رکھ سکتی ہو
"

وہ آبان کے سامنے والے کمرے جا گھسی تھی واقعی بہت تھک گئی تھی آرام کرنا چاہتی تھی۔۔

آبان نے اسکا اٹیچی اسکے کمرے میں رکھا اور اپنے کمرے میں جا گھسا تھا۔۔

بشرا نے تو سکھ کا سانس لیا تھا۔۔ شکر ہے اسے آبان کے کمرے میں نہیں رہنا پڑے گا۔۔
اور واش روم میں بند ہوئی تھی فریش ہونے کے لیے۔۔
اسکے بعد اسنے سونا تھا بس۔۔

آبان نے بھی کمرے میں آتے تھکن اتاری تھی فریش ہو کر۔۔

وہ بیڈ پہ لیٹا تھا سونے کے لیے۔۔

مگر وہ بے چین سا ہو رہا تھا۔۔ وہ پاکستان داد جی کی قبر پہ گیا تھا ان سے ملنے اسکا کوئی ارادہ نہیں تھا کہ وہ بشرا کے لے آئے گا اسے میرال کی یادیں بے چین کر دیتی تھی سکون سے سونا چاہتا تھا مگر سوتے ہوئے اسکی آنکھ کھل جاتی تھی۔۔

جیسے میرال اس سے روٹھ گئی ہو اس کی رونے کی سسکنے کی آوازیں اسکے کانوں میں پڑ رہی ہوں اور وہ اسے یقین دلا رہا ہو کہ وہ صرف اسکا ہو وہ دنیا میں بھی اسی کا ہے اور مرنے کے بعد بھی۔۔ مگر وہ بشرا کے بارے میں نہیں سوچ پا رہا تھا کہ وہ اسکے نام پہ بیٹھی ہے۔۔ جب وہ واپس گیا تو اسے احساس ہوا کہیں وہ زیادتی نا کر جائے بشرا کے ساتھ پھر اور داد جی کو کیا جواب دے گا کہ انکا بھرم نا رکھ سکا کئی سوچیں آئیں اور گئیں اسی طرح کافی دیر بعد جا کر اسکی آنکھ لگی تھی۔۔

@@@

اگلے دن صبح آبان آفس جانے کے تیار ہو رہا تھا پورا ایک دن گزر گیا بشرا سے دوبارہ سامنا نہیں ہوا تھا۔۔

جانے کے لیے کمرے سے نکلا۔۔

پھر کچھ سوچ کر اسکے کمرے کی طرف بڑھا۔۔

دروازہ ایک دو بار نوک کیا مگر کوئی جواب نا آیا۔۔

اتنا کون سوتا ہے گھوڑے بیچ کر کے اگلے بندے کوئی خبر ہی نا ہو" خود سے بڑ بڑاتا وہ چلا گیا۔۔

یوں ایک ہفتہ بیت گیا انکے درمیان کوئی بات چیت نہیں تھی۔۔آبان صبح آفس چلا جاتا اور رات گئے ہی گھر لوٹتا تھا۔۔

آج سنڈے تھا آبان گھر ہی موجود تھا۔۔
بشرا اپنی ہی دھن میں نکلی تھی کمرے سے باہر صبح کے نو بج رہے تھے۔۔
ڈھیلی ڈھالی شرٹ اور ساتھ ٹراؤزر سنہری بالوں کا رف سا جوڑا کیے ہوئے ۔۔جب آگے آئی تو سامنے صوفہ پہ آبان موجود تھا ٹراؤزر شرٹ پہنے ہوئے نیوز پیپر پڑھنے میں مصروف تھا۔۔

گڈ مارننگ "بشرا کو سامنے دیکھتے آرام سے نارمل انداز میں اسے دیکھتے کہا۔۔

اپنے حلیہ پہ شرمسار سی ہوئی تھی۔۔

گڈ مارننگ "آہستہ آواز میں کہتی دوبارہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔

اففف یہ آج گھر کیا کر رہے ہیں "آج تو سنڈے ہے اب اسے جھیلنا پڑے گا سارا دن۔۔

کہتے وہ الماری کی طرف بڑھی ڈھنگ کے کپڑے پہننے کے لیے۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ بلو کلر کی شارٹ فراک پہنے ہم رنگ پاجامہ اور دوپٹہ اوڑھے وہ واپس آئی باہر۔۔

کہیں جانا ہے " وہ اپنی جگہ پہ جوں کا توں ہی موجود نیوز پیپر لیے بیٹھا تھا۔۔

نہیں " نفی میں سر ہلاتے بولی۔۔

تو پھر چینج کیوں کیا" وہ اسکے سراپہ کو بغور دیکھتے بولا۔۔

وہ ویسے ہی" سر جھکائے بولی فرمانبرداری کا لحاظ کر رہی تھی۔۔

ویسے کیوں؟ تو پھر چلتے ہیں باہر بریک فاسٹ بھی باہر ہی کرتے ہیں۔۔ نیوز پیپر سائیڈ پہ رکھتے وہ سیدھا کھڑا ہو گیا تھا اسکے سامنے۔۔

جی" گھر ہی ٹھیک ہے' وہ اسے ایک نظر دیکھ کر پھر سر جھکا گئی۔۔

تم نے قسم کھا رکھی ہے میری کوئی بات نہیں ماننی" دونوں ہاتھ باندھتے اسے دیکھ بولا۔۔

اس نے بس نفی میں سر ہلا یا۔۔

گھر کی چابی اٹھا کر باہر کے دروازے کی جانب بڑھا۔۔
اس نے دوپٹہ سر پہ اوڑھ لیا اور اسکے پیچھے باہر چل دی۔۔

لفٹ کے ذریعے باہر آتے وہ پیدل چل پڑا۔۔
وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔۔

مارننگ واک بھی ہو جائے گی اور ہم ریسٹورنٹ بھی پہنچ جائیں گے کہتے وہ آگے بڑھا موسم کافی خوشگوار ہو رہا تھا۔۔
آس پاس چلتے ہوئے اپنے آپ میں مگن لوگ۔۔
روڈ پہ گزرتی ہوئی جدید نئی ٹرامس ٹرین۔۔ ارد گرد بڑی بڑی رنگ برنگی عمارتیں اسے اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی۔۔ موڈ کافی حد تک بحال ہو گیا تھا

استمبول کی مشہور سڑکوں پہ وہ کھو سی گئی تھی ریشمی آنچل خوشگوار ٹھنڈی ہوا میں لہراتا سر سے اتر چکا تھا کھلی سنہری زلفیں ہوا میں جھوم رہی تھی۔۔وہ پہلی بار باہر نکلی تھی اس سے پہلے شوق ہی پیدا نہیں ہوا تھا باہر نکلنے کا۔۔یہ سب تو وہ ٹرکش ڈراموں میں دیکھا کرتی اب اپنی آنکھوں سے آس پاس کا حسن دیکھ کر مسمرائز ہو رہی تھی۔۔

آبان ریسٹورنٹ کے آگے رک چکا تھا اپنے ساتھ چلتی بشرا کی جانب دیکھا جو کھوئی سی چلتی اس کے آگے نکلنے والی تھی۔۔دو قدم اسکی جانب بڑھاتے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔اسی وقت وہ ہوش کی دنیا میں آئی تھی اپنے ہاتھ پہ آبان کے ہاتھ کا لمس محسوس کرتی رک سی گئی تھی مگر ہاتھ نہیں جھٹکا تھا۔۔

آبان نے اسی وقت چھوڑ دیا تھا اسکا ہاتھ۔۔اس نے فٹ سے اپنے بال سمیٹتے سر پہ آنچل دھر لیا۔۔

ادھر جانا ہے" وہ ہوٹل کے اندر گھستا بولا وہ سر جھکائے اندر گئی وہ ایک پاکستانی ہوٹل تھا جہاں ہر طرح کے پاکستانی کھانے دستیاب تھے۔۔

وہ دونوں سامنے ٹیبل پہ بیٹھ گئے۔۔

" تم ایسا کرو مینیو سیلیکٹ کرو تب تک میں واش روم سے ہو کر آیا
وہ اسے وہیں پہ بٹھا کر اٹھا تھا۔۔
اس نے سر ہلاتے مینیو کارڈ اٹھایا تھا۔۔

ارد گرد بیٹھی عوام بھی زیادہ تر پاکستانی تھی۔۔
اس نے آس پاس دیکھتے کارڈ پڑھنے لگی۔۔
آبان واش روم جا چکا تھا۔۔

اتنے میں چار پانچ آوارہ لڑکوں کا گروپ ہوٹل میں داخل ہوا بشرا بلکل سامنے بیٹھی تھی بلو کلر میں اسکا روپ دمک رہا تھا وہ کارڈ پڑھنے میں مصروف تھی۔۔

ہئے بر و وہ سامنے دیکھو کیا مال ہے" ان میں سے ایک نے کہا تو سب کی نظر بشرا پہ اٹھی۔۔

وٹ آ ایشین بیوٹی" لیٹس گو۔۔ان میں جو انکا باس تھا وہ کہتا آگے بڑھا اور باقیوں نے بھی اسکی تائید کی۔۔ کرسی اسکے برابر میں کھینچتے اسکے سامنے جا بیٹھا اور باقیوں نے اس پاس گھیرا ڈال لیا۔۔

بشرا اچانک اس آفت پہ بوکھلا گئی تھی آنکھیں باہر آنے کو تھی۔۔ دل اتنی زور سے دھڑکنے لگا ارد گرد نظریں آبان کو ڈھونڈنے لگی تھیں۔۔

"ہیۓ بیوٹیفل لیڈی ادھر ادھر کیا ڈھونڈ رہی ہو ہم سامنے بیٹھے ہیں

سامنے بیٹھے لڑکے نے اسکے سامنے چٹکی بجاتے کہا۔۔

" بوائے فرینڈ کو ڈھونڈ رہی ہو گی

"وہ تو بیچارہ ہمیں دیکھتے ہی بھاگ گیا ہو گا

سب نے ایک ساتھ قہقہا لگایا۔۔

"ہمارے ساتھ کر لو بریک فاسٹ

'بل ہمارا"

سب باری باری بول رہے تھے۔۔

بشرا کا رنگ فق ہو چکا تھا آبان نا جانے کہاں رہ چکا تھا۔۔

آبان واشروم سے باہر نکلا تو اسکا فون بجنے لگا تھا فون سننے لگ گیا تو اسے وہیں دیر لگ گئی۔۔

پلیز "لیومی "اپنا دوپٹہ سنبھالتے روتے بمشکل بولی۔۔

نو بےبی "وہ اسکے سامنے منہ کرتے بولا تو کسی نے اسکے کاندھے پہ ہاتھ رکھا

۔۔

"بے دھیانی میں ہاتھ جھٹک دیا دوبارہ بشرا جانب متوجہ ہوا

اب کے ہاتھ کی گرفت مضبوط تھے۔۔

لڑکے نے مڑ کر دیکھا تو آبان غصہ سے آگ بگولا ہوا اسے دیکھ رہا تھا آس پاس کھڑے لڑکے بھی اسکے غصہ سے سہم گئے تھے۔۔

بشرا کی حلق میں اٹکی ہوئی جان بحال ہوئی تھی۔۔

وہ لڑکا کھڑا ہوا تھا آبان کے سامنے۔۔

" ہاؤ ڈیئر یو

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کے قریب آنے

کہتے ایک زوردار مکا جڑ دیا تھا اسکے منہ پہ وہ تو وہیں زمین بوس ہو گیا تھا۔۔

اسکے سامنے والا بھاگنے لگا تھا تو آبان کے ہاتھ میں اسکا کالر آگیا اور مکا اسے بھی جڑ دیا دیکھتے دیکھتے آبان نے سب پھڑ کا دیے۔۔

" تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو ہریس کرنے کی

کہتے اس نے سارے ڈھیر کر دیے تھے۔۔
تمام ہوٹل کے لوگ اور اسٹاف اسے روکنے والے تھے۔۔

سر سر پلیز "کام ڈاؤن۔۔

آپکے سامنے میری بیوی کو ہریس کیا جارہا تھا اور اب بھی مجھے ہی روک رہیں ہیں" وہ غصہ سے آگ بگولا ہوتا بولا۔۔

ایم سوری سر" پلیز۔۔

آپ کنٹرول کریں پولیس ابھی پہنچتی ہو گی" ہم نے کال کر دی ہے" آئی

" ڈونٹ نو کے یہ گنڈے موالی کہاں سے آ گئے

ہوٹل کا مینیجر ایکسکیوز کرتا بولا۔۔

آبان بشرا کی طرف متوجہ ہوا جو سر جھکائے ہلکا ہلکا سا کانپ رہی تھی روتے ہوئے۔۔

بشرا" آبان نے بازو پکڑتے اسے کھڑا کیا تو وہ بے اختیار اسکے سینے سے جا لگی ارد گرد دونوں بازو باندھتے سر اسکے سینے پہ رکھے سسک رہی تھی وجود ہلکا ہلکا سا کانپ رہا تھا۔۔

آبان نے بھی اسکی کمر کے گرد ایک بازو حائل کیا اور اسے دلاسہ دینے لگا۔۔

ایم سوری بشرا" نا میں تمہیں چھوڑ کر جاتا اور نا یہ سب ہوتا۔۔

اتنے میں پولیس آگئی آبان نے ایسے ہی بشرا کو اپنے ساتھ لگائے رکھا اور پولیس کو بیان دیا اور وہ سب لڑکوں کو اٹھا کر لے گئی۔۔

آبان باہر نکلنے لگا تو ہوٹل کے مینیجر نے اسے روک لیا۔۔
" سر پلیز آپ ناشتہ تو کرتے جائے

نو" تھینک یو" آپکی سروس بہت اچھی ہے۔۔آئیندہ کبھی نہیں آؤں گا۔۔
انہیں سناتا باہر جانے لگا۔۔

سر آپکو ایسے نہیں جانے دیں گے پلیز آپکو ہمارے ہاں بریک فاسٹ لازمی کرنا ہے۔۔ ہم آپکو اور آپکی وائف کو اسپیشل سروس پرووائیڈ کریں گے بلکل فری"

آپ بس پیک کر دیں بریک فاسٹ ہم گھر جا کر کھا لیں گے۔۔ یہ بہت ڈر گئیں ہیں ..

جی سر" مینجر کہتے چلا گیا۔۔

آبان نے آہستگی سے اسے خود سے الگ کیا اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔ دونوں ہاتھوں سے بشرا کا چہرہ تھاما تھا۔۔
میں ہوں نا کچھ نہیں ہوتا میرے ہوتے ہوئے کوئی تمہیں ہاتھ تو لگائے۔۔ ٹانگیں اور بازو توڑ دی ہیں میں نے انکی" زندگی بھر یاد رکھیں گے۔۔

اپنے انگوٹھوں کے پوروں سے اسکا چہرہ سے آنسو صاف کیے۔۔

اسکا ہاتھ تھامے پارسل پکڑے وہ باہر نکلا تھا۔۔
سامنے آتی بس پہ دونوں سوار ہوئے اور گھر کی طرف روانہ ہوئے۔۔ پانچ منٹ میں وہ اپنی بلڈنگ کے سامنے تھے آبان نے اسکا ہاتھ چھوڑا نہیں تھا ایک منٹ کے لیے بھی اور نا ہی بشرا نے چھڑایا تھا وہ خود کو کافی محفوظ محسوس کر رہی تھی۔۔

بارا بج گئے بہت بھوک لگ رہی ہے" جلدی سے ناشتہ لگاؤ میں ابھی آیا منہ ہاتھ دھو کر۔۔

فلیٹ میں پہنچتے آبان نے کہا اور کمرے میں چلا گیا۔۔

بشرا پارسل اٹھائے کچن میں چلی گئی۔۔

اسے ابھی ابھی وہی منظر یاد آرہا تھا ہاتھوں میں لغزش ابھی بھی تھی۔۔

کافی ڈر گئی تھی۔۔

دوپٹہ سر سے اتار کر گلے میں ڈال لیا تھا۔۔

آبان باہر آیا تو وہ ناشتہ پلیٹوں میں ڈال کر خود کرسی پہ بیٹھی سوچوں میں گم تھی۔۔

آبان نے اسکی آنکھوں کے آگے چٹکی بجائی تو وہ ہوش میں آئی۔۔

آبان نے ناشتہ شروع کیا تو وہ ویسے ہی بیٹھی تھی۔۔

" تم ناشتہ کیوں نہیں کر رہی

" مجھے بھوک نہیں ہے نہیں کھانا مجھے کچھ بھی مجھے واپس جانا ہے گھر

" جتنی زبان چل رہی ہے اتنے ہاتھ بھی چلا لیتی " دور کھ کر کیوں نہیں لگائی

" واپس کہاں جاؤ گی

" سٹرونگ بنو ہر جگہ میں تمہارے ساتھ نہیں ہوں گا

وہ اسے ہمت دلاتے بولا تھا جو وہ کب کی ہار گئی تھی۔۔

@@@

" اب تم نے کیا سوچا ہے کب تک یہ کپڑے سلائی کرتی رہو گی

اماں انوشہ سے بولی تھی جو دے دھڑا دھڑ کپڑے سینے میں ہی مصروف رہتی۔۔

کیا سوچنا ہے میں نے "وہ سوئی سے موتی لگا رہی تھی قمیض پہ مصروف سے انداز میں بولی۔۔

" اپنے بارے میں "شادی کرلو گھر بسالو تم بچوں کی فکر نا کرو میں ہوں

انوشہ نے غش کھا کر اماں کی دیکھا۔۔

" اماں یہ کیا کہہ رہو ایسا سوچ بھی کیسے لیا آپ نے تین بچے ہیں میرے "

میں انکو چھوڑ کر شادی کرلو۔۔

ہاں عمر ہی کیا ہے تمہاری تیس سال کی ہو بس ابھی جوان ہو کیسے گزارا کرو گی بغیر مرد کے ابھی تو ساری زندگی پڑی ہے "اماں نے سمجھانا چاہا۔۔

میرا بیٹا دس سال کا ہے اماں "وقت نے اسے بہت بڑا کر دیا ہے کتنا سمجھدار کر دیا ہے اسے اور تم کہہ رہی ہو۔۔

میرا کردار میرے بچوں کے سامنے مشکوک ہو جائے گا کیا سوچے گا وہ میرے بارے میں "۔۔انوشہ نے صاف دو ٹوک منع کر دیا۔۔

اتنا آسان نہیں ہے بیوگی کی زندگی گزارنا میں نے گزاری ہے تنہا زندگی پتا ہے مجھے دنیا کتنے حالات تنگ کر دیتی ہے۔۔

سلیم کا تو میرے علاوہ کوئی نہیں تھا مگر تمہارے بچوں کے لیے میں ہوں تم بھی چھوڑ دو ضد "

اماں نے اسے حقیقت سے آشنا کروانا چاہا۔۔

بس کر دیں اماں گھٹنوں سے تو چلا نہیں جاتا اور باتیں بڑی بڑی کرتی ہو سنبھال لو گی تم سب "کوئی کسی کی اولاد نہیں پالتا چپ کر کے بیٹھی رہو کوئی نیا موضوع نا چھیڑ کر بیٹھ جاؤ" انوشہ نے زرا سخت لہجہ میں کہا تھا۔۔
تو اماں خاموش ہو گئی۔۔

میں تو تمہارا بھلا سوچ رہی تھی وہ ناراض ہوتے بولی۔۔

انوشہ سر جھٹک کر پھر سے اپنے کام میں جت گئی۔۔

@@@

اگلی صبح آبان آفس جانے کے لیے تیار شیار ہو کر کمرے سے نکلا تھا مگر سامنے دیکھ کر ٹھٹکا تھا بشرا کچن میں کھٹ پٹ کرنے لگی ہوئی تھی۔۔
یہ آبان کے لیے شاک سے کم نہیں تھا آج پہلی بار اسے صبح صبح دیکھا ہے۔۔

کھلے سنہری بال کمر پہ آبشار کی طرح بکھرے۔۔دوپٹہ کرسی پہ جھول رہا تھا ۔۔اچانک مڑی تو سامنے آبان کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

ناشتہ تیار ہے"آہستہ آواز میں کہتی کرسی سے دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالا تھا۔۔

ناشتہ میرے لیے ؟وہ زرا حیرت سے بولا تھا۔۔

..جی آپ ناشتہ نہیں کرتے "ایک نظر دیکھا پھر نظریں جھکا لیں

کرتا ہوں مگر آفس میں گھر کبھی نہیں کیا۔۔کہتے اپنا آفس بیگ ٹیبل پہ رکھا اور خود چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔

آملیٹ تو بہت اچھا بنا ہے ایک بائٹ لے کر بولا اور ساتھ چائے کی سیپ لی

" "چائے بھی زبردست ہے

واہ آج تو دل پیٹ بھر کر ناشتہ کیا ہے ورنہ میں نے ہلکا پھلکا سا ناشتہ ہی کیا

" ہے

وہ گھر کے لیے کچھ سامان چاہیئے تھا اور گروسری بھی" وہ آہستہ سے بولی

آبان کے سامنے وہ کنفیوژ ہو جاتی تھی۔۔

چلو شکر ہے تم نے گھر میں کچھ انٹرسٹ تو دکھایا" ٹونٹ مارتے کہا تھا۔۔

بشرا کو اسکی یہ بات اچھی نہیں لگی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا تھا۔۔

جس پہ آبان کو ہنسی آئی مگر دبا گیا۔۔

یہ لو کریڈٹ کارڈ جو کچھ بھی چاہیے لے آؤ خود" اپنا والٹ نکال کر اس میں کارڈ نکال کر اسکے حوالے کیا۔۔

میں" اس نے حیرت سے کہا۔۔

ہاں تم' نکلو گھر سے گھومو پھرو دیکھو آس پاس کا نظارہ اور گروسری بھی لے آؤ۔۔

اسنے بڑے آرام سے کہا۔۔

میں اکیلی کیسے" وہ پریشانی بولی۔۔

یہاں کی لڑکیاں اکیلی ہی گھومتی پھرتی اپنا کام خود کرتی نظر آتی ہیں تم بھی بریو بنو اب "بی کونفیڈنٹ۔۔ حوصلہ دیتے کہا۔۔

نہیں ابھی تو مجھے راستوں کا بھی نہیں معلوم" وہ اسکی نفی کرتی بولی۔۔

اچھا ٹھیک ہے بتا دو جو لانا ہے میں خود ہی لے آؤں گا بلکہ مجھے میسیج کر دینا شام کو۔۔
اپنا موبائل نکالتے کہا۔۔

" تمہارا نمبر کیا

سائیڈ پہ پڑا اپنا موبائل اٹھایا بشرا نے نمبر دیکھنے کے لیے۔

یہ تمہارا موبائل ہے"ایک سمپل سا اینڈرو ئیڈ فون اسکے ہاتھ میں پکڑے دیکھ کر بولا۔۔

جی"بشرا نے موبائل سامنے لہراتے کہا۔۔

وہ اسکا نمبر سیو کرتا چلا گیا۔۔
اور وہ برتن سمیٹنے لگ گئی۔۔

@@@
شام کو آبان اسکے بتایا ہوا سارا سامان لے آیا تھا۔۔

ساتھ ایک الگ سے شاپر اسے پکڑا یا
' یہ تمہارے لیے ہے"

یہ کیا کہتے شاپر کھولا تو اس میں مہنگا ترین فون نکلا۔۔

وہ حیرت سے دیکھنے لگی۔۔

یہ تمہارے لیے ہے نیو آئی فون بشرا آبان ہو تم "پھینک دو ڈسٹ بن میں اس تھکے ہوئے فون کو۔۔اسکے موبائل کی جانب اشارہ کرتے کہا۔۔

" مگر میں نے تو نہیں کہا آپ سے

بس اب نخرے مت کرو زیادہ رکھ لو اس میں نیو سم بھی ڈالی ہے اور میرا نمبر سیو ہے باقی تم خود کر لو۔۔

کہتے وہ کمرے میں چلا گیا۔۔

بشرا تو وہ مہنگا ترین فون دیکھتی رہ گئی۔۔

@@@

دن یونہی گزرنے لگے تھے آبان صبح ناشتہ کر کے جاتا اور شام کا کھانا بھی گھر ہی آکر کھانے لگا تھا۔۔

اب تو ان میں بات چیت بھی ہونے لگی تھی۔۔
آبان نے اسکی جانب کوئی پیش رفت نہیں کی تھی کھانا کھانے کے بعد دونوں اپنے اپنے کمروں میں چلے جاتے۔۔ بشرا کی ایکٹریکشن آبان کی جانب بڑھ رہی تھی اب تو وہ روز ہلکا پھلکا سا تیار بھی ہو جاتی تھی۔۔ آبان کی توجہ حاصل کرنے کے لیے۔۔

آج بھی شام کو آبان گھر آیا تو اس نے گرے کلر کا ہلکا سا کام والا سوٹ پہن رکھا تھا۔۔پنک لپ اسٹک آنکھوں میں کاجل لگائے وہ اچھی لگ رہی تھی۔۔

آبان فریش ہو کر آیا تھا کھانا کھانے کمرے سے باہر۔۔وائٹ ٹی شرٹ پہنے اور ساتھ ٹراؤزر پہنے ہوئے۔۔سیاہ گھنے بال ہلکی سی بڑھی ہوئی داڑھی میں وہ پر کشش نظر آتا تھا۔۔

بشرا نے کھانا لگا لیا تھا۔۔

وہ چپ چاپ بیٹھ کر کھانے لگا تھا بشرا بس پلیٹ میں چمچ گھمارہی تھی اسکا دھیان کہیں اور تھا۔۔

کیا ہوا تم کھا نہیں رہی" کھانا کھاتے بشرا پہ نظر گئی تو پوچھ بیٹھا۔۔

کھارہی ہوں" کہتے وہ کھانے لگی مگر اسکا دل زرا بھی نہیں چاہ رہا تھا۔۔

وہ چپ چاپ اپنے کمرے میں گھس گیا۔۔

بشرا کو نا جانے کیوں اب اس پہ غصہ آنے لگا تھا وہ اس پہ دھیان ہی نہیں دیتا

۔۔

اور آج تو غصہ کے ساتھ رونا بھی آنے لگا تھا۔۔

وہ بھی چپ چاپ برتن سمیٹ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

ابھی لیٹی ہی تھی کہ انوشہ کی کال آنے لگی۔۔

سلام دعا کے بعد چپ سی ہو گئی انوشہ کو اسکی خاموشی میں کوئی گڑبڑ لگی۔۔

"کیا ہوا چپ چپ سی کیوں ہو

آپی اسے مجھ میں کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے" اسے یہ کہہ کر رونا آنے لگا تھا۔۔

بشرا کیا ہوا ہے آبان نے کچھ کہا ہے" انوشہ پریشان سی ہوئی۔۔

یہی تو بات ہے وہ کچھ کہتا ہی نہیں ہے کہ اچھی نا بری" خیال بھی بہت رکھتا ہے مگر احساس بھی کرتا ہے میرا مگر وہ خوشی نہیں ملتی اس سے جو ملنی چاہیے " اب بھی چپ چاپ اپنے کمرے میں چلا گیا ہے
وہ بتاتے ہوئے رو پڑی۔۔ بشرا احساس ہو گئی تھی اس کے لیے۔۔

@@@

بشرا کیا ہوا ہے آبان نے کچھ کہا ہے" انوشہ پریشان سی ہوئی۔۔

یہی تو بات ہے وہ کچھ کہتا ہی نہیں ہے کہ اچھی نا بری "خیال بھی بہت رکھتا ہے مگر احساس بھی کرتا ہے میرا مگر وہ خوشی نہیں ملتی اس سے جو ملنی چاہیے " اب بھی چپ چاپ اپنے کمرے میں چلا گیا ہے

وہ بتاتے ہوئے رو پڑی۔۔ بشرا احساس ہو گئی تھی اس کے لیے۔۔

تو دو قدم تم بڑھا لو اسکی جانب بس تھوڑی سی انا ہی تو ہے جو آڑے آ رہی ہے ۔۔ بعد میں پچھتانے سے بہتر ہے بندہ پہلے ہی تھوڑی سی عقل کر لے۔۔

تم اس سے بات کرو پوچھ لو اس سے کہ آخر کیا چاہتا ہے۔۔ انوشہ نے اسے سمجھاتے کہا۔۔

اور کچھ باتیں کرتے کال کاٹ دی۔۔

اگلے دن آبان ناشتہ کے بعد آفس چلا گیا۔۔

بشرا آج پہلی بار آبان کے روم میں آئی تھی ۔۔ایک مہینہ سے زیادہ کا عرصہ ہو چلا تھا اسے آئے ہوئے مگر اس نے کبھی یہاں کا رخ نہیں کیا۔۔ میڈ ہی اسکا کمرہ صاف کر کے جاتی تھی۔۔

کمرے میں آتی سارے کمرے کا جائزہ لیا۔۔ کمرہ بہت خوبصورتی سے بنا ہوا تھا اعلی نئے طرز کا فرنیچر جہازی سائز بیڈ۔۔اسکا دھیان الماری کی طرف گیا ۔۔اسے کھولنا چاہا پر وہ لاک تھی۔۔

اسے عجیب لگا کہ آبان نے اپنی الماری کیوں لاک کی ہے "جبکہ گھر میں صرف میں ہی ہوں" پھر اسکی نظر کمرے سے جوڑے دروازے پہ گئی۔۔ دروازہ کھولتی وہ اندر گئی تو وہ کمرہ پورا آرٹ گیلری تھا۔۔وہاں صرف ایک ہی چہرے کی چھوٹی بڑی پینٹنگز پڑی تھیں۔۔

اسکے ذہن میں بس ایک نام آیا میرال۔۔

میرال" نام اس نے بولا۔۔

وہ بہت خوبصورت تھی تیکھے نین نقش۔۔

اسے جیلسی سی ہونے لگی تھی میرال سے وہ پھر سے کمرے میں آئی اب کے دوبارہ کوشش کی الماری کھولنے کی ادھر ادھر ڈراور سے چابی ڈھونڈ ہی نکالی تھی الماری کی۔۔

الماری کی تلاشی کے دوران ایک البم نکل آیا کچھ تصاویر کا۔۔

اس میں آبان کی تصویریں تھیں پہلے اسکے شاید بچپن کی تھی اسکے ماں باپ کے ساتھ باران کے ساتھ اور دادجی کے ساتھ آگے تصویریں میرال کے ساتھ تھی۔۔

بہت ماڈرن سی لڑکی تھی۔۔آبان کتنا خوش نظر آرہا تھا اسکے ساتھ اتنا خوش اور ہنستا ہوا اس نے کبھی دیکھا ہی نہیں آبان کو جتنا وہ میرال کے ساتھ لگ رہا تھا۔۔کسی تصویر میں میرال کا کاندھے پہ سر تھا تو کہیں اسکے ساتھ لگ کر کھڑی تھی تو کہیں اسکے بے حد نزدیک۔۔وہ بلاشبہ بہت خوبصورت تھی۔۔ زیبا نے بتایا تھا اسکی پہاڑی سے گر کر موت واقع ہو چکی تھی جسکا صدمہ آبان نے بہت لیا تھا کافی سال لگے اسے اس صدمہ سے باہر نکلنے کے لیے۔۔

اب بشرا کو سمجھ آئی کہ کیا وجہ آبان کی اس سے دور رہنے کی۔۔

البم کو الماری میں رکھتے اسکی الماری بند کر کے چلی گئی اور چابی الماری میں ہی رہ گئی تھی۔۔

رات کو جب آبان گھر آیا تو چینج کرنے کے لیے اس نے الماری کی چابی ڈھونڈی تو وہ نا ملی اچانک الماری پہ نظر پڑی تو چابی الماری پہ لگی تھی۔۔
اسے لگا شاید وہ خود ہی بھول گیا ہے۔۔

چینج کر کے وہ باہر آیا تو بشرا کی کھانا لگا چکی تھی۔۔
سکن اور پرپل امتزاج کا سوٹ پہنے ہوئے سنہری بالوں کو کھلا چھوڑے ہوئے اور آج تو لال لپ اسٹک ہونٹوں پہ سجائی تھی مگر موڈ تھوڑا اوف تھا
۔۔

" ماشاءاللہ کھانا تو بہت مزے کا ہے آج بس دال میں نمک تیز ہے

یہ کیسی تعریف تھی" نقص بھی نکال دیا ساتھ۔۔ وہ زرا تیز لہجہ میں بولی۔۔

جیسے تم نے سرخ ہونٹوں کے ساتھ چہرے پہ غصہ دھرا ہے "شوخ سے لہجہ میں کہا

ہاں پتا ہے اچھی نہیں لگتی نا آپکو "معصوم سے لہجہ میں غصہ تھا۔۔

نہیں تم تو بہت اچھی ہو "آبان نے اسکا غصہ سے بھرا لہجہ نوٹ کرتے کہا۔۔

مگر آپکی میرال سے کم ہی اچھی ہوں "پیر پٹختی وہ کمرے میں بند ہوئی تھی ۔۔

آبان تو اسے دیکھتا ہی رہ گیا اسے اچانک یوں میرال کا خیال کیسے آگیا۔۔
یقیناً زیبا بھابھی نے بتایا ہوگا۔۔

اس نے زیادہ دھیان نا دیا اس بات پہ اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

تین دن ایسے ہی گزرے تھے آبان کی سمجھ سے باہر تھا کہ اسکی چابیاں المارى میں کیسے رہ جاتی تھیں جبکہ وہ خود دراز میں رکھ کر جاتا تھا۔۔

بشرا ڈیلی اسکے کمرے میں آتی تھی اسکے آرٹ گیلری میں بھی جاتی اور تصویر والا البم دوبارہ سے سارا دیکھتی اور میرال کے ساتھ آبان کو دیکھتی جل بھن جاتی تھی۔۔

اسکی باتوں میں بھی میرال کا طنزیہ ذکر ہوتا تھا۔۔

ایک دن آبان جلدی گھر آگیا اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے وہ ریسٹ کرنے کے لئے گھر آگیا ابھی وہ اپنے کمرے تک پہنچا تھا کہ اسکے کمرے کا ہلکا

سا دروازہ کھلا تھا۔۔وہیں سے اندر جھانک کر دیکھا تو بشرا اسکے بیڈ پہ بیٹھی تھی اور اسکے ہاتھ میں البم تھا وہ تصویریں دیکھ رہی تھی ۔۔اب اسے سمجھ آیا اسکے کمرے میں کون آتا ہے۔۔وہ الٹے پاؤں دوبارہ مڑ گیا تھا اور گھر سے نکل گیا ۔۔

پہلے اسے شک تھا بشرا پہ اب یقین ہو گیا تھا۔۔

وہ جیلس ہو رہی ہے "اس لیے آج کل غصہ زیادہ ہی کرنے لگی تھی۔۔

شام کو گھر لوٹا تھا پھر۔۔

بشرا نے حسب عادت اس کے لیے کھانا لگایا تھا۔۔

آبان نے کھانا کھایا اور پھر بولا۔۔

یہ سارے کام ختم کر کے میرے روم میں آنا اور اگر ہو سکے تو میری طبیعت
"کچھ ٹھیک نہیں ہے ایک مگ کافی بھی ساتھ لے آنا۔۔

کہتا وہ چلا گیا۔۔

روم میں" وہ زیر لب بڑبڑاتے ہوئے برتن سمیٹنے لگی

دھڑکتے دل کے ساتھ وہ اسکے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔ ناجانے کیوں
بلایا ہے اس نے سوچتے اسکے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

وہ دونوں ہاتھ کمر پہ رکھے منہ موڑے کھڑا تھا۔۔

کافی" وہ اسکے ہوتے ہوئے پہلی بار آئی تھی اسکے کمرے میں۔۔

وہ اسکی طرف مڑا بغور اسکا چہرہ دیکھا تھا۔۔وہ سر جھکائے کھڑی تھی ہاتھ میں ٹرے پکڑے۔۔

سنہری زلفیں چہرے پہ جھوم رہی تھی آدھے بال کیچر میں مقید تھے باقی کمر پہ بکھرے تھے۔۔

گھنی پلکیں گرائے۔۔چھوٹی سی ناک لال سرخی سے سجے ہونٹ "لال ہی سوٹ پہنے ہوئے وہ اسے اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی۔۔

سائیڈ پہ رکھ دو" اسے بغور دیکھتے کہا تھا۔۔اسکی بدلی ہوئی نظروں سے نروس ہو رہی تھی سامنے ٹیبل پہ کافی رکھتے وہ مڑی تھی دروازے کی طرف۔۔

تم کدھر جا رہی ہو" پیچھے سے بولا تھا۔۔

وہ رک کر اسکی جانب مڑی۔۔

مم۔میں اپنے۔۔کمرے۔۔میں" بمشکل لفظ ادا ہوئے تھے منہ سے۔۔

ادھر آؤ" اپنے پاس بلایا۔۔

وہ جھجھکتی دو قدم کی دوری پہ اسکے سامنے سر جھکائے کھڑی ہوئی۔۔

سارا دن میرے کمرے میں رہتی ہو اور اب جانا ہے" اب بھی رک جاؤ کیا وقت ہے؟اسے دیکھتے کہا تھا۔۔

بشرا کے تو رنگ اُڑے تھے اپنی چوری پکڑے جانے پہ۔۔
نن۔نہیں تو میں کب"۔۔

میں تو نہیں آئی کبھی یہاں۔۔ جھوٹ بولنا چاہا مگر زبان ساتھ دینے سے انکاری تھی۔۔

ہم تو کیا چیز ہے جو تمہیں مل نہیں رہی یہاں سے" وہ دونوں ہاتھ باندھے اس سے پوچھ رہا تھا اور اسکے چہرے کے ایکسپریشن بھی انجوائے کر رہا تھا۔۔

آپ اور آپکا وقت, آپکی محبت جو شاید آپ کر گزرے ہیں۔۔
یا آپکو لگتا ہے کہ میں کبھی آپ کے بھائی کے ساتھ۔۔
جان بوجھ کر بات کو ادھورا چھوڑ دیا تھا۔۔

اسے بازو سے پکڑتے کھینچ کر اپنے ساتھ لگا لیا تھا اپنے دونوں بازو اسکے ارد گرد حائل کرتے اسے مکمل اپنے حصار میں لے لیا تھا۔۔

تھوڑی سے پکڑتے اسکا چہرہ اونچا کیا تھا۔۔اپنی ناک اسکی ناک کے ساتھ مس کی تھی۔۔

اور آہستگی سے اسکے سرخ ہونٹوں پہ جھکا تھا۔۔

اس اچانک افتاد کے لیے وہ تیار نا تھی اسکی اچانک اس کی گئی حرکت پہ زورو شور سے دل دھڑک اٹھا تھا۔۔

نرمی سے اسکے ہونٹوں کو آزاد کیا تھا گو کہ اسکے سارے شکووں کے جواب تھا۔۔

بشرا کے پاؤں جیسے شل ہو گئے تھے وہ اسکے رحم و کرم پر پہ کھڑی تھی۔۔

مارے شرم کے اس سے سر اٹھایا ہی نہیں گیا تھا۔۔

تم سے محبت مجھے پہلی نظر میں ہی ہو گئی تھی۔۔وہ اسے اپنی بانہوں میں بھرے پیار بھرے انداز میں بولا۔۔

بشرا نے نظریں اٹھا کر سوالیہ نظروں سے دیکھا اسے۔۔

ہاں "جب تم پہلی بار میری گاڑی سے ٹکرائی تھی اس وقت "اس وقت ہی دل دھڑکا تھا تمہیں دیکھ کر۔۔

مگر اپنے جذبات کو میں اس وقت چھپا گیا جب مجھے پتا چلا تھا کہ تم باران کی بیوی ہو "

مگر شاید قسمت نے ہمیں ملانا تھا جو آج تم میری دسترس میں ہو۔۔

گھمبیر لہجہ میں کہتے اسے اپنی بانہوں میں سموئے کھڑا تھا۔۔

ناتو تم میرا ماضی کریدنے کی کوشش کرو گی اور نا ہی میں تمہارا ماضی۔۔

ہمیں سب بھول کر آگے بڑھنا ہے اور رہی بات ٹائم کی تو میں تمہیں وقت دے رہا تھا مگر شاید میرا دور رہنا بدگمانی کا سبب بننے لگا تھا۔۔جب تک تم اجازت نہیں دو گی میں تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا زبردستی کا میں قائل نہیں ہوں" کہتے اسے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا اور صوفہ پہ بیٹھ کر کافی کا مگ تھام لیا تھا۔۔

بشرا وہاں ایک پل کے لیے بھی نہیں رکی تھی سیدھا اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔

آبان کی کی گئی سرگوشیاں اسکے کانوں میں رس گھولنے لگی تھی۔۔شرمیلی سی مسکان اسکے چہرے پہ رمق رہی تھی۔۔
جب تک تم اجازت نہیں دو گی میں تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گا زبردستی"
"کا میں قائل نہیں ہوں

سونے کے لیے بیڈ پہ لیٹی تو پھر آبان کی سر گوشی کان میں گونجی۔۔

وہ اسی وقت کھڑی ہوگئی تھی۔۔اپنے نچلے لب کچلنے لگی تھی۔۔پھر کچھ سوچتے آبان کے کمرے کی طرف بھاگی تھی۔۔

آبان بیڈ پہ لیٹا بشرا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔تکیہ پہ سر رکھے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھے ہوئے تھا۔اچانک اسکے کمرے کا دروازہ کھلتا ہے۔۔

بشرا دھڑکتے دل کے ساتھ اسکے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

وہ اسکے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔

آبان نے اسے دیکھتے اپنا بازو پھیلایا تھا۔۔

وہ اسکے سینے پہ سر رکھے اسکے ساتھ لپٹ گئی تھی۔۔آبان نے اسے اپنی آغوش میں بھر لیا تھا۔۔

آج سے مجھ پہ سارے اختیارات آپکے ہیں" اجازت نامہ ملتے ہی آبان نے اسے تکیہ کے ساتھ پن کیا تھا۔۔
برسوں کی تھکن تھی جو اپنی اس پہ اتاری تھی بہت نرمی تھی اسکے انداز میں وہ اپنی محبت سے اسکا رواں رواں مہکا گیا تھا اسکے انگ انگ میں اپنا لمس چھوڑتے اسے اپنے نام کر گیا تھا۔آج دو ٹوٹے دل جڑے تھے دو ادھورے لوگ ایک دوسرے کو مکمل کر گئے تھے۔۔

@@@

آبان کو جیسے دوسری زندگی مل گئی ہو وہ جینے لگا تھا بشرا کے ساتھ بشرا کو بھی حوصلہ ملا تھا اسے بھی زندگی سے پیار ہونے لگا تھا ہنستے مسکراتے آج کا دن

گزرا تھا آج سنڈے تھا اور آبان نے اسے استنبول کی ہر خوبصورتی سے آشنا

کروایا تھا۔۔

وہ کھل کر مسکرا رہی تھی اسکے گال پہ پڑتا ڈمپل نمایا ہو جاتا آبان اس گڑھے

میں کھو سا جاتا اس سے پہلے اس نے اسکے گال پہ ڈمپل پڑتا دیکھا ہی نہیں تھا

کیونکہ اس نے اسے کبھی مسکراتے دیکھا ہی نہیں تھا جب سے وہ اسکے سنگ

مسکرانے لگی تھی تب سے اسکا ڈمپل اس نے دیکھا تھا۔۔ وہ جب ہنستی تو اسکی

گال کا ڈمپل نمایا ہو جاتا۔۔

وہ بھی اسکے ساتھ خوش رہنے لگا تھا۔۔ بشرا نے میرال کو اسکی زندگی اور اسکی

یادوں سے نکال باہر لائی تھی۔۔

اسکی آرٹ گیلری میں میرال کی ساری تصویریں اس نے جلادی تھیں تاکہ

وہ اسے دیکھ کر پھر نا دکھی ہو اسکی کوئی یاد بشرا نے باقی نہیں رہنے دی تھی۔۔

باقی تھا تو صرف وہ دونوں اور انکی خوشیاں بشرا آئے دن اپنی اور آبان کی تصویریں انوشہ کو بھیجتی رہتی تھی۔۔انوشہ کی تو جیسے جان میں جان پڑ گئی تھی دونوں کو خوش دیکھ کر۔۔

@@@

باران کے حصہ میں آیا تھا تو بس پچھتاوا کاش بشرا اسکی زندگی میں آئی ہی نا ہوتی تو آج وہ بہت خوش ہوتا زیبا کے ساتھ۔۔

زیبا آج بھی اسکے ساتھ ہے مگر ایک کسک باقی تھی اسکے دل میں جیسے زندگی میں کوئی کمی باقی رہ گئی ہو "

آج جب اسے خبر ملی تھی کہ بشرا اور آبان کے ہاں بیٹی ہوئی ہے تو یہ خبر اسکے لیے خوش کن نہیں تھی۔۔بلکہ اسکے دل کی لگی آگ کو مزید ہوا مل گئی تھی

۔۔ تین سال ہو گئے تھے آبان اور بشرا دوبارہ کبھی واپس پاکستان نہیں آئے تھے۔۔

زیبا بہت خوش ہوئی تھی یہ خبر سن کر اسکی آبان اور بشرا اسے بات چیت ہوتی رہتی تھی۔۔ جانتی تھی کہ باران کے دل میں کیا چل رہا ہے اوپر اوپر سے وہ اسکے ساتھ بہت خوش رہتا ہے اسے خوش رکھنے کی پوری کوشش کر رہا ہے مگر اسکی اداس آنکھیں اسکا ساتھ نہیں دے پاتی تھی۔۔

مگر زیبا بچوں میں بہت خوش تھی زرنش چار سال کی ہو گئی تھی اور زیان چھ سال کا ان دونوں میں ہی وہ مصروف رہنے لگی تھی اپنی ساری توجہ اسکی بس بچوں میں ہی تھی۔۔

@@@

انوشہ اپنا بوتیک چلارہی تھی جو بہت کامیابی سے چل رہا تھا۔۔اس نے کافی اسٹاف رکھا ہوا تھا اپنی بوتیک کے لیے۔۔
وہ بشرا اسے ملنے بچوں سمیت ترکی آئی تھی اپنے دم پہ۔۔

آپی یہ بلکل آبان پہ چلی گئی ہے بہت تنگ کرتی ہے مجھے "بشرا ننھی سی رحاب کو اٹھائے منہ پھلائے بول رہی تھی جواب دو ماہ کی ہو چکی تھی۔۔

خدا کا خوف کرو بشرا تم اب اتنا بھی تنگ نہیں کرتی جتنا تمہیں لگتا ہے اپنا تو پتا نہیں تمہیں خود کیا کرتی ہو آبان پہ الزام لگا رہی ہو "انوشہ نے اسے ٹوکا۔۔

ماما یہ کتنی پیاری ہے اسے مجھے دے دیں ہم اسے ساتھ ہی لے جاتے ہیں "تیرا سالہ التمش رحاب کو گود میں اٹھائے بولا۔۔

تم اسے اسکی ماں کے پاس ہی رہنے دو جب وقت آئے گا تو لے بھی جائیں گے "انوشہ نے بشرا کو دیکھتے کہا تھا اور ساتھ مسکرائی بھی۔۔

" اتنے میں آبان بھی آگیا اوپر سے " کس بات پہ مسکرایا جا رہا ہے

کچھ نہیں بس اپنی بیوی کا خیال رکھو' کہتی ہے کہ رحاب بہت تنگ کرتی ہے تمہاری طرح "انوشہ نے تیلی لگائی جان بوجھ کر۔۔

میں نے ایسا کب کہا۔۔ وہ منہ کھولتے بولی۔۔

آپ لوگ زرا باہر جائیں گے میں بتاؤں اسے تنگ کرنا کسے کہتے ہیں" آبان نے شرارت سے بھرے لہجہ میں کہا۔۔

انوشہ فوراً حکم بجالاتے بچوں سمیت کمرے سے باہر چلی گئی۔۔

" جی تو میڈم بہت تنگ ہیں مجھ سے اور میری بیٹی سے
اسکا ہاتھ مروڑتے کمر کے ساتھ لگایا تھا آنکھوں میں شرارت ناچ رہی
تھی۔۔

آبان پلیز چھوڑیں مجھے" آبان اسے گہری نظروں سے تک رہا تھا بنا اسکی سنے
اسے اپنی پناہوں میں لے لیا تھا۔۔۔

(ختم شد)